عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر وملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان وہندوستان

با والیان ملک وراجگان ونوابان وروساے اندرونی وبیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

جوحسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو اٹچسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کے کیا منجملہ اوسکے

جلد دوم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وعطایاے سند متعلقہ اضلاع شمالی

ومغربی ہندوستان دہلی ورامپور وفرخ آباد وبنارس واودھ ونیپال

وپنجاب وممالک سرحدی پنجاب وغیرہ ہین

حسب الایماے منشی نولکشور صاحب مالک ومہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقہ راجہ لال دہو سنگھ بہادر

رئیس امیٹھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ سنہ ۱۸۴۷ء

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۸۶۶ع

فہرست
جلد دوم حصہ اول
عہدنامجات واقرارنامہ متعلق اضلاع مغربی وشمالی
ملک اودھ ونیپال

نیپال

حصہ دوم جلد دوم

پنجاب

صوبجات ستلج اور علاقہ دہلی

کشمیر اور صوبجات اوس پاس پنجاب کے

کشمیر

پشاور

گذارش

انا نجا کہ یہ کتاب لاجواب سب کے واسطے خصوص والیان ملک ہند کے لیے بہت کارآمد اور ہمیشہ کے واسطے والیان ملک اور انکے وزیر و دیوان معتمد وکلا تک نہایت مفید ہے علی الخصوص انکو جنکی سرحد دوسری ریاست سے ملتی ہے لہذا خریداس کتاب کو ہر دل عزیز کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھا بصرف کئی ہزار روپیہ کے انگریزی سے ترجمہ ہوئی سب سے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ دہراج والی ملک پٹیالہ دام اقبالہم سے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنی ہر ہفت جلد بقدر ایک سو اجلاد کے جناب حکیم منشی عبد النبی خانصاحب میر منشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم مفتخر ہوتے ہین

معہذا شکرگذاری جناب معلی القاب مہاراجہ مانسنگہ بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم کی توجہ خاص سے کل راجہ صاحبان و تعلقہ دار صاحبان ملک اودہ کے لیے قریب تین سو اجلاد مجموعہ ہر ہفت جلد خرید فرماوینگے جس سے سب صاحبان مشتری خصال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو کہ سرکار ہای مشرح ذیل سے بھی خیر خواہ کو عقیدت حاصل ہے لہذا گذارش ہے کہ واسطے کارآمد راج و دیوان و معتمد و وکلا کے جسقدر جلدین خرید فرمانا مد نظر کیمیا اثر ہو انکی نسبت نفاذ حکم فرمایا جاوے تا بعد اسکی ادای شکریہ سے اعزاز حاصل کیا جاوے ورنہ درصورت فروخت ہوجانے اس یوسف ہر دل عزیز عام کے اگر باقی نہین تو ندامت کا خیال ہے - فقط

جے پور	جودہپور	اودے پور	رام پور	حیدرآباد دکھن	بڑودہ	گوالیار	بنارس
لہارو	چھتر پور	ریوان	محمود آباد عرف ٹونک	جاورہ	رتلام	اندور	میسور
نابہ	کپورتھلہ	کشمیر	جہیند	سرمور ناہن	بردوان		

العبد

بندہ مشکور منشی نولکشور مالک کارخانہ مطبع اودہ اخبار مقام لکھنؤ محروسہ

انتباہ

ہر چند پہلی جلد کی خریداری ان ریاستون مذکورہ بالا سے کم و بیش ہوتی مگر جسقدر کہ سرکار فیض آثار معلی القاب جناب مہاراجہ صاحب خانخانان مصاحب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراج ادہراج راجیسر سری مہاراجہ راجگان مہندر سنگہ مہندر بہادر والی ممالک پٹیالہ دام ملکہ واقبالہ سے ہوئی نہین ہوئی اسواسطے یقینی امید ہے کہ متعدد جلدون کی خریداری مطبع کو اعانت اور اس عمدہ تواریخ کی اشاعت سے ایک قوت عبرت و حیرت حاصل کرین فقط

ترجمہ جلد دوم

منجملہ سات جلد کتاب

عہدنامجات و اقرارنامجات و سند سرکار شاہنشاہی انگلستان

و ہندوستان با والیان ملک و راجگان و نوابان و روسای

اندرونی محدودہ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی

و اودہ و نیپال و پنجاب

و ممالک سرحدی پنجاب

دیباچہ

بنظر اسکے کہ غلطی نقشے مین درباب قبضہ علاقۂ انگریزی یہ امر ضروری متصور ہوا کہ جو علاقہ جس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا اوسکا بیان کیا جاے مگر جو علاقجات کہ اول قبضۂ انگریزی مین آئے اور پھر رئیسان ہندوستانی کو منتقل کیے گئے وہ بطور علاقۂ انگریزی نقشے مین درج نہین ہین مثلاً علاقہ درمیان حال سرحد شمالی اودہ کے اور کوہ ہمالہ کے سنہ ۱۸۱۶ء مین نیپال سے فتح کرکے قبضۂ انگریزی مین آیا تھا اور اوسی سال مین بابت قرضہ باقی اودہ کے حوالہ شاہ اودہ ہوا اور پھر ہنگام انتزاع ملک اودہ سنہ ۱۸۵۶ء مین قبضہ سرکار مین آیا اور سنہ ۱۸۶۰ء مین پھر نیپال کو دیا گیا تو یہ علاقہ شریک علاقۂ انگریزی درج نہین ہے گو سنہ ۱۸۱۶ء مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک نقشے مین اسقدر تبدیلی ہر بار کیجاے اس نقشے سے غرض اسقدر ہے کہ جو ملک اب قبضۂ انگریزی مین ہے وہ کس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا۔

آخر حال دہلی مین جو درباب شاہ معزول دہلی درج ہے یہ لکھا جاتا ہے کہ شاہ معزول دہلی بمقام رنگون بتاریخ ۷ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء فوت ہوا فقط

المرقوم ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۶۳ عیسوی

حصہ اول

عہدنامجات و اقرارنامجات و اسناد متعلق اضلاع شمالی و مغربی و ملک اودہ و نیپال

دہلی

درمیان سبب بے انتظامی میر جعفر کے اول انتظام بنگالہ کے محمد قلیخان صوبہ دار الہ آباد کو ترغیب و زمینداران کلان یعنی سندر سنگہ و راجہ بلونت سنگہ نے دی کہ بنگالہ پر حملہ آور ہوا اوسکا رشتہ دار نواب اودہ بھی اوسکے شامل ہوا اور بنظر اسکے کہ وجہ معقول حملہ کی قائم ہو اونھون نے پسر عالمگیر ثانی کو جو اپنے والد کے دربار سے بھاگ کر روہیلکھنڈ کو چلا گیا تھا اور جسکے نام صوبہ داری بنگالہ و بہار و اوڑیسہ بھی سردار مہم قرار دیا ۔

بیچ آخر ۱۷۵۸ء کے فوج بسرکردگی محمد قلی خان و شاہزادہ بجانب پٹنہ روانہ ہوئی مگر نواب اودہ نے جو عقب فوج مین تھا قلعہ الہ آباد پر قبضہ اپنا کر لیا محمد قلیخان واپس آیا کہ دوبارہ قبضہ قلعہ علاقہ مذکور کرے اور ملتجی نواب سے ہوا نواب نے فوراً اوسے گرفتار کر کے قتل کیا شاہزادہ اب تنہا رہ گیا اسواسطے اوسنے کلایو صاحب سے جو واسطے دفع کرنے حملہ اور ونکے پٹنہ مین آئے تھے یہ اقرار کیا کہ اگر کچھ روپیہ اوسکو واسطے صرف ضروریات کے ملے تو وہ دریای کرم ناسہ سے عبور کر کے چلا جائیگا ۔

بیچ ۱۷۶۰ء کے پھر حملے کا ارادہ کیا مگر اس اثنا مین خبر قتل بادشاہ بدست وزیر اوسکو پہونچی اور اوسنے اپنے تئین شاہنشاہ قرار دے کر نواب اودہ کو جسکے دست قبضہ مین وہ دراصل معتقد تھا اپنا وزیر مقرر کیا اب فوج شاہی کو ماہ جنوری ۱۷۶۱ء شکست ہوئی شاہنشاہ اطاعت وزیر اودہ سے تنگ ہو کر شامل فوج انگریزی ہوا وہان اونسے قاسم علی خان جو بعد چلے جانے میر جعفر کے صوبہ دار بنگالہ مقرر ہوا تھا ملاقات کی اور وعدہ کیا کہ اگر وہ بالاستقلال ہو جاوے تو وہ چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ ادا کریگا بعد ازدینے دیوانی بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کے انگریزی سرکار کو شاہنشاہ

روانۂ دہلی ہوا کہ جاکر اپنے تخت موروثی پر قبضہ کرے اس عرصے مین مرہٹے نے قوت حاصل
اور شمالی ہندوستان کو غارت کرکے دہلی پر قبضہ کرلیا تھا مگر اوسکو شکست فاش احمد شاہ ابدالی
نے بمقام پانی پت دی اور دہلی مین شاہ عالم کو شاہنشاہ ہند قرار دیکر اور اوسکو دہلی مین
طلب کرکے خود کابل کو واپس گیا اور انگریزون کو باعث کمی روپیہ و مقابلہ قاسم علی بموقع امداد شاہ عالم
بمقصد حاصل کرنے تخت دہلی کے نہ ملا۔

بعد موقوفی اور شکست فاش جو اوسکو مقام پٹنہ مین نصیب ہوئی تھی قاسم علی نے حمایت
وزیر اودہ کی طلب کی اوسوقت مین وزیر ہمراہ بادشاہ کے جو اوسکا قیدی تھا نہ بادشاہ بمقام
الہ آباد تجویز مہتمم بندبلکھنڈ مین مصروف تھا وزیر کو توقع یہ تھی ببہانہ امداد قاسم علی وہ خود قابض
بنگالہ پر ہوجائیگا اسواسطے بشمول لشکر اوسکے مہم عبور دریاے کرمناسہ شروع ہوئی اس فوج کو شکست فاش
بمقام بکسر بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر ۱۷۶۴ء نصیب ہوئی شاہنشاہ مہم سے علیحدہ ہوکر شامل فوج
انگریزی ہوا اور وزیر بدقت اپنے ملک کو واپس آیا اب یہ تجویز ہوئی کہ وزیر کو موقوف کرکے تمام ملک
باستثناء غازیپور و بنارس جو شاہنشاہ نے بموجب سند نمبر ۱ کے انگریزون کو دیدیا تھا
قبضۂ شاہنشاہی مین آجاے اسکی تجویز بہت ہوئی مگر کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے بوجہ اوسکے دقت طلب
اور بے سود ہونے کے نامنظور کیا اور اسواسطے ۱۷۶۵ء مین وزیر اپنے ملک پر بحال رہا باستثنا
علاقہ الہ آباد و کوڑاہ کے جو بادشاہ کے قبضے مین رہے اضلاع غازیپور اور بنارس بھی اسی سبب سے
وزیر کو دیے گئے جس سبب سے یہ عہدنامہ ہوا تھا اور جو جو ملک بعد ازین قبضۂ انگریزی مین آئے
وہ متعلق تاریخ ملک اودہ کے ہین اور وہان درج ہوئے ہین یہان کے حال مین ضرورت لکھنے کی نہین

شاہ عالم الہ آباد مین رہتا تھا مگر عین خواہش اوسکی تھی کہ جاکر تخت دہلی پر جلوس کرے
مرہٹے اب پھر زور کرتے تھے کہ اوپر ہندوستان یعنی مغربی اضلاع کو غارت کرتے تھے اور
یہ ارادہ اوسکا تھا کہ روہیلون کو جنھون نے مدد احمد شاہ ابدالی کی کی تھی سزاے واقعی دین
اس مطلب کے حاصل کرنے کو اونھون نے تجویز کی کہ شاہ عالم کو دہلی کے تخت پر بٹھائین اور
ہرچند گورنمنٹ انگریزی نے اونکو منع کیا مگر اونھون نے نمانا اور جاکر مرہٹے سے ملے اور مرہٹے
نے اونکو بشان و تجمل بتاریخ ۲۵ ماہ دسمبر ۱۷۷۱ء دہلی مین لیجاکر تخت نشین کیا مگر اب شاہ عالم

...ن کے قبضے مین تھا جو چاہتے تھے کرتے تھے یہ صرف برائے نام تھا

پھر سنہ ۱۷۷۲ء کے مرہٹے نے زبردستی سند عطای اضلاع الہ آباد اور کوڑاہ کی شاہنشاہ سے لکھائی مگر نائب شاہنشاہی مقیم الہ آباد نے اجازت چاہی کہ اضلاع مذکور حوالہ انگریزان حسب منشای سند جو شاہنشاہ نے اونکو ہنگام قید ہونے کی لکھ دی تھی چاہی سال دوم مین یہ اضلاع وزیر اودہ کے ہاتھ بابت پچاس لاکھ روپیہ کے فروخت ہو گئے۔

شاہنشاہ سنہ ۱۸۰۳ء تک بطور قیدی باختیار مرہٹہ رہا اس سنہ مین لارڈ لیک صاحب نے اونکو قید مرہٹہ سے رہا کر کے زیر حمایت وحفاظت گورنمنٹ انگریزی لایا تمام علاقہ اور آمدنی جو مرہٹہ نے شاہنشاہ کے واسطے مقرر کر رکھے تھے وہ سب سرکار انگریزی نے بحال اور برقرار رکھے اور ماورای اوسکے ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری اور پھر لاکھ روپیہ ماہواری نقد اونکے واسطے اور مقرر کر دی شاہ عالم نے بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۶ء وفات پائی اور اونکے بعد اکبر شاہ تخت نشین ہوئے اور اونکے بعد سنہ ۱۸۳۷ء مین اونکا پسر کلان بہادر شاہ تخت نشین ہوا بادشاہ کو ممانعت تھی کہ سوائے قرب وجوار دہلی کے اور کہین نہ جائین اور نہ خطاب کسیکو عطا کرین اور نہ سکہ اپنا جاری کرین مگر اونکو اختیار تھا کہ قلعہ کے سب مقدمات دیوانی وفوجداری وغیرہ اپنی مرضی کے موافق فیصلہ کرین

جب بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کا واقع ہوا تو مفسدین نے بہادر شاہ کو کہا کہ وہ اونکی سرداری کرین اول مین اوسکی مرضی اچھی تھی مگر بعد ازان شریک مفسدین ہو گیا بعد شکست دہلی وہ گرفتار ہوا اور تحقیقات جرائم نسبت اوسکے حسب تفصیل ذیل ہوئی۔ اول مدد اور اعانت کرنی بلوہ فوج انگریزی کی۔ دوم ترغیب دینی اور مدد کرنی ایسے اشخاص کو جو شریک نہ تھے اور نہ شریک مفسدین ہوا چاہتے تھے واسطے جنگ بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کے۔ سوم اپنے تئین شاہنشاہ ہند قرار دینا۔ چہارم قتل کرانا اور باعث قتل ہونا انگریزون کا فقط شاہ معزول کے یہ ہر ایک جرم ثابت ہوا اور اوسکو حکم رنگون جانے کا ملا جہان وہ اب قید ہے۔

نمبر ۱

درخواست شاہ عالم بادشاہ جو بلعت ایک چٹھی مسٹر ہکٹر منرو کے مرقومہ مقام بنارس ۲۲ نومبر سنہ ۱۷۶۴ء

کے پاس پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ کے مرسل ہوئی تھی

اگر یہ ملک رکھنا ہے تو مجکو اوسپر قابض کرا دو اور تھوڑی فوج انگریزی میرے ساتھ رکھو تاکہ ظاہر ہو کہ میری حفاظت انگریز کرتے ہین اور اوسکا خرچ میرے ذمہ ہوگا اگر کوئی دشمن میرے اوپر آئیگا تو مین ایسی موافقت ملک کے ساتھہ کرونگا کہ اپنی فوج سے اور اوس تھوڑی فوج انگریزی سے مین ملک کو بچالونگا اور زیادہ مدد انگریزی طلب نکرونگا اور مین اونکو تنخواہ آمدنی ملک سے سالانہ دونگا جو کچھ وہ طلب کرینگے اگر انگریز بخلاف اپنے فائدے کے وزیر سے صلح کرینگے تو مین دہلی چلا جاؤنگا اسواسطے کہ مین یہ نہین چاہتا کہ مین پھر اوس شخص کے قبضے مین گرفتار ہون جس نے مجھے اسقدر دقت اور تکلیف دی ہے میرا کوئی دوست معتبر سواے انگریزون کے نہین ہے اور اونکی سابق مراعات کے نسبت مین ہمیشہ اونکا لحاظ اور ادب کرونگا اب اونکا وقت ہے کہ ایسے ملک پر قابض ہون جسمین دولت اور روپیہ بکثرت ہے اور مین راضی اوسیقدر پر ہونگا جسقدر وہ مجھے بخوشی دینگے روہیلے ہمیشہ دشمن وزیر نالائق کے ہین وہ تمام میرے دوست ہین

شرائط جو بادشاہ نے قرار دین تھین اور جو پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ نے بنام میجر کارنیو سپہ سالار افواج کے بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۷۶۴ء ملفوف بھیجی تھی —

بنظر مدد اور وفاداری انگریزی کمپنی کے جسنے حضور کو تکالیف سے رہا کیا ہے اور بناے سلطنت خداداد کو استحکام دیا ہے حضور بخوشنودی تمام عنایات شاہی نسبت انگریزی کمپنی کے بذریعہ شرائط ذیل ظاہر کرتے ہین اور یہ شرائط حال و استقبال مین جاری اور قائم رہینگے بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف و خطرہ جنگ جو ناحق شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اون کے کی تھی اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگہ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اوسکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوسی بموجب مالگذاری کمپنی کو دیا کرے اور جمع مالگذاری علاقہ مذکور اب کچھ تعلق کتب مالگذاری شاہی سے

نہین رکھتی اور اوس سے خارج کیجائیگی —

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سوائے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئے گی —

چونکہ انگریزی کمپنی کا اوبھی خرچ بیچ ہمارے قبضہ کرانے کے اوپر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ کے ہوگا حضور اسواسطے جسقدر قبضہ ملک ہمکو ملتا جاے گا خزانہ عامرہ سے اسقدر روپیہ مالگزاری دیتے رہینگے جسقدر ہم سے ممکن ہوگا اور جب ہم علاقے پر قابض ہونگے تو ہم تمام اخراجات کمپنی جو اس مہم مین شروع سے یعنی جب سے وہ شامل شاہنشاہی ہوئی آخر تک ہوگا ادا کرینگے

فرمان بادشاہ

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف اور خطرہ جنگ جو نواب شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور مقابلہ اونکے کیے تھے اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازیپور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگہ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اونکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور آیندہ جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس موجب مالگزاری کمپنی کو دیا کرے اور جمع مالگزاری علاقہ مذکور اب کچہ تعلق کتب مالگزاری شاہی سے نہین رکھتی اور اوس سے خارج کیجائیگی —

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سوائے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئیگی —

کمپنی مذکور کو لازم ہے کہ اپنی شکرگزاری عنایات شاہنشاہی کا اظہار کرین اور کوشش بلیغ بیچ نظم و نسق ملک کے کرین اور رعایا کو دوست اپنا بنائین اور بدمعاشون کو سزا دین اور مفسدین کو اپنے ملک سے خارج کرین اونکو لازم ہے کہ کوشش کرکے بہبودی اور بہتری ہمارے اشخاص

اور رعایا اور دیگر مردم سے زیادہ کرین اور ممانعت اشیای منشی کی اور ایسے اشیا کی جو از روی
حکم خدا ممنوع ہین ملک مین کرین اور دشمنون کو نکالین اور مقدمات کا فیصلہ بموجب احکام محمدی
و رواج ملک کے کرین تاکہ باشندگان بامن و امان کاشتکاری اور دیگر پیشہ ور اپنے اپنے
پیشے مین مصروف ہون اور غربا پر زیادتی اور ظلم نہوان احکام حضور کو قطعی سمجھین فقط

المرقوم ۴ ماہ رجب سنہ ۶ جلوس مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ع

رامپور

از روی رپورٹ صاحب کمشنر روہیلکھنڈ و دیگر کاغذ فورین دفتر گورنری تحریر ہوا

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوئے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان نامے تھے
شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے کچھ مرتبہ شروع اٹھارہ صدی کے حاصل کیا اور ترقی خاندان اوسکے
بیٹے علی محمد خان سے ہے جسکو بعض ایک ہندو کا کہتے تھے مگر داؤد خان نے اوسکو متبنیٰ کرلیا تھا
علی محمد کو بعد وفات اپنے والد کے جو اکثر فتوحات نصیب ہوئین تو بہت افغان اوسکے باشندے
اوسکے ساتھ جمع ہو گئے اور بعوض خدمت اوسنے مقابلہ سیدان بارہہ کین اوسکو خطاب نواب کا
عطا ہوا اور زیادہ تر ملک روہیلکھنڈ کا اوسکو دیا گیا اتفاقاً صوبہ اودہ اوس سے ناراض ہوگیا اور
دہلی جاکر اوسنے شاہنشاہ دہلی محمد شاہ کو آمادہ کیا کہ ایک فوج بمقابلہ نواب روہیلکھنڈ روانہ ہوئی علی محمد
بمجبوری حاضر ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ملک چھوڑ دے اور دو بیٹے اپنے بطور اول حوالہ کردے —

عرصہ قلیل کے بعد اوسکو علاقہ سرہند مین مامور کیا مگر جو بدنظمی آخر دنون سلطنت شاہنشاہ مین
بباعث حملہ کرنے احمد شاہ ابدالی کے واقع ہوئی تھی اوسکو علیحدہ سمجھکر وہ روہیلکھنڈ کو چلا گیا اور
وہان اپنی سرداری قائم کی اور محمد شاہ کے بیٹے کے عہد مین اس ملک پر وہ بالاستقلال ہوگیا —

قبل از وفات کے اوسنے انتظام بنسبت اپنے چھوٹے بیٹون کے کردیا تھا اور تا رہا ہوکر
آنے اوسکے دو بڑے بیٹون کے جو احمد شاہ کے پاس تھے اور تا بالغ ہونے چھوٹے بیٹون کے
اوسنے اپنے علاقے کو سپرد حافظ رحمت خان برادر اور دوندی خان برادرزادہ داؤد خان کے کردیا تھا
بعد وفات اوسکے اوسکے دونون بیٹے رہا ہوئے —

اخیر انتظام ان دونون محافظین علاقہ کا یہ تھا کہ اونھون نے فیض اللہ خان کو ملک جاگیر پر قائم کیا
جسمین رامپور اور کوٹھیرا شامل تھے اور جسکی آمدنی چھ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی —

جب مرہٹہ نے ۱۷۷۱ع مین شاہ عالم کو تخت دہلی پر بٹھایا تو اونھون نے اوسکو مشورہ دیا
کہ ملک روہیلکھنڈ کو فتح کرے اس خبر سے اور فوج کے قریب آنے سے متوحش ہوکر روہیلون نے
اونسے آشتی کی اور نیز نواب اودہ سے اتفاق کیا بیچ ۱۷۷۲ کے ایک صلحنامہ نمبر ۲ جس کی رو سے
اتفاق باہمی بیچ جنگ اور صلح کے قرار پایا اور روہیلون نے وعدہ کیا کہ نواب کو چالیس لاکھ روپیہ

دینگے اگر وہ مرہٹون کو نکالدے —

بعد ازانکہ مرہٹہ نے زبردستی شاہنشاہ سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لیے تھے نواب کو بہت اندیشہ پیدا ہوا اوسنے درخواست انگریزون سے کی جن پر اوسکی مدد بموجب عہدنامے کے فرض آئی جب وارین ہیسٹنگ صاحب سے نواب کی ملاقات بمقام بنارس ہوئی تو اوسنے منظوری مدد انگریزی بمقابلہ روہیلان حاصل کی پھر روہیلے مرہٹون کا مقابلہ نہین کر سکتے تھے اور روپیہ بھی اونکے پاس باقی نرہا تھا وزیر نے بھی ایک عہدنامہ شاہنشاہ دہلی سے کیا جسکی رو سے یہ قرار پایا کہ شاہنشاہ اوسکی مدد کرینگے اور جو ملک فتح ہوگا اوسمین حصہ شاہنشاہ کا بھی ہوگا —

روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین نہایت جد و جہد کی اور جنگہای عظیم بروی کار لائی مگر اونکی شکست ہوئی اور حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان جو فوج روہیلون کی بچی تھی اوسکو ہمراہ لیکر کوہستان مین چلا گیا اور بعد جنگ وصلح کے ایک عہدنامہ نمبر ۳ جو بنام عہدنامہ لال ڈہانگ مشہور ہے فیمابین اوسکے اور نواب کے بوساطت انگریزی قرار پایا اور اوسمین یہ شرط ہوئی کہ وہ ملک رامپور مین محفوظ رہیگا اگر نواب کی خدمت اپنی فوج سے بروقت ضرورت کرتا رہیگا بیچ ۱۷۹۴ کے خدمت فوج کے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴ کے بوساطت انگریزی گورمنٹ یہ قرار پایا کہ پندرہ لاکھ روپیہ نقد دے —

بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین تکرار ظہور مین آئی محمد علیخان پسر کلان کو اوسکے برادر خرد غلام محمد خان نے قتل کیا اور جاگیر چھین لی چونکہ علاقہ بوساطت اور ضمانت انگریزی گورمنٹ کے تھا اسواسطے اون پر فرض آیا کہ مدد نواب کی کرین تاکہ وہ چھیننے والے کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علی کو قائم کرے اول ایک عہدنامہ نمبر ۵ فیمابین گورمنٹ انگریزی اور نواب اور روہیلون کے قرار پایا بعد ازان بموجب عہدنامہ نمبر ۶ کے احمد علیخان بضمانت انگریزی ایک جزو علاقے پر مقرر ہوا اور باقی شامل روہیلکھنڈ ہوگیا —

جب ۱۸۰۱ مین روہیلکھنڈ گورمنٹ انگریزی کو ملا تو بھی یہ خاندان قابض رہے احمد علیخان ۱۸۴۰ع مین فوت ہوا اوسکی ایک دختر تھی جسکی جانشینی نامنظور ہوئی اور وارث ثانی محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان کا مالک ملک کیا گیا اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۷ لکھا لیا کہ وہ

اپنے علاقے کا انتظام ازروے انصاف کیا کریگا اور روہیلہ سرداران خرد کے واسطے گزارہ مقرر کریگا ایک اوسیطرح کا عہدنامہ نمبر ۵ نواب حال محمد یوسف علیخان سے جو پسر کلان اور جانشین محمد سعید خان کا ہے لیا گیا —

بجلدوے خدمات جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کین نواب مذکور کو علاقہ جمعی ..... ایک لاکھ کا بموجب سند نمبر ۶ کے عطا ہوا اول یہ تجویز ہوئی کہ پرگنہ کاشی پور دیا جاوے مگر بعد ازان دیہات سرحدی مرادآباد و بریلی دیے گئے ان دیہات جو حقوق زمینداران اونکے قائم اور جاری رکھنے کا وعدہ نواب پر فرض ہے —

نواب کو خطاب نائٹ اوف دی موسٹ اگزالٹد آرڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا کا عنایت ہوا ہے یعنی سردار با وقار ستارہ ہند کا خطاب ملا ہے اور اوسکا اطمینان اس امر سے کر دیا گیا ہے کہ جو وارث اصلی ازروے شرع محمدی کے اوسکا ہوگا اوسکی منظوری بادشاہی حکومت علاقہ کی ہوگی نواب کی سلامی سترہ ضرب کی ہوتی ہے —

رقبہ علاقہ رام پور کا ایک ہزار ایک سو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکھ نوّے ہزار دو سو تیس آدمی ہین —

نمبر ۲

ترجمہ عہدنامہ فیما بین وزیر سلطنت شجاع الدولہ اور سرداران روہیلا جو فریقین نے لیکر اپنے پاس رکھے —

عہدنامہ

اول یہ کہ دوستی درمیان ہمارے مقرر ہوئی — اور ہم حافظ رحمت خان اور ضابطہ خان و دیگر سرداران روہیلا خرد و کلان نے وزیر شجاع الدولہ سے منظور کر کے وعدہ کیا ہے کہ ہم مضمون تحریر ہذا کے مطابق عمل مین لاوینگے اور ہرگز متجاوز اس عہدنامہ سے نہونگے اور ہم اوسکے دوستون کو اپنے دوست تصور کرینگے اور اوسکے دشمنون کو اپنے دشمن اور ہم اور ہمارے وارث تمامی عمر پابند اس قول و قرار کے رہینگے اور ہم شامل ہو کر وزیر سلطنت کے ملک کی حفاظت کرینگے

اور اپنے ملک کی بھی اور اگر کوئی دشمن خدانخواستہ ہمارے ملک پر یا وزیر کے ملک پر حملہ آور ہوگا ہم سرداران روہیلا اور وزیر متفق ہوکر کوشش اوسکے مقابلے مین کرینگے اور جو صلاح وزیر سلطنت واسطے بہبودی نواب ضابطہ خان کے دیگا اوسکے سرانجام مین بھی ہم سب سرداران روہیلہ متفق ہوکر سعی کرینگے —

ہم دونون فریق قسم خدا اور اوسکے پیغمبر کی اور قرآن شریف کی کہاتے ہین کہ ہم بل مطابق اس قول و قسم کے عمل کرینگے اور کبھی اس عہدنامے سے تجاوز نکرینگے —

یہ عہدنامہ مستحکم قسم سے ہوکر روبرو جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر سے مکمل ہوا

المرقوم ۱۱ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۲ ماہ جون ۱۷۷۲ء

دستخط ولیم ڈیوی

مترجم فارسی

ترجمہ عہدنامہ جو حافظ رحمت خان نے وزیر کے ساتھ کیا

چونکہ وزیر سلطنت شجاع الدولہ تمام سرداران روہیلا کو اونکے ملک پر قابض کرادینگے اب اونکو اختیار رہے چاہین صلح یا جنگ سے اس امر کا سرانجام کرین اب اگر مرہٹہ بغیر آنے بارادہ جنگ یا بغیر ہونے صلح کے دریا کا عبور کرینگے اور بباعث موسم برشگال خاموش رہ کر بعد گذرنے موسم مذکور کے ملک روہیلا مین فساد برپا کرینگے تو رفع فساد تعلق وزیر کے ہوگا سرداران روہیلا بعد از امور مذکورہ بالا اقرار کرتے ہین کہ وہ چالیس لاکھ روپیہ حسب شرائط ذیل دینگے یعنی چونکہ مرہٹون نے فساد برپا کر رکھا ہے تو وزیر شاہ آباد سے روانہ ہوکر ایسے مقامات مین جائین جو اونکے نزدیک ضروری ہون تاکہ متوسلان روہیلا جنگل سے آکر اپنے اپنے گھر مین آباد ہون جب ایسا ہوگا تو دس لاکھ روپیہ نقد منجملہ رقم مشروط دی جائیگی اور باقی تیس لاکھ روپیہ تین سال مین شروع ۱۱۸۶ فصلی سے دیا جائیگا —

یہ عہدنامہ روبروی گورنر جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر ہوا

نمبر ۳

نقل عہدنامہ دستخطی ومہری نواب شجاع الدولہ بہادر اور کرنیل چیمپین ۱۱۸۸ھ

چونکہ دوستی میانین میرے اور فیض اللہ خان کے قائم ہوئی ہے لہذا مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین اوسکو ملک رامپور مع دیگر اضلاع متعلقہ کی جمع سالانہ چودہ لاکھ پچھتر ہزار روپیہ ہے دونگا اور مین نے یہ بھی شرط کی ہے کہ فیض اللہ خان پانچ ہزار فوج ملازم رکھے اس سے زیادہ نرکھے اسواسطے مین یہ عہدنامہ لکھدیتا ہون کہ مین ہمیشہ اور ہر وقت فیض اللہ خان کی حرمت اور عزت کی حفاظت کرتا ہونگا اور اونکی بہبود اور بہتری مین کوشش بلیغ حتے الامکان کیا کرونگا بشرطیکہ فیض اللہ خان سوای میرے اور کسی سے تعلق پیدا کرے اور سوا سردار ان انگریزی کے اور کسی سے تحریر کی رسم جاری نرکھے اور وہ میرے دوستون کو اپنا دوست اور میرے دشمنون کو اپنا دشمن تصور کرے اور اگر مین کسی سے لڑائی کرنے جاون تو وہ دو تین ہزار سپاہ یا جسقدر اوس سے ممکن ہو ہمراہ میری فوج کے دے اور اگر مین ہمراہ فوج کے جاون تو وہ بھی خود مع اپنی سپاہ کے ہمراہ میرے رہے اور اگر بسبب کمی فوج کے وہ خود ہمراہ میرے نجاسکے کیونکہ اوسکے پاس تھوڑی فوج ملازم ہے تو مین پانچ ہزار سپاہ اور اوسکی ساتھ مقرر کردونگا تاکہ وہ اس فوج کو بھی اپنے ساتھ رکھکر ہمراہی میری کرے اور مین اونکے خرچ کا متحمل ہونگا ان شرائط پر مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین علاقجات مذکورہ جمع تعداد مسطورہ فیض اللہ خان کو دونگا اور اوسکی بہتری اور بہبود مین کوشش بلیغ کرونگا۔

اگر فیض اللہ خان شرائط عہدنامہ ہذا کی تعمیل قرار واقعی کریگا تو مین بھی انشاء اللہ تعالےٰ پہلو تہی اوسکی بہبودی مین نکرونگا۔

باقی روہیلون کو وہ دوسری طرف دریا کے روانہ کرے گا۔

مین نے قسم قرآن کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کو سرانجام دونگا۔

مہر کرنیل چیمپین	ماہ رجب ۱۱۸۸ھ	مہر وزیر

نقل عہدنامہ دستخطی و مہری فیض اللہ خان اور کرنیل چمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین نواب وزیر الممالک بہادر کے اور میرے قرار پائی اور نواب وزیر نے ازراہ مہربانی ایک ملک مجکو دیا مین قسم قرآن شریف کی کھاکر خدا اور رسول کو گواہ اپنے قول کا دیتا ہون کہ مین ہمیشہ جب تک زندہ ہون تابعدار اور فرمانبردار نواب وزیر کا رہونگا اور مین اپنے پاس پانچہزار سپاہ نوکر رکھونگا اس سے ایک آدمی زیادہ نرکھونگا اور نواب وزیر کسی سے آمادہ جنگ ہوگا مین اوسکی مدد کرونگا اور اگر نواب وزیر کسی پر اپنی فوج بھیجے گا مین بھی دو تین ہزار آدمی اپنے اوس فوج کے ہمراہ دونگا اور اگر وہ خود کسی دشمن پر جائیگا تو مین بھی خود اپنی فوج لیکر اوسکے ہمراہ جاؤنگا اور مین کسیطرح سے اتفاق اور دوستی سواے وزیر کے نکرونگا اور کسی سے رسم تحریرات جاری نرکھونگا اس سے سردار انگریزی مستثنا ہین اور جو کچھہ نواب وزیر مجھے حکم دیگا مین اوسکی تعمیل کرونگا اور مین ہمیشہ اور ہر وقت مصیبت اور بہبودی مین اوسکا شریک لاجنب رہونگا۔

مین نے قسم قرآن شریف کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کی تعمیل کرونگا اور اگر مین خلاف اسکے کرون تو خدا اور رسول مجھے سزا دین۔

مہر فیض اللہ خان	ماہ رجب ۱۱۸۸ھ	مہر کرنیل چمپین

نمبر ۴

ترجمہ تحریر جو میجر ولیم پالمر صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

مہر کمپنی

دستخط جی پی اریول سکرٹری

چونکہ عہدنامجات اکثر شرائط کے سابق فیمابین وزیر مرحوم شجاع الدولہ اور وزیر حال آصف الدولہ کے اور نواب فیض اللہ خان کے قرار پائے ہین اور اونمین ایک یہ بھی شرط ہے کہ جب کبھی نواب وزیر کہین فوج کشی کرے تو دو تین ہزار سپاہ خود بھی ہمراہ فوج کے دیگا اس سے فریقین مین گاہ گاہ تکرار اور شبہہ پیدا ہوا ہے لہذا نواب فیض اللہ خان نے بوساطت میرے درخواست کی کہ نواب وزیر اس شرط کو جس سے اوسپر فرض ہے کہ بروقت ضرورت فوج سے مدد کرے مسترد کرے اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ معوض اس خدمت یا مدد کے وہ پندرہ لاکھہ روپیہ دیگا اس طرح یعنی پانچ لاکھہ فوراً پانچ لاکھہ

خریف مین ادا ور دو لاکھہ ربیع سنہ ۱۱۹۱ فصلی مین اور باقی تین لاکھہ روپیہ شروع خریف سنہ ۱۱۹۲ فصلی مین ادا کریگا اور نواب وزیر نے بھی ان شرائط پر منظور کیا کہ وہ شرط مذکورہ بالا عہدنامہ سابق سے مسترد کریگا آج کی تاریخ سے یعنی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری مگر باقی شرائط عہدنامہ کے بحال اور برقرار رہینگی فقط سبب مجھے جو نواب وزیر اور ارباب کونسل نے بھیجا ہے تو مین اقرار کرتا ہون کہ آیندہ نواب وزیر توقع تمہاری فوج کے ملنے کی نرکھیگا اور اگر احیاناً وہ طلب کرے تو جو صاحب اوسکے پاس منجانب ارباب کونسل ہین وہ اس بارہ مین تکرار اوس سے کرینگے بشرطیکہ نواب فیض اللہ خان تمام شرائط عہدنامہ کی تعمیل کرے جو فیما بین اوسکے اور وزیر کے قرار پایا ہے باستثنا اوس شرط کے جسکی رو سے اوسے فوج دینی فرض ہے اور نواب فیض اللہ خان کسی مستاجر نواب وزیر کو ترغیب ندے اور اپنے علاقے مین رہنے ندے اور نواب وزیر بھی تعمیل شرائط عہدنامہ سابق کی کریگا اور اوسکے اہلکاران ریاست اسکے مطابق کسی مستاجر نواب فیض اللہ خان کو ترغیب ندینگے اور نہ اپنے ملک مین پناہ دینگے مین اس عہدنامے کو منجانب نواب وزیر منظور کرکے اقرار کرتا ہون کہ نواب فیض اللہ خان فرض مدد دہی سپاہ سے بری کیا گیا اور تحریر ضمانت منجانب ارباب کونسل جو بنام اور بنا بر نواب فیض اللہ خان تہا دیتا ہون —

المرقوم ۱۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری مطابق ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۷۸۳ ہجری

دستخط وارین ہیسٹنگ

دستخط ایڈورڈ ویلر

دستخط جان میکفرسن

دستخط جان اسٹیبس

منظور ہوا کونسل مین فورٹ ولیم بتاریخ ۳۰ جون سنہ ۱۷۸۳ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط رابرٹ گریگری

اسسٹنٹ رزیڈنٹ بدربار وزیر

نمبر ۵

ترجمہ عہدنامہ تمہیدی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ و انگریزی کمپنی و سرداران روہیلا ۔

شرط اول

جب یہ تمہیدی عہدنامہ منظور ہوگا دشمنی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور اوسکے دوست اور فوج روہیلا کی موقوف ہوگی ۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ اوسنے خاندان نواب فیض اللہ خان کا اور اوسکے شرکا کا قصور معاف کیا ۔

شرط سوم

فوج روہیلا وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ باقی خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا ہوگا وہ اوسکو امانتاً حوالہ کمپنی کر دینگے بموجب اسکے غلام محمد خان نے حساب خزانہ پس ماندہ نواب فیض اللہ خان مرحوم تا وقت اوسکی ذمہ داری کے داخل کیا اس حساب مین سے ایک لاکھ اور چار ہزار مہر طلائی کم صرف مین آئین جبسے غلام محمد خان فوج روہیلہ سے جدا ہوا تھا یہ منہا اور مجرا دے کر باقی روپیہ طلب ہوا ۔

شرط چہارم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ وہ احمد علیخان کو جو پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کا ہے محالات جمعی دس لاکھ روپیہ لانہ کی جاگیر دیگا اور شہر رامپور بھی شامل جاگیر ہوگا اور چونکہ احمد علیخان ہنوز صغیر سن ہے لہذا وہ نصر اللہ خان بہادر پسر عبداللہ خان مرحوم کو بطور منصرم ریاست اور محافظ احمد علیخان مقرر ہوگا جب تک احمد علیخان سن تمیز ہژدہ سالگی پہونچیگا ۔

شرط پنجم

جب فوج روہیلا خزانہ حوالہ کر دے گی جیسا شرط سوم مین درج ہے اوس وقت فوج

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور فوج انگریزی کمپنی یہان سے روانہ ہوگی اور فوج روہیلا منتشر اور متفرق ہوکر جہان چاہے گی چلی جائیگی۔

المرقوم مقام تپاگھاٹ کمپو سی انگریزی بتاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ

(مہر) یہ مہر نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علیخان بہادر ہزبر جنگ کی ہے

(مہر) یہ مہر مسٹر جارج فردرک چیری منجانب انگریزی کمپنی کے بطور ضامن تعمیل اس عہدنامے کی ہے۔

(مہر) یہ مہر نصر اللہ خان کی ہے۔

نمبر ۶

عہدنامہ بطور ضمانت جو ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے فیما بین وزیر الممالک ہند نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علیخان بہادر ہزبر جنگ اور نواب احمد علیخان بہادر کے تحریر کیا۔

چونکہ از روے عہدنامہ تمہیدی مرقومہ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر ۱۷۹۴ع مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر و جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلا ایک نقل جسکی ملفوف ہے کمپنی مذکور نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضامن واسطے تعمیل شرائط مذکورہ کے منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور منجانب نواب نصر اللہ خان بہادر فریق ثانی کے ہونگے بموجب اوسکے جارج فردرک چیری صاحب منجانب ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی ہند شرائط مفصلہ ذیل کا وعدہ کرتے ہین۔

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مین ظاہر کیا ہے کہ اونسے خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم و شرکا کا قصور معاف کیا بعوض اسکے شرط دوم

عہدنامہ مذکور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر
کو تکلیف خاندان اور شرکاے مذکور کو واسطے کسی قصور موقوعہ تا قبل تاریخ پنجم جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ھ
کے نہ دینگے۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین وعدہ کیا ہے کہ
وہ ایک جاگیر نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو دیگا اور اوسکے مطابق
اونے ایک سند نواب احمد علیخان کو دی جسکی پشت پر نام محالات جاگیر مع جمع محالات لکھی ہے
اور جسکی تاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری ہے لہذا کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ مناسب
قبضہ احمد علیخان بہادر کا بموجب سند مذکور کے بلا توقف محالات مذکور پر دلا دینگے۔

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ نواب نصر اللہ خان بہادر پسر نواب عبد اللہ خان
مرحوم محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر تا عمر بست و یک سالگی نواب احمد علیخان بہادر کے
مقرر ہونگے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی تقرری منظور کرتے ہین اور مہر نواب نصر اللہ خان
بہادر مذکور کو جب تک وہ محافظ نواب احمد علیخان بہادر موصوف اور منصرم جاگیر رہینگے بطور مہر
نواب احمد علیخان بہادر کے مستند گردانینگے۔

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم کا
پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نے بر طبق اوسکے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی کی
پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو بطور نذرانہ بابت جاگیر کے
کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم اور محمد علیخان مرحوم کے
دی گئین لہذا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اور رقم نقدی کی فریقین مین طلب نہوگی۔

شرط پنجم

جب نواب احمد علیخان بہادر بعمر بست و یک سالگی پہونچیگا تو کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین

کہ عہدنامہ قائم اور جاری رہے گا اور کوئی اور عہدنامے کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ نواب نصراللہ خان بہادر مرجاوے یا کسی سبب سے اپنے عہدہ حفاظتی نواب احمد علیخان بہادر سے اور منصری جاگیر سے برخاست ہوجاوے تو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر بصلاح کمپنی مذکور کسی شخص کو روہیلوں مین سے پسند کرکے اس عہدے پر مامور کرینگے ـ

شرط ششم

چونکہ نواب نصراللہ خان بہادر موصوف نے ایک قبولیت پاس نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے محررہ ، جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری بجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور داخل کی ہے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن پاس وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے ہوتے ہین کہ تعمیل قبولیت مذکور کی نواب نصراللہ خان بہادر بجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور کرینگے اور انحراف شرائط عہدنامہ ہذا کو شکستی عہد و دوستی بجانب نواب احمد علیخان بہادر نسبت نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کے تصور کرینگے ـ

شرط ہفتم

اس عہدنامے پر مہر اور دستخط جارج فردرک چیری صاحب کی بجانب کمپنی مذکور اور تصدیق بدستخط ہنوریبل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی اور مہر کمپنی مذکور کی ہوکر دو نقول مین ہو ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کو اور دوسری نقل نواب نصراللہ خان بہادر کو دی گئی اسیطرح دو نقل قبولیت مذکورہ شرط ششم عہدنامہ ہذا کی مہر نواب نصراللہ خان بہادر کی ہوکر ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی گئی اور سند جسپر مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کی ہے اور جسکا ذکر شرط دوم عہدنامہ ہذا مین درج ہے نواب احمد علیخان بہادر کو دی گئی اور نقل اوسکی بمہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے جارج فردرک چیری صاحب کو دی گئی ـ

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ، ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ مطابق ۲۳ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء

دستخط جی ایف چیری
رزیڈنٹ

تصدیق اسکی بمقام فورٹ ولیم بدستخط آنریبل سرجان شور بارنٹ گورنر جنرل واسطے ممبران کونسل الیسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۶ - ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۵ ع ہوئی -

دستخط جی شور

ترجمہ قبولیت منجانب نواب احمد علیخان بہادر بنام نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

چونکہ از روی عہدنامہ تمہیدی مرقومہ ۵ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۲۹ نومبر سنہ ۱۷۹۴ع اور جسپر مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی اور مسٹر جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگریزی الیسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نصر اللہ خان بہادر کے منجانب قوم روہیلا جسکی نقل ہمردیف اسکے ہے بعض شرائط نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور قوم روہیلا فریق ثانی نے منظور کئے ہین اسواسطے مین نصر اللہ خان بہادر جو از روے شرائط مذکور محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر مذکورہ بشرائط مذکور مامور ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر اور منجانب نواب احمد علیخان بہادر جاگیر دار کے شرائط ذیل منظور کرتا ہون -

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مذکور مین لکھا ہے کہ اونھون نے قصور خاندان نواب فیض اللہ خان بہادر مرحوم اور اونکی شرکا کے معاف کیے مین مطابق شرط مذکور کے عہد کرتا ہون کہ کچھ تکلیف بابت قصورات موقوعہ ماقبل پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ کسی اوس خاندان کے آدمی کو یا اوسکی شرکا کو نہ دیجائیگی -

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین بیان کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر بنام نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے دینگے اور بموجب اوسکے اونھون نے نواب احمد علیخان بہادر مذکور کے ہاتھ مین ایک سند مہری دیدی ہے جسکی پشت پر نام محالات مع جمع جاگیر مذکور درج ہے اور تاریخ جسکی ۲ - ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مین وعدہ کرتا ہون کہ مین نواب احمد علیخان بہادر کو حقائد فرمانبرداری و وفاداری درست

نسبت نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے تلقین کرونگا اور بموجب شرائط مندرجہ سند کے
مین انتظام جاگیر کا کرونگا اور مین حتی المقدور تمام روہیلون کو اور دیگر اشخاص کو جنکا گذارہ اس
جاگیر سے ہوگا تفہیم کرونگا کہ وہ شکر گزار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے بابت اس
عنایت کے رہین اور وفاداری اور دوستی سے اوسکے ساتہ بذریعہ اپنے جاگیردار نواب احمد علیخان
بہادر مذکور کے پیش آئین —

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ مین نصر اللہ خان ولد نواب عبد اللہ خان مرحوم
محافظ نواب احمد علیخان بہادر کا اور منصرم جاگیر کا تا ثبوت و یک سالہ ہونے نواب احمد علیخان بہادر
کے مقرر ہونگا مین اقرار کرتا ہون کہ فائدہ نواب احمد علیخان بہادر مد نظر رکھکر اس کام کو مین
حتی المقدور بلیاقت سرانجام دونگا —

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان
مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ
اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو
بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم
و محمد علیخان مرحوم کے دی گئین لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ کوئی اور رقم فیصدی فریقین مین
مطالب نہوگی —

شرط پنجم

مین وعدہ کرتا ہون کہ غلام محمد خان ہرگز اس جاگیر مین رہنے نہ پائیگا اور نہ کسیطرح کی
حکومت اس جاگیر مین کر سکیگا اور نہ امورات نواب احمد علیخان بہادر مین مداخلت کرنے پائیگا

شرط ششم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک ہزار پانصد روپیہ سکہ فی ماہ شروع یکم ماہ دسمبر ۱۷۹۴ع
مطابق ۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ سے واسطے گذارہ غلام محمد خان مذکور کے کمپنی ممدوح کو

بمقام لکھنؤ جاگیر کی آمدنی سے دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ روپیہ مفصلۂ ذیل بمقام رامپور پسران نواب فیض اللہ خان مرحوم کو حسب تفصیل ذیل شروع سنہ ۱۲۰۱ فصلی سے دیا جائیگا۔

حسین علیخان کو	مبلغ اســـ سکہ
فتح علیخان کو	مبلغ اســـ سکہ
ناظم علیخان کو	مبلغ اســـ سکہ
یعقوب علیخان کو	مبلغ اســـ سکہ
قاسم علیخان کو	مبلغ اســـ سکہ
کریم علیخان کو	مبلغ اســـ سکہ

شرط ہشتم

جب نواب احمد علیخان بہادر سن تمیز کو پہونچے گا تو یہی قبولیت کافی متصور ہوگی اور دوسری قبولیت جدید کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ مین مرجاؤن یا عہدہ محافظی نواب احمد علیخان بہادر و منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاؤن تو نواب وزیر الممالک باستصلاح و استصواب کمپنی کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کر کے عہدۂ مذکور پر مامور کرینگے۔

شرط نہم

مین منظور کرتا ہون کہ از روے عہدنامہ مرقومہ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسپر مہر و دستخط جارج فردرک چیری صاحب کے منجانب کمپنی مذکور ہین اور تصدیق ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی ہے اور دونون نقول پر یہ مہر اور دستخط ہین جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری مجکو ملی ہے کمپنی مذکور ضامن پاس نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے واسطے تعمیل اس عہدنامہ یا قبولیت کے منجانب نواب احمد علیخان بہادر کے مین نے اپنی مہر اور دستخط کیے ہین اور جسکی ایک نقل بنواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

ممدوح کو دی گئی اور دوسری نقل پاس جارج فردرک چیری صاحب کے رہی اور بابت نواب احمد علیخان بہادر کی بابت قبضۂ جاگیر کے جو اوسکو نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے مطابق سند مذکورہ شرط دوم عہدنامۂ مذکور کے دی ہے جسکی ایک نقل جارج فردرک چیری صاحب کو مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے دی گئی ہے ہوئی ہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۰۰ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ اقرارنامہ باسند منظوری منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بنام مہنور بل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی —

چونکہ ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے ازروے ضمانت نامہ مرقومہ ، ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مہری و دستخطی جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار منجانب کمپنی مذکور و دستخطی ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل اسور کمپنی بملک ہند و مہری کمپنی مذکور کی جسکی دو نقل ہوکر ایک مجھے ملی ہے اور دوسری نقل نصراللہ خان بہادر کو دی گئی ہے میرے پاس ضامن ہوی ہین کہ شرائط قبولیت مرقومہ ، جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی دو نقل مہری نصراللہ خان بہادر ہوکر ایک نقل مجھے ملی ہے اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی ہے تکمیل کامل ہوگی اور نیز ضامن پاس نواب احمد علیخان بہادر کے ہوے ہین کہ اوسکو قبضہ محالات جاگیر کا جو مین نے نواب احمد علیخان بہادر کو مطابق سند مہری میری مرقومہ ، جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی پشت پر نام محالات جاگیر کے مع جمع سالانہ درج ہین اور جو سند نواب احمد علیخان بہادر کے ہاتھہ مین دی گئی ہے بلا طلب رقم توفیر وغیرہ ملیگا اور ایک نقل حکم مہری میری مستر جارج فردرک چیری صاحب کو بھی دی گئی ہے مین اوسکو منظور کرتا ہون کہ مجھے شرائط ضمانت نامہ مذکور قبول اور منظور ہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ، جمادی الثانی ۱۲۲۹ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ دراجب العرض نصراللہ خان مع جوابات محاذی اسکے

سوال اول	جواب اول
خاندان غلام محمد خان بالفعل مکان رام پور مین رہین اور جب وہ اوسکو طلب کرے تو روانگی یا مقام اونکا منحصر اوپر مرضی بیگم کے ہو۔	غلام محمد خان جیسا چاہے گا درباب اپنے خاندان کے کریگا۔
سوال دوم	جواب دوم
کوئی سدباب دربارہ اداے بقایاے سرکار و درقرضہ و تقاوی وغیرہ جو کسی رعیت سے لیتا ہو یا اون محالون سے جو جاگیر نواب مرحوم سے علیحدہ کیے گئے ہین لیتا ہو نہو اور ایک پروانہ حضور سے بنام ناظم بریلی صادر ہو کہ وہ زر واجبی ادائی دلوادے۔	جاگیردار کو کچھ اختیار حاصل نہین ہے کہ وہ دست اندازی بمقدمات بقایاے زرقرضہ یا تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم بیچ اون محالات کے جو ضبط ہو گئے ہین دست اندازی کرے۔
سوال سوم	جواب سوم
وہ قطعات زمین جو افغانان وافسران وغیرہ کے ہین اور اونکو جاگیر قدیم مین فیض اللہ خان نے دیے تھے بحال و برقرار کیے جائین۔	یہ اختیار جاگیردار اپنے محالات جاگیر مین رکھتا ہے۔
سوال چہارم	جواب چہارم
مسمی تلسی رام خزانچی جو اتفاقات وقت سے	تحریر اس مضمون کی نواب صاحب نے لکھ بھیجی ہے

یہاں سے جاکر دہلی مین رہتا ہے وہان اوسکو
شاہ نظام الدین خان کے آدمی اور ہمراہی تنگ کرتے
ہین اور یہان سے آنے نہین دیتے چونکہ حسابات
سرکاری و فوج و جاگیر متعلق اوسکے ہین لہذا
مجھے امید ہے کہ نواب صاحب ایک تحریر
ناظم دہلی کو بھیجکر اوسکو ممانعت کرینگے کوئی
مزاحم کسی طرح سے نہو اور اوسکو یہان پہنچ جانے
آنے دین تاکہ یہان آکر پھر اپنے کام پر مامور ہو

سوال پنجم

جو اسباب کسیکا رامپور سے ہنگام جنگ
لٹگیا ہے مین چاہتا ہون کہ حضور ایک حکم
بنام ناظم دہلی صادر فرمائین کہ مالکان مال کو
اسباب معرفتہ بعد تحقیقات ملجاے —

جواب پنجم

جواب مبنی اوپر انصاف کے حضرت
صادر ہوگا جب کوئی درخواست واسطے اسی
جائداد کے گذرانیگا —

سوال ششم

سرکار چک جو فیض اللہ خان نے راجہ
خانچل سے خرید کیے تھے اور وہ اب تک
اوسکے قبضے مین ہین مجھے امید ہے کہ
حضور ایک حکم بنام ناظم دہلی صادر فرمائین کہ
اونکو واگذاشت کردے —

جواب ششم

جو ایسے چک واقع یا متعلق محالات جاگیر کے
ہین وہ بموجب سند نواب صاحب کے
واگذاشت ہوگئے ہین —

سوال ہفتم

اکثر مقامات و قطعات زمین و چکہای دیہات
خرید کردہ سنو خان غلام علی الدین خان وغیرہ
افغانان جو سرکاری مالگذاری سے معاف ہین

جواب ہفتم

جاگیردار کو اختیار اس شرط کا اپنے محالات
جاگیر مین حاصل ہے —

اور اون لوگون کے قبضے مین اوسوقت تک تھے جب تک وہ دامن کوہ مین گئے مجھے امید ہے کہ پروانہ معافی نسبت اونکے بنام ناظم بریلی صادر ہو۔

سوال ہشتم

مین چاہتا ہون کہ پروانہ بنام ناظم بریلی واسطے اون لوگون کے جو علاقہ نوابی مین رہتے ہوان اور تجارت گری علاقہ احمد علیخان مین کرتے ہین اس مضمون کا جاری ہو کہ بعد تحقیقات جو مال لوٹا گیا ہے اور مال مسروقہ ساکنان جاگیر کو واپس دین۔

جواب ہشتم

اس بارہ مین جو رسم بیچ وقت فیض اللہ خان کے تھی وہی مرعی رہے گی۔

سوال نہم

محصول اسباب تجارت افغانان پر سابق لیا جاتا تھا وہی بدستور رہے اور اہلکاران پرمٹ سرکار زیادہ طلب نکرین۔

جواب نہم

جو قاعدہ اس بارہ مین فیض اللہ خان کے وقت مین تھا وہی اب بھی مرعی رہے گا۔

سوال دہم

بیچ عہد فیض اللہ خان کے دادوستد جاگیر حفاظت کے وقت کی کسیکے ساتھ ہو وزیر کے حکم سے مسموع نہین ہوتی تھی پس اب بھی کسی سے مزاحمت اون دادوستد کے باعث نہو اور اگر کوئی حضور مین نالشی ہو تو اوسکی سماعت نہو۔

جواب دہم

رسم قدیم اس بارہ مین جاری ہے۔

سوال یازدہم

موضع صاحب گنج واقع پرگنہ حضرت نگر دیہہ معافی فیض اللہ خان نے ساعت رای مرحوم کو دیا تھا میں چاہتا ہون کہ ایک پروانہ دربارہ معافی بنام اس موضع کے عنایت ہو۔

جواب یازدہم

اگر یہ موضع معافات جاگیر مین آگیا ہے تو جاگیردار کو اختیار حاصل ہے۔

المرقوم ۳ ماہ دسمبر ۱۸۴۰ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۲۵۶ہجری

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف پیری

رزیڈنٹ

نمبر ۷

ترجمہ عہدنامہ نواب محمد سعید خان

بر طبق حکم گورنر جنرل بہادر حکومت رامپور کی جو میرے سپرد ہوئی ہے اوسکے واسطے بیان کرتا ہون کہ جو کام میرے متعلق ہوگا وہ ازروے انصاف سرانجام ہوگا اور تمام پٹھان اور متوسلین اوسی طور پر بسر کرینگے اور اونکی اوسیقدر پرورش ہوگی جیسے اب تک ہوتی تھی اور مین اسطرح اونسے پیش آونگا کہ وہ باطمینیت اور خوشی بسر کرینگے اور دربارہ تنخواہ خاندان اور دیگر رشتہ داران کے وہی طریق اختیار کیا جائیگا جو اب تک ہوتا آیا اور میری محبت و اتحاد سے کوئی امر نسبت دختر و بیوہ نواب احمد علیخان مرحوم کے تبدل نہوگا اور حسب تفصیل ذیل اونکو تنخواہ ملاکرے گی۔

دختر نواب مرحوم	. . . .	[illegible] ماہواری
صاحب محل	. . . .	[illegible] ماہواری
ممتاز محل	. . . .	[illegible] ماہواری
چاندرانی	. . . .	[illegible] ماہواری
ڈیوڑھی بالاخانہ	. . . .	[illegible] ماہواری

دھاری خند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بماہ ماہواری

مادر سعید علیخان پسر مرحوم نواب مغفور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ ماہواری

مادر دختہ نواب مرحوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بماہ ماہواری

کلو خانم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے ماہواری

نتھو خانم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ھے ماہواری

پدمنی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ھے ماہواری

چار کنیزے والیان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ھے ماہواری

دستخط نواب محمد سعید خان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس رابنسن

قائم مقام اجنٹ

دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ

۲۱ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۹

عہدنامہ نواب محمد یوسف علیخان

چونکہ مین منظوری ہنور بل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی جانشین نواب محمد سعید خان جاگیر رام پور مین مقرر ہوا ہون مین اقرار کرتا ہون اور تصدیق مہر کرتا ہون کہ امورات جاگیر نیکو کو نصفت اور عدل سے سرانجام دونگا اور پٹھانون سے بمروت پیش آونگا اور تمام تنخواہ جو نواب احمد علیخان کے وقت سے مقرر ہے اور شرائط سابق مین درج ہے قائم اور بحال رکھونگا اور واسطے بسر خاندان اور وابستگان والد مغفور نواب محمد سعید خان کی تجویز مناسب عمل مین لاؤنگا۔

دستخط آر الکزینڈر

اجنٹ لفٹنٹ گورنر

دفتر اجنسی متعلق

دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ

مقام بریلی ۱ اپریل سنہ ۱۸۵۵ ع

نمبر ۶

ترجمہ سند بابت دیہات کے جو نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے نواب رامپور کو بتاریخ ۲۳ ماہ جون سنہ ۱۸۶۰ء عطا کی۔

چونکہ فرزند دلپذیر نواب محمد یوسف علیخان بہادر نواب رامپور نے شروع بلوہ سے آخر تک نمک حلالی اجنبت بنسبت گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ دینے مدد روپیہ اور فوج کی اور بچانے زندگی عیسائیان و کرنے دیگر خدمات لائقہ کے ظاہر کی ہے جس سے خوشنودی گورنمنٹ ہوئی تھی نواب کی شکرگزاری سابق ادا ہو چکی ہے اور ایک خلعت بھی عطا ہو چکا ہے اور تعداد ضرب سلامی بھی ایزاد ہو چکی ہے اور اوسکے خطاب میں بھی افزونی ہو چکی ہے مگر یا سوا اسکے اب اور قدر اوسکی خدمات کی کیجاتی ہے یعنی گورنمنٹ چند مواضعات اضلاع بریلی و مرادآباد حسب مندرجہ تفصیل علیحدہ جمعی مبلغ [illegible] دوامی نسلاً بعد نسل عطا فرماتے ہیں مواضعات مذکورہ مفصل اب شامل علاقہ قدیمہ نواب کے کیے گئے اور وہی شرائط جو بنسبت اوسکے علاقہ قدیمہ کے مشروط ہیں اس پر بھی متعلق تصور ہونگے۔

تفصیل دیہات واقع بریلی

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۱	چومحلا	پیریا دویٹی	منشی مادھو سنگھ و دوری لال	[illegible]
۲	ایضاً	بھیکھم پور	ہوری لال	[illegible]
۳	سرساواں	رسول پور	فیض اللہ خاں	[illegible]
۴	”	اورنگ نگر	نور محمد وغیرہ	[illegible]
۵	”	نرسوا	خوبچند وغیرہ	[illegible]
۶	”	کرسولا	سلو خان وغیرہ	[illegible]
۷	”	کرسولی	مصطفےٰ خان	[illegible]

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۸	سرساوہن	اودن پور	نیاز علیخان	ا ساسے ۔
۹	//	پیپریا	مدار بخش وغیرہ	لا عہ
۱۰	//	کنک پور	خوبچند وغیرہ	اسا عہ
۱۱	//	ایشرپور گوپال پور	گنگا رام	اسا سے
۱۲	//	اہرو	جیت رام	اسا عہ
۱۳	//	سیہونتیا	محمد احمد خان	سالعہ
۱۴	//	بھولا پور	مصطفے خان	سا عہ
۱۵	//	منصور پور	گل خان	جا عہ
۱۶	//	دہمری	محمد شفاعت علیخان	لما عہ
۱۷	//	چندپورا	//	ا سا عہ
۱۸	//	رستم پور	سرکار	لما عہ
۱۹	//	غلام گنج	رام دیال وغیرہ	سا عہ
۲۰	//	کدنیا	تجمل حسین خان	اسا عہ
۲۱	//	برہ پورا	دہرنی دہر وغیرہ	اسا عہ
۲۲	//	قاضیا پور	ذوقی رام	لا عہ
۲۳	//	ہرسونکلا	طوطا رام	لا عہ
				سا عہ
۲۴	احاون	کیولپور	اننت رام وغیرہ	اسا
۲۵	//	چین پور عرف چپا	خوبچند وغیرہ	اسا ۔
۲۶	//	مودونا	تلسی رام	اسا عہ
۲۷	//	حرست پور	کلو وغیرہ	اسا عہ

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۶۸	اجادن	پنپورا	دیبی داس وغیرہ	لاد ــہ
۶۹	״	رتھورا	چنی لال وغیرہ	ا ساماعہ
۷۰	״	اہیی	بلدیو سنگھ	ا سمار
۷۱	״	گیلوسا	فقیر محمد خان	لما ــف
۷۲	״	جنگ پور	دھرنی دھر وغیرہ	سا ہرعہ
۷۳	״	ہمت گنج	گلاب چند	اما ر
۷۴	״	عنایت پور	کلیان سنگھ	سار
۷۵	״	جھوجھو پورا	دوارکا داس	ا اماعہ
۷۶	״	دیوی بزرگ	دھرنی دھر	ساعہ
۷۷	״	کلیانپور	״	ا ــہ
۷۸	״	بلبھدرپور	نند رام	عار
۷۹	״	برسا	شیو دیال وغیرہ	سا ہے
۸۰	״	پچچولی	مسماۃ سنابت بیگم	اما عہ
۸۱	״	پورنیا	شیخ غلام حسین	ا ماــہ
۸۲	״	نگیتا بہات	چتربھوج وغیرہ	لاد ــہ
۸۳	״	شیام پور	ہیرا لال	لماعہ ر
۸۴	״	گنگا پور	پیارے لال	سالعہ
۸۵	״	سنگرا	وارثان غلام محی الدین	ا ــہ
۸۶	״	بہانا	جیت رام	ا مالرعہ
۸۷	״	لکھمی پور شنا	چھوٹے لال وغیرہ	سمالوعہ

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام منبردار	جمع
۱۲۷	سرولی جنوبی	کیولا پور	درگا پرشاد	۱۱۶
۱۲۸	ر	ٹانڈہ بھیرپور مرزاپور	لچھمن سنگھ	ا سا
۱۲۹	ر	بھورکھا بھورکھی	ہرپال سنگھ	للالعہ
۱۳۰	ر	دونی ابراہیم پور	بھیندا وغیرہ	ا سا
۱۳۱	ر	معمورپور	منا سنگھ	عا لعہ
۱۳۲	ر	گھمر مورپور	نتھو	اعما
۱۳۳	ر	نونند پور	علی بخش خان	ا سا
				سا
				میزان کل

تفصیل دیہات واقع ضلع مرادآباد

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام منبردار	جمع
۱	مرادآباد	باد داغ وغیرہ باولی ٹانڈا	نواب کلب علیخان	سعا
۲	ر	گینشونکلی	ر	عاسعہ
۳	ر	بہاو پورا	مسماۃ قدرۃ النسا	للالعہ
۴	ر	چک کندیسری	رتن سنگھ	مالعہ
۵	ر	چک کندیسرا	قاضی عباس	ہولعہ
۶	ر	چک گردہا	زبربیگ وغیرہ	المماعہ
۷	ر	خانپور ملک	قطب الدین	سالعہ
۸	ر	سوپورا نانک	تینا سنگھ	مامدعہ
۹	ر	پک لادپور	ہرسہاے	سالعہ
۱۰	ر	چک سرگتھال	جوالادت	سالعہ
۱۱	ر	سرگتھال	ر	عالعہ
۱۲	ر	مواکیڑا	فرزند علی	سالعہ
۱۳	ر	دہک پورا	مسماۃ عزۃ النسا	مامدعہ
				میزان

ترجمۂ خریطۂ نواب محمد یوسف علیخان بہادر رامپور والا بنام ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمال مغربی

بعد القاب معمولی

رسید خریطہ ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر در باب ایک درخواست کے جو چوبے گردھاری لال و دیگر زمینداران مواضع نے جو جاگیر مین نواب مذکور کو ضلع مرادآباد مین ملی تھی بحضور گورنمنٹ ہند پیش کی تھی اور جسمین درخواست یہ تھی کہ بعد ختم ہونے بندوبست حال کے اونکے حقوق مالکانہ قائم اور بحال رہین تحریر ہوکر دربارہ توقیع لفٹنٹ گورنر بہادر کہ نواب دعویداران کے دعاوی واجبی اور درست کے لحاظ کرینگے اطمینان لفٹنٹ گورنر بہادر کو کرتے ہین کہ انشاءاللہ حقوق زمینداران درخواست دہندگان کے مع حقوق دیگر اشخاص جنکے دعوی واجبی ہونگے لحاظ رہے گا کیونکہ اوسنے نیت درست اس امر کی ہے کہ اپنی رعایا کے انتظام امور مین قواعد انصاف و عدل جاری رکھے جیسے حکومت انگریزی مین مرعی ہین۔

ترجمہ خلاصے کے طور پر صحیح ہے
دستخط دیوکرن شوکلی مترجم

نمبر ۱۱

نقل سند جو نواب محمد یوسف علیخان رامپور والی کو ملی —

مرضی ملکۂ معظمہ کی یہ ہے کہ ریاست تمام شاہان اور رئیسان ہند کی جو اپنے علاقے مین حکمرانی کرتے ہین دوامی ہو اور یہ کہ شان اور عزت اونکے خاندان کی جاری رہے مین اسواسطے خواہش ملکۂ معظمہ کی تعمیل کرنے مین اطمینان تمکو دیتا ہون کہ درصورتیکہ کوئی وارث اصلی یعنی اولاد نہو تو تمھارا جانشین ریاست وہ بھی منظور ہوگا جو ازروی شرع محمدی کے حق واجبی رکھتا ہوگا۔

مطمئن رہو کہ یہ عہد جو تمسے ہوتا ہے یہ کسی سے متخلل نہوگا اوسوقت تک کہ جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی رہیگا او جب تک ان عہدنامجات اور اقرارنامجات و عطایات کی تعمیل بنسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوتی رہیگی —

دستخط کیننگ

فرخ آباد

قبل انتقال روہیلکھنڈ گورمنٹ انگریزی سے علاقہ فرخ آباد بالکل محصور علاقہ وزیر اودہ سے تھا
اور خراج چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا نواب رئیس فرخ آباد وزیر کو دیتا تھا یہ خراج ازروی عہدنامہ
وزیر جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ء منعقد ہوا تھا گورمنٹ انگریزی کو دیا گیا۔ بیچ سنہ ۱۸۰۲ء کے نواب نے
عہدنامہ نمبر ۱۱ قرار دیا اوسمین مشروطہ یہ ہوا کہ علاقہ گورمنٹ انگریزی کو دیا جاے اور سالانہ نقدی
تعدادی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ کا نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کو دیا جاے۔

آخری نواب رئیس فرخ آباد تفضل حسین نامے نے سنہ ۱۸۵۷ء مین سرکشی بلوہ مین کی تاریخ ۔۔
جنوری سنہ ۱۸۵۹ء کو بعجواے اشتہار معافی حاضر ہوا تحقیقات اوسکی روبروے اسپشل کمشنر صاحب کے

بجرائم ذیل ہوئی۔

اول سرکشی کرنی اور جنگ کرنی بخلاف گورمنٹ انگریزی کے اور بلوے مین سرداری فوج کرنا

اور ترغیب دینا سرکشون کا۔

دوم سردار اور شریک ہونا قبل اور ما بعد قتل اکثر رعایاے انگریزی و یورپ زاد و عیسائی و ہندوستانی
کے یہ جرائم نسبت اوسکے ثابت ہوے اور حکم قصاص صادر ہوا اور جائداد کی ضبطی کا حکم نافذ ہوا
مگر تحقیقات مین یہ ظاہر ہوا کہ قبل اوسکے حاضر ہونے کے ایک چھٹی اوسکو میجر بیرو صاحب اسپشل کمشنر
ہمراہ کیمپ سپہ سالار بہادر نے اس مضمون کی لکھی تھی کہ وہ حاضر ہوا اور یہ چھٹی مین لکھا تھا کہ معافی ان
لوگون کی ہوگی جنھون نے قتل انگریزان خود نہین کیا ہے اور اگر نواب نے خود قتل نہین کیا ہے
تو بلا اندیشہ حاضر ہو گورمنٹ نے اس عہد کو اور حکم کو نامنظور کیا تھا مگر تاہم بلحاظ اوسکے اس
شرط پر حکم قصاص عمل مین نہین آیا کہ تفضل حسین فوراً ملک انگریزی سے خارج ہوا اور اوسکو شہر عدن
تک پہونچا کر سمندر پار بجانب مکہ بھیجدیا اور اوسکو متنبہ کردیا کہ اگر کبھی ممالک انگریزی مین قدم رکھیگا
تو حکم قصاص جو نافذ ہو چکا ہے اوسپر عمل مین آئیگا۔

درباب عہدنامہ سنہ ۱۸۰۲ء کے یہ بیان ہوا کہ چونکہ عہدنامہ فیمابین گورمنٹ انگریزی اور
نواب رئیس کے اب تفضل حسین کی سرکشی سے فسخ ہوگئے مگر یہ سرکشی تفضل حسین کی اثرپذیر اوپر
حقوق دیگر اشخاص کے جنکی نسبت عہدنامہ مین مذکور ہے نہوگی پنشن جو ازروی شرط دوم کے

دی گئی ہے اور جاگیر اور تنخواہ سالانہ جو ازروی شرائط ۳ و ۴ و ۵ کے مقرر ہوئی تھی
اب ضبط ہو کر قدرے گذارہ اون لوگون کے واسطے تجویز ہو انکی اور کوئی صورت بسر کی
نہین بشرطیکہ اونمین سے کوئی شخص شریک سرکشی نہوا ہو گا مگر پنشن ازروی شرط ششم اور زمین معافی
و جاگیر مندرجہ شرط ۸ دی گئی تھی وہ بحال ہے بشرطیکہ وہ شریک سرکشی نہوے ہونگے اور پنشن اور
جاگیر بالعوض نوکری ملی ہو کیونکہ اب نوکری کا امکان نہین ہے۔

نمبر ۱۱

عہدنامہ نواب فرخ آباد بابت سنہ ۱۸۰۲ عیسوی

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب امداد حسین خان درباب سپرد کرنے
واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ضلع فرخ آباد مع متعلقات بالعوض نقدی جو ایک
قابل ادا ہونے ہنوربل کمپنی کے منجانب نواب کے اور جو ہنوربل ہنری ویلسلی لفٹنٹ گورنر
اضلاع مفوضہ اودہ نے باختیارات عطیہ ہزاکسیلنسی دی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر ایک فریق
اور نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ فریق ثانی نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور
جانشینون کے منعقد کی تھی۔

شرط اول

یہ وعدہ اور اقرار ہوتا ہے کہ ضلع فرخ آباد مع متعلقات واسطے ہمیشہ کے سپرد ہنوربل
ایسٹ انڈیا کمپنی کے سنہ ۱۲۱۰ فصلی سے ہو اور نواب اپنے حقوق اور علاقے کو باستثنا ہتندرجہ
ذیل منتقل کرتے ہین۔

شرط دوم

بنظر بسر اوقات اور قائم رکھنے شان نواب امداد حسین خان بہادر کے یہ اقرار ہوتا ہے
کہ اوسکو نو ہزار روپیہ ماہواری یعنی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ ملیگا اور یہ روپیہ اوسکو اور
اوسکے ورثا کو اور جانشین کو ملا کریگا اور کسی وجہ سے کم نہوگا اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ
نواب سے ہر موقع پر اوسی اعزاز اور ادب اور قاعدہ سے پیش آئینگے جیسا اوسکا مرتبہ اور عزت کے

لائق ہے اور جسطرح گورنمنٹ انگریزی اپنے دوستونسے پیش آتی ہین۔

شرط سوم

ہنوربل لفٹنٹ گورنر وعدہ کرتے ہین کہ دو ہزار روپیہ سالانہ واسطے خرچ امام باڑہ کے ملا کرے گا اور مبلغ تین ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ جو واسطے گذارہ محلات نواب مظفر جنگ مرحوم کے معرفت امراو بیگم کے تقسیم ہوتا ہے وہ آیندہ معرفت نواب کے تقسیم ہوگا اور نواب اوس روپیہ کی رسید اہلکاران گورنمنٹ خزانہ کو دینگے بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ امراو بیگم کی معرفت وپیہ کو درستی سے تقسیم نہین ہوتا۔

شرط چہارم

حسب استدعا نواب کے باغات جو ملکیت اوسکے والد کے تھے اور موضع سرائے عجیب پور مکانات منضبطہ واقع فرخ آباد اور جائداد رانی صاحبہ اوآن نواب القصور کیے جائینگے بشرطیکہ کوئی اور حقدار اوسکا ثابت نہو۔

شرط پنجم

چونکہ فہرست رشتہ داران وہمراہی مدخلہ نواب جنکی نسبت درخواست پیش ہوئی ہے اور فہرست اونکی مدخلہ خردمند خان مین فرق ہے اور چونکہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جسکا استحقاق پنشن کا واجب متصور ہو اوسکی پنشن مقرر ہوجاے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ ایک افسر گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اس امر کی شراکت نواب مقرر کرینگے اور جنکا حق ثابت ہوگا اوسکو سند دستخطی افسر مذکور اور نواب عطا ہوگی اور ان اسناد کے بموجب پنشن نواب کی معرفت تقسیم ہوگی اور رسیدیا بندگان پنشن کی نواب حاصل کرکے داخل محکمہ افسر مذکور کرینگے۔

شرط ششم

حکومت عدالت ذات نواب پر نہوگی مگر چونکہ واسطہ دار اور ہمراہی نواب کی تصریح نہین ہے اور چونکہ یہہ ارادہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے کہ انصاف بلاروے ورعایت ضلع فرخ آباد مین قائم اور جاری ہو لہذا یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر کوئی نالش بنام کسی واسطہ دار یا ہمراہی نواب کی روبرو نواب کے پیش ہوگی اور اوسکا تصفیہ واجبی جاری نہوگا یا تصفیہ سے کوئی فریق ناراض ہوگا تو

اوس نالش کی سماعت عدالت مین ہوگی۔

شرط ہفتم

حسب استدعا نواب کے پنشن اشخاص مفصلہ ذیل کی تجویز ہوئی اور یہ پنشن جاری رہے گی کہ جب تک پابندہ کا طریق قابل خوشنودی و اطمینان گورنمنٹ انگریزی اور نواب کے رہیگا۔

امام خان . . . . مبلغ [illegible] سالانہ

پہل خان محمد خان . . . . مبلغ [illegible] سالانہ

رحمن بخش وکیل ما حاضر باش تکڑ انگریزی مقیم فرخ آباد مبلغ [illegible] سالانہ

احمد بخش و محمد ضیاء . . . . مبلغ [illegible] سالانہ

شرط ہشتم

قطعات زمین معافی و روزینہ و سالانہ پنشن و جاگیر قائم اور بحال رہینگے اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ وہ قبل وفات مظفر جنگ مقرر ہوئے تھے۔

شرط نہم

یہ عہد نامہ نو شرائط کا مقرر ہوکر ختم ہوا بمقام بریلی بتاریخ ۴ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ء مطابق ۳ ماہ صفر سنہ ۱۲۱۷ ہجری اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہر و دستخط اپنے نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ کو دی و نواب نے ایک نقل اپنی مہری و دستخطی ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ کو دی اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ تیس دن کے عرصے مین منظوری عہدنامہ بمہر و دستخط ہزاکسلنسی یعنی ڈی موسٹ نوبل گورنر جنرل کے منگا دینگے۔

مہر نواب امداد حسین خان	مہر ہنوربل ہنری ویلسلی

دستخط ہنری ویلسلی

یہ عہدنامہ منظور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ عیسوی ہوا

بنارس

اس خاندان کی بنیاد منسارام زمیندار گنگاپور سے ہوئی جنے سنہ ۱۷۴۰ع مین وفات پائی اور اوسکی جگہ راجہ بلونت سنگہ جانشین ہوا بلونت سنگہ حملہ بکسار مین جو سنہ ۱۷۶۳ع کے ہوا تھا شریک شاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ انگریزی فوج مین آیا سنہ ۱۷۶۴ع مین اوسکی زمینداری اوودہ سے گورنمنٹ انگریزی پاس منتقل ہوئی یہ تجویز انتقال گورنمنٹ ولایت سے نامنظور کیا اور جب عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ع شجاع الدولہ سے ہوا تو علاقہ بلونت سنگہ کا دوبارہ اوودہ کو دیا گیا اس شرط پر کہ نواب راجہ کو قابض رکھے درصورتیکہ راجہ بقدر مالگذاری سابق ادا کرتا تھا اوسیقدر ادا کرے ——

سنہ ۱۷۷۰ع مین بہنگام وفات بلونت سنگہ کے وزیر اوودہ نے چاہا کہ خاندان راجہ کو بیدخل کرے مگر گورنمنٹ انگریزی نے زبردستی چیت سنگہ پسر بلونت کو جانشین کرایا اور سند نمبر ۱۲ اپنی ضمانت پر دلوائی از روے عہدنامہ جو نواب کے ساتھ سنہ ۱۷۷۳ع مین ہوا تھا حکومت اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگہ واسطے ہمیشہ کے منتقل گورنمنٹ انگریزی کے نام ہوئی سند نمبر ۱۳ راجہ کو عطا ہوئی جسکی روسے زمینداری اوسکی اوسکے نام قائم ہوئی اور اختیار مالی و ملکی وہانکا اوسکے سپرد ہوا بشرطیکہ مالگذاری تعدادی بائیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار ایکسو اسی روپیہ ادا کیا کرے اور نیز اس شرط پر کہ وہ حسن انتظام سے امنیت اور آسایش ملک پیدا کرے اور ملک مین امن وامان سے رکھے راجہ کو اختیار سکہ کا بھی دیا گیا یعنی سکہ اپنا جاری رکھے لیکن

سنہ ۱۷۷۸ع مین یہ تجویز ہوئی کہ راجہ بطور مدد خرچ کے پانچ لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین بٹالین سپاہ دے اونے ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر سنہ ۱۷۷۹ع و سنہ ۱۷۸۰ع مین بھی اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار واسطے کاروبار ممالک سرکاری کے دے چیت سنگہ ان امور کے منظور کرنے مین ناراض ہوا اور نیز روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دیتے مین تساہلی و تکاسلی کرنے لگا اور اوسکے نسبت گمان ناراضی پیدا ہوا اور یہ بھی خیال ہوا بلکہ یقین ہوا کہ وہ دشمنان گورنمنٹ سے تحریر رکہتا ہے اسواسطے اوسکو اوسکے اپنے مکان مین سنہ ۱۷۸۱ع حسب الحکم وارن ہیسٹنگ صاحب کے نظربند کیا اسمین فساد پیدا ہوا اور گارد جنگی جو راجہ پر

مقرر ہوا تھا سب قتل اور راجہ مفرور ہوگیا اور اپنی فوج جمع کرکے اوسنے درخواست مدد بعض راجگان ہند سے کی مگر اوسکی فوج کو اکثر لڑائیون مین شکست ہوئی اور فساد دفع ہوا راجہ چیت سنگہ کا علاقہ ضبط ہوکر بموجب عہدنامہ نمبر ۱۴ کے اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین پوتہ راجہ بلونت سنگہ کو بشرط ادای مالگذاری تعدادی چالیس لاکھ روپیہ کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات ملکی و مالی بحسال نہین ملی - راجہ چیت سنگہ نے جاکر سیندھیا کے پاس پناہ لی اور ۱۸۱۰ء مین وفات پائی راجہ مہیپ نراین ۱۷۹۵ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین سنگہ جانشین اوسکا ہوا اور یہ راجہ بھی مرگیا اور ۱۸۳۵ء مین اوسکا برادرزادہ یعنی ایشری پرشاد نراین حال جانشین ہوا بماہ مارچ ۱۸۶۲ء مہاراجہ کو بذریعہ سند نمبری ۱۵ اطمینان دیا گیا کہ اگر اوسکا وارث اصلی نہوگا تو گورنمنٹ اوسکو اجازت دیگی کہ وہ یا کوئی اوسکا وارث بعد اوسکے کسیکو اپنا جانشین قرار دینگے اور اوسکو منظور رکھیگی بشرطیکہ بموجب آئین ہنود اور رواج خاندان وہ استحقاق رکھتا ہوگا اس مہاراجہ کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوئی ہے -

---

نمبر ۱۲

ترجمہ قولنامہ جدید جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگہ کو دیا

امورات زمینداری و تعہد سرکار بنارس سرکار چنار و محالات جونپور و بجی پور و بدوہی سکنیس گڈہ و ملبوس خاص و سرکار غازیپور و سکندرپور و فرید شادی آباد و پنچھرنج وغیرہ جو ماتحت راجہ بلونت سنگہ مرحوم کے تھے بدستور سابق مین اب تمکو دیتا ہون اب یہ ضرور ہے کہ بعد منہائی نانکار و لطف جاگیر ہر ماہ بماہ و سال بسال خزانہ سرکار مین اقساط مقررہ مذکورہ دیتے رہو بعنایت ایزدی جس سے ترقی عزت و توقیر تمھارے کی ہوگی وہ ظہور مین آئیگا اور جو جمع قبولیت ۱۱۸۲ فصلی مین قرار پائی ہے اوس سے زیادہ کبھی آیندہ طلب نہوگی اور اگر تم قائم اور ثابت قدم اپنی فرمانبرداری مین رہوگے اور مالگذاری دیتے رہوگے تو تمھارا ملک اور تمھاری رعیت آسیب سے بچی رہیگی بحکم خدا و قرآن شریف و امام پاک یہہ عہدنامہ جو فیمابین میرے اور میرے وارثون کے اور تمھارے اور تمھارے وارثون کے ہوا ہے اس سے کبھی انحراف نہوگا

المرقوم ۱۸ ماہ جمادی الثانی ۱۱۷۸ھ مطابق ۶ نومبر ۱۷۶۴ عیسوی سے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریدفرن

مترجم فارسی

ترجمہ پٹہ جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ بلونت سنگھ کو دیا

سرکار بنارس و جونار و محالات سرکار جونپور وغیرہ مع مالگذاری و رقم سوائے و سائر اور حویلی محمد آباد یعنی بنارس و ملبوس خاص و پرگنہ بھدوہی وغیرہ و تعلقہ سکما مومن متعلقات پرگنہ خاندیس و پرگنہ بھدوہی لکھنیس گڑہ بجی پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد و پچوتر وغیرہ مع مالگذاری و سائر بعد مجرا دینے رقم دستور دیوانی و نانکار و نصف جاگیر بھدوہی و دیگر جاگیرات مرفوع القلم کی وجہ کچھ رقم منہائی سابق مجرا ملتی تھی میں اب کلیتہ دیتا ہوں اور سپرد تمہارے کرتا ہوں بالعوض مبلغ بائیس لاکھ اڑتالیس ہزار چار سو پچاس سکہ کم سنہ بنارس اصل و اضافہ کے حسب تفصیل ذیل اور کچھ خرچ سہ بندی نہ لیا جائیگا مناسب ہے کہ تم مبلغان مذکورہ بالا سرکار کو بموجب اقساط مفصلہ ذیل سے کے سال بسال ادا کیا کرو اور بعون الہی اس پٹہ سے انحراف نہوگا

تفصیل ادای راجہ بلونت سنگھ

بابت بنارس . . . . [illegible]

بھدوہی . . . . [illegible]

لکھنیس گڑھ . . . . [illegible]

بجی پور . . . . [illegible]

غازی پور . . . . [illegible]

شادی آباد . . . . [illegible]

کل [illegible]

نمبر ۱۳۳

ترجمہ سند جو راجہ چیت سنگہ کو بابت زمینداری غازی پور و بنارس وغیرہ کے عطا ہوئی

متصدیان حال و استقبال و قانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و جمیع ساکنان و آبادان و متعلقان سرکار بنارس و غازی پور و جونپور واقع صوبہ الہ آباد کو معلوم ہو کہ چونکہ بموجب عہدنامہ نواب آصف الدولہ جو بتاریخ ۲۰ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مئی ۱۷۷۵ء کے قرار پایا تھا حکومت اور انتظام سرکاران مذکورہ بالا کا چہارم جمادی الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۲ ماہ جولائی ۱۷۷۵ء سے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد ہوئی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور اسواسطے کہ بعوض حقوق جو اوس سے حاصل ہوئی تھی اب بنام راجہ چیت سنگہ زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ مطابق ضمن کے اور کوتوالی جونپور اور بنارس کی اور ٹکسال بنارس تاریخ مذکورۃ الصدر سے دیتے ہین جسقدر طلا و نقرہ ٹکسال بنارس مین ضرب ہوگا راجہ اوسکو بموجب اپنے محکمے کے ضرب لگوائینگے راجہ مذکور ذرا بھی غافل اپنی فہمید اور تعمیل امور مفوضہ مین نہین اوسکو لازم ہے کہ رعایت اور مہربانی سے نسبت رعایا و مردمان کے پیش آئین اور زراعت اور بہبود ساکنان و پیداوار زمین کی ترقی مین کوشش کرینگے و دزدان و ڈاکوان و گرہ بر وغیرہ کو خارج از ملک کرینگے اور مفسدان بلوہ برانداز امنیت ملک کو ایسی سزاے قرار واقعی دینگے کہ اونکا سراغ بھی نظر نہ آئیگا اور راجہ مذکور خراج معدادی [illegible] روپیہ مچھلی دار ضرب بنارس مطابق [illegible] روپیہ سکہ کلکتہ سالانہ خزانہ کمپنی مذکور مین داخل کیا کرینگے اگر اوسکو حکم ہوگا کہ زر مالگذاری بمقام بنارس ادا کرے تو وہ مبلغ [illegible] مچھلی دار بنارس کا روپیہ جسمین دس ماشہ نقرہ اور دو رتی اور دو چانول ملان ہوگا اور اس سے زیادہ ملان نہوگا ادا کریگا اگر وزن اس سے کم ہوگا یا ملان زیادہ ہوگا تو اوسقدر کمی کا معاوضہ اوسکو اور دینا ہوگا اور جب زر مالگذاری کی ضرورت بمقام بنارس مین نہوگی تو وہ زر مالگذاری [illegible] روپیہ سکہ بلا تفاوت بموجب اقساط کے ماہ بماہ کلکتہ روانہ کریگا اس صورت مین اوسکو دو روپیہ فیصدی کے حساب سے مجرا ملیگا اور یہ فیصدی تعدادی [illegible] ہوتا ہے بس یہ مجرا دیکر اصل رقم روپیہ کی مبلغ [illegible] سکہ کلکتہ ہوتا ہے اور یہ رقم وہ کلکتے مین داخل کیا کریگا اور آخر سال مین بعد تصفیہ حساب حسب دستور اوسکو روپیہ مدخلہ مجرا ملیگا اور وہ مجاز نہین ہے کہ ابواب ممنوعہ داروغہ شاہی وغیرہ تحصیل کرے

یہ سند عطا ہوئی اور اس بموجب عمل ہوگا تم متصدیان و دیگر اشخاص مذکورۂ بالا راجۂ ممدوح کو عملی اور واجبی قابض اور حقدار زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا تصور کرو اور اونکی حکومت کو بیچ امور متعلقہ صیغہ جات مذکور مین منظور اور قبول کرو واضح ہو کہ اس حکم کو محکم اور مستحکم سمجھکر بموجب اسکے تعمیل کرو۔

المرقوم ۲۴ ماہ صفر ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۵ ماہ اپریل ۱۷۷۵ عیسوی

دستخط گورنر جنرل بہادر اور اہالیان کونسل

ضمن

دفتر زمینداری سرکار بنارس و غازی پور و جونپور و کوتوالی و ٹکسال واقع صوبہ الہ آباد رئیس کلان راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیئے گئی اور نیز عاملی و فوجداری —

تفصیل محالات بعد رسم

سرکار بنارس و چندیرا سرکار غازی پور محال جونپور مع مال وسوای حویلی محمد آباد بنارس کانس و دام یعنی خرچ پوشاک بادشاہ پرگنہ بھدری تعلقہ سکرامو واقع چندار سکتی گڈھ بجے پور سکندر پور تہر یدشادی آباد شہپہ سرکیا کوتوالی و دیگر امور بنارس بلا ادای و کوتوالی و دیگر امور جونپور بلا ادائے محال ٹکسال بنارس بلا ادای مقیمی بنارس سنگریزہ یعنی وزن سنگی بنارس و دیگر محالات ائی سانڈبی یعنی دفتر مضفیات بنارس

نقل پٹہ عطیہ چیت سنگھ

یہ پٹہ جسمین شرائط ذیل درج ہین راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیا جاتا ہے۔

سرکار بنارس غازی پور اور جونپور اور محالات سرکار جونپور مع مال وسوائے حویلی محمد آباد بنارس خاص و عام بیچ پرگنہ بھادری تعلقہ سکرامو واقع پرگنہ جونار گیت گڈھ بجے پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد پٹنہ سرچپنا مع کوتوالی جونپور و بنارس ٹکسال بنارس مقیمی بانضباط وزن سنگی مال وسوای اور دستور دیوانی باستثناء نانکار و نصف جاگیر بھادری و جاگیر مستثنا دائما جو رقوم مدت دراز سے حساب مین مجرا دیے جاتے ہین اور تمام شرائط تعہد بتیر فرض ہین تاریخ ۴ جمادی الاول ۱۱۸۹ھ

منہا . . . . [illegible] [illegible]

سکہ بنارس [illegible]

بہ سکہ کلکتہ [illegible]

باقی سکہ روپیہ [illegible]

منہا منہائی اول [illegible]

باقی اصل زر داخلی [illegible]

المرقوم ۲۶ ماہ صفر ۱۱۹۰ھ مطابق ۱۵ ماہ اپریل ۱۷۷۶ عیسوی

نقل قبولیت مدخلہ راجہ جیت سنگھ بابت زمینداری بنارس وغیرہ

چونکہ ایک عہدنامہ فیمابین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ ناظم صوبہ الہ آباد بتاریخ ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء قرار پایا جسکی رو سے حکومت سرکار بنارس و غازی پور وجونپور وغیرہ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو تاریخ چہارم ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ھ مطابق ۴ ماہ جولائی ۱۷۷۵ء ملی اور کمپنی نے زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا کی مع کوتوالی بنارس و جونپور وغیرہ و ٹکسال بنارس تاریخ مذکور سے مجکو دی ہین اب برضامندی اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ جسقدر سکہ ٹکسال مذکور مین ضرب کہائیگا وہ بموجب اقرار نامہ علیحدہ کے جو مین نے بتاریخ ۲۰ ماہ ذیحجہ ۱۵ جلوس کے لکھکر گورنمنٹ کمپنی کو دیا ہے ہونگے مجھے لازم ہوا کہ مین وہ امر کرونگا جو واسطے فائدے اور بہبود ملک کے ہوگا اور بہبودی خلائق مین کوشش کرونگا اور متوجہ ترقی زراعت و افزونی مالگذاری رہونگا اور درباب اخراج دزدان و قاتلان و دیگر مجرمان ایسی سخت سزا تجویز کرونگا کہ نشان بھی اونکا باقی نہ رہیگا اور مین سالانہ مالگذاری گورنمنٹ

ادا کرتا رہونگا جسکی تعداد مچھلی دار روپیہ بنارس کی [illegible] ہوتا ہے اور فی روپیہ وزن دس ماشہ
سے کم نہوگا اور اوسمین دو رتی دو چانول سے زیادہ کھوٹ نملا ہوگا اگر اس سے وزن مین کم ہوگا
یا کھوٹ زیادہ معلوم ہوگا توجسقدر کمی زر ہوگی وہ مین اور دیگر پورا کرونگا اگر گورنمنٹ کو ضرورت لینے
زر مالگذاری کی مقام بنارس نہوگی تو مین سال بسال بموجب اقساط ماہواری کے یہ روپیہ
حسب تفصیل ذیل کلکتہ ارسال کیا کرونگا یہ سب روپیہ برابر سکہ کلکتہ [illegible] مع نذرانہ وغیرہ
ہوگا مگر اسمین سے رقم مندا اون فیصدی دو روپیہ جسمین [illegible] ہوتا ہے مجرا لیکر مابقی روپیہ
[illegible] ہر سال کے آخر مین بلا کسور وغیرہ خزانہ کلکتہ مین داخل کیا کرونگا بعد ادا کرنے اس
روپیہ کے رسید بیباقی حسب دستور بعد اختتام سال ملا کریگی اسواسطے یہ اقرار تحریری لکھدیا کہ
بموجب اسکے عمل درآمد ہو۔

حاشیہ قبولیت پر تفصیل اقساط ماہواری درج ہے

مہر راجہ

دستخط راجہ

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ ۱۶ جلوس مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۵ء

ترجمہ اقرارنامہ راجہ چیت سنگھ درباب محصول سائر

چونکہ محصول سائر جو متعلق میرے ہے بحضور گورنر بہادر حسب شرح ذیل مقرر ہو چکا ہے
اور حکم اوسکی تعمیل کا صادر ہوا ہے محصول مقررہ انگریزی اور ہندوستانی سوداگرون سے
بلاتفریق لیا جائیگا اسواسطے مین یہ لکھدیتا ہون کہ شرح مذکور سے سوا مین نہ لونگا اور نہ کسی
شخص کی نسبت اس بارہ مین رعایت کرنی منظور ہوگی مگر بانات اور شیشہ اور تانبا جو کمپنی سے
خرید کیا جائیگا اور اوسکے ساتھ ایک چٹھی گورنر بہادر کی ہوگی وہ محصول مقررہ سے بری تصور
کیا جائیگا اور نہ اوسکی نسبت مزاحمت یا انسداد کسیطرح کی ہوگی۔

منہا محال کمیری کلنہ جسکی آمدنی نواب وزیر الممالک کے خزانہ میں داخل ہوتی ہی

منہا جاگیر ذات میری و دیگر متعلقات

نصف پرگنہ بدوہی

پرگنہ بہیہی

پرگنہ سید پور

تنخواہ ذات و دیگر متعلقان

منہا بابت نقلیابی جو دو مہینے فساد میں ہوئی

واجب باقی سکہ بنارس

سنہ ۱۲۰۹ فصلی سے جمع مقررہ مداتی ذیل

بندوبست سنہ سابق

ایزادی جو بابت نقصانی کے مجرادی گئی تھی

کل سکہ بنارس

المرقوم یکم آسون یعنی اسوج سنہ ۱۲۰۹ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۰۱ ع

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط ایڈورڈ کولبروک مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط لاسی ہے

سب سکریٹری ہنوربل بورڈ

قبولیت راجہ مہیپ نراین بہادر

مین راجہ مہیپ نراین بہادر

چونکہ زمینداری سرکار بنارس و چنار اور محالات سرکار جونپور ہر دو مال و سائر اور حویلی محمد آباد
بنارس اور دوام ملبوس خاص اور پرگنہ بدوہی اور تعلقہ سکرامؤ متعلق پرگنہ چاندا اور سکنس گڈھ اور
کنتبل معروف بچھی پورا اور سرکار غازی پور اور پرگنہ سکندر پورا اور خرید شادی آباد اور ربہ سبنج
مع مال و سائر و کوتوالی جونپور و عتیمی و چنار و سنگورتی بنارس اور کل محالات ہر دو مال و سائر
مع دستور دیوانی صوبہ الہ آباد باستثناء محال کھیری گڈہ جسکی مالگذاری متعلق سرکار نواب وزیر الممالک
آصف الدولہ بہادر کے ہے اور محالات جاگیر روزینہ داران اور اخراجات مطابق حشو منہائی
مجکو ہنوربل کمپنی نے واسطے ہمیشہ کے بجمع مقررہ و دوامی چالیس لاکھ روپیہ سکہ بنارس کے
دیے ہین بخوشی و رضامندی منظور کرتا ہون اور جمع مالگذاری سے بمبلغ [illegible] بابت نقصانی
دو مہینے فساد کے اس سال ۱۱۸۹ فصلی مین مجھے معاف ہوے ہے اور پھر اسلیے مین بلا تامل اقرار
کرتا ہون کہ باقی بدست [illegible] سکہ بنارس بطور مالگذاری واجبی سرکار مین داخل کرونگا اور بند قسط بندی کا
مین نے علیحدہ داخل کیا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکے مطابق ماہ بماہ بلا عذر و حیلہ خزانہ
عامرہ سرکار مین بمقام بنارس ادا کرونگا اور آخر سال مین سب روپیہ ادا کرکے رسید اور سند
بیباقی حاصل کرونگا اور جمع سال دوم یعنی سنہ ۱۱۹۰ فصلی کی کل چالیس لاکھ روپیہ قرار پاتا ہے اور
یہی جمع واسطے ہمیشہ کے قرار پائی ہے اسکے ادا کرنے کا بھی بلا عذر و حیلہ سال بسال بموجب
اقساط مین اقرار کرتا ہون اور مین روپیہ روزینہ داران وغیرہ کا بھی بلا تامل ادا کرونگا اور رسید اوسکی حاصل
کرونگا اور مین کاروبار زمینداری مین مصروف ہوکر کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نکرکے
رعیت کی نسبت توجہ دلی مبذول کرونگا اور ہر ایک شخص سے حسب مرتبہ پیش آونگا اور مین کوشش بلیغ

بیچ آبادی علاقہ کے کرونگا اور ترقی آمدنی مین جہد شایان عمل مین لاؤنگا تاکہ اوسکی یوماً فیوماً ترقی ہو اور نسبت قضا قان و دزدان و قاتلان و بدکرداران کے ایسی سختی سے پیش آونگا کہ ایک بھی انمین کا میری زمینداری مین باقی نرہیگا اور کبھی نام بھی کسی جرم کا سنا نجائیگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق قبولیت لکھدیے کہ عندالحاجت کام مین آوے ۔۔

المرقوم یکم آسون یعنی آسوج ۱۲۱۸ فصلی مطابق ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۱ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک

ترجمہ فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای سے

سکریٹری ہنوربل بورڈ

قبولیت راجہ جیب نراین بہادر درباب ادای باقی مالگذار سے

چونکہ مجکو حضور سے حکم ہوا ہے کہ جو باقی سرکار کی عہدہ ۔ ست راجہ جیت سنگہ کے ۱۲۰۵ فصلی علاقے مین ہے اوسکو وصول کرنکے داخل سرکار کرو لہذا مین بیان کرتا ہون کہ جو کچہ میں بابت باقی مذکور کے مجھے وصول ہوگا اوسیقدر مین داخل سرکار کرونگا ۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای سے

سکریٹری ہنوربل بورڈ

درخواست راجہ مہیپ نراین جسکی نسبت اوسکو توقع ہے کہ گورنر جنرل اپنے دستخط سے منظور فرمائینگے

دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ ذیل کا اگر کوئی صیغہ میرے بندوبست سے علیحدہ ہو جاوے تو مجھے امید ہے کہ رسید بابت اوسکی مالگذاری مین مجرا دیجاوے گی

تفصیل صیغجات

ٹکسال — عدالت — فوجداری — کوتوالی — نبارس — نخاس — دیدنی مسافران — تلاشی — قمارخانہ — دستوری افسر

جواب دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ بالا کا جو کچھ بحساب اوسط پنجسال گذشتہ ہوگا وہ مالگذاری سے منہا ہوگا مگر دیدنی مسافران کو بنظر رفاہ اشخاص و باشندگان شہر منسوخ ہوئی ہے اوسکی منہائی نہوگی —

دفعہ دوم

جو کچھ کہ حضور سے بطور پرورش زمینداران وغیرہ کو ملیگا مجھے امید ہے کہ وہ مجرا مالگذاری مین دیا جائیگا —

جواب دفعہ دوم

زمینداران و قابضان سابق جنکو بطور مدد اور پرورش ملا ہے اور جو سال گذشتہ تک قابض رہے ہین اور جو اوس کاغذ مین مندرج نہین ہین جو حضور کو دیا گیا ہے وہ جاری رہے گا سوائے اوسکے جو کچھ اور بطور پرورش کسی زمیندار وغیرہ کو حضور سے ملیگا وہ مالگذاری مین مجرا ہوگا —

دفعہ سوم

جو کچھ خرچ فرمائشات انگریزی افسران وغیرہ کے ہوگا وہ مجھسے ندیا جائیگا اس بارہ مین جیسا حکم ہو

جواب دفعہ سوم

جس شے کی فرمایش ہوگی اوسکی قیمت تمکو بحساب کمپنی دی جائیگی کوئی فرمایش نہوگی —

دفعہ چہارم

جس طریق پر بندوبست امور متفرقہ ہوا ہے وہ حضور کو بخوبی معلوم ہے بیچ سرانجام کرنے مالواجب سرکار کے جہان مین موقع ایزادی نفع کا دیکھونگا مین اوس مطابق بندوبست کرونگا لہذا امید ہے کہ اسکی رعایت حضور سے نہو۔

جواب دفعہ چہارم

جہان کہین تمکو موقع ایزادی نفع کا نظر پڑے تم اسی مطابق بندوبست کرو اسکی رعایت حضور سے ہوگی۔

دفعہ پنجم

مجھے امید ہے کہ جو فوج حضور سے واسطے حفاظت سرکار بنارس وغیرہ کے تعینات ہوگی وہ میری درخواست کے مطابق تعینات ہو۔

جواب دفعہ پنجم

جہان کہین فوج کی ضرورت مقصود ہو [illegible] تعینات کیجایگی

دفعہ ششم

درباب بقایات محصولات سنہ [illegible] فصلی حکم حضور ہوا ہے کہ تحصیل کرکے داخل سرکار کرو مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جسقدر زر بقایا سال مذکورہ بالا کا مجھے تحصیل ہوگا اوسقدر مین داخل سرکار کرونگا۔

جواب دفعہ ششم

منظور۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوبل بورڈ

نمبر ۱۵

بنام مہاراجہ ایشری پرشاد نراین سنگہ بہادر راجہ بنارس

مرقومہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہہ ہے کہ حکومت شاہان و رئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنے اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے اسمین مکرر اطمینان اوس امر کا دیا جاتا ہے جو سابق تاریخ ۳۰ ماہ اپریل گذشتہ تمکو دی گئی تھی کہ درصورت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی تمکو اجازت دیگی کہ جسکو تم چاہو یا بعد تمھارے کوئی اور رئیس تمھارے ملک کا چاہے اوسکو متبنی اور جانشین اپنا قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا موجب قاعدہ ہندوان و رسم خاندان تمھارے کے پہونچتا ہو —

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج رہیگا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات و بخشش نامجات و اقرارنامجات منعقدہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہو گے — فقط

دستخط کیننگ

ریاستہای خرد متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی

گڑھوال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکھیون نے چھین لیا تھا نہایت افلاس مین بمقام دہیرہ موجود تھا وہ حصہ اوسکے موروثی علاقے کا جو بجانب مشرق دریای الکنندا کی واقع ہے بموجب سند نمبر ۱۶ اوسکو عطا ہوا اور زمین مشرقی اور دیہرہ دون اور پرگنہ رام گڑھ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے پاس رکھا۔

دریان مفسدہ ۱۸۵۷ء کے راجہ نے خدمتگزاری لائقہ گورنمنٹ کی کی اور ۱۸۵۹ء مین فوت ہوا بنظر اوسکی خدمات کے اوسکا بیٹا غیر منکوحہ کا بھون ساہ نامی بموجب نمبر ۱۷ کے مجاز جانشین پدر ہوا اور اوسکو سند نمبر ۱۸ جسمین اوسکو اختیار متبنی کرنے کا ملا عطا ہوئی۔

محاصل اس ملک کا قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ ہے راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور وہ خراج نہین دیتا۔

شاہ پورا

راجہ دہراج شاہ پورا خاندان لیسودیا راجپوت سے ہے اور اولاد رانا اودے پور کی بانی اس خاندان شاہ پورا کا مسمی سورج مل پسر خورد رانا کا تھا اوسکی دسوین پشت مین راجہ حال ہے سورج مل نے اپنے حصے مین پرگنہ کھیرار واقع میواڑ مین پایا تھا اور اوسکے بیٹے کو بجلدوے خدمات دلیرانہ پرگنہ پھولیا واقع علاقہ شاہی اجمیر مین شاہجہان بادشاہ دہلی نے عطا کیا تھا اور شرط یہ تھی کہ کچھ سوار اور پیادہ خدمتگزاری مین حاضر شاہ رہا کرین اوسنے شہر پھولیا چھوڑکر شہر شاہ پورا جدید آباد کیا۔

پس راجہ حال کے پاس کھیرار رانای اودیپور کی طرف سے اور شاہ پورا واقع اجمیر گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ہے تشخیص اوسکے علاقے کی قریب تین لاکھ روپیہ سالانہ کی بیچ ۱۸۴۸ء کے اوسکو سرکار سے سند نمبر ۹ ملی تھی اوسکی رو سے دس ہزار روپیہ مالگزاری سرکار اوسپر مقرر ہوا اس شرط پر کہ اگر محصول پرمٹ اجمیر مین موقوف ہو گا تو بنظر نقصان

اوسکی مالگزاری کم ہوکر دو ہزار روپیہ رہے گی وہ مطیع عدالت اجمیر نہین ہے مگر ازروی سند کے اوسکو واجب پڑا ہے کہ رپورٹ اون جرائم کی افسران اجمیر کو کیا کرے جسمین سزای قتل یا حبس دوام ہوسکتی ہو اور اونکا فیصلہ باستصلاح اور اتفاق رای اوسکے ہوا کریگا۔

بماہ مارچ ۱۸۶۲ء اوسکو بھی سند نمبر ۱۰ ملی بعوض اوسکے اوسکو بھی اختیار متبنے کرنے کا حاصل ہوا۔

نمبر ۱۶

سند جو راجہ گڑھوال کو مہری اور دستخطی گورنر جنرل بہادر مرقومہ ۴ ماہ مارچ ۱۸۲۰ء دی گئی

چونکہ وہ اضلاع جو سابق راج گڑھوال کہلاتے تھے اب قبضۂ گورمنٹ انگریزی مین آگئے اور راجہ سودرسن ساہ نے جو اولاد راجگان قدیم اس ملک کا ہے گرمجوشی اور اپنی نسبت گورمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے گورنر جنرل باجلاس کونسل سودرسن ساہ اور اوسکی اولاد اور جانشین کو واسطے دوام کے تمام علاقہ گڑھوال اس شرط پر مذکورہ ذیل بہ استثنای علاقجات مفصلۂ ذیل دیتے ہین۔

اول اضلاع واقع بجانب مشرق دریای الکنندا اور دریای مندا کنی اوپر کی جانب اوس مقام کے جہان یہ دونون دریا ملتے ہین دوم دہرہ دون سوم پرگنہ رام گڑھ راجہ کو لازم ہے کہ ایسا بندوبست اور انتظام اوس ملک کا کرے گا اوسکو اب ملا ہے جس سے خوشی اور بہبودی رعایا متصور ہو اور ازروی انصاف حکومت کرے اور تحصیل محصول کرکے اپنے صرف مین لاوے اور وہ ممانعت خرید و فروخت غلامان کرے کیونکہ اسکی ممانعت ازروی قوانین گورمنٹ انگریزی ہے جب کبھی گورمنٹ انگریزی کو ضرورت بیگار اور رسد کی ہو تو راجہ اوسکا سرانجام کردے جہانتک اوسکے امکان مین ہو اور رعایای گورمنٹ انگریزی اور دیگر مردمان کو جو اوسکے علاقے مین یا کسی اور علاقے مین تجارت کرتے ہون اونکو ہر طرح کی سہولت اور آسایش دے اور جو احکام گورمنٹ یا اوسکے حکام کے ہونگے اونکی تعمیل کرے گا اور راجہ مجاز نہین کہ کوئی جزو علاقہ بغیر اطلاع اور مرضی گورمنٹ انگریزی کے علحدہ کرے یا رہن کرے جب یہ شرائط عمل مین آینگے

اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی راجہ اور اوسکے وارثون کو قبضہ محفوظ علاقہ عطیہ کا رکہنے دیگی
اور اوسکی حفاظت اور حمایت بخلاف اوسکے دشمنون کے کرے گی۔

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۰ عیسوی

نمبر ۱۷

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ گڑہوال راجہ بہوان سنگہ کو تاریخ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ مین دیا گیا

چودہریان وتعلقداران وزمینداران علاقہ گڑہوال معلوم کرین

کہ رئیس گڑہوال مرگیا اور کوئی اولاد اصلی اوسکی نہین رہی پس علاقہ مع تمام حقوق اوسکا ضبط سرکار گورنمنٹ ہوگیا مگر بلحاظ اتحاد و دوستی راجہ مرحوم اور اوسکی خدمات لائقہ کے جو اوسنے سنہ ۱۸۵۷ع مین کین ہقین گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ علاقہ گڑہوال جو راجہ مرحوم کے پاس تھا بہوان سنگہ اور اوسکی اولاد اصلی کو دیا جاے مین اسواسطے بہوان سنگہ اور اوسکے ورثاے اصلی کو خطاب راجگی اور علاقہ گڑہوال عطا کرتا ہون۔

یہ بھی واضح ہو کہ رعایاے انگریزی ہندوستانی یا یورپ بلا مزاحمت علاقہ راجہ مین آمد و رفت اور تجارت کیا کرینگے اور اونکی اوسیطرح کی رعایت اور حفاظت ہوگی جیسی رعایاے راجہ مذکور کی ہوتی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اوسکے علاقہ گڑہوال مین راستہ بناوین اور یہ عطیہ بشرط نیک چلن رہنے راجہ کے اور اوسکے مدد کرنے کے سپاہ ہنگام خوف و فساد اور امور پولیٹکل مین دی گئی ہے۔

نمبر ۱۸

بنام راجہ بہوان سنگہ راجہ گڑہوال المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان و رئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنے اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے تاکہ اطمینان تمھارا ہو کہ در صورت نہونے

کوئی رئیس تمھارے ملک کا وارث اصلی سے کہ گورنمنٹ منظور کرینگے جسکو تم چاہو یا بعد تمھارے
جانشین قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا بموجب قاعدہ ہندوان ورسم خاندان
چاہے اپنا متبنیٰ اور
تمھارے پہونچتا ہو۔

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال
تخت وتاج کا رہیگا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات وبخشش نامجات واقرارات منعقدہ
نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہوگے۔

دستخط کیننگ

واضح ہو کہ سند اسی قسم کی راجہ شاہ پورا واقع اضلاع شمالی ومغربی و رئیسان دھامی وبلاسن
وکوسیا وبگہات وبھجی وکوتھار ودرکوتی وبیجا وبلسن ونالاگڈہ وسوکیت وجمبا
وکونہیر ومنڈی وملوگ وناہن وفرید کوٹ وکیوتھل وترنج وکمارسین ومنگال
وجوبل وباگھل وبسہیر واقع پنجاب کو عطا ہوئی۔

نمبر ۱۹

ترجمہ سند جسکی روسے پرگنہ پھولیا بنام راجہ جیت سنگھ جو رئیس شاہ پورا کے قائم اور
بحال رہا المرقوم ۷ ماہ جون ۱۸۴۳ء

چونکہ معاملہ تقرری جمع ادائی پرگنہ پھولیا جو رئیس شاہ پورا سے طلب ہو مدت دراز سے زیر تجویز
افسران انگریزی ہے اور تحقیقات سے جو بروی کارآئین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرگنہ پھولیا اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ دہلی نے جاگیر مین راجہ سوجان سنگھ بانی خاندان شاہ پورا کو دیا تھا اور اوسوقت سے
پرگنہ مذکور اولاد راجہ مذکور کے قبضے مین چلا آیا اور راجہ جنگ سنگھ جیو ولد راجہ مادہو سنگھ جو اب
جانشین اپنے والد کا ہے اسواسطے گورمنٹ نے بنظر امور مذکورہ بالا یہ فیصلہ کیا کہ پرگنہ پھولیا
مثل سابق قبضہ راجہ جنگ جیو کے اور اوسکے وارثون کے رہے اور جمع ادائی سالانہ دس ہزار
روپیہ قرار دیا جاسے جو راجہ شاہ پورا سال بسال گورمنٹ کو ادا کیا کریگا اور چونکہ تجویز افسران انگریزی کی

یہ ہے کہ کچھ شرائط درباب انتظام امور علاقہ تجویز ہون لہذا یہ مناسب متصور ہوا کہ سند مین شرائط ذیل درج ہون یعنی

شرط اول

یہ کہ اگر کسیوقت مین محصول پرمٹ وغیرہ ضلع اجمیر مین موقوف ہوجائین اور اگر گورمنٹ کی مرضی ہو کہ وہ محصول پرگنہ پھولیا مین بھی موقوف ہون تو رئیس شاہ پور محصول پرمٹ وغیرہ اپنے علاقے مین تحصیل نہین کریگا اس حالت مین جمع ادائی دس ہزار روپیہ جو اب قرار پایا ہے کم ہو کر صرف دو ہزار روپیہ سالانہ رہیگا اگر محصول پرمٹ وغیرہ سب موقوف نہون اور ایک جزو اوسکا موقوف کیا جاوے تو صرف اوسقدر جمع سالانہ مذکورسے کم ہوگا جسقدر اوس محصول کے موقوف ہونے سے راجہ کا نقصان متصور ہوگا اور یہ بھی یاد رہے کہ جمع ادائی سرکار کسی حالت مین دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہوگی ۔

شرط دوم

یہ کہ تمام قوانین وقواعد جو اب درباب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ جاری ہین وہ سب جاری رہینگے مگر مقدمۂ فوجداری مین کوئی شخص ناانصافی سے یا خلاف قوانین سزایاب نہوگا جو اکثر ریاست ہندوستانی مین سزا کو پہونچ جاتا ہے تمام مقدمات سنگین کی رپورٹ جسمین سزاے قصاص یا حبس دوام ہوسکتا ہے بخدمت صاحب اجنٹ اورکمشنر اجمیر مرسل ہوگی اور اونکی اصلاح سے فیصلے ہونگے ۔

شرط سوم

یہ کہ حقوق برادران واولاد رئیس یا دیگران جو قائم ہین بحال اور برقرار رہینگے مگر یہ اون لوگونکو مناسب ہے کہ پیشکش یا خدمت جیسا رواج پرگنہ شاہ پور کرتے رہین اور ہرگز پہلوتہی اس امر مین نکرین

شرط چہارم

اگر کسیوقت مین دریافت ہوگا کہ امور پرگنہ پھولیا مین بدنظمی واقع ہے تو گورمنٹ رئیس شاہ پور کی توجہ کو اوسطرف مائل کریگی اور ہدایت واسطے خوش انتظامی کے دے گی بعد ازان اگر ضروری متصور ہوگا تو گورمنٹ ایسا انتظام کرے گی جیسا مناسب وقت ہوگا خواہ معرفت رئیس شاہ پور یا کے

خواہ بلا توسط اوسکے۔

شرط پنجم

یہ کہ رئیس شاہپورا بلا عذر خرابی یا بربادی فصل وغیرہ کے اور اقساط مفصلہ ذیل مین بیس ہزار روپیہ سالانہ خزانۂ گورنمنٹ مین داخل کیا کرینگے یعنی پانچ ہزار روپیہ ماہ اگہن مین اور پانچ ہزار روپیہ ماہ بیساکھ مین رئیس شاہپورا اس تحریر کو بطور سند دوامی بابت پرگنہ پھولیا تصور کرکے شکرگزار گورنمنٹ کا رہے اور شرائط مرقومہ بالا کو اپنے اوپر فرض تصور کرکے بموجب اونکے تعمیل کیا کرے

اودہ

بانی خاندان اودہ سعادت خان نامی تھا جو صوبہ دار اودہ بیچ عہد سلطنت جلیش پسند محمد شاہ بادشاہ کے صوبہ دار اودہ مقرر ہوا تھا اوسکے بعد اوسکا داماد صفدر جنگ صوبہ دار ہوا اور سنہ ۱۷۵۳ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار ہوا اس شجاع الدولہ کو شاہ عالم بادشاہ نے وزیر کا خطاب دیا تھا۔

بعد شکست بکسر سنہ ۱۷۶۴ء مین جسکا حال دہلی کے نیچے درج ہے وزیر اپنے علاقے مین بھاگ آیا اور ایک گروہ مرہٹہ نے اوسکی مدد بھی قبول کی اس فوج کو بھی بمقام کوڑہ شکست نصیب ہوئی اور وزیر نے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ گورنمنٹ انگریزی کر دیا جو انتظام سنہ ۱۷۶۴ء مین بادشاہ کے ساتھہ ہوا تھا جسکی روسے غازی پور اور بنارس کمپنی کو ملے تھے اور باقی ملک زیر تحت بادشاہ رکھا گیا تھا صاحبان کورٹ اوف دائرکٹرس نے نامنظور کیا کیونکہ یہ ضروری متصور ہوا کہ ملک وزیر ایک طرح کا سد راہ بمقابلہ مرہٹا قائم رہنا مناسب ہے لہذا ازروے عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ء نمبر ۲ وزیر کو تمام اوسکا علاقہ دوبارہ ملگیا باستثناء الہ آباد و کوڑہ جو دونون علاقے بادشاہ کو واسطے قائم رکھنے اوسکے مرتبہ کے اور واسطے خرچ ضروریات کے دیے گئے تھے۔

کچھ اندیشہ باعث نیت وزیر کے اب بھی پیدا ہوا کیونکہ بادشاہ اوسکے اختیار مین تھا اور یہ شخص چاہتا تھا کہ الہ آباد اور کوڑہ اوسکے قبضے مین آجائے اسواسطے یہ امر ضروری متصور ہوا کہ ایک عہدنامہ جدید نمبر ۱۲ سنہ ۱۷۶۸ء مین قرار پائے جسکی روسے فوج وزیر عسـ نفری سے زیادہ رہنے کی ممانعت ہوا اور کوئی وردی اور قواعد وغیرہ سے مثل فوج انگریزی آراستہ نہو تفصیل فوج کی یہ ہے۔

سوار .... عسـ نفری

پیادہ .... عسـ نفری

نجیب .... صـ نفری

سپاہ توپخانہ .... عا نفری

رگولر .... لعہ عا نفری

اسوقت مین مرہٹہ لوگ اوس حال مین تھے کہ اونسے اندیشہ پیدا ہوتا تھا پادشاہ اونکے
اختیار مین تھا اور اونکی ہی معرفت تخت دہلی پر بیٹھا تھا اور اوسکا نام صرف ایک بہانہ کے
واسطے تھا ورنہ مرہٹے ملک چھینتے جاتے تھے جب بادشاہ ۱۷۷۱ء مین الہ آباد سے روانہ
ہوا تو اوسنے وزیر کو قلعہ مین چھوڑا مگر جب مرہٹہ نے بادشاہ سے کوڑہ اور الہ آباد زبردستی
اپنے نام کرالیا تو یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسکی مدد بمقابلہ مرہٹہ کیجاے اسواسطے تجویز ہوئی کہ
فوج انگریزی قلعہ چنار اور قلعہ الہ آباد مین رہے اور عہدنامجات نمبر ۲۲ و نمبر ۲۳ اس غرض سے
بتاریخ ۷ مارچ ۱۷۷۲ء قرار پائے دیدینا کوڑہ اور الہ آباد کا بنام مرہٹہ خلاف منشاء عہدنامہ ۱۷۶۵ء
متصور ہوا کیونکہ اسکی روسے یہ دونون مقام واسطے قائم رکھنے مرتبہ کے اور واسطے اخراجات
ضروری کے بادشاہ کو دیے گئے تھے اور جب وہ چھوڑ گیا تو پچاس لاکھ روپیہ پر وزیر کے ہاتھ
فروخت ہوے اور اقرارنامہ نمبر ۲۴ قرار پایا وزیر نے فوراً اقرار کیا کہ وہ دو لاکھ دس ہزار روپیہ
ماہواری بابت خرچ برگیڈ فوج انگریزی کے جب سے وہ اوسکی مدد کیواسطے کوچ کرینگے دیتا رہیگا
بیچ ۱۷۷۵ء کے وزیر شجاع الدولہ نے قضا کی اور اوسکا بیٹا آصف الدولہ بجاے اوسکے
جانشین ہوا وقت جانشینی کے اوس سے عہدنامہ نمبر ۲۵ قرار پایا جسکی روسے منظوری اوسکے
قبضہ کوڑہ اور الہ آباد کی ہوئی اور خرچ برگیڈ فوج انگریزی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری فی برگیڈ
قرار پایا اور بنارس اور جونپور اور غازی پور اور علاقہ راجہ چیت سنگھ گورمنٹ انگریزی کے حوالہ ہوے
بباعث اسقدر صرف کثیر کے جو گورمنٹ انگریزی کو دینا پڑتا تھا نواب مقروض ہوگیا جب نہایت
تنگ ہوا تو اوسنے ارادہ کیا کہ والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کا علاقہ جو اونکو دیا گیا تھا
چھین لے بیچ ۱۷۷۵ء کے بہو بیگم نے نالش کی کہ اوسکا چھبیس لاکھ روپیہ اوسنے چھین لیا
عہدنامہ نمبر ۲۶ فیما بین اوسکے اور اوسکے بیٹے آصف الدولہ کے قرار پایا اور گورمنٹ انگریزی
طرفین کی ضامن ہوئی جسکی روسے بہو بیگم کی بحالی اپنے علاقے اور جائداد پر قائم رہی
بیچ ۱۷۸۱ء کے جب ملاقات نواب کی وارین ہسٹنگ صاحب سے بمقام چنار ہوئی
تو ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۷ قرار پایا اوسمین یہ شرط قرار پائی کہ تمام فوج انگریزی برخاست کیجاے
تاکہ نواب کو خرچہ زیادہ نہ پڑے صرف ایک برگیڈ اور ایک رجمنٹ اوسکی مدد کو رہے اور نواب کو

یہ بھی اجازت ہوئی کہ تمام جاگیرات ضبط کرے مگر اس شرط پر کہ اوسکے عوض اوسیقدر روپیہ نقد
بطور پنشن جاگیرداروں کا مقرر کردے جنکے درمیان گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوے ہین اوسکو
ایک ذریعہ مفید قرار دیکر اوسنے جاگیرات محالات ضبط کرلین گو چند اونمین کی بعد ازان واپس
ہوئی تھین اور نقد بھی ضبط اس حیلے سے کرلیا کہ وہ شریک بابو جیت سنگہ تھے وارن ہیسٹنگ صاحب
کے حصے مین بھی اس حکم کے نہ دینے سے الزام عاید ہوا۔

بباعث ضعف انتظام نواب برخاست کرنا فوج انگریزی کا حسب عہدنامہ سنہ ۱۷۸۱ء مناسب متصور
نہین ہوا جب لارڈ کورنوالس صاحب سنہ ۱۷۸۶ء مین حکومت ہند پر مامور ہوے نواب نے بہت
عرض کیا کہ اوسکا بار کم ہو اور یہ مناسب نہ تھا کہ فوج انگریزی کم کیجاوے لہذا اقرارنامہ نمبر ۲۸ ہوا کہ
نواب بابت تمام اخراجات کے مبلغ پچاس لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرے اور بہت سا زر بقایا
یافتنی گورنمنٹ انگریزی ادا ہوا۔

بسال دیگر ایک عہدنامہ تجارت نمبر ۲۹ وزیر کے ساتھ قرار پایا جسکی روسے ایک محصول فیصدی
قیمت اجناس پر لینا تجویز ہوا اور زمینداران وغیرہ کو ممانعت ہوئی کہ محصول گذرات کا نہ لیا کرین
کمی روپیہ جو وزیر کو ہوئی تھی صرف بباعث اوسکی نالیاقتی اور بدانتظامی کے تھی بیچ سنہ ۱۷۹۶ء کے
سر جان شور صاحب لکھنؤ مین اس نیت سے آئے کہ وہ وزیر کو تفہیم کرین کہ اپنا انتظام درست
کرے اور کچھہ روپیہ فوج کو دے جو بضرورت زیادہ کی گئی تھی ایک عہدنامہ نمبر ۳۰ اب قرار پایا جسکی
روسے وزیر نے وعدہ کیا کہ وہ خرچ ایک اور رجمنٹ ولایتی اور ایک سواران ہندوستانی کا دیگا
بشرطیکہ سالانہ خرچ اوسکا ساڑہے پانچ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہو

بیچ سنہ ۱۷۹۷ء کے آصف الدولہ مرگیا اور اوسکا مشہور فرزند وزیر علی بجاے اوسکے جانشین ہوا
مگر بعد ازین دریافت ہوا کہ اوسکا ہونا فضول ہے لہذا اوسکو برخاست کرکے پسر کلان شجاع الدولہ
و برادر آصف الدولہ یعنی سعادت علی کو جانشین کیا جب سعادت علی جانشین ہوا تو ایک عہدنامہ نمبر ۳۱
اوسکے ساتھہ منعقد ہوا جسکی روسے ماورا اور شرطون کے ایک یہ تھی کہ وزیر چہتر لاکھہ روپیہ سالانہ
گورنمنٹ انگریزی کو دے اور فوج انگریزی شمار اوسط دس ہزار رہا کرے گی وزیر نے ایک اور عہدنامہ
نمبر ۳۲ بہو بیگم کے ساتھہ قرار دیا جسکی روسے بہو بیگم کو جاگیر گونڈہ اور فیض آباد مین بضمانت گورنمنٹ انگریزی دی

فوج وزیر صرف ایک گروہ مسلح تھی کچہ انتظام اوسمین نہ تھا اور اگر زمان شاہ افغانستان سے ہندوستان
پر حملہ آور ہوتا جسکا اندیشہ اکثر ہندوستان مین رہتا تھا تو یہ فوج زیادہ دقت بجاے مدد کے دیتی اسواسطے
بیچ ۱۷۹۹ء کے مارکیوس اوف ویلسلی نے وزیر کو اس نیت سے ایک تحریر کی کہ اوسکو ترغیب اپنی
فوج کی موقوف کرنیکی اور اوسکی عوض فوج انگریزی کے رکھنے کی ہوئی اور اوس تحریر کے لیجانیکو
اور وزیر کی تفہیم کرنے کو کہ وہ بجاے دینے نقدی کے کچہ ملک واسطے خرچ اس فوج انگریزی کے
دیدے میجر سکوٹ صاحب تجویز ہوئے وزیر کی بالکل مرضی اسکے قبول کرنے کی نہ تھی مگر اوسکو خوف
دیا کہ وہ اپنے فرزند کو ملک دیدے آخر کار بعد گفتگوے بسیار اور آنے ہنوربل مسٹر ویلسلی صاحب
برادر گورنر جنرل بہادر کے بمقام لکھنؤ عہدنامہ نمبر ۳۳ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ عیسوی قرار پایا جسکی
رو سے وزیر نے ملک دوآب گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا جسکی آمدنی مبلغ [illegible] تھی یہ ملک
بالعوض تمام اخراجات فوج و دیگر اخراجات کے دیا گیا اور اپنی فوج کم کر کے چار پلٹن پیادگان اور
ایک پلٹن نجیب دو ہزار سوار اور تین سو گولہ انداز رکھے اور اقرار کیا کہ باقیماندہ ملک مین وہ انتظام
قرار واقعی رکھے گا موجب عہدنامہ مذکور کے یہ بھی قرار پایا کہ دریاے گنگ و دیگر دریا مین جہاز رانی انگریزی
بلا مزاحمت ہوا کرے گی اور یہ دریا سرحد ممالک انگریزی اور اودہ قرار پایا بعد ازان گورنر جنرل اسلئے
خود لکھنؤ مین جاکر وزیر سے ملاقات کی اور گفتگو درباب اس عہدنامہ کے بہت کی اور اکثر امور جو عہدنامہ
مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سے صاف نہ تھے اونکی تصریح کردی اور اکثر ایسے امور کی تفہیم و تصریح
کی جنسے اتحاد اور رسم دونون گورنمنٹ کی قائم اور جاری رہین اس تصریح اور تفہیم کے نتایج
ایک یادداشت نمبر ۳۴ مین درج ہوئی اور اوسکی ایک نقل دستخطی اور مہری گورنر جنرل وزیر کو دیگئی

بیچ ۱۸۱۲ کے عہدنامہ نمبر ۳۵ نواب سعادت علیخان سے اس سبب سے منعقد ہوا
کہ جو اکثر تکرار درباب سرحد کے باعث طغیانی یا فرو ہونے دریا کے واقع ہوتی تھین وہ رفع ہون
اس عہدنامہ مین صرف انسداد تکرار فیمابین ہر دو گورنمنٹ کے تھا اور کچہ مضمون درباب
حقوق زمینداری نہ تھا۔

سعادت علیخان نے بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۱۴ وفات پائی اور اوسکے بعد غازی الدین حیدر
پسر کلان سعادت علیخان جانشین ہوا بروقت اسکی جانشینی کے عہدنامہ نمبر ۳۶ فیمابین اوسکے

اور گورنر جنرل کے قرار پایا جسکی روسے تمام عہدنامجات سابق جو حاکمان سابق کے ساتھ قرار
پائے تھے کلیتہً بحال اور برقرار رہے۔

درمیان اوس گفتگو و مصلحت کے جو سعادت علیخان کے ساتھ ہوئی تھی اور جسکی سبب
روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی ہوا تھا بہو بیگم نے درخواست کی تھی کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو اپنا
وارث قرار دے گی اگر وہ اپنے پوتے کی اطاعت سے بری کیجائے اور اوسکے رشتہ دار
اور واسطہ دار بلا مزاحمت اپنی اپنی جائداد کا قبضہ رکھیں۔ اور یہ تصور کیا گیا تھا کہ عداوت وزیر در باب
دینے روہیلکھنڈ کے اسوجہ سے تھے کہ اوسکو امید پانے دولت عظیم کی بعد وفات بیگم کے
تھی اس لیے گورنر جنرل نے اپنی مرضی در باب منظوری درخواست بہو بیگم کے دی مگر تدابیر اوسکی
ختم نہوئیں اور بباعث اسکے کہ فیمابین وزیر اور بہو بیگم کے رشتہ داری بہت تبدیل ہوگئی اس نظر
سے اس ہبہ کو سرکار نے منظور نہیں کیا۔

۱۸۱۳ء میں بیگم نے ایک وصیت نامہ درست کیا اور اوسمیں گورنمنٹ انگریزی کو وارث اپنے
باقیماندہ علاقے کا کیا یعنی اوس علاقہ کا جو بعد دینے چند جاگیر اور نقدی کے اور بعد اخراجات مقبرہ وغیرہ کے
بچا تھا مگر گورنمنٹ نے اپنی مرضی اسطرح پر بیان کی کہ وہ چاہتی ہیں کہ وزیر بطور ولی رہے اور
باقیماندہ علاقہ اوسکے پاس رہے آخرکار وصیت نامہ مذکور منسوخ ہوا اور ایک کاغذ امانت نمبر ۳
تحریر ہوا اوسکی تعمیل کی ضامن گورنمنٹ انگریزی ہوئی کہ جہان تک اونکے تعلق ہوگا تعمیل اوسکی
ہوگی تدابیر مجوزہ کا افشا برضی بہو بیگم اور پر وزیر کے کیا گیا اور اوسکا اطمینان کیا کہ بعد وفات بیگم کے
گورنمنٹ اوسکو وارث منظور کریگی بشرطیکہ تمام عہود وصیت نامہ کی تعمیل وہ کریگا اس تجویز کی
نسبت غازی الدین حیدر نے اپنی رضامندی بذریعہ تحریر مرقومہ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۱۳ء صاحب رزیڈنٹ پر ظاہر کی
بیگم نے بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء وفات پائی اور جائداد قیمتی مدد ۷۰ لاکھ کی چھوڑی بعد
وفات اوسکی یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شرائط قابل التعمیل فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور وزیر کے در باب
جائداد بہو بیگم مرحوم کے ہوں وہ عہدنامہ تحریر ہوں مگر نواب اسپر راضی نہوا اور اوس نے بیان کیا
کہ جو ایک عہدنامہ ۱۸۱۳ء میں ہو چکا ہے اب اور عہدنامہ کیا ضرور ہے لہذا گورنمنٹ نے اصرار اس
امر میں نہیں کیا تمام ذاتی جائداد بہو بیگم کی سپرد وزیر کے ہوئی اور اوسنے مبلغ مدد ۵۰ لاکھ خزانہ

انگریزی مین داخل کیا کہ اوسکے سود سے اکثر پنشن جنکی ادائی بموجب کاغذ امانت داری کے جائداد
پس ماندہ بہو بیگم سے مشروط تھی ادا کیجائین اس قسم کی پنشن کو امانتی کہتے ہین اور اونکے
اور اکثر جاگیر ایسی ہین کہ اونکا دینا بھی خزانہ اودہ سے مشروط تھا اور اگر وزیر اونمین کمی کرتا یا اونکو
موقوف کرتا تو گورمنٹ انگریزی اوس قدر روپیہ وثیقہ دارونکو جائداد پس ماندہ بیگم سے دلوادیتی اور
اس قسم کے وثیقے سے متعلق وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹیونکا اور واسطے ملازمان
خاص محل کا تھا وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹیونکا آخرکار شامل اوس انتظام کے
ہوگیا جو بذریعہ دستاویز اول زر قرضہ اودہ کے عمل مین آیا تھا وثیقہ خاص محل جو بنام لطف النسا
اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر اور اونکی اولاد کے ہے اور تعداد جسکی [illegible] روپیہ ماہواری ہے
از روے ضمانت گورمنٹ انگریزی کے اونکے متعلق ہوا یہ وثیقہ اب ضمانتی کہلاتا ہے

سنہ ۱۸۱۴ع مین جب لارڈ موئیرا اضلاع مغرب کی طرف آئے تاکہ قریب جنگ گاہ نیپال کے
ہونیوالی تھی نواب نے مقام کانپور ملاقات کی اور بیان کیا کہ وہ ایک کرور روپیہ پیشکش کرتا ہے
یہ نامنظور ہوا مگر مبلغ ایک کرور روپیہ بطور قرض لینا منظور ہوا اور سود اوسکا بحساب مبلغ شش روپیہ فیصدی
سالانہ قرار پایا اور یہ وعدہ ہوا کہ جو روپیہ سود مبلغ [illegible] لاکہ روپیہ ہوتا ہے وہ بادلے اون تنخواہ کے
تاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ع سے بموجب تحریر نمبر ۲۸ کے دیا جائیگا جنکی ضمانت گورمنٹ انگریزی نے
کی ہے اور یہ وثیقہ ضمنا ہوجائیگا اور اسکا اصل روپیہ گورمنٹ اودہ کو واپس ملیگا اس سود کا روپیہ
سنہ ۱۸۱۵ع تک مبلغ [illegible] ادا ہوچکا ہے اور بحساب فیصدی چھہ روپیہ مبلغ [illegible] باقی رہا
بماہ مارچ سنہ ۱۸۱۵ع کے باعث کثرت مصارف جنگ نیپال ایک کرور روپیہ اور قرض سودی
فیصدی چھہ روپیہ سالانہ نواب سے طلب ہوا مگر جب جنگ ختم ہوئی تو قرضے کی عوض حسب عہدنامہ
نمبر ۳۹ کے ضلع کھیری گڑہ اور ملک ترائی جو گورکھیون سے لیا تھا وزیر کو دیا گیا یہ علاقہ درمیان
دریاے گھاگرا جانب غرب اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اوسی عہدنامے کی رو سے ایک جزو
ضلع گورکھپور بھی بالعوض اوس علاقے کے جو درمیان اضلاع جونپور اور مرزاپور اور الہ آباد
کے واقع ہے دیا گیا

سنہ ۱۸۱۶ع مین وزیر نے درخواست کی کیونکہ اب اوسکو ۱۸۱۹ع مین گورمنٹ نے بادشاہ

بنایا تھا کہ کچھ ملک سابق اوسکا روپیہ لیکر واپس دیا جاوے اس امر مین نہایت تامل واقع ہوا کیونکہ یہ امر از حد عذر انگیز تھا کہ علاقہ یا جزو علاقہ انگریزی چھوڑا جاوے مگر چونکہ گورنمنٹ کو تنگی روپیہ کی بباعث طول کھینچنے جنگ برہما کے تھی اور خزانہ بادشاہ پُر تھا اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک کرور روپیہ سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ بادشاہ سے لیا جاوے اور اس روپیہ کا سود موجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ تاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۲۵ء سے بادائے بعض وثیقہ کو دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے یہہ بھی وعدہ کیا کہ پابندگان وثائق کی حفظ حرمت اور بہبودی ہوگی بسال آیندہ چہارم مرتبہ قرضہ نصف کرور روپیہ کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ لیا گیا اوسکے ادا کرنے کا وعدہ دو سال کا قرار پایا مگر قبل وفات کے سنہ ۱۸۲۷ء مین بادشاہ غازی الدین حیدر نے درخواست دی کہ یہ قرضہ بھی دوامی ہوجائے اور اوسکا سود بعض وثیقہ داران کو ملا کرے اور گورنمنٹ وثیقہ داران مذکور سے اقرار کرلین مگر ضمانتہائے سابق کی تعمیل مین بھی گورنمنٹ کو نہایت دقت عائد ہوئی تھی اسواسطے یہ درخواست منظور نہین ہوئی۔

غازی الدین حیدر کے بعد اوسکا بیٹا نصیر الدین حیدر تخت نشین ہوا نصیر الدین حیدر کی خواہش یہ تھی کہ چند عورات خاندان کی تنخواہ دوامی بطور وثیقہ ملا کرے اور اوسنے اسی نظر سے تحریک اس امر مین کی کہ جو نصف کرور روپیہ سابق قرض کیا گیا ہے وہ بھی دوامی ہوجائے اور بارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ اور لیا جائے یہ قرضہ موجب عہدنامہ نمبر ۴۵ کے منظور ہوا مگر یہ شرط قرار پائی کہ جو تنخواہ دار یا وثیقہ دار فوت ہوگا اوسکا روپیہ جب منظور ہو واپس ملیگا ضمانت درباب حفاظت وثیقہ داران کے نہین دی گئی مگر اقرار ہوگیا کہ اونکی خاطر کیجائے گی مبلغ ہ۳ لاکھ اس قرضہ کا سنہ ۱۸۳۸ء مین وارثان وثیقہ داران اصلی کو واپس دیا گیا منجملہ اسکے ۷ لکھ نقد اور باقی ۲۸ لکھ روپیہ کا کاغذ بدلا گیا اور سود چار روپیہ فیصدی قرار پایا۔

بیچ سنہ ۱۸۲۹ء کے حسب درخواست بادشاہ گورنمنٹ نے تین لاکھ روپیہ اور قرض لینا منظور کیا اس وعدہ پر کہ اسکا سود فیصدی چار روپیہ کے حساب سے موجب عہدنامہ نمبر ۴۶ کے ماہوار غربائے شہر لکھنؤ مین تقسیم ہوگا۔

سنہ ۱۸۳۷ء مین نصیر الدین حیدر نے وفات پائی اور اوسکا عمو محمد علی شاہ تخت نشین ہوا

اوسکی تخت نشینی کے وقت ایک عہدنامہ نمبر ۴۳ قرار پایا فیما بین اوسکے اور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے اس عہدنامے کی تحریر مین بشکل رضامندی پادشاہ کی حاصل ہوئی گورمنٹ ولایت نے اسواسطے اس عہدنامے کو نامنظور فرمایا اور حکم دیا کہ جسطرح کا رابطہ اب تک اوس ملک کے ساتھ جاری رہا ہے وہی آیندہ بھی جاری رہے اسپر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ گورمنٹ کا ارادہ یہ ہے کہ جو جو امر خلاف مرضی پادشاہ عہدنامے مین ہون اونکی تعمیل نکرائی جائیگی یعنی دربابِ تقرری فوج ملکی وغیرہ جو از روے عہدنامۂ مذکور قرار پایا تھا اوسکی تعمیل نہوگی اور جس قدر وہ فوج بھرتی ہوچکی ہے اوسکا خرچ خزانۂ انگریزی سے دیا جائیگا مگر اوسکو اطلاع منسوخی عہدنامہ مذکور کی نہدی گئی تھی

محمد علی شاہ کی مرضی بھی ہوئی کہ چند لواحقان خاندان کا وثیقہ دوامی ہوجائے اور اس نظر سے ۱۸۳۸ء مین درخواست دی کہ وہ ستر ہ لاکھ روپیہ سودی فیصدی چار روپیہ پر سرکار کو دیگا اور یہ بھی درخواست کی کہ جنکے نام وثیقہ ہوگا اونکی حفاظت کے ضامن زیادتی حاکمان آیندہ اودھ سے گورمنٹ انگریزی ہو موجب عہدنامۂ نمبر ۴۴ کے قرضہ منظور ہوا مگر جیسا نصیرالدین حیدر سے ۱۸۲۹ء مین وعدہ ہوا تھا ویسا ہی اب بھی نسبت وثیقہ داران کے ہوا یعنی ضمانت نامہ نہین ہوتا مگر وعدہ کیا جاتا ہے کہ گورمنٹ انگریزی اونپر مہربانی رکھے گی۔

۱۸۳۹ء مین محمد علی شاہ نے بارہ لاکھ روپیہ سودی چار روپیہ فیصدی کا اور جمع کیا اور از روے کاغذ امانت داری نمبر ۴۵ کے درخواست کی کہ سود اوسکا مصارف امام بارہ حسین آباد مین خرچ ہوا کرے اس امر کیواسطے بعدازان اور بھی روپیہ تعدادی معہ ۔۔ لاکھ بادشاہ نے جمع کیا اور بعد وفات اوسکے اور روپیہ مد ۔۔ لاکھ مہتمان سود نے سود کی آمدنی سے جو زیادہ ہوا جمع کرادیا تھا۔

۱۸۴۰ء مین پادشاہ نے بذریعۂ کاغذ امانت داری نمبر ۴۶ کے معہ ۔۔ لاکھ اور جمع کیا تفصیل اسکے سود کی اس طرح پر ہے کہ مبلغ معہ ۔۔ لاکھ کا سود فیصدی پانچ روپیہ اور مبلغ مد ۔۔ لاکھ کا سود فیصدی چار روپیہ قرار پایا یہہ روپیہ واسطے شفاخانہ لکھنؤ کے جمع کیا گیا تھا اسکے بعد اکثر بادشاہون نے مختلف اوقات مین روپیہ جمع کیا مگر یہ روپیہ کسی شرط

با عہدنامے کی رو سے نہین جمع ہوا صرف بطور قرضہ سودی کے جمع ہوا الا بعض بعض معاملون مین تعداد
فرق ہوا ہے کہ کاغذات نوٹ خزانہ گورنمنٹ مقام لکھنؤ مین کرلیے گئے اور انکا سود ماہوار بجائے
سہ ماہی کے ملتا ہے مثلاً بماہ فروری ۱۸۴۲ء للعہ لکہ روپیہ جمع ہوا اور شرط یہ قرار پائی کہ منجملہ اس
روپیہ کے بارہ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملا کریگا اور بماہ جولائی ۱۸۴۲ء آٹھ لاکھ روپیہ جمع ہوا اور اسمین سے
آٹھ لاکھ کا سود ماہ بماہ دینے کا وعدہ ہوا اور بماہ ستمبر ۱۸۴۲ء بارہ لاکھ روپیہ اور اسی شرط پر
جمع ہوئے —

۱۸۴۲ء مین محمد علی شاہ نے وفات پائی اور امجد علی شاہ اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسکے
بعد تاریخ ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء واجد علی شاہ تخت نشین ہوا —

حال بدنظمی ملک اودہ کی جانب توجہ مدت سے بعد عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے اس
ملک کے ساتھ چلی آتی ہے اور منشا ایک شرط مندرجہ عہدنامہ ۱۸۰۱ء کا یہ ہے کہ نواب بصلاح
گورنمنٹ انگریزی ایسا انتظام اپنے ملک کا کرے جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے
حفاظت جان و مال باشندگان عمل مین آئے مگر باوجود آگہی اور نصیحت متواترہ صاحبان ریزیڈنٹ
انتظام مین کچھ بہتری نہوئی ۱۸۳۱ء کو لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کو ضرورت اسکی معلوم ہوئی کہ بادشاہ کو
اطلاع اس امر کی دین کہ اگر اہلکاران شاہی انتظام اچھا نکرینگے اور بدنظمی کو دفع نکرینگے تو بندوبست
ملکی سپرد صاحبان انگریز کے ہو جائیگا مگر اس اطلاع کا نتیجہ کچھہ پیدا نہوا اور بدانتظامی ملک قائم رہی
بماہ نومبر ۱۸۴۷ء چند ماہ بعد تخت نشینی واجد علی شاہ کے لارڈ ہارڈنج صاحب خود مقام لکھنؤ آئے اور
روبرو بادشاہ کو اطلاع دی کہ اگر دو برس کے عرصے مین انتظام نیک نہوگا تو مجبوری گورنمنٹ انگریزی
مداخلت کرکے حکومت اودہ کی اپنے ذمہ کر لیگی اس دو سال مین بھی کچھہ صورت بہتری کی انتظام
مین پیدا نہوئی مگر اس نظر سے کہ ایسے سنگین امر مین دست اندازی مناسب نہین گورنمنٹ نے ایک مدت تک
اس امر کا کرنا مناسب تصور نفرمایا جو لارڈ ہارڈنج صاحب فرما گئے تھے اور جنگ دوم برہما کے سبب بھی
انتظام اودہ کی جانب توجہ نہوئی —

۱۸۵۱ء مین حال ملک اودہ مین کچھ بہبودی نظر نہ آئی جو گورنمنٹ نے بارہا ضروری تصور
کرکے تفہیم کی تھی بنا برآن صاحب ریزیڈنٹ کو حکم ہوا کہ وہ رپورٹ اس بارہ مین کرین کہ آیا جو امر

ازروے عہدنامہ ۱۸۰۱ء کے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے او جسمین اوربھی تامل ہوگا اسکا
جواب تک امر سنگین سے اختیار کرنے مین ازروی ناگوارائی طبیعت ہوا ہے صاحب ریذیڈنٹ
کی تحقیقات مین پایا گیا کہ حال ملک اودہ نہایت زبون ہے اور جس بہتری کے واسطے
لارڈ ہاردنج صاحب نے سات برس کا عرصہ گذرتا ہے کہا تھا وہ کچہہ بھی اب تک نہین ہوئی
لہذا گورنمنٹ انگریزی نے قطعی یہ تجویز کی کہ انتظام اودہ اپنے زمہ کرلیا جائے —
عہدنامہ ذیل بادشاہ کو دکھایا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل ملکی اور جنگی حکومت اودہ کی گورنمنٹ
انگریزی کے اختیار مین واسطے ہمیشہ کے رہے اور خطاب شاہی بادشاہ حال تک رہے
اور اوسکی اولاد ذکور صلبی تک بادشاہ کی عزت اور توقیر قائم رہے اور اوسکا کل اختیار محل مین اور
دلکشا مین اور موضع بی بی پور مین رہے مگر اونکو اختیار سزاے قصاص دینے کا نہوگا اور بادشاہ واجد علیشاہ
بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ واسطے مصارف کے پائیگا جس سے حیثیت شاہی قائم رہے اور سواے
اسکے تین لاکھہ روپیہ واسطے خرچ سپاہ چوکی پہرہ محلات کے اونکو ملیگا اور اونکے جانشین کو
صرف بارہ لاکھہ سالانہ ملیگا اور اونکے ہم جدی واسطہ دارون کو گذارہ گورنمنٹ انگریزی سے ملیگا
بادشاہ کو اجازت ہوئی کہ تین روز مین خوب سمجھکر اسپر دستخط منظوری کرین اونھون نے
اسکے دستخط کرنے سے انکار کیا اور اسواسطے بماہ فروری ۱۸۵۶ء گورنمنٹ انگریزی نے کل حکومت
اودہ کی واسطے ہمیشہ کے اپنے تعلق کرلی اور بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کہا کہ اونکو ملا کرے گا
اونھون نے آخرکار بماہ اکتوبر ۱۸۵۹ء منظور کیا اور اونکے ہم جدی واسطہ دارون کے لیے گذارہ
جداگانہ مقرر ہوا واجد علیشاہ کے حین حیات خطاب شاہی رہیگا اونکی وفات کے بعد موقوف ہوگا اور
تنخواہ بھی اس شرح سے نرہے گی گورنمنٹ نے ایک مکان اونکے رہنے کے واسطے قریب کلکتہ کے
خرید کیا ہے بادشاہ کو کچہہ اختیار اپنے بازار وغیرہ مین نہین ہے مگر یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو احکام عدالت
اونکے مکانات متعلقہ مین کسی کے نام جاری ہون وہ معرفت ایجنٹ کے جو اونکے پاس منجانب گورنمنٹ
مامور ہے اجرا ہوا کرین بماہ مارچ ۱۸۶۲ء ایک ایکٹ اس مضمون سے جاری ہوا کہ بادشاہ عدالت فوجداری
کے احکام سے بری ہے مگر جرائم سنگین مین بری متصور نہونگے درصورت ضرورت کے کوئی اہلکار
جاکر بادشاہ سے جو تحقیق کرنا ہو کرلیا کرے اور کسی گواہی مین بھی اونکو عدالت آنے سے بری

کیا گیا ہے اور اوسنے جو کچھ تحقیقات معاملہ کرنی ہوگی تو معرفت اجنٹ گورنر جنرل کے ہوا کریگی

عہدنامہ جو واجد علی شاہ کو دیا گیا تھا۔

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودہ قرار دادہ فیمابین منجانب ہنوربل کمپنی بوساطت میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس اینڈریو مارکوئس اوف ڈلہوسی نایٹ اوف دی موسٹ نوبل انشنٹ ان موسٹ نوبل اوڈر اوف دی تھسل ون اوف ہر مجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل جو منجانب ہنوربل کمپنی واسطے انتظام اور حکومت ہندوستان کے مقرر ہین اور منجانب شاہ اودہ معرفت۔

چونکہ سنہ ۱۸۰۱ء مین ایک عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے قرار پایا ہے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ مذکورہ مین مشروط ہے کہ حاکم اودہ ہمیشہ بصلاح اور باستصواب اہلکاران ہنوربل کمپنی انتظام ملک کریگا اور اپنے علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام اپنے اہلکاران کی معرفت کریگا کہ جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے حفاظت جان و مال باشندگان ملک ملحوظ مین آوے۔ اور چونکہ شکستگی عہد کی ہر ایک حاکم اودہ سے چلی آتی ہے اور مشہور ہے اور چونکہ مدت دراز تک اس شکستگی عہد کا جاری رہنا منجانب حاکمان اودہ باعث بدنامی گورنمنٹ انگریزی ہے کہ وہ اپنے فرض کو جسکا وعدہ بہ نسبت باشندگان ملک کے اونھون نے کیا ہے ادا نہین کرتے اور چونکہ اب گورنمنٹ پر فرض ہوا کہ ایسی تدابیر صایبہ انتظام ملک مین کرین جس سے اوسطرح کا انتظام بشفقت التیام اور اعانت انجام بہ نسبت باشندگان کے عمل مین آوے جسطرح کے بندوبست کا وعدہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوا ہے اور اب تک ظہور مین نہین آیا ہے لہذا عہدنامہ مندرجہ ذیل جسمین سات شرطین تحریر ہین تجویز ہوا اور ایک فریق موسٹ نوبل مارکوئس اوف ڈلہوسی کے ٹی گورنر جنرل ان کونسل جسکو ہنوربل کمپنی نے واسطے انتظام اور حکومت کل امور متعلقہ ہندوستان کے مقرر کیا ہے بوساطت میجر جنرل اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر موصوف ہین اور فریق ثانی شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب اپنے اور اپنے

دنیا کے معرفت ۔۔۔ ہین

شرط اول

اسکی رو سے یہ مشروط اور منظور ہوتا ہے کہ کل انتظام ملکی و جنگی ممالک اودہ کا آیندہ واسطے ہمیشہ کے متعلق ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا مع کل حقوق مالی کے اور کمپنی مسطور وعدہ کرتے ہین کہ سرانجام کافی واسطے قائم رکھنے مرتبہ شاہی کے جیسا اس عہدنامے مین آیندہ درج ہے کیا جائیگا اور نیز واسطے بہبودی ملک کے تدابیر عمل مین آئینگے۔

شرط دوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ خطاب شاہی اودہ بادشاہ کا قائم رہے گا اور اوسکی اولاد صلبی اصلی کو بھی یہی خطاب رہیگا۔

شرط سوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ بادشاہ اور اوسکے جانشینونکا ہر موقع پر ویسا ہی لحاظ اور رتبہ رہیگا جیسا بادشاہونکا ہوتا ہے۔

شرط چہارم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ باوجود منشار شرط اول عہدنامہ ہذا کے بادشاہ اودہ اور اوسکے جانشین کل اختیار مکانات محلات اور دلکشا اور بی بی پور مین رکھینگے لیکن ایسے مقاص بادشاہ کے حکم سے ان مقامون مین بھی عمل مین نہ آئیگی جب تک کہ اول منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل حاصل نہو جائیگی۔

شرط پنجم

چونکہ یہ ضرور ہے کہ تخت و تاج بادشاہ اودہ اوسی حیثیت اور توقیر سے قائم رہے لہذا یہ مشروط اور منظور ہے کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی شاہ موصوف محمد واجد علی شاہ کو مالگزاری ملک سے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور نیز کمپنی ممدوح واسطے اخراجات پہرہ و چوکی محلات کے تین لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی دینا منظور کرتے ہین۔

اور کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ بادشاہ کے بعد جو تخت نشین ہوگا اوسکو بارہ لاکھ روپیہ سالانہ

دیا جائے گا —

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کوئی دقیقہ فیض رسانی جو نسبت شاہ اودہ کے ہنوربل کمپنی عمل مین لاتی ہی باقی نرہے یہہ بھی کمپنی ممدوح شرط کرتی ہی کہ جو رشتہ داران ہم جدی کو بادشاہ آپ تنخواہ دیتے ہین اونکو کمپنی ممدوح جداگانہ روپیہ گذارہ کا دینگے —

شرط ہفتم

تمام عہدنامجات جو سابق ہوے ہین اور اب تک قائم ہین اور جو اس عہدنامہ کے خلاف نہین ہین وہ سب اسکی روسے بحال اور برقرار رہینگے —

یہ عہدنامہ سات شرط کا میجر جنرل جمیس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنو نے باختیارات عطیہ موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل کے ساتھ بادشاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے بمقام لکھنو بتاریخ ماہ ۱۲۷۱ مطابق —

نمبر ۲۰

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء کے قرار پایا —

مہری اور دستخطی بادشاہ

چونکہ رائٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو بیرون کلایو اوف پلیسی نایٹ کمپانیون اوف دی موسٹ ہنوربل اوردر اوف دی باتھ میجر جنرل اور سپہ رفوج و پریسیڈنٹ کونسل دگورنر فورٹ ولیم اور تمام آبادیہا متعلق کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو تجارت ہندوستان کے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین کرتے ہین اور جان کارنیک صاحب برگیڈیر جنرل کرنیل ملازم کمپنی مذکور اور کمانڈنگ افسر افواج متعینہ بنگالہ کو کل اختیارات اور حکومت منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور نیز منجانب کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو ہندوستان مین تجارت کرتے ہین عطا ہوئی ہے کہ صلح دوامی و مستحکم

ساتھ نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک سے کے تجویز کر کے منعقد کرین اون لوگون کو واضح ہو جنسے وہ متعلق ہے یا آیندہ متعلق ہوگی کہ مختاران کل مذکورہ بالا نے شرائط ذیل نواب مسطور سے قرار دین ہین اور منظور کین ہین ۔

شرط اول

ایک دوامی اور عام صلح اور دوستی بیریا اور اتفاق مستحکم فیما بین نواب شجاع الدولہ اور اوسکے وارثون سے کے ایک فریق اور نواب نجم الدولہ اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فریق ثانی قائم ہوگا اور فریقین معاہد ہمہ تن مصروف ہوکر اتحاد باہمی فیما بین مین اور اپنے اپنے ممالک مین اور رعایا مین قائم رکھینگے اور آیندہ کسی حیلے یا سبب سے اجازت برخلافی یا برعکسی کی ندینگے کہ کوئی یہ امر ظاہر کرے اور باحتیاط تمام امر مشتبہ اور مشکوک کا لحاظ رہیگا جس سے خلل بعد ازین اس اتفاق مین واقع ہو ۔

شرط دوم

درصورتیکہ ملک شجاع الدولہ پر کبھی بعد اسکے حملہ کسی دشمن کا ہوگا تو نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی اوسکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے جیسی ضرورت وقت ہوگی اور جس قدر حفاظت ضروری ممالک اپنے سے بلا دقت ممکن ہوگی اور اگر ملک نواب نجم الدولہ پر یا کمپنی انگریزی کے ممالک پر حملہ آور ہوگا تو نواب اوسیطرح اونکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے درحالیکہ فوج انگریزی کمپنی نواب کی خدمت مین رہیگی تو جسقدر خرچ عظیم اوسکا ہوگا اوسکی کفالت نواب پر ہوگی ۔

شرط سوم

نواب بصدق دل وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز اپنے یہان نرکھے گا اور نہ آنے دیگا قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ وغیرہ اور شمرو قاتل انگریزان اور کسی معزور انگریز کو اور نہ کسیطرح کی مدد یا رعایت یا حفاظت اونکی کرے گا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جو انگریز فراری ہوکر اوسکے ملک مین آئیگا اوسکو بھی وہ حوالہ کر دیگا ۔

شرط چہارم

شاہ عالم بادشاہ قابض کوڑہ پر اور اوس قدر جزو اضلاع الہ آباد پر رہیگا جو اب اوسکے قبضے مین ہین اور جو اوسکو واسطے قائم رکھنے حیثیت بادشاہی کے دیا گیا ہے۔

شرط پنجم

نواب شجاع الدولہ یہ بھی بصدق دل ونیت درست وعدہ کرتا ہے کہ وہ بلونت سنگہ کو زمینداری بنارس اور غازی پور اور اون اضلاع پر جو اوسکے پاس تھے جب وہ نواب جعفر علیخان مرحوم اور انگریزون کے پاس حاضر ہوا تھا بشرطیکہ جسقدر مالگزاری وہ دیتا تھا اوسقدر دیتا رہیگا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کمپنی انگریزی کا جنگ گذشتہ مین صرف کثیر ہوا ہے لہذا نواب اقرار کرتا ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ حسب تفصیل ذیل دیگا یعنی بارہ لاکھ نقد اور آٹھہ لاکھ کے جواہرات جب یہ عہدنامہ بتصدیق اور منظور ہوگا اور پانچ لاکھ بعد ایک مہینے کے اور باقی پچیس لاکھ باقساط ماہواری اس طرح پر کہ عرصہ تیرہ مہینے مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے سب ادا ہو جاوے گا۔

شرط ہفتم

یہ تجویز قرار پائی کہ ملک بنارس اور جس قدر بلونت سنگہ نے مالگذاری مین لیا ہے نواب وزیر کو دیا جاوے گو بادشاہ نے وہ ملک کمپنی انگریزی کو دیا ہے لہذا یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ ملک مذکور حسب ذیل اوسکو دیا جائیگا یعنی وہ سب ملک انگریزون کے پاس اوسوقت تک رہے گا جب تک میعاد عہدنامہ جو بلونت سنگہ اور کمپنی کے ساتھ ہوا ہے منقضی نہو جائے اور تاریخ انقضا اوسکی ۲۷ ماہ نومبر سنہ آئندہ ہے بعد ازان نواب کو دخل دیا جاوے گا مگر قلعہ جنار پر دخل اوسکا اوس وقت تک نہوگا جب تک شرط ششم عہدنامہ ہذا کی بالکل تعمیل نہو جاوے گی۔

شرط ہشتم

نواب کمپنی انگریزی کو اجازت دیگا کہ وہ تجارت بلامحصول تمام ممالک نواب مین کیا کرین

شرط نہم

تمام واسطہ داران اور رعایاسے نواب جنسے کچھ بھی مدد یا اعانت انگریزی جنگ گذشتہ مین کی ہوگی اونسکے قصور معاف ہونگے اور کسیطرح اونسے مزاحمت اس بارہ مین نہوگی —

شرط دہم

جسوقت یہہ عہدنامہ دستخط ہوگا اوسیوقت فوراً فوج انگریزی ملک نواب سے روانہ ہوگی صرف فوج قلعگی چنار باقی رہے گی اور اوس قدر فوج شہرالہ آباد مین رہے گی جسقدر واسطے حفاظت بادشاہ کے ضروری متصور ہوگی بشرطیکہ بادشاہ ضرورت اوسکی بیان کرینگے —

شرط یازدہم

نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ صدق نیت سے تمام شرائط مندرجۂ و مقبولۂ عہدنامہ ہذا کا لحاظ اور اعانت رکھینگے اور وہ خفیۃً یا صریحاً اپنی رعایا سے بھی شکستگی عہد روا اور جائز رکھینگے اور فریقین معاہدہ ضامن ایک دوسرے کے ہوتے ہین کہ تمام شرائط عہدنامۂ حال کی تعمیل ہوگی —

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہدہ نے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء روبرو ہمارے کی —

اڈمنڈ مسکلائین	کلایو (مہر)	
آرچبالڈ شونعن	جان کارنیک (مہر)	
جارج وینسٹارٹ	(مہر)	مہر و تصدیق شجاع الدولہ

مرزا قاسم خان

راجہ شتاب رای

میر مشعلہ

مقام فورٹ ولیم تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الکزنڈر کیمپل ایس ایس سی

نمبر ۲۱

عہدنامہ فیمابین کمپنی اور شجاع الدولہ ۱۷۶۸ء

چونکہ افواہ نا ملائم مشہور ہوے ہین جنسے خلل بیچ دوستی اور اتفاق اور اعتبار کے جو فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور رایٹ ہنوریبل رابرٹ لارڈ کلایو اور جنرل جان کارنیگ منجانب نواب نجم الدولہ مرحوم سابق صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ و منجانب کمپنی انگریزی فریق ثانی قرار پایا تھا واقع ہوا ہے لہذا ہنری ورلسٹ پریسیڈنٹ گورنر فورٹ ولیم اور کونسل نے بنظر رفع کرنے تمام سبب رشک اور نا اتفاقی کے اور قائم کرنے اتحاد فریقین کے جان کارٹر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور اکلا درسل صاحب کو جو تینون صاحب ممبر کونسل کلکتہ ہین بھیجا ہے کہ زبانی گفتگو نواب کے ساتھ کرین اور چونکہ جان کارٹر صاحب و کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب و اکلا درسل صاحب کو بعد گفتگو کرنے نواب مسطور سے دریافت ہوا کہ نواب مستقل بیچ اتحاد انگریزون کے ہے لہذا وہ صاحبان منجانب نواب سیف الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی عہد سابق کو حرف بحرف تازہ اور مستحکم کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ بھی اوسیطرح عہدنامہ مذکور کو حرف بحرف تازہ اور مستحکم کرتا ہے اور واسطے بنظر رفع کرنے تمام شبہات اور رشک کے اور قائم کرنے دوستی حال کو اور پر بنیاد مستحکم تر کے اور مستحکم عہدنامہ سابق کے برضامندی اقرار کرتے ہین عبارت ذیل واسطے وضاحت شرائط عہدنامہ مذکور درج کیجاے یعنی بصلاح اور مرضی پریسیڈنٹ اور کونسل ممدوح کے یہ اقرار کیا جاتا ہی کہ نواب پینتیس ہزار فوج سے زائد نرکھینگے اسمین سپاہ اور سوار اور چپراسی اور توپخانہ وغیرہ سب آگیا اور اسمین دس ہزار سوار ہونگے اور رسالہ سپاہ پیدل کی جنمین سب صوبہ دار اور جمعدار اور حوالدار وغیرہ لیکر دس ہزار نفری ہوگی اور رجمنٹ نجیب کے پانچ ہزار نفری سے زائد نہوگی اُنکے پاس بندوق ہوگی اور پانچ سو سپاہ توپخانے مین رہے گی اس سے زیادہ نہوگی اور باقی نو ہزار پانچ سو کشادہ فوج ہوگی اونکی وردی اور اسلحہ مانند سپاہ انگریزی کے یا نجیب کے نہونگے اور نواب یہ بھی عہد کرتے ہین کہ سواے دس ہزار نفری مذکورہ بالا کے اور کسی کے پاس اسلحہ مانند فوج انگریزی کے نہونگے اور ادنکی قواعد مثل انگریزی ہوگی فقط بنظر اسکے جان کارٹر صاحب اور کرنیل رچارڈ

ہسمتہ صاحب اور کلاپورنسل صاحب منجانب نواب سیف الدولہ اور کمپنی انگریزی کے وعدہ کرتے ہین کہ جب تک نواب شجاع الدولہ مسطور اور انکے ورثا مطابق شرائط اس عہدنامے کے کاربند ہونگے اسوقت تک کونسل فورٹ ولیم حال اور نہ کونسل آیندہ بعد ازین کوئی معاملہ جدید اس بارہ مین پیدا کریگے سواے ہونکے جو سابق مشروط ہوچکے ہین اور اب منظور ہوے اور فریقین اس عہدنامے کو درست اور جب تصور کرینگے نواب ممدوح قرآن پر اور جان کارتر صاحب اور کرنیل رچارڈ ہسمتہ صاحب اور کلاپورنسل صاحب انجیل پر قسم کھاینگے کہ کوئی ایک حرف بھی اس عہدنامے کا فروگذاشت نہوگا اور خود اوسکی تعمیل کرینگے اور اپنی اولاد پر اوسکو فرض کرجاینگے۔

دستخط جان کارتر

دستخط رچارڈ ہسمتہ

دستخط کلاپورنسل

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہد نے بمقام بنارس بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۷۶۵ع ہمارے روبرو کی۔

دستخط گبرٹل ہارپر

دستخط سی ڈبلیو بوگٹن

دستخط ڈبلیو ایم کوکس

مہر

مین وعدہ کرتا ہون کہ جسقدر فوج اب میرے پاس زائد پینتیس ہزار سوار و پیادہ سے ہی اوسکو برطرف کرونگا اور باقی شرائط کی تعمیل تین مہینے کے عرصے مین تمام و کمال کرونگا۔

المرقوم ۱۹ ماہ رجب ۱۱۸۰ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر ۱۷۶۶ع

نمبر ۲۲

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور برگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو ہندوستان مین اپنی پریسیڈنسی بنگالہ مین منجانب

کمپنی مذکور تجارت کرتے ہین فریق ثانی درباب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قابض رہے گی اوپر قلعہ چنارگڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ کے اون سب پر واضح ہو جنکے متعلق اب یا آئندہ متعلق ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط مندرجہ ذیل ساتھہ نواب وزیر کے درباب قلعہ مذکور کے منظور کین ۔

شرط اول

یہ کہ بنظر اسکے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو سہولت بیچ مدد دہی نواب کے واسطے حفاظت ملک کے موجب عہدنامہ کے جو فیمابین رایٹ ہنوربل لارڈ کلایو اور جان کارنیک صاحب کے منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ وبہار واوڑیسہ اور منجانب کمپنی مشتملہ تجار ان انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء کے قرار پایا تھا حاصل ہو نواب نے اونکو قلعہ چنارگڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ دیا کہ اونکے قبضے مین رہے [illegible] صرف اونکی فوج [illegible] رہے اوس وقت تک کہ جب تک ضرورت اسکی واسطے مدد [illegible] نواب کے یا واسطے [illegible] کمپنی کے بنظر حفاظت بنگالہ وبہار واوڑیسہ مناسب و ضروری متصور ہو

شرط دوم

یہ کہ اگر کسی موقع پر ضرورت کمپنی انگریزی کو واسطے لیجانے اپنی فوج کے اور خالی کردینے قلعہ چنارگڑھ کے ہو تو قلعہ مذکور نواب شجاع الدولہ کے حوالہ ہوگا اور اسیطرح جب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب مغرب دریاے کرمناسا کے کوچ کرے گی تو قلعہ مذکور بروقت اونکے واسطے خالی رہیگا کہ اپنی مطلب براری یا اپنا قبضہ اوسپر کرین ۔

شرط سوم

یہ کہ جسقدر خرچ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ اوسکی مرمت یا بیچ تیار کرنے بروج یا مرمت میگزین و سلحخانہ وبارک وغیرہ کی کرینگے وہ سب روپیہ جب قلعہ حوالہ ہوگا تو نواب ادا کرے گا مگر یہ شرط ہے کہ خرچ چار لاکھہ روپیہ سے زائد نہوگا اور اوسکے حساب کی جانچ اور صحت اشخاص ماموره فریقین کرینگے ۔

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۷۲ع میں ہمارے روبرو کیے۔

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوک بیل

دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۳

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور برگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتمل تجاران انگلستان جو منجانب کمپنی مذکور ہندوستان میں اپنی پریسیڈنسی بنگالہ میں تجارت کرتے ہیں فریق ثانی۔ بارہ قلعہ الہ آباد تمام اون لوگون پر واضح ہو جنسے یہ متعلق ہے۔ یہ کہ اس امر میں ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط ذیل ساتھ نواب کے درباب قلعہ الہ آباد کے منظور کیے ہیں۔

شرط اول

یہ کہ شاہ عالم بادشاہ کی خوشی یہ ہوئی کہ نواب شجاع الدولہ بہادر وزیر الممالک کو قلعہ الہ آباد دے دیا جاوے جب کبھی وزیر کو مطلوب ہو تو جب شجاع الدولہ طلب کرینگے تو اوسکے دس روز کے بعد فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قلعہ مذکور خالی کرکے حوالہ نواب کر دے گی۔

شرط دوم

یہ کہ فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی قلعہ الہ آباد اوسیطرح منجانب وزیر رہیگی جسطرح منجانب بادشاہ رہا کرتی تھی جب تک کہ نواب شجاع الدولہ اوسے طلب نکرے یا جب تک کمپنی مذکور کو ضرورت اوسکے خالی کردینے کی بباعث روانہ کرنے فوج کے قبل طلب کے نہو اگر ایسا موقع ہوگا تو اوسکی اطلاع نواب کو وقت مناسب پر دیجاوے گی۔

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈسی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۶۳ء روبرو ہمارے کیے

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوک ریل

دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۴

عہدنامہ ساتہ شجاع الدولہ کے ۱۷۷۳ء مین

وزیر الممالک آصف جاہ شجاع الملک نواب شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار ایک فریق اور وارین ہسٹینگ صاحب پریسیڈنٹ کونسل و گورنر و بزٹ ولیم و سپہ سالار افواج کمپنی انگریزی باضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ منجانب و بنام کمپنی انگریزی فریق ثانی کہ شرائط ذیل کو منظور کرتے ہین —

شرط اول

چونکہ عہدنامہ الہ آباد مرقومہ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء فیمابین وزیر اور کمپنی مین درج ہے کہ اضلاع کوڑہ والہ آباد بادشاہ کو واسطے اونکے صرف کے دیے گئے ہین اور چونکہ بادشاہ نے قبضہ اضلاع مذکور کا چہوڑ دیا بلکہ ایک سند کوڑہ وکڑہ کی بنام مرہٹہ لکھدی جس سے نقصان وزیر اور کمپنی انگریزی متصور اور خلاف منشاء عہدنامہ کے ہے اس سبب سے بادشاہ کا استحقاق نسبت اضلاع مذکور کے معدوم ہوگیا اور وہ دوبارہ کمپنی کے قبضہ مین آئے جنہے اونکو دیے تھے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ اضلاع مذکور وزیر کے قبضے مین بشرائط مفصلہ ذیل دیے جائینگے اور یہ کہ جسطرح اوسکے پاس ملک اودہ ہے اوسیطرح یہ اضلاع کوڑہ وکڑہ والہ آباد بھی اوسکے پاس ہمیشہ رہینگے کسیطرح اور کسی حیلے سے اوس سے مزاحمت ان اضلاع کے بارہ مین کمپنی اور اوسکے افسران نکرینگے اور نیز جو روپیہ اب مشروط ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہرگز کسی حیلے یا سبب سے طلب نکیا جائیگا اس عہدنامہ کی پابندی تمام افسران انگریزی و اہالیان کونسل اور کمپنی کرینگے اور ہرگز اس سے انحراف نکرینگے

تفصیل شرائط

وہ پچاس لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے۔

نقد عـــ لکھ

دو برس بعد تاریخ اس عہدنامہ سے

اول سال ہ عـــ لکھ

دویم سال ہ عـــ لکھ بـــ لکھ

کل سکہ روپیہ صـــ لکھ

شرط دوم

بنظر اسکے کہ تکرار درباب زیادتی نواب وزیر بابت اخراجات فوج کمپنی جو اونکی مدد کو آئین یہ اقرار ہوتا ہے کہ ایک برگیڈ کا خرچ دو لاکھ دس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ ہوگا اور تفصیل سپاہ برگیڈ ذیل مین درج ہوتی ہے۔

دو پلٹن ولایتی

چھہ پلٹن سپاہ ہندوستانی

ایک کمپنی توپخانہ

اس فوج کا خرچہ ذمہ وزیر کے اوس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ سے وہ اونکی حد مین پہونچیگی اور اوس تاریخ تک ہوگا جس تاریخ تک وہ واپس حد ضلع بہار مین آوے اور سواے زر مذکورہ بالا اور کچہ مطالبہ بابت فوج مذکور کے کسی وجہ سے نہوگا اور اگر کمپنی یا افسران انگریزی فوج وزیر کو طلب کرینگے وہ کمپنی بھی اوسیطرح اونکا خرچہ ادا کرے گی۔

مہر اور دستخط اور قسم فریقین معاہدہ نے بمقام بنارس تاریخ ۷ ستمبر ۱۷۷۳ع مین ہمارے روبرو کیے۔

دستخط جان اسٹوارٹ

دستخط ولیم ایڈفرن

نمبر ۲۵

ترجمہ شرائط مجوزہ عہدنامہ جو ساتھ نواب آصف الدولہ کے تجویز ہوا سنہ ۱۷۷۵ء

نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہژبر جنگ ایک فریق اور متھو بل وارین ہسٹنگ صاحب گورنر جنرل اور ممبران سوپریم کونسل گورنمنٹ ولیم منجانب اور بنام انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی فریق ثانی شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

صلح کل اور دوستی مستحکم اور اتفاق کامل واسطے ہمیشہ کے فیمابین نواب آصف بہادر اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قائم ہوا فریقین معاہدہ بنظر جاری رکھنے واسطے ہمیشہ کی دوستی باہمی کسی حیلہ یا کسی سبب سے رعایا اور ساکنان ملک کو مخاصمت اور فساد کرنے نہ دینگے اور جو امر سے یہ امور مخالفت وغیرہ پیدا ہوتے ہین اونکو واقع ہونے نہ دینگے فریقین کے دوست اور دشمن جانبین کے متصور ہونگے اور اگر کوئی ایک کے ملک سے فراری ہوکر دوسرے کے ملک مین آئیگا وہ فوراً حوالہ کردیا جائیگا اور اوسکو کسیطرح کی امانت نہ ملیگی۔

شرط دوم

نواب موصوف وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ اور سمرو قاتل انگریزان کو اپنے ملک مین آنے نہ دینگے اور نہ اپنے پاس رکھینگے اور اگر وہ اونکے قابو مین آجاینگے تو بہ رعایت دوستی اونکو قید کرکے سپرد کمپنی انگریزی کے کردینگے اور وہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ کسی اور قوم ولایت کو وہ اپنی ملازمی مین بغیر رضامندی کمپنی انگریزی کے نہ رکھینگے اور جو کوئی بغیر پروانگی کمپنی انگریزی کے اونکے ملک مین آئیگا یا اوسمین گذر کرے گا یا رہے گا یا معلوم ہوگا کہ ملک مین ہے اوسکو وہ آنے نہ دینگے بلکہ اوسکو آنے مین مانع ہونگے اور اگر آبھی جائیگا تو اوسکو واپس بھیجدینگے تمام یورپ نژاد کسی قوم کے جواب نواب مذکور کے ملازم ہین اس عہد کی رو سے برخاست ہوے اور اب اور آیندہ وہ وعدہ کرتے ہین کہ اونکو ملازم نہ رکھینگے اور جو کمپنی انگریزی سے مفرور ہوکر آیا ہے یا آیندہ آئے گا بشرط گرفتار ہونے کے حوالہ کمپنی انگریزی کی کردیا جائے گا۔

شرط سوم

اگر بادشاہ کوئی امر نسبت امورات نواب آصف الدولہ کے سرداران انگریزی کو لکھینگے وہ کارروائی حسب رضامندی وفائدہ وارادہ نواب کرینگے اور جو کچھ بادشاہ کی تحریر یا تقریر پر التفات نکرینگے اور اسیطرح اگر بادشاہ آصف الدولہ کو کوئی امر نسبت امور سرداران انگریزی کے لکھینگے تو وہ بھی حسب رضامندی وفائدہ ارادہ کمپنی کے کارروائی کریگا اور کچھ خیال تحریر و تقریر بادشاہ پر نکریگا۔

شرط چہارم

اضلاع کوڑہ والہ آباد ہمیشہ اور واسطے دوام کے قبضہ نواب آصف الدولہ مین اوسی حیثیت سے رہینگے جیسے ملک اودہ اوسکے پاس ہے اور اوسمین انگریز خلل اندازی نکرینگے اور نہ ایک دام یا درم اضلاع مذکور سے طلب کرینگے سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ صوبہ اودہ اور کوڑہ اور الہ آباد کی حفاظت کرینگے جب تک کہ مرضی کورٹ اوف ڈائرکٹر کی دریافت ہوگی

شرط پنجم

نواب مذکور بابت حفاظت اپنے ملک کے حسب شرائط مذکورہ بالا بیان کرتے ہین کہ اونھون نے اپنی مرضی اور خواہش سے انگریزی کمپنی کو تمام اضلاع ماتحت راجہ جیت سنگہ کے مع محصول خشکی و دریا اور حکومت اضلاع مذکور کی واسطے ہمیشہ کے دیتے ہین اور انگریزی کمپنی بعد ڈیڑہ مہینے کے تاریخ عہدنامہ ہذا سے حکومت اور قبضہ اضلاع ماتحت راجہ جیت سنگہ کی اپنے ذمے گردانینگے تفصیل اضلاع یہ ہے۔ یعنے

سرکار بنارس

سرکار جونپور

سکنپس گڑہ

ضلاع جونپور

بجے پور بہادر

ملتوس خاص

سرکار غازی پور

پرگنہ سکندرپور خرید شادی آباد پتہ سرونج وغیرہ مثل سابق اور ٹکسال اور کوتوالی بنارس

شرط ششم

نواب آصف الدولہ بالعوض مدد اور اعانت فوج انگریزی کے جو اوسکے ہمراہ رہے گی تاریخ عہدنامہ ہذا سے ایک برگیڈ کے خرچ کے واسطے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سکہ اودہ سونہ رائج الوقت دیا کرینگے اور اگر اس سنہ کے روپیہ کا رواج آیندہ موقوف ہو جاے تو بٹہ یا بارہ جو کچھ ہو حساب سے دیا جاویگا اور لیا جاویگا تفصیل برگیڈ کی یہ ہے دو پلٹن یا ایک رجمٹ ولایتی ایک کمپنی توپخانہ اور چھ پلٹن سپاہیان ہندوستانی —

نواب مذکور کو جب سے فوج انگریزی اضلاع کمپنی کی سرحد سے حسب درخواست اوسکے باہر آئیگی اور جب تک وہ واپس سرحد ملک کمپنی مین نہ جائیگی اوسوقت تک یہ روپیہ ماہواری دینا ہوگا —

شرط ہفتم

اگر نواب مذکور کو کبھی خواہش مدد انگریزی کمپنی واسطے حفاظت کسی اور اپنے علاقہ کے سواے اوسکے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی کریگا تو وہ حسب موقع وقت قرارداد کرلیگا —

انگریزی کمپنی اور سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو شرائط اب باہم قرار ہوئی ہین اونکی تعمیل ہوگی اور آیندہ تا حین حیات نواب آصف الدولہ وہ ہرگز اسکو تبدیل نکرینگے اور نہ اس سے انحراف کرینگے اور وہ کسی طرح پر یا کسی سبب سے کوئی مطالبہ جدید یا خلاف منشاء عہدنامہ ہذا نکرینگے —

فریقین باہم اپنی اپنی تحریر پر قسم کرتے ہین کہ مطابق اس عہدنامہ کے کاربند ہونگے

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب سے ہوا اور دریافت ہوا کہ ترجمہ درست اور مطابق ہے صرف نام ہنڈئی فہرست اضلاع مین فروگذاشت ہوا تھا وہ مین نے درج کر دیا

دستخط جی ایچ ڈی اویلی
ایکٹنگ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

اگر کسی شخص کی برات یا تنخواہ حسب الحکم ہمارے اوپر راجہ چیت سنگھ یا اوسکے اضلاع کے ہوئی ہے تو ایسی برات اور تنخواہ راجہ سے یا اوسکے اضلاع سے نہ ملیگی وہ مجھسے ملنی چاہیے —

قبضہ اور حکومت واسطے ہمیشہ کے اضلاع پرگنات ماتحت راجہ کے بلا رسوم اور قرضہ اور تنخواہ وغیرہ مین بالکل بعد ڈیڑھ مہینے کے انگریزی کمپنی کو دونگا —

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جان برسٹو
رزیڈنٹ بدربار نواب اودھ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے —

دستخط جی ایچ ڈی ویلی
ایکٹنگ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

زر بقایا ے انگریزی کمپنی بابت اضلاع کوڑہ اور الہ آباد و روہیلکھنڈ و تنخواہ فوج حسب عہدنامہ نواب شجاع الدولہ بلا عذر و تکرار بروقت وجوب ہونیکے ادا ہوگا —

المرقوم ۲۱ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ عیسوی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ بدربار نواب اودھ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل عہدنامہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے —

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

اکٹینگ مترجم فارسی

شرائط مجوزہ عہدنامہ پر جو سابقہ نواب آصف الدولہ کے ہوگا غور کی گئی

اول شرط منظور ہوئی

دوم ایضاً

سوم ایضاً

چہارم ایضاً

پنجم ایضاً

ششم ایضاً

ہفتم ایضاً

حکم ہوا کہ عہدنامہ کا مقابلہ فارسی نقل سے کیا جائے اور اگر درست ہو تو دو نقول اسکی حسب ضابطہ تحریر ہو کر واسطے مہر کرنی اور دستخط بورڈ ہذا کے پیش ہوں اور بعد ازاں برسٹو صاحب کے پاس بھیجی جائیں کہ اسیطرح تصدیق یعنی مہر اور دستخط منجانب نواب کرا کر ایک نقل واپس کریں —

اور دو اقرارنامجات بھی برسٹو صاحب نے نواب سے لکھائے تھے منظور ہوئے

نمبر ۲۶

نمبر ۱

نقل مسودہ قولنامہ مہری نواب آصف الدولہ مرقومہ ۱۹ ماہ شعبان ۱۱۹۰ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۷۷۶ء

مین آصف الدولہ بہادر اقرار کرتا ہون اور یہ قولنامہ لکھدیتا ہون یعنی

مین نے اپنی والدہ سے تیس لاکھ روپیہ بابت قرضۂ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضۂ سابق کے کچھ نقد اور کچھ اسباب و جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ ورثہ پدری لیا اور اب کچھہ دعوی میرا اوسپر باقی نہین ہا یہ سب مین نے بوساطت افسران انگریزی کے لیا اور اب مطالبہ زیادہ اس سے ترک کیا اور یہ بھی مین وعدہ کرتا ہون کہ مین مزاحمت اپنی والدہ سے بہ سبب جاگیرات و گنجیات و بارہ دری و باغات وغیرہ و ٹکسال اودھ و فیض آباد کے جو اوسکو نواب تبرک نے دیا ہے نکرونگا اور اوسکے حین حیات اوسکو قابض ان سب پر رہنے دونگا اور جب تک میری والدہ زندہ رہے گی اوس وقت تک مین اوسکو ان سب کی نسبت دق نکرونگا وہ اپنی جاگیر مین اپنے ملازمین کی معرفت تحصیل زر کرین مین اونکو نہ روکونگا اگر میری والدہ حج کرنے جائین تو اونکو اختیار ہے جسے چاہین اپنی جاگیر وغیرہ مین بطور مہتمم چھوڑ جائین یہ کلیۃً اونکے اختیار مین ہے مین اسمین مزاحم نہونگا خواہ وہ یہان رہین یا حج کو جائین یہ سب جاگیر وغیرہ اونکے قبضے مین متصور ہون گی اور کوئی شخص اونسے مزاحم نہوگا جس کسیکو میری والدہ مہتمم جاگیر وغیرہ قرار دینگی اوسکی مین مدد اور حفاظت کرونگا اور جب وہ حج کو جائین تو اونکو اختیار ہے جس ملازم ذکور واناث کو چاہین اور جو اسباب چاہین اپنے ہمراہ لیجائین مین مزاحم اوسکا نہونگا اور مین کچھ دقت کسی قسم کا مطالبہ کر کے جواہر علیخان اور بہادر علیخان اور نشاط علیخان اور شکوہ علیخان اور تحویلدارنین کو نہ دونگا میری والدہ کو اختیار ہے اپنی جاگیر وغیرہ مین جو چاہین کرین وہ مالک ہین دربارب لحاظ رکھنے ان سب شرائط کے خدا اور اوسکے رسول اور دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم اور سرداران انگریزی کو گواہ دیتا ہون سرداران انگریزی اس قولنامہ مین شریک میرے ہین —

دیگر یہ کہ مین زر قرضہ اپنی والدہ سے طلب نکرونگا میرا کچھہ دعوی اب اوسپر نہین ہے اور مین ہرگز اس عہدنامہ سے انحراف نکرونگا اگر مین احیاناً خلاف ورزی اس عہدنامے کی کرون

تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ مین سرداران انگریزی کمپنی سے منحرف ہو گیا لہذا یہ قولنامہ مین سے لکھدیا کہ سند ہو۔

فہرست جاگیرات وغیرہ

سلون محال سالم
دوا ایضاً
پرسیدپور ایضاً
رتاہ ایضاً
سمروتہ ایضاً
تلوئی ایضاً
جائس مع عدالت وسائر محال سالم
کوڑہ ایضاً
ٹانڈا ایضاً

ایک مکان گورکھپور مین
نواب گنج مع دیہات دوسری جانب گھاگھرا کی محال سالم
اسمعیل گنج مع دیہات سے کروہی لکھنؤ
اسمعیل گنج واقع لکھنؤ
بارہ دری صوبہ داران
ٹکسال اودہ وفیض آباد
بیگم گنج وگولہ گھاٹ
وزیر گنج
باغ ہری سنگہ واقع اودہ مع زمین تین باغو نکے
عیش باغ واقع لکھنؤ
روضہ گھاٹ واقع لکھنؤ

بیگم باڑی مع بازار
باغ بہار الملک

نمبر ۲

نقل مسودہ قولنامہ مہری جان برستو صاحب منجانب کمپنی و سرداران انگریزی مرقومہ ۱۹ شعبان ۱۱۸۹
مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۷۷۵ ع

مین یہ شرط بطور قولنامہ دیتا ہون اور اوسپر مینے اپنی مہر منجانب کمپنی بہادر سرداران انگریزی کی ہے
نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ نے اپنی والدہ سے اپنا ورثہ پدری کا مبلغ
بتیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ حال او چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ سابق کچھ نقد اور باقی کا اسباب
اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ لیکر تصرف مین لائے اور فارغخطی جو نواب آصف الدولہ نے
اپنی والدہ کو دی وہ سند ہیگی میری مہر بھی اوسپر لگی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ امر کمپنی اور سرداران
انگریزی کے علم مین ہوا درباب جاگیرات وگنجیات و بارہ دری و باغات ٹکسال اودہ و فیض آباد
جو نواب مرحوم نے بیگم کو دیے تھے اونکے قبضے مین نواب آصف الدولہ مزاحم اوس سے نہو نگے
مگر تا مین حیات اوسکا قبضہ اور دخل بحال رکھینگے اور بیگم اپنے ملازمین سے روپیہ جاگیر وغیرہ کا
تحصیل کرے سرداران انگریزی ضامن تعمیل شرائط ہذا کے ہین کوئی مزاحم بیگم سے نہو گا
جب بیگم حج کو جائیگی کوئی سد راہ اوسکا نہو گا بیگم کل مالک اپنے لوگون کی ہے کوئی شخص
کسیطرح کا مطالبہ اوسکے خواجہ سرایون سے یا خدمہ سے نکرے گا اوسکو اختیار ہے اونکی
نسبت جو چاہے کرے۔
جب بیگم حج کو جائے تو وہ جسکو چاہے مہتمم اپنی جاگیرات وغیرہ کا چھوڑ جائے سرداران
انگریزی اسکے شاہد ہین۔
تفصیل جاگیرات وگنجیات وغیرہ وہی یہان بھی درج ہے جو نمبر اول کے آخر مین
درج ہے۔

نمبر ۲۷

نقل عہدنامہ گورنر جنرل جو ساتھہ وزیر کے ہوا بتاریخ ۱۹ استمبر ۱۷۸۱ء

نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ خان بہادر نے مکرر اور عین خواہش سے ظاہر کیا ہے کہ وہ خرچ برگیڈ و سواران واقفہ انگریزی مع اونکے ٹپالن اور دیگر صاحبان بنام بہاد سہ بندی وغیرہ کا جنکی تنخواہ وہ دیتا ہے اوس سے نہین دیا جاتا اور اکثر درخواست اس بارہ مین اور دیگر امور مین کی اور چونکہ دوستی اوسکی دوامی اور مستحکم بنسبت کمپنی کے ہے تو وہ مستحق ہر قسم کی اعانت اور سبکدوشی کا جیسے ہو سکتا ہے لہذا مین وارین ہیسٹنگ گورنر جنرل عماد الدولہ جلادت جنگ بہادر منجانب گورنر جنرل اور کونسل شرائط ذیل منظور کرتا ہون ۔ ۱۹۔ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء مطابق آخر رمضان ۱۱۹۵ھ

شرط اول

جو برگیڈ مستعار اور تین رجمنٹ سواران نواب کے فوج مین تھے وہ اب ۱۱۸۹ فصلی سے اونکے خرچ مین نہ رہین صرف میعاد ڈھائی مہینے کی دیجاوے جس عرصے مین وہ نواب کی حدود سے پار ہو سکتے ہین اس عرصے کی تنخواہ اور بقایا وغیرہ جو کچھہ ہوگا سب دیا جائیگا اور نیز دیگر صاحبان مع ٹپالن بندی باستثنار دفتر صاحب رزیڈنٹ جنکا خرچ بھی نواب دیتا ہے اب ۱۱۸۹ فصلی سے اوسکے ذمہ نرہین بقایا تنخواہ وغیرہ اوسکا دیا جاوے اور دو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجائیگی معنی اس شرط کے یہ ہین کہ سوا اوسقدر سپاہ کے جسکا وعدہ بنام بہادر برگیڈ کے نواب شجاع الدولہ مرحوم نے کیا ہے اور جنکی تنخواہ دو لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ ہے اور سپاہ کی تنخواہ نواب ندے آئین ایزادی ایک رجمنٹ سپاہ کی ہوگی جسکی ضرورت واسطے حفاظت دفتر اور خزانہ اور حشم صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنو کی ہے اور جسکی تنخواہ پچیس ہزار ماہواری قرار پایا ہے یہ رجمنٹ تین مہینے بعد تبدیل ہوا کرے اور یہ برگیڈ حسب مرضی نواب کوچ مقام کیا کرے گی جیسا عہدنامہ قرار دادہ نواب وزیر مرحوم مین درج ہے اور آخری شرط یہ ہے کہ اگر نواب کو ضرورت مدد زیادہ فوج کمپنی کی ہوگی تو اونکی تنخواہ وغیرہ اوس تاریخ سے شروع ہوگی جس تاریخ وہ عبور دریاے کرمناسا کرینگے اور اگر کمپنی کو ضرورت نواب کی فوج کی ہوگی تو جسقدر مقرر ہو جاوے گا اوس قدر ماہواری

اوسکو دیا جائیگا جب تک وہ خدمتگزاری مین حاضر رہینگے۔

شرط دوم

چونکہ انتظام ملک مین نواب کو نہایت دقت بواسطہ دقت فوجی وحکومت جاگیرداران ہوئی ہے لہذا اوسکو اختیار دیا جاوے کہ جسکو وہ مناسب تصور کرے اوسکی جاگیر ضبط کرے صرف یہ خیال رہے کہ جنکی جاگیرات کی بابت کمپنی ضامن ہے اگر اونکی جاگیرات ضبط کرے تو جسقدر آمدنی اوسکی جاگیر کی ہوگی اوسقدر نقد اوسکو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے دینا ہوگا۔

شرط سوم

چونکہ فیض اللہ خان نے بسبب شکست کرنے عہد کے حقوق حفاظت وحمایت گورنمنٹ انگریزی ضبط کرا دیے اور اپنی خودسری سے بہت دقت اور تکلیف نواب کو دیتا ہے لہذا نواب کو اجازت ہو کہ جب موقع وقت ہو اوسکی جاگیر ضبط کرکے اوسکو نقد روپیہ مشروطہ عہدنامہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر کے دیا کرے مگر جسقدر روپیہ دس ہزار فوج کا ہوگا جو اوسنے از روے عہدنامہ شرط سرانجام کرنے کا کیا تھا وہ روپیہ اوسکی نقدی مین سے منہا ہوکر حساب کمپنی مین تا قائم رہنے جنگ حال کے محسوب ہوگا۔

شرط چہارم

کوئی صاحب رزیڈنٹ فرخ آباد مین مقرر نہو اور صاحب رزیڈنٹ حال طلب کر لیا جاوے۔

شرط پنجم

جو عہدنامجات فیمابین انگریزان اور نواب شجاع الدولہ کے ہوے ہین وہ فیمابین فریقین معاہدہ حال تصدیق کیے جائین وہان تک کہ جہان تک موافق شرائط مذکورہ بالا کے ہون اور کوئی افسر یا فوج یا دیگر اشخاص نواب کے دفتر مین سے تنخواہ پائین صرف وہ جنکی نسبت اسمین شرط ہوئی ہے۔

دستخط وارین ہسٹینگ [مہر]

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط آئی ہے سب کرٹری ہنوربل بورڈ

نقل قولنامہ جو وزیر نے گورنر جنرل بہادر سے کیا

چونکہ درخواست نواب وزیر کی بلاکمی و تامل منظور ہوئی ہین اب مکرر وہ درخواست گزارش کرتا ہون کہ مین نے زبانی عرض کی تھی اور امید ہے کہ آپ میری تمام معروضات پر لحاظ فرماوینگے اور یقین ہے کہ انکی منظوری بلاتامل فرمائی جائیگی کیونکہ اونمین صرف آپکی مہربانی درکار ہے اور کمپنی کو کچھ تعلق اوس سے نہین ہے جب اس قدر کہ جو روپیہ نواب سے یعنی مجھے لینا ہے وہ کمپنی کو دیا جاوے —

مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جو تعداد نفری سپاہ ہندی و دیگر فوج کثرت سے ہوگئی ہی وہ کم کیجاوے اور ایک حد مقرر ہو جاوے اور اونکی تنخواہ آمدنی پرنہ دلائی جاوے بلکہ خزانہ سے نقد ملا کرے اور اوسکی تعداد نفری اوسیقدر ہو جسقدر روپیہ خزانہ سے مل سکتا ہو مگر چونکہ یہ امر بہت مشکل ہوگا جب تک کہ میرے خانگی اور علاقہ کے اخراجات جدا نہون مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ مجکو کچھ روپیہ مقرر ہوکر اخراجات خانگی کے واسطے ملا کرے اور باقی آمدنی علاقہ خزانہ عامرہ مین اوسکے اہلکاران کی معرفت رکھا جایا کرے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اوسکا ملاحظہ کیا کرین اور اوسمین سے اخراجات سپاہ و دفاتر ہوا کرین

اس صلاح سے مراد یہ نہین ہے کہ سالانہ ادائی سرکار مین تخلل واقع ہو بلکہ وہ یعنی ادائی قرضہ سابق و مطالبہ حال کمپنی ہر سال بتعداد مختلف دیا جائیگا —

دستخط و مہر نواب کے ہوئے اور ارادہ منظوری مطابق صلاح بالا ہوئی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط اے سے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

نمبر ۲۸

تحریر جو آصف الدولہ نواب اودہ کو ساتھ ۱۷۸۶ء مین ہوئی

منجانب ارل کورنوالس بنام وزیر مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۷۸۶ عیسوی

جو عہدنامہ فیمابین انگریزی کمپنی اور نواب شجاع الدولہ کے ہوا تھا اوسمین نفع طرفین ملحوظ رکھا گیا ہے اور وہی مطلب انکی اور کمپنی کی دوستی اور اتفاق مین ملحوظ رہا ہے پس جو اتفاق واسطے رفاہ اور بہبودی طرفین کی ہو اوسکو دوامی اور استدامی ہونا چاہیے اس سبب سے جیسے کہ میری تقرری واسطے انتظام امورات یہانکے ہوئی ہے میری نیت ہمیشہ متوجہ اسکی رہی ہے یہ اتفاق دوستانہ مضبوط اور مستحکم ہو —

چونکہ مین ملک کمپنی اور اپنے ملک کو یکسان تصور کرتا ہون تو حفاظت انکے ملک کی ضروری ہوئی اس سبب سے کہ وہ سرحدی ملک ہے اور اوسمین حملہ غیر ممکن ہے اور یہ حفاظت بخوبی بغیر مدد فوج کمپنی کے نہین ہوسکتی اسواسطے مین آپ کے روبرو ظاہر کرتا ہون وہ امور جو بعد غور و تامل بسیار میرے نزدیک مناسب ہین —

درباب فوج مقیم فتح گڑھ کے جسکی برخاستگی ازروے عہدنامہ مقام چنار سنہ ۱۷۸۱ع کی ہوئی ہر مین صلاح دیتا ہون کہ وہ برخاست نکی جاوے بلکہ وہان مقیم رہے مین یہ صلاح اسوجہ سے دیتا ہون کہ انکا ملک وسیع ہے اور جو فوج وہان مقیم ہوگی وہ انکے ملک کی حفاظت کے واسطے ضرورکار آمد ہوگی اگرچہ بالفعل کوئی فوج کسی کے ملک پر خیال مین نہین ہے مگر آخرکار حفاظت انکے ملک کی منحصر اوپر فوج موجودہ ملک کے ہوگی اور جبتک فوج انکی ملک مین رہے گی اوسوقت تک کوئی خیال فوج کشی بھی اونکے اوپر نکرے گا اور یہ امر ظاہر ہے کہ دلاوری اور قوت فوج کمپنی کی اکثر جنگ کا ہون مین آزمائی گئی ہے حتی کہ جب اونکے دشمن کی فوج اونسے بیس مرتبہ زیادہ بھی تھی تاہم اونکی قوت اور طاقت ظاہر ہوئی ہے اور برکت خدا سے وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر ور رہینگے اور فتحیاب ہونگے مگر چونکہ ہمیشہ واقعات جنگ مین شبہہ رہا کرتا ہے تو حزم اور عقل مقتضی اسکی ہے کہ ہر ایک تدابیر ممکن الوقوع عمل مین آوے تاکہ یقینی فتح ہماری طرف عاید ہو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ کچھ نسبت کمپنی کی فوج مین اور آپکی فوج مین نہین ہے اور یہ کہ بغیر مدد فوج کمپنی کے آپ کی حکومت اور آپکا ملک محفوظ نہین رہ سکتا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میری راے پر غور کرینگے تو آپ کو راستی میرے بیان کی معلوم ہوگی اور آپ قیام فوج کو منظور کرینگے جسکی دلاوری اور قواعد پر اعتبار کلی ہے بمقابلہ اونکے جو کچھ قواعد جنگ نہین جانتے اور مجھے شک نہین کہ آپ خرچ زائد فوج کارآمد کا

منظور کرینگے کیونکہ غرض اوسنے حفاظت ملک ہے اسواسطے مین بلاتامل صلاح دیتا ہون کہ آپ اوسقدر اپنی فوج کو برخاست کرینگے جسقدر رکھنی واسطے خرچ قیام اس زائد فوج کا رآمد کے ہوگا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ جسقدر روپیہ واسطے خرچ اس فوج کے ضروری ہے وہ آپکے ملک مین صرف ہوتا ہے —

اصل مطلب اس صلاح کا یہ ہے کہ آپکے ملک کی حفاظت کی تدبیر کامل ہو اور آپکو یقین اس امر کا ہوگا کہ ہماری حمایت کا فائدہ کیا ہے کیونکہ تمام ملک ہندوستان مین بکھیڑا فساد ہورہا ہے اور خرابی ہورہی ہے مگر آپکے ملک مین امن وامان جاری ہے میری اس صلاح کی تائید مین اور بہت سے دلائل قوی تر بیان ہوسکتے ہین مگر میری راے مین جسقدر مینے بیان کیا ہی اوسکا نتیجہ بھی کم نہین اور اوس سے آپ کی راے مین بھی میری صلاح قرین مصلحت ہوگی اسواسطے زیادہ طول دینا ضرورت نہین رکھتا —

میرا ارادہ مصمم یہ ہے کہ آپ کو تکلیف خرچ زائد اوس سے جو کمپنی کا باعث آپ کی دوستی اور حفاظت آپکے ملک کی ہوتا ہے ندی جاوے اور جو حساب میرے پاس ہے اوس سے واضح ہے کہ پچاس لاکھ فیض آبادی سکہ سولہ سنہ کا سالانہ خرچ ہوتا ہے اسی روپیہ مین وثیقہ نواب سعادت علیخان اور تنخواہ روہیلہ اور اخراجات رزیڈنسی منجانب گورنمنٹ ہذا کے شامل ہین الغرض میری تجویز اور نیت یہ ہے کہ تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا آپ سے زیادہ اوس پچاس لاکھ سے نلیا جاوے اور کسیطرح کا مطالبہ نہو —

اگر آپ بعد ازین زیادہ فوج کمپنی سے طلب کرینگے تو اوسکا خرچہ واجبی سوای اسکے آپ کو دینا ہوگا اور اگر کوئی ہر دو بر گیڈ یا رسالۂ سواران مین سے واپس طلب کی جائیگی یا زیادہ کمی فوج مین ہوگی مین اوسیقدر حساب واجبی کرکے کمی آپ کو دلاؤنگا بنظر اسکے کہ کوئی وجہ اختلاف راے دربابِ مطالب اس عہدنامہ کے باقی نرہے مین آپ کو اطلاع دہی ضروری تصور کرتا ہون کہ اگر کسی ضرورت پر کچھ تبدیلی اس فوج مین واقع ہو خواہ بازیادی یا کمی رسالہ و پیادگان کے تو یہ شرط مانع اوسکی نہوگی اگر کل فوج مین زیادہ کمی واقع نہو اور یہ بھی واضح ہو کہ اس تبدیلی کی عوض کچھ زیادہ آپ سے مطالبہ نہوگا —

ایک صاحب رزیڈنٹ جیسا اب ہے آپ کے دربار مین رہیگا مگر چونکہ یہ راے کمپنی بہادر
اور میرا ارادہ سب ہے کہ آپ کی حکومت مین کسیطرح کی مداخلت نکیجاے لہذا احکام تاکیدی اوسکے
نام جاری ہونگے کہ وہ مداخلت خود نکریگا اور نہ کسی رعایاے انگریزی کی طرف سے دعوی معاملات
مال وغیرہ کا یا کسی اور طرح کا بذریعہ حکم گورنمنٹ ہذا پیش کرائینگے حاصل کلام یہ کہ تمام انتظام
آپ کے ملک کا آپ کے اور آپکے اہلکاران کے سپرد رکھکر مین انسداد مداخلت غیر کرونگا اور
تاکہ یہ امر بلا بحث وقوع مین آوے مین صلاح دیتا ہون کہ آپ کسی یورپین کو اپنے ملک مین بغیر
میرے حکم تحریری کے رہنے ندین اور اگر مین کسیکو ایسی اجازت یا حکم دونگا تو اوسکی نقل
آپ کے پاس بھیجی جائیگی۔

اگر کوئی یورپین بغیر میری اجازت تحریری کے آپ کے ملک مین جاکر رہے تو آپ اوسکو
زبردستی اوٹھا دین اور اگر طلبی اوسکی ہو تو آپ صاحب رزیڈنٹ کے پاس جو منجانب کمپنی
رہیگا اوسکو بھیجدین۔

مین نے جو حالات گذشتہ ملاحظہ کیے اور آپ کی دوستی کا حال جو فیما بین آپکے اور کمپنی
کے ہے مشہور عوام ہے دیکھا تو مجھے حال ذیل لکھنا مناسب متصور ہوا کہ چند سال گذشتہ مین
آپ کے ملک کے لوگون نے خودغرضی سے اکثر استغاثہ گورنمنٹ ہذا کو کیے ہین جسکی سبب
بدنامی آپ کے انتظام کی ہوئی ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اسکا انسداد ہوا اور مین نے کچھ توجہ
اونکے استغاثہ پر نہین کی ہے مگر چونکہ دوستی باہم مشہور ہے لہذا آپ اگر انصاف کو کام مین لاوین
تو موجب نیکنامی اور شہرت طرفین کا ہے۔

درباب فرخ آباد کے شرط چہارم عہدنامہ جونار گڈھ کا لحاظ رہیگا اور انگریزی رزیڈنٹ
وہان سے اب خواہ بعد اختتام سنہ ۱۲۹۱ فصلی طلب کرلیا جائیگا اور بعد اوس سند کی وہ وہان نہ رہیگا
اور نہ دوسرا مامور ہوگا اس بارہ مین بسبب اسکے کہ اب تک مداخلت اس گورنمنٹ کی اوس ضلع کے
بندوبست مین تھی لہذا مین آپ کو اطلاع چند امور کی دینی مناسب اور ضروری تصور کرتا ہون اول یہ
کہ آپ لحاظ حقوق نواب مظفر جنگ کا رکھینگے اور اگر کسی وجہ سے انتظام امور فرخ آباد آپ کو کرنا
پڑے تو آپ وعدہ کرین کہ آپ آمدنی علاقہ مذکور سے روپیہ کافی واسطے گذران لائقہ نواب مظفر جنگ کے

علاوہ کردینگے اور چونکہ مادر و برادر مظفر جنگ اور دل دلیرخان اور دیپ چند دیوان سابق نے
وجوہ دوستی گورنمنٹ ہذا ظاہر کین ہین لہذا یہ امر ضروری ہے کہ کچھ گذارہ بلاواسطہ مظفر جنگ
اونکے واسطے تجویز ہو۔

یہ مشہور ہے کہ مظفر جنگ اونکو اپنا دشمن تصور کرتا ہی اور جو اعتبار کہ دلیرخان پر اس
گورنمنٹ کا ہے اسلیے اندیشہ ہے کہ اگر اوسکی حفاظت قرار واقعی نہوگی تو وہ مظفر جنگ کی
خفگی سے نقصان اوٹھائے گا لہذا مجھے امید ہے کہ آپ وعدہ کرین کہ پنشن خاص اون
لوگون کی مظفر جنگ کے خرچ مین سے اونکو بحوالہ معرفت صاحب رزیڈنٹ گورنمنٹ ہذا کے
دلوا دیا کرین۔

از روے حساب کے جو فیمابین انکے اور کمپنی کے ہے واضح ہوتا ہے کہ انکے
ذمہ بہت باقی ہے مگر حسب نیت مذکورۂ بالا مین نہین چاہتا کہ آپ کو تکلیف زیادہ دینے کی
ہو مگر جو ضروری اخراجات ہون اونکا ادا کرنا ضروری ہے مین اسواسطے صلاح دیتا ہون کہ اب
جس تاریخ سے یہ عہدنامہ قرار پائیگا اوس تاریخ کو تمام بقایاے تنخواہ فوج جو انکے ملک مین موجود ہے
اور خرچ رزیڈنسی اور نواب سعادت علیخان اور سرداران روہیلہ کا اور نیز زر بقایای مستر اندرسین
ادا کردین اور باقی جو کچھ رہیگا وہ کواغذ حساب سے حک ہوگا اور بطور قرضہ گورنمنٹ ہذا
ذمہ آپ کے تصور کیا جائیگا۔

جو مطالب کہ اسمین لکھے گئے ہین اونکے بارہ مین اکثر گفتگو حیدر بیگ خان سے بیان
آئی وہ آپ کا بڑا خیرخواہ ہے اور دوست سرکارین کا ہے اور چونکہ وہ آپ کے کل امور سے
بخوبی واقف ہے اور آپ کا معتبر ملازم اور وزیر اعظم ہے لہذا مین نے اوسکو مجاز قرار دینے
امور فوائد باہمی کا تصور کرکے بلاتامل اوس نے سب حال کہا ہے جو میری راے مین مناسب اور مفید
واسطے ترقی فوائد طرفین کے متصور ہوے اور اوس سے کہنا ہماری راے مین بمنزلہ آپکے ساتھ
کہنے کے ہے مگر تاہم چونکہ آپ کی منظوری بھی شرائط مقبولہ حیدر بیگ خان کی ضرور ہے
لہذا مین نے مناسب تصور کیا کہ علت غائی اوسکی تحریر مین درج کرکے باقی حال مفصل
حیدر بیگ خان آپ سے بیان کرینگے۔

اور آپ اطمینان رکھین کہ نہایت ایمانداری سے جمیع شرائط کی تعمیل بجانب حضور بلی چینی کرونگا۔

جواب نواب وزیر بنام ارل کورنوالس
موصولہ ۱۲۔ ماہ جولائی ۱۷۸۶ عیسوی

آپ کی دوستانہ تحریر کہ ہر حرف اوسکا قوت جان دوستی اور ہر لفظ اوسکا لوازمہ یکجہتی اور اتفاق صمیمی سے بھرا ہوا تھا ہنگام خوش مین پہونچکر باعث خوشی بے اندازہ کی ہوئی مضمون اوسکا یہ ہے کہ کمپنی کا ارادہ ہے اور آپ کا بھی یہ ارادہ مصمم ہے کہ میری حکومت اور انتظام مین مداخلت نہوگی اور رزیڈینٹ لکھنؤ کو حکم تاکیدی ہوگا کہ وہ نہ آپ مداخلت کرینگے اور نہ اور صاحبان اور شخص زیر حکومت آپ کے کسیطرح کا مداخلت کرنے پائیگا اور حکومت میرے ملک کی تعلق میرے اور میرے اہلکارون کے رہے گی اور مداخلت غیر بالکل مسدود ہوگی اور جو مکنون خاطر تھا وہ سب بیان کیا گیا تھا۔

نواب حیدر بیگ خان نے مفصل اون سب امور کا بیان کیا جو آپ کی مہربانی اور الطاف کے سبب باعث انکے بندوبست کرنے میرے امور کا ہوا مجھے نہایت خوشی اور خرسندی حاصل ہوئی مین کہ ہمیشہ اونکی نیک نیتی کے تصور مین خوش تھا اب اوسکے نتیجے دیکھکر خوش ہوتا ہون اور اسقدر شکر گزار ہون کہ اوسکی ایک شمہ بیان کرنے کے واسطے دفتر چاہیے۔ مشہور ہے کہ حین حیات نواب مرحوم مین اور اونکے انتقال کے وقت اور میری جانشینی اور حکومت کے ہنگام مین دوستی انگریزان کامل اور مستحکم اور بیر پا رہی ہے اور بعنایت ایزدی آیندہ یوماً فیوماً ترقی پر ہوگی۔

اسوقت مین ایسا رئیس کلان باعلم وباخبر باختیارات کل وحکومت کامل میرے ملک کے انتظام کے واسطے آیا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ ایسے رئیس کا ورود صرف میری خوش نصیبی سے ہوا اور مجھے امید قوی اور اطمینان کامل ہے تمام امور میرے موافق میری مرضی کے سرانجام پائینگے درباب جاری اور قائم رہنے فوج مقیم فتح گڑھ کے جو آپ نے بعظمت اور بزرگی تحریر فرمایا ہے کہ وہ مثل سابق قائم رہین مین نے بخوبی غور کیا اور سمجھا باوجودیکہ میرے ملک کا

پس صرف اس فوج کے سبب سال بسال ہوتا ہے اور بہبود جو سابق سرداران کے ساتھ اس بارہ مین خاص کر ہوے ہین اور جس طریق پر یہ معاملہ بعد گفتگوے بسیار طی ہوا ہے اوس سب سے آپ بخوبی واقف ہین مجھے امید بہتری اور بہبودی بہر حال آپکی توجہ سے ہے اور مجھے لازم آیا کہ اوسکا اصل اور مفصل بیان کرون مگر مین نے سنا ہے کہ آپ اسطرف تشریف لاتے ہین یہ میری عین خوشی قلبی ہے اور آپکی ملاقات سے مجھے نہایت خوشی حاصل ہوگی اسواسطے اس مطلب کو اوس وقت خوش پر منحصر رکھا اور یہ ضروری تصور کیا کہ اول انکی مہربانی حاصل کرون بعد ازان آپ از راہ مہربانی والطاف کے جو مشہور عام ہے اور باعث خوشی و آرام دل وہ تحریر فرمائین جو باعث میری بہبودی اور خوشی کا ہو اور آپکو بھی منظور ہو لہذا بنظر قائم رکھنے آپ کی خوشی اور رضامندی کے مین منظور کرتا ہون کہ جو فوج اب فتح گڈھ اور کانپور مین ہے وہ بدستور قائم رہے اور تنخواہ اپنے بھائی سعادت علیخان کی اور سرداران روہیلہ کی اور اخراجات رزیڈنٹی لکھنؤ اور دیگر صاحبان اور صاحب رزیڈنٹ ہمراہ مہاراجہ سیندھیا اور خرچ ڈاک وغیرہ بھی جو آپنے پچاس لاکھ روپیہ مقرر کردیا ہے کہ مین دیا کرون یہ بھی مجھے منظور ہے اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میرا خرچ اس پچاس لاکھ سے زیادہ نہوگا اور کسیطرحکا مطالبہ سوای اسکے نہوگا اور یہ بھی درج فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی ان دو برگیڈ مین سے یا رسالہ سواران واپس طلب کیے جاوینگے یا کمی زیادہ اس فوج مین ہوگی تو حسب خرچ کمی روپیہ کمی کا اس پچاس لاکھ روپیہ مین سے مجرا ہوگا مین یہ بھی منظور کرکے فرد فقط بندی ارسال کرتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیشہ مہربان اور عنایت فرما میرے حال پر رہین گے جسمین میری بہبودی اور آسایش کا باعث ہوگا۔

آپ کی تحریر مہربانی کے ہر امر کا جواب مین نے نہین دیا ہے اسوجہ سے کہ مین نے سنا ہے کہ آپ ضرور اس نواح مین تشریف لائینگے پس بروقت ملاقات ہر امر مین گفتگو دوستانہ کیجاے گی اب یہ خیال کرکے کہ آپ کے حکم کی تعمیل اور آپ کی رضا جوئی اہم مراتب دوستی تصور کرکے مین نے منظوری اپنی تحریر کی۔

درباب فرخ آباد کے آپ تحریر فرماتے ہین کہ وہ مثل سابق ماتحت میرے رہیگا اور

صاحب رزیڈنٹ جو وہان ہے وہ خواہ اوس وقت خواہ بعد اختتام سنہ ۱۱۹۴ فصلی کے برخاست ہوگا
اور بعد سنہ مذکورہ کے وہ وہان نرہے گا اور نہ کوئی اور بجاے اوسکے مامور ہوگا اور آپ حکم
دیتے ہین کہ مین مظفر جنگ سے مہربانی سے پیش آؤن اور اونکی حقوق کا لحاظ رکھون اور جس طرح
انتظام امور ضلع مذکور مناسب تصور ہو مین پنشن لائقہ واسطے نواب مظفر جنگ کے مقرر کرون
اور رباب والدہ اور برادر نواب مسمی دل دلیر خان اور راے دیپ چند دیوان سابق کے
جنھون نے خواہش لی نسبت گورنمنٹ اور کمپنی کے ظاہر کی ہے یہ ضرور ہے کہ کچھ گذارہ
اوسکا بلا واسطہ نواب مظفر جنگ کے مقرر ہوا اور چونکہ دشمنی نواب کی نسبت اونکے ظاہر ہے اور
بباعث اعتبار گورنمنٹ جو اوپر دل دلیر خان کے ہے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اوسکی حفاظت
نہوگی تو نسبت دشمنی کی مظفر خان سے اوسے تکلیف ہوگی مین اونکے واسطے کچھ گذارہ بر مظفر جنگ
کے زر پنشن مین سے مقرر کرکے معرفت صاحب رزیڈنٹ لکھنو کے اوسکو دلایا کرون ان سب امور مین
تعمیل آپ کے حکم کی کرونگا اور والدہ اور برادر دل دلیر خان اور راے دیپ چند کو معرفت صاحب
رزیڈنٹ کے گذارہ دلوایا کرونگا اور اونکی حفاظت مین رہونگا امید کہ تا دست داد ملاقات کے تحریرات
دوستانہ سے معزز او مسرور ہوتا رہون —

ملفوفہ

فرد قسط بندی روپیہ کمپنی بابت اخراجات فوج مقیم کانپور و فتح گڈھ و لکھنؤ اور تنخواہ نواب سعادت علیخان
و اخراجات صاحب رزیڈنٹ و دیگر صاحبان مقیم لکھنؤ خرچ ڈاک اور صاحبان ہمراہی مہاراجہ سیندھیا
دہ ماہ مارچ ۱۸۰۰ء لغایت ماہ فروری ۱۸۰۱ء مہر وزیر —

بماہ مارچ ۱۸۰۰ء .... [illegible] لکہ
بماہ اپریل .... [illegible] لکہ
بماہ مئی .... [illegible] لکہ
بماہ جون .... [illegible] لکہ
بماہ جولائی .... [illegible] لکہ

بماہ اگست — نقد — [illegible] لکہ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ . . . . [illegible] لکہ

[illegible] لکہ

بماہ ستمبر . . . . [illegible] لکہ

بماہ اکتوبر . . . . [illegible] لکہ

بماہ نومبر . . . . [illegible] لکہ

بماہ دسمبر . . . . [illegible] لکہ

بماہ جنوری ۱۸۳۶ء . . . . [illegible] لکہ

بماہ فروری　　نقد بمقام لکھنو — [illegible] لکہ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ　　[illegible] لکہ

[illegible] لکہ

کل میزان

[illegible]

ہنڈوی	نقد
[illegible] لکہ	[illegible] لکہ

یہ پچاس لاکھ روپیہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا ہوگا —

از حیدر بیگ خان موصولہ ۱۴ ماہ جولائی ۱۸۳۶ء

سابق مین مینے ایک عرضی مشعر حال اپنے پہونچنے کے مقام لکھنؤ ارسال خدمت کی ہے یقین کہ ملاحظہ مین گذری ہوگی اب جواب حضور کی تحریر دوستانہ کا منجانب نواب وزیر ارسال خدمت ہے اوس سے حال رضا جوئی حضور منجانب نواب وزیر واضح اور عالی ہوگا [illegible] اونکے امور مین از حد مہربانی ظاہر فرمائی ہے اور یقین ہے کہ آیندہ بھی وہی عنایات بنسبت اونکے مرعی رہنگی کیونکہ اوسکو نہایت توقع حضور کی ذات سے ہے —

ایک فرد قسط بندی در اخراجات فوج وغیرہ ملفوف خط نواب صاحب مرسل خدمت ہے اور مین ایک ہنڈوی ۱۴ اسقدر روپیہ کی جسقدر ریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا تھا کہ لغایت ماہ فروری ۱۸۳۶ء

فوج کو چاہیے بھیجتا ہون اور دو ہنڈوی بابت روپیہ جو شاہزادہ کو چاہیے اور بابت تنخواہ نواب سعادت علیخان
لغایت ماہ فروری ۱۷۸۷ء یہ سب ملاحظہ حضور مین گذرینگی —
زبسکہ مجھے سفر مین بہت عرصہ ہوگیا بانتظامی اکثر طریق کارروائی مین واقع ہوئی ہے
اور توقف اور تساہل بھی بیچ ادائے زرسرکار کے ہوگیا اور اب کہ مین یہان آگیا ہون اور وقت تردد
فصل وغیرہ کا ہے مین سرکار کے کام مین مصروف ہون اور بعون ایزدی اور عنایات حضور
ہر ایک امر کا انتظام ہوجاوے گا اور جو زر یافتنی کرنیل ہارپر صاحب اور دیگر صاحبان کا ہے
وہ جسقدر بعد تحقیقات لغایت آخر ماہ فروری ۱۷۸۸ء ہوگا ہنگام وجوب تک ادا ہوجائیگا —
روپیہ قسط بندی بابت اخراجات فوج وغیرہ ۱۵ ماہ مارچ ۱۷۸۷ء لغایت ماہ جون ۱۷۸۸ء
خزانہ سرکاری مین داخل ہوگیا اور آیندہ بعنایت ایزدی ماہ بماہ حسب قسط بندی ادا ہوتا رہے گا
امید کہ تحریرات عالی سے سرفراز ہوتا رہون گا —

ملفوفہ

ہنڈوی لکھی ہوئی کشمیری مل اور چھراج کی بنام شیو پرشاد و شیو شنکر داس
بابت بقایائے تنخواہ فوج مقیم کانپور و فتح گدہ و پٹالن لکھنؤ ۱۵ ماہ فروری
۱۷۸۸ء امین ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا روپیہ ہے —

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپیہ شاہزادہ امین روپیہ سکہ لکھنؤ ہے

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپیہ نواب سعادت علیخان بابت بقایای
لغایت ماہ فروری ۱۷۸۸ء امین سکہ لکھنؤ ہے —

نمبر ۲۹

عہدنامہ تجارت ساتھہ نواب آصف الدولہ کی ۱۷۸۸ء

عہدنامہ تجارت فیمابین چارلس اول کورنوالس نایٹ آف دی موسٹ نوبل ورڈ اوف دی

کارٹرگی از ہنوربل پریوی کونسل شاہ انگلستان لفٹنٹ گورنر افواج شاہی گورنر جنرل وسپہ سالار تمام ممالک و افواج شاہ انگلستان و ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان و ہندوستان وغیرہ منجانب ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر الممالک ہندوستان آصف جاہ نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ ۔

رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی گورنر جنرل اور نواب وزیر بہادر کے پاس اکثر استغاثہ تجاران کے جو فیمابین ممالک کمپنی و ممالک نواب وزیر تجارت کرتے ہین اس مضمون کی آئے ہین کہ اونکی بڑی دقت ہوتی ہے اور نقصان بھی اونکا بہت بباعث محصول سنگین جو اونکی اشیاے تجارت پر لیا جاتا ہے اور بغیر طریق تحصیل محصول مذکور ہوتا ہے لہذا لارڈ صاحب منجانب ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب وزیر بنظر رفع کرنے باعث استغاثہ اور ترقی بہبود ہر دو سلطنت کے شرائط ذیل منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ اون پر اور اونکے وزثا اور جانشینون پر قرین مقصود ہونگے ۔

شرط اول

فریقین معاہدہ دعوی بریت محاصل ہر ملک کا خواہ اپنے واسطے خواہ اپنی رعایا اور متوسلین کے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے نکرینگے ۔

شرط دوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ وہ رونہ مہر و دستخط اہلکاران بابت تمام اجناس کے جو اونکے ملک سے ممالک کمپنی کو جاوینگے مع اونکی قیمت کے جسکے مطابق اونکے ملک کا محصول اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس بھی اسیطرح اقرار کرتے ہین کہ اوسی قسم کے رونہ بابت تمام اجناس کے جو ممالک کمپنی یعنی اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ و اضلاع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جاوینگے مع فرد قیمت جسکے مطابق محصول اونکے ممالک مین اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے ۔

شرط سوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا جو ممالک کمپنی سے اونکے ملک مین آئینگے مطابق قیمت مندرجہ روئنہ عطیہ کمپنی کے لیا جائیگا اور رایٹ ہنوربل ارل کورنواس اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا ملک نواب وزیر سے اونکے ممالک مین آنیکے مطابق قیمت مندرجہ روئنہ عطیہ نواب وزیر کے لیا جائیگا۔

شرط چہارم

اجناس تجارت جو ممالک کمپنی سے ممالک نواب وزیر مین آئینگے اگر وہ براہ دریای گنگ آئین تو اونکا محصول بمقام پہونچکر یا پھولپور کے لیا جائیگا اور اگر براہ دریاے گومتی آئین تو بمقام گڑھ مبارکپور مین اور اگر دریای گھاگرا سے آئین تو مقام دوہری گھاٹ اور اگر براہ خشکی آئین تو مقام کہوی میدنی گنج چاند بیاب پور مئو یا مہاراج گنج مین اور اگر براہ سرکار گورکھپور آئین تو بمقام گھاٹ دریاے کنڈک یا مقام گورکھپور منجھولی یا چولوبارہ کے لیا جائیگا اور جو سوداگر یا شخص ہمراہ اسباب مذکورہ کے ہوگا اوسکو بروقت ادا کرنے محصول مندرجہ دفعات ذیل کسی مقام مذکورہ بالا مین ایک روپیہ تحصیلدار محصول سے مع مہر کچہری ملیگا اور اوسکی روسے اجناس مذکور کی بریت زیادہ طلبی اور مزاحمت آیندہ سے ہوگی پھر کمین وہ ملک نواب وزیر مین آمدورفت کرین اونپر اور محصول نہ لیا جائیگا۔

اور اجناس جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین خواہ از راہ تری یا خشکی جائیگا اوسکا محصول چوکیات مقررہ ضلع بنارس اور ضلع بہار مین لیا جاے گا اور روئنہ حسب مضمون بالا دیا جاے گا۔

فریقین معاہدہ اختیار تبدیل کرنے مقامات چوکیات تحصیل محصول پر جہان اونکو مناسب متصور ہو اپنے اختیار مین رکھتے ہین مگر اوسکی اطلاع بذریعہ اشتہار باہم کرتے رہا کرینگے۔

شرط پنجم

مانات آہن تانبا شیشہ اور اسباب آہنی تانبا و شیشہ طلا و نقرہ ابریشم خام پارچہ ریشمی پارچہ سوتی و پارچہ ریشم و سوت یعنی ٹسر جو مبالک کمپنی سے ملک وزیر مین آئے اوسپر محصول

دہائی فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ششم

نمک جو ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین آویگا اوسپر محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونہ عطیئہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

پنبہ جو جالون حیدرنگر اور مراوتی ناگپور یا کسی ملک دکن سے نواب وزیر کے ملک سے گذر کر ملک کمپنی مین آتی ہو اسکا محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت چھہ روپیہ فی من چھیانوی سیر کے نواب وزیر کو دیا جائیگا اور رونہ اسکا اوس مقام چوکی سے ملیگا جہان محصول لیا جائیگا وہی پنبہ جب ضلع بنارس مین آوے گی تو وہان دہائی فیصدی اوسی قیمت کے بموجب لیا جائیگا اور دہائی فیصدی اور جب وہ صوبہ بہار مین آئیگی بموجب اوسی قیمت کے جو اوپر مذکور ہوئی ہے اور اگر یہ روئی بنارس سے ہو کر نہ آوے گی تو ممالک کمپنی کی چوکی پرمٹ پر پانچ فیصدی اوسکا محصول لیا جائیگا۔

شرط ہشتم

پارچہ ریشمی اور پارچہ سوتی اور پارچہ مشروع یعنی ریشمی و سوتی جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین آوینگے دہائی فیصدی اوپر بموجب قیمت مندرجہ رونہ نواب وزیر لیا جائیگا اور یہی محصول مقام پرمٹ بنارس مین لیا جائیگا اگر وہ ضلع بنارس مین آئین گے اور جب کمپنی کے ممالک مین آئین گے تو تحصیلداران پرمٹ اوسکا رونہ بلا محصول واسطے گذر کرنے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین دینگے اور اگر اسباب مذکورہ بالا بغیر گذرنے ضلع بنارس سے ممالک کمپنی مین آوے تو دہائی فیصدی اول مقام پرمٹ ممالک کمپنی مین لیا جائیگا۔

شرط نہم

تمام اجناس جو شرائط مذکورہ بالا مین درج نہین ہین جب ایک ملک سے دوسرے ملک مین واسطے تجارت کے جائیگا اوسپر محصول پانچ روپیہ فیصدی اوس قیمت پر لیا جائیگا جو درج رونہ ہوگی جو رونہ اونکو اوس مقام سے ملا ہوگا جہاں سے وہ اول روانہ ہوے ہین

اگر اجناس ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین جائیگا تو اوسپر محصول ایک مقام جو کی مذکورہ شرط سوم مین لیا جائیگا اور اگر نواب وزیر کے ملک سے ممالک کمپنی مین جائیگا تو اول چوکی ضلع بنارس پر ڈھائی روپیہ فیصدی لیا جائیگا اور ڈھائی روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر اور اگر یہ اسباب ضلع بنارس ہو کر نہ آیا ہوگا تو کل پانچ روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر لیا جائے گا —

شرط دہم

اجناس جو اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ یا ضلع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جائیگا اور محصول اوسپر حسب شرح و طریق مذکورہ شرائط بالا لے لیا گیا ہو تو اگر وہ اجناس گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر اوس گنج کا محصول بھی لیا جائیگا مگر درصورتیکہ اجناس مذکورہ واسطے بیچنے کے دوسرے مقام بیرون ملک نواب وزیر کے گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر محصول گنج نلیا جائیگا اور نہ کوئی اور محصول اوسکے واسطے تحصیل ہوگا مگر رونہ جو اجناس کے ساتھہ ہوگا وہ فروشندہ سے لیکر اہلکار ریاست اپنے دستخط اوسپر کر کے خریدکنندہ کو دیگا اور یہ اجناس بلا کسی محصول یا مزاحمت کے ملک نواب وزیر سے گذر کرے گا اور اگر خریدکنندہ مذکور بہراہ اوس اجناس کو واسطے صرف کے کسی گنج مقام عملداری نواب وزیر مین فروخت کرے گا تو اوس گنج کا محصول اوسپر لیا جائیگا اوسیطرح اگر اجناس ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین جائیگی اور محصول معمولی شرح مذکورہ کی شرائط کی موافق اوسپر ادا ہوچکا ہے تو جس گنج مین وہ فروخت ہوگی اوس گنج کا محصول بھی حسب شرح مذکورہ لیا جائیگا اور یہ محصول گنج شرح سابق سے زیادہ نہوگا اور نہ کچھہ اوسپر بغیر رضامندی طرفین کے ایزاد کیا جائیگا —

شرط یازدہم

اگر کوئی مالگذار یا زمیندار یا مستاجر یا جاگیردار یا معافیدار کچھہ محصول ایسے اجناس پر لیگا جو ممالک فریقین معاہدہ سے آئے ہون اور اوسپر محصول معمولی ادا ہوچکا ہو اور روپیہ حاصل ہوچکا ہو تو ایسے مجرم سے واسطے اول مرتبہ کے بیس روپیہ فی روپیہ جو اوسنے تحصیل کیا ہو لیا جائیگا اور مرتبہ ثانی چالیس روپیہ اور اگر تیسری مرتبہ پھر جرم تحصیل محصول ناجائز اوسپر ثابت ہوگا تو اگر مجرم

مالگذار یا مستاجر ہے تو اوس سے سو روپیہ فی روپیہ لیا جائیگا اور اپنی مالگذاری یا مستاجری سے موقوف ہوگا اور اگر زمیندار یا جاگیردار یا معافیدار ہے تو اوسکی زمین ضبط ہوگی اور اگر کوئی اہلکار ریت سے زیادہ محصول جائز سے لیگا تو اول جرم کے واسطے اوسپر جرمانہ دہ چند رقم ناجائز سے کیا جائیگا اور نوکری سے برطرف ہوگا فریق مظلوم کی نقصانی کا معاوضہ اوس رقم جرمانہ سے کیا جائیگا اور فریقین معاہد کو اختیار حاصل ہوگا اوس رقم جرمانہ سے جسقدر کافی معاوضہ واسطے تکلیف اور وقت مظلوم کے مناسب متصور کرینگے اوسکو دینگے۔

شرط دوازدہم

منظور ہے کہ کوئی شخص ارادہ عمداً محصول ندینے کا کرے یعنی کہ [illegible] کے متصل آکر روانہ نلیکر ارادہ گذرنے کا کرے تو اوسپر دو چند محصول لگایا جائیگا اور اسی لحاظ سے فریقین معاہد وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملک مین حکم جاری کرینگے کہ ہر ایک شخص [illegible] از متصل آنے کسی چوکی کے محصول حسب مندرجہ شرائط بالا ادا کرکے روانہ حاصل کرے۔

یہ شرط متعلق محصول گنج کی نہین ہے اور محصول گنج حسب قاعدہ اور شرح مندرجہ شرط دہم جب اجناس گنج مین آئے گی تحصیل ہوگا۔

شرط سیزدہم

فریقین معاہدہ یہ امر اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ اجناس پیداوار علاقہ پر جو اونکے ملک مین صرف ہو اور اون اجناس پر جو اونکے ملک مین اور ممالک غیر ملک کمپنی و نواب وزیر سے آئین جو مناسب متصور کرین لیا کرین اور پیداوار کہن وغیرہ سوائے [illegible] کے جو ممالک کمپنی مین آئین نواب وزیر محصول حسب مندرجہ شرط ہفتم لیا کرینگے۔

شرط چہاردہم

اگر نزاع فیما بین تجاران ممالک فریقین معاہد کے پیدا ہو تو اوسکا فیصلہ اوس ملک کے رواج کے موافق ہوگا جس ملک مین مدعا علیہ رہتا ہوگا اگر مدعا علیہ ساکن ممالک کمپنی کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ وکیل یا مختار وزیر روبروے گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل کے پیش کرے اور بہادر ممدوح مقدمہ کو سپرد اوس تمام نے حاکم کے کرینگے جہان تک

دیتا ہوگا یا مدعا علیہ رہتا ہوگا اور اسیطرح اگر مدعا علیہ ساکن ملک نواب وزیر کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ منشی انگریزی کے روبروے نواب وزیر پیش کرے اور نواب جسں حاکم کو مناسب تصور فرمائینگے اوسکے سپرد مقدمہ واسطے فیصلہ کے کرینگے یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تحصیلدار یہ پٹ یا زمیندار یا کوئی اور شخص رعایاے سرکارین کا کوئی امر خلاف منشا کر ذمعنی عہدنامہ بسبب کسی تاجر کے کرینگے تو مظلوم کو اختیار حاصل ہوگا کہ حسب طریق مذکورہ بالا داد خواہی اپنی کرے۔

شرط پانزدہم

یہ عہدنامہ تعلق ضلاع روہیلکھنڈ اور کوتیار سے نہین رکھتا وہان نواب وزیر کو اختیار حاصل ہے کہ محصول شرح سابق تحصیل کرے یا بیشی یا کمی حسب مناسب او کمین کرے۔

شرط شانزدہم

نواب وزیر نے استدعا نواب فرخ آباد کی حاصل کی کہ اوسکا ملک بھی شامل اس عہدنامہ کے ہوا ور وعدہ کیا کہ جو نقصان اوسکا بابت واگذار کرنے محصول جداگانہ کے اوپر اجناس وکپڑے وغیرہ کے وپنبہ کے جو ملک اپنی مین آئے گی اور اجناس کی جو کمپنی کے ممالک سے آئے گی ہوگا وہ اوسکو دیا جائیگا لہذا علاقہ نواب مذکور بھی جہان تک منشا اس عہدنامہ کا ہوگا اوسی نسبت پر تصور کیا جائیگا جس صورت پر علاقہ نواب وزیر اس عہدنامہ کی رو سے ہی

شرط ہفدہم

اس عہدنامہ کی تعمیل یکم ماہ ستمبر آئندہ مطابق ۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۔۱ ہجری سے کے ہوگی یا اگر تصدیق اور سپردگی اسکی فریقین کو قبل اوسکے ہوئی تو اوسوقت سے تعمیل ہوگی تصدیق اور منظور بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۰۱ع ہوا

مہر
کمپنی انگریز بہادر

دستخط گورنر لواس

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط اچ ہے

سکرٹری گورنمنٹ

مہر فارسی

مہر بحروف بنگالہ	مہر بحروف بنگالہ

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

نمبر ۳۰

عہدنامہ جو نواب وزیر کے ساتھ بابت دینے تنخواہ ایک اور رجمٹ سواران کے کیا

ترجمہ عہدنامہ جو نواب وزیر سے ہنوبل گورنر جنرل بہادر سے بمقام لکھنو تاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۶ع کے کیا۔

گورنر جنرل بہادر نے نواب وزیر سے بیان کیا کہ عرصہ قلیل سے فوج کمپنی مین کئی رجمٹ سواران ولایتی وہندوستانی زیادہ ہو گئے ہین اور حسب الحکم کمپنی مدد نواب وزیر سے درباب ادائے اخراجات فوج مذکور چاہیئے اور نواب وزیر کو چونکہ اطمنیان کلی اور اعتبار کامل حاصل ہے کہ فوج کمپنی ہر وقت مستعد اور آمادہ حسب شرائط حفاظت ملک نواب وزیر ہی مقابلہ اوسکے دشمنان کے ہے لہذا شرط ذیل منظور ہوئی ہی یعنی

نواب وزیر ہر سال اصل خرچہ ایک رجمٹ ولایتی اور رجمٹ ہندوستانی کا دیا کریگا یعنی دو رجمٹ کا خرچ دیگا گو گورنر جنرل بالفعل تعداد خرچ ہر دو رجمٹ بیان نہین کر سکتے بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہوگا اور یہ روپیہ باقساط ماہواری ادا ہوگا اور قسط اول ماہ

جیسا کہ سنہ حال فصلی سے شروع ہوگی۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط این بی ایڈمنسٹن

مترجم فارسی گورنمنٹ

نمبر ۱۳۱

عہدنامہ ساتھ نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے ہوا ۱۷۹۸ء

چونکہ اکثر عہدنامجات باوقات مختلف فیمابین نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم اور نواب آصف الدولہ بہادر کے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کے قرار پائے ہین جنکی روسے مفاد ممالک طرفین مقصود لہذا نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور سرجان شور بارونٹ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر مداومت دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین کے جاری ہے اور بلحاظ مفاد باہمی جو اوسنے پیدا ہوتا ہے اب شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

صلح و دوستی و اتحاد جو اسقدر عرصہ دراز سے فیمابین سرکارین جاری ہے دوامی ہوگا دوست اور دشمن ایک کے اوسی ہیئت مین دوسری جانب سے گردانی جاوینگے اور فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ تمام عہدنامجات و اقرارنامجات سابق جو فیمابین سرکارین اب تک قائم ہین اور جو خلاف منشاء عہدنامہ حال کے نہون اس عہدنامے سے مستحکم ہونگے۔

شرط دوم

ازروے عہدنامجات سرکارین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی پر فرض ہے بمقابلہ تمام دشمنان کی حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کرین اور بنظر اسکے کہ عہدنامے کی شرائط بخوبی تعمیل ہون اور نیز بخیال حفاظت اپنے ملک کے انگریزی کمپنی نے اپنی فوج کو بہت ایزاد کیا ہے اور رجمنٹہاے جدید سوار و پیادہ ملازم رکھے ہین لہذا نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ ماوراے مبلغ چھپن لاکھ ستتر ہزار چھ سو اڑتیس روپیہ سالانہ کے جو نواب آصف الدولہ نے انگریزی کمپنی کو

دینا منظور اور قبول کیا ہے وہ مبلغ اونتیس لاکھ بائیس ہزار تین سو باسٹھ روپیہ اور بھی ادا کیا کرینگے یعنی کل روپیہ چھتر لاکھ ادا کیا کرینگے اور یہ روپیہ سکہ اودہ رائج الوقت ہوگا۔

شرط سوم

یہ روپیہ میں لکہ تاریخ ۲۱ ماہ جنوری ۱۸۰۱ء سے جس تاریخ نواب سعادت علیخان مسند نشین اودہ ہوا شروع ہوگا اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ یہ روپیہ حسب وعدہ حسب وجوب ہوگا بتعداد چھ لاکھ تینتیس ہزار تین سو اونتالیس پانچ آنہ چار پائی سکہ اودہ کے ماہ بماہ موجب فرد قسط بندی منسلکہ ادا ہوگا۔

شرط چہارم

جو بقایائے مبلغان حسب قرارنامجات سابق تا ۱۲ ماہ جنوری ۱۸۰۱ء ہوگا وہ فوراً ادا کیا جائے گا۔

شرط پنجم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ سالانہ گذارہ وزیر علیخان کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا دیا جائیگا اور اقرار کرتے ہین کہ یہ روپیہ باقساط ماہواری تعدادی بارہ ہزار پانچ سو روپیہ کمپنی انگریزی کو دیا جائے گا اور انگریزی کمپنی مذکور وزیر علیخان کو جب تک وہ اونکے ممالک مین رہے گا دینگے۔

شرط ششم

تنخواہ بیگم اور شاہزادگان بنارس کی تعدادی دو لاکھ چار ہزار روپیہ سالانہ اور پنشن فرخ آباد تعدادی تینتیس ہزار چھ سو اٹھتیس روپیہ رقم چھتر لاکھ روپیہ سکہ اودہ مذکورہ بالا مین شامل ہین

شرط ہفتم

گورنر جنرل سر جان شور بارونٹ منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ فوج انگریزی جو ملک اودہ مین واسطے حفاظت کے رہیگی ہرگز کم دس ہزار سپاہ ولایتی وہندوستانی سے نہوگی اسمین پیادہ وسوار وتوپخانہ سب ہونگے اور اگر کسیوقت ضرورت پر فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ وسوار وتوپخانہ ملک اودہ مین تیرہ ہزار سپاہ سے زیادہ کیجائیگی تو نواب

سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ جو سپاہ زیادہ تعداد مذکورہ بالا سے ہوگی اوسکا خرچ علاوہ دینگے اوسیطرح اگر فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ و سوار و توپخانہ ملک اودہ مین کسی ضرورت سے آٹھہ ہزار نفری سے کم ہوجائیگی توجسقدر اس تعداد سے کم ہوگی اوسقدر فوج کا خرچہ چھہتر لاکھہ روپیہ مین سے اونکو مجرا ملیگا۔

شرط ہشتم

چونکہ انگریزی کمپنی کے پاس کوئی قلعہ ملک اودہ مین نہین ہے اور نواب سعادت علیخان کو اطمینان کلی اوپر دوستی انگریزی کمپنی کے ہے لہذا وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ قلعہ الہ آباد مع تعمیرات و گھاٹ وغیرہ جو اوسکے متعلق ہین اور اوسقدر زمین جسقدر اونکو واسطے چاندماری وغیرہ کے مطلوب ہوگی دینگے اور انگریزی کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ذمہ دار نواب کی بابت محصول گھاٹ کے ہونگے اور نواب مذکور یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جسقدر روپیہ واسطے مستحکم کرنے اور مرمت کرنے قلعہ مذکور کے صرف ہوگا وہ بھی وہ دینگے بشرطیکہ تعداد اوسکی آٹھہ لاکھہ روپیہ سکۂ اودہ سے زیادہ نہوگی اور یہ روپیہ یا جسقدر حقیقت مین اوس سے کم صرف ہوگا دو سال مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے انگریزی کمپنی کو ادا کردینگے یعنی جسقدر ایک سال صرف ہوگا اوسقدر اوس سال مین دیا کرینگے اور نواب سعادت علیخان بہادر اوسی نظر سے یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ انگریزی کمپنی کو روپیہ واسطے مرمت قلعہ فتح گڈھ کے چھہ مہینے کے عرصہ مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے دینگے جو زائد از تین لاکھہ روپیہ نہوگا۔

شرط نہم

اگر واسطے بہتر حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کے یہ مصلحت ہو کہ چھاؤنی کانپور اور فتح گڈھ مین سے فوج کسی اور مقام مناسب پر جاوے تو نواب سعادت علیخان استرضا اپنی ظاہر کرتے ہین کہ وہ خرچ نقل مقام فوج یعنی خرچ راہ فوج اور صرف تعمیر چھاؤنی مقام مجوزہ کا دینگے۔

شرط دہم

چونکہ انگریزی کمپنی کا صرف کثیر بیچ قائم کرنے حق نواب سعادت علیخان کے ہوا ہے

بنظر اوسکے نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ بارہ لاکھہ روپیہ انگریزی کمپنی مذکور کو دینگے —

شرط یازدہم

چونکہ تقسیم تنخواہ فوج انگریزی کمپنی مقیم ملک اودہ منحصر اوپر ادا ہے بروقت اقساط شرط دوم وسوم عہدنامہ ہذا کے ہے لہذا نواب ممدوح اقرار کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ کرینگے کہ قسط بوقت ادا ہو لیکن اگر احیاناً خلاف کوشش و نیت نواب قسط بروقت ادا نہو اور باقی رہ جاوے تو نواب سعادت علیخان وعدہ اور اقرار کرتے ہین کہ وہ اسطرح کی ضمانت بابت ادا ے بقایا و اقساط آئندہ داخل کمپنی کرینگے جس سے اطمینان اوسکا ہوگا —

شرط دوازدہم

چونکہ از روی عہدنامہ جواب فیمابین نواب وزیر اور کمپنی کے ہوا ہے اور یہ ادائی بہت زیادہ ہوگیا اور دیگر اخراجات بھی نواب پر لازم اور فرض ہین لہذا بمقابلہ جمع و خرچ ملک یہ ضروری مقصور ہوا کہ اوسقدر کمی اخراجات متعلق دفاتر و ملازمین وغیرہ مین کیجاوے جسقدر ضروری اور مناسب متصور ہو پس اس باب مین نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کمپنی سے مشورہ کرکے اونکی رای کے مطابق اخراجات و صول کی کمی عمل مین آویگی —

شرط سیزدہم

چونکہ معاملات مالگذاری یعنی پولیٹکل نواب سعادت علیخان اور انگریزی کمپنی سے واحد ہین لہذا یہ ضرور ہے کہ جو تحریرات نواب سعادت علیخان اور رئیسان غیر کے ساتھہ ہو وہ باطلاع او رضا کمپنی کے ہوا اور نواب سعادت علیخان منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ کوئی تحریر بخلاف منشاء اس عہدنامہ کے اونسے ظہور مین نہ آویگی —

شرط چہاردہم

چونکہ شرائط مندرجہ عہدنامہ تجارت کے جو فیمابین سرکارین کے قرار پایا ہے اب تک قرار واقعی تعمیل سے ملک نواب وزیر مین نہین ہوتی لہذا منظور یہ ہوا کہ فریقین معاہدہ کوشش بلیغ اونکی تعمیل مین کرین —

شرط پانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی یورپ زاکو کسی نوکری پر اپنے یہان ملازم نرکھینگے اور نہ کسیکو اپنے ملک مین آباد ہونے دینگے بغیر مرضی کمپنی کے ـ

شرط شانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ گذارہ معقول واسطے شہور اولاد برادر یعنے نواب آصف الدولہ مرحوم کے مقرر ہوا و بخوشی ورضامندی اقرار کرتے ہین کہ وہ اونکی پرورش کرینگے ـ

شرط ہفدہم

نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے اور گورنر جنرل سرجان سور بارونٹ صاحب بہادر منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ تمام شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کالحاظ بایانداری اور مصروفیت تمام ہوگا اور دونون اقرار کرتے ہین کہ وہ خود اور اپنے ممالک اور رعایا مین اس عہدنامے کو اور تمام شرائط عہدنامہ کو جاری اور بحال رکھینگے اور تمام امورات سرکارین نہایت یکجہتی اور اتحاد سے طرفین مین سرانجام پاپا کرینگے اور نواب ممدوح کو کل اختیار اپنے امورات خانگی پر اور اپنے ملک موروثی پر اور اپنی فوج پر اور رعایا پر حاصل رہیگا ـ

فرد قسط بندی بابت ادای سالانہ

قسط	رقم
اول قسط ماہ جنوری تاریخ یکم فروری واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
دوم قسط ماہ فروری تاریخ یکم مارچ واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
سوم قسط ماہ مارچ تاریخ یکم اپریل واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
چہارم قسط ماہ اپریل تاریخ یکم مئی واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
پنجم قسط ماہ مئی تاریخ یکم جون واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
ششم قسط ماہ جون تاریخ یکم جولائی واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
ہفتم قسط ماہ جولائی تاریخ یکم اگست واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
ہشتم قسط ماہ اگست تاریخ یکم ستمبر واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
نہم قسط ماہ ستمبر تاریخ یکم اکتوبر واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]
دہم قسط ماہ اکتوبر تاریخ یکم نومبر واجب الادا ہوگی ـ	[illegible]

یازدہم قسط ماہ نومبر تاریخ یکم دسمبر واجب الادا ہوگی ۔ [illegible]

دوازدہم قسط ماہ دسمبر تاریخ یکم جنوری واجب الادا ہوگی ۔ [illegible]

کل سکہ روپیہ [illegible] لکہ

دستخط جان شور

مہر فارسی

ہمارے روبرو اسپر دستخط اور مہر ہوکر پانچ نقول دی گئین بتاریخ ۲۱ ماہ فروری ۱۷۹۸ع

دستخط جی بسدرت ریذیڈنٹ

دستخط این بی ایڈمنسٹن مترجم فارسی

نمبر ۳۲

اقرارنامہ جو نواب سعادت علیخان نے بضمانت کمپنی بہو بیگم والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم کے ساتھہ بتاریخ ۲۔ فروری ۱۷۹۸ع نواب وزیر سعادت علیخان کے دلمین ادب اور لحاظ بہو بیگم صاحبہ کا منقوش ہے اور اوسکو اطمینان کلی اونکی اعانت اور امداد کے وقت پر ہے لہذا وعدہ کرتے ہین اونکا ادب اور لحاظ بدرجہ نہایت کیا کریگا اور ہمیشہ کوشش اونکے آرام اور آسایش مین کیا کریگا ثبوت اس نیت کی نواب وزیر منظور کرتا ہے کہ بہو بیگم صاحبہ پنشن سا[illegible] اور خرد محل کی دیا کرین اور اس پنشن کی جائداد مین محال گونڈا اونکو دیا جاتا ہے اور واسطے زیادہ وضاحت نواب کے دلی ادب اور لحاظ بنسبت بہو بیگم صاحبہ کے وہ اسپر بھی رضامندی اپنی دیتا ہے محالات اودہ چہم راٹ منگلسی جو متصل فیض آباد قیام گاہ قدیم بہو بیگم صاحبہ کی واقع ہے شامل اونکی جاگیر کے کی جاے اور اس اقرارنامے کی تعمیل کے بابہ مین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ضامن ہین لہذا بشہادت اس امر کے نواب نے اپنی مہر اور گورنر جنرل بہادر نے اپنے دستخط اسپر کردیے ۔

نمبر ۳۳

عہدنامہ فیمابین مہتمم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر

مبارز جنگ درباره شامل کرنے واسطے ہمیشہ کی بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر بابت مبلغ ذمہ رسالانہ جو وزیر کو دینا ہے

چونکہ عہدنامہ جو اب میان نواب وزیر اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی جاری اور قائم ہے اوسکی رو سے کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ حفاظت ملک نواب وزیر بمقابلہ اونسکے دشمنان کے کرینگے اور واسطے اسکے کہ کمپنی تعمیل اس شرط کی کرسکے نواب وزیر پر از روے عہدنامہ مذکور فرض ہے کہ وہ کمپنی کو ہمیشہ چھہتر لاکھہ روپیہ سکہ اودہ سال بسال دیا کرے اور یہ بھی اوسیر اوسی عہدنامہ سے واجب آیا ہے کہ جسقدر فوج سواے شرائط عہدنامہ کمپنی کو اوسکی حفاظت کے واسطے ضرورت ہوگی اوسکا خرچ نواب وزیر دیگا اور چونکہ مصلحت وقت یہ قرار پائی کہ روپیہ ایسے طور پر قرار دیا جاے جس سے اطمینان اداے صرف فوج وغیرہ مقصود ہو اور اوسمین وہم کمی و بیشی کا باقی نرہے اور کمپنی کو اطمینان کلی اوسکے ادا ہونے کا بروقت وجوب حاصل ہو لہذا عہدنامہ ذیل جسمین دس شرطین ہین فیما بین ہز اکسلنسی موسٹ نوبل مارکیوس ویلسلی کی پی گورنر جنرل امورات ملکی و جنگی قوم انگلستان جو ملک ہندوستان مین بوساطت ہنوربل ہنری ویلسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ جنکو اختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر درباب تقرری عہدنامہ نواب وزیر سے منجانب و بنام گورنر جنرل حاصل ہین فریق اور نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ فریق ثانی منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشین کے درباب اسکے قرار پایا کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر کے بابت سالانہ گذشتہ اور دیگر رقومات جو ابذمہ نواب کے بالعوض کمپنی کے عہود حفاظت کے باقی ہین دیے جائین —

شرط اول

نواب وزیر از روے اسکے علاقجات ذیل دیہی ملک کے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بالعوض سالانہ اور اخراجات ازدیادی فوج اور شپن بنارس و فرخ آباد کے دیتے ہین جنکی آمدنی کی تعداد ایک کروڑ تینتیس لاکھہ روپیہ مع خرچہ تحصیل کے ہے —

تفصیل جمع

چکلہ کوڑہ و چکلہ اٹاوہ —

کہر وغیرہ —

فرخ آباد وغیرہ —

کیسری گڈھ وغیرہ —

اعظم گڈھ وغیرہ — اعظم گڈھ موناتھ بھجن —

گورکھپور وغیرہ وبٹول — گورکھپور وغیرہ

بٹول —

صوبہ الہ آباد وغیرہ —

چکلہ بریلی آصف آباد کیلپوری —

نواب گنج کہلی وغیرہ —

محال وغیرہ باستثنا تعلقہ ارول —

کل جمع سکہ لکھنؤ ایک کرور

محالات مذکورہ بالا اوس نیت پر آنریبل کمپنی کو دیے گئے جس صورت پر وہ سنہ ۱۲۰۶ فصلی مین ماتحت عاملان سے تہے پس کوئی دعوی نسبت دیہات یا قطعات زمین کے جو سابق شامل یا علیحدہ محالات مذکور سے ہو گئے ہون نہوگا۔

شرط دوم

جو سالانہ ازروے شرط دوم عہدنامہ ۱۷۹۸ء کے نواب وزیر نے کمپنی کو دینا منظور کیا تھا جسکے عوض اور بالعوض اخراجات ایزاد فوج کے یہ علاقہ دیا گیا اب واسطے ہمیشہ کے موقوف ہوگیا اور نواب اب ادائے اخراجات ایزاد فوج سے جو بروقت ضرورت واسطے حفاظت اودھ اور اوسکے تعلقات کے ہوگی (خواہ حفاظت ملک جو اب علاقہ کمپنی مین یا

شامل ہو اور خواہ جو باقی نواب کے پاس رہا ہے ہو، ہوئی ہوگی ۔

شرط سوم

ہنوزیبل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جو ملک نواب وزیر کے پاس باقی رہا ہے حفاظت بمقابلہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک وہ کرینگے بشرطیکہ یہ امر گورنمنٹ انگریزی کے اختیار مین رہے کہ جہان اونکو ضرورت معلوم ہو وہان اپنی فوج علاقہ نواب وزیر مین رکھین اور یہ بھی شرط ہے کہ نواب چار بٹالین پیادگان کی اور ایک پلٹن نجیب اور میواتیون کی اور دو ہزار سوار اور تین ہزار گولہ انداز تک اپنے ملازم رکھین اور باقی فوج کو برخاست کردین باستثنائے اوس قدر مسلح چپراسیون کے واسطے تحصیل مالگزاری کے ضروری متصور ہون اور تھوڑے سے سوا اور نجیب کے جو عاملان کے ہمراہ رہینگے ۔

شرط چہارم

ایک ڈیٹیچمنٹ انگریزی فوج کا اور تھوڑا توپخانہ ہمیشہ نواب کی اردلی مین رہے گا ۔

شرط پنجم

تاکہ اصل منشا اور معنی شرط اول و دوم و سوم و چہارم عہدنامۂ ہذا کی واضح ہون یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جو ملک سپرد ہوا ہے وہ بعوض سالانہ اور تمام اخراجات کے جو کمپنی سے بیچ حفاظت ملک وغیرہ نواب وزیر کے ہوتے تھے دیا گیا ہے پس آیندہ اب کچھ مطالبہ بباعث اخراجات کے جو ہنوزیبل کمپنی کا بیچ فراہم کرنے فوج کے واسطے رفع کرنے حملہ یا روکنے توہم حملہ دشمن غیر کے ہوگا یا بسبب ڈیٹیچمنٹ فوج انگریزی کے جو ہمراہ نواب کے رہیگا یا بابت اوس فوج کے ہوگا جو بروقت ضرورت واسطے فرو کرنے سرکشی یا بدانتظامی کے فراہم ہوگی یا واسطے صرف کسی مقام چھاونی کر ہوگا یا بباعث کمی آمدنی علاقہ سپرد کردہ کے بوجہ آفات ارضی و سماوی یا جنگ یا کسی اور وجہ کے ہوگا خزانہ نواب پر نہوگا ۔

شرط ششم

جو علاقہ از روے شرط اول عہدنامہ ہذا کے ممالک کمپنی مین شامل کیا گیا ہے وہ کلیتہً زیر انتظام اور حکومت کمپنی مذکور کے اور اونکے افسران کے رہے گا اور ہنوزیبل ایسٹ انڈیا کمپنی

اس تحریر سے ذمہ کرتے ہین کہ قبضہ اوس علاقے کا جواب بعد سپردگی علاقہ کے رہیگا پاس نواب اور اوسکے ورثا کے رہیگا اور اونکے یعنی نواب اور اوسکے ورثا کی حکومت اوسمین بلا مزاحمت ہیگی اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام بذریعہ اپنے اہلکاران کرینگے جس سے بہبودی رعایا اور حفاظت جان و مال باشندگان مقصود ہوگی اور نواب ہمیشہ حسب ہدایت او رصلاح افسران ہنوبل کمپنی کے کاربند ہونگے۔

شرط ہفتم

علاقہ سپرد شدہ حسب شرط اول عہدنامہ ہذا افسران ہنوبل کمپنی کو شروع سنہ ۱۲۰۹ فصلی سے جو مطابق ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۱ء کے ہوگا دیا جائیگا اور نواب اوسوقت تک زرسالانہ اور صرف ایزادی فوج انگریزی اپنے خزانہ سے دینگے جب تک افسران انگریزی بخوبی قبضہ ملک سپردشدہ کا اہلکاران نواب سے نپاوینگے اور کمپنی ابعد پانے قبضہ ملک سپرد شدہ کے کچھ نواب سے کچھ مطالبہ نکریگی۔

شرط ہشتم

فریقین معاہدہ بنظر قائم کرنے ایسی رسم تجارت فیمابین ممالک سرکارین کے جس سے فائدہ رعایا ے جانبین متصور ہو اقرار کرتے ہین کہ ایک صلحنامہ تجارت جداگانہ قرار دیا جاے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ جہاز رانی دریائی گنگ مین اور دیگر دریاہاے سرحدی ممالک طرفین مین بلا محصول اور مزاحمت ہوا کرے یعنی کسی کشتی سے بیچ دریاے گنگ اور دیگر دریاہاے سرحدی جانبین مین مزاحمت نہوگی اور نہ وہ واسطے طلبی محصول کے روکی جائیگی اور نہ اوس کشتی سے محصول طلب ہوگا جو فریقین معاہدہ کے ملک مین کسی مقام پر اس نیت سے قیام کرین کہ وہ اپنا اسباب وہان نہ اوتارینگے مگر یہ سرکارین کو اختیار حاصل رہیگا کہ اوس اجناس پر جو اونکے ملک مین آئیگا یا اونکے ملک سے جائیگا محصول کی تعداد رواج اور نرخ حال سے زیادہ نہوگا لین اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ جو شے ملک نواب مین واسطے صرف فوج مقیم علاقہ سپرد شدہ کے خرید کیجائیگی اوسکی نسبت دعوی مستثنا ہونیکا پیش نکیا جائیگا اوسوقت مین بھی جب شی مذکور افسران کمپنی کو دیجائیگی۔

شرط نہم

تمام عہود عہدنامجات سابق جو بابت قائم کرنے اور متفق کرنے رسوم دوستی و اتفاق کے فیمابین کارہیج ہی بہین قائم رہینگے اور تمام شرائط عہدنامہ ۱۷۹۸ عیسوی کے جو فیمابین گورنر جنرل سرجان شور صاحب منجانب ہنوبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر کے ہوے ہین اور اس عہدنامے سے منسوخ نہین ہوئے وہ سب قائم اور جاری رہینگے اور اونکی تعمیل طرفین پر فرض ہوگی ۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ دس شرطکا معرفت ہنوربل ہنری ویلسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ صاحب کے باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر کے ساتھہ نواب وزیر کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ ع مطابق دوم ماہ رجب ۱۲۱۶ ہجری کے قرار پاکر منعقد ہوا ۔

دستخط ویلسلی

مہر سعادت علیخان

مہر
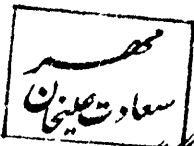
تصدیق اسکی گورنر جنرل بہادر نے بمقام اب دریاے گنگ متصل بنارس بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۰۱ ع کے کی ۔

دستخط این بی ایڈمنسٹن
سکرٹری گورنمنٹ سکرت اور پولیٹکل ڈپارٹمنٹ

نمبر ۳۴

یادداشت نتیجہ گفتگو فیمابین ہزاکسلنسی یعنی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور نواب وزیر بتاریخ ۱۵ ماہ فروری نواب وزیر نے ایک کاغذ پر چند درخواست لکھکر پاس گورنر جنرل بہادر کے واسطے منظوری کے بھیجا اور گورنر جنرل بہادر نے بعد غور و تامل جوابات مناسب ہر ایک درخواست کے درج کر کے واپس کیا بعد ازان نواب وزیر نے بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور چند جوابات گورنر جنرل اور اپنی درخواست کی ترمیم چاہی اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور بروقت ملاقات گفتگو مساعدہ مین

زبانی بیان آئی اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض درخواست اس کاغذ کی بالکل موقوف کیجائین اور درخواست
سوم کے جواب گورنر جنرل مین حسب درخواست نواب وزیر ترمیم کیجاے اور اسی گفتگو مین نواب وزیر
نے بجواب گورنر جنرل بہادر جو اوسکی دوسری درخواست کے جواب مین اس مضمون کی تھی کہ نواب وزیر
کوئی شخص بطور وزیر واسطے اجراے کار معمولی ملک مقرر کرین بیان کیا کہ وہ اپنے پسر ثانی مرزا احمد علیخان
نامے کو اوس کام پر مقرر کرنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے اس گفتگو مین یہ بھی مناسب تصور کیا
کہ بیان اون عقاید کا کیا جاے جو ممد قیام وثبات دوستی واتفاق سرکارین مقصود تھے اور جو موافق
نتیجہ عہدنامہ جو فیمابین ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر کے تاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء تھی اور بنظر اسکے کہ
آیندہ کسیطرح کا شک وشبہہ درباب مطالب ونتیجہ اس تحریر وگفتگو کے باقی نرہے گورنر جنرل بہادر نے
ماحصل مضامین گفتگو جو فیمابین اونکے اور نواب وزیر کے ہوے تھے تحریر کرکے اپنے دستخط
اور مہر اوسپر کرتے ہین اور اپنے سکرتری پولٹکل ڈپارٹمنٹ کو جو اس تمام گفتگو مین پاس اونکے
موجود تھے اور جو ترجمہ گفتگو ہی طرفین یعنی نواب وزیر اور گورنر جنرل کے ہر ایک کی زبان مین
فریقین کو سمجھاتے جاتے تھے ہدایت کی کہ وہ بھی اپنے دستخط اس کاغذ پر کرین۔

درخواست	جواب
کوئی شخص جیسا اب تک ہوتا ہے آیندہ محافظ اور حمایتی کسی شخص کا نہو تا کہ بقایا اوسکے واجبی ہمارے کے طریق وصول مین سد راہ نہو بلکہ بخلاف اسکے وہ یعنی صاحب رزیڈنٹ سرکار کو مدد بیچ تحصیل بقایا مالگزاری کے دین اگر صاحب رزیڈنٹ کی خواہش یہ ہو کہ وہ کسی مقدمے مین منع کیا جاہین تو اونکو لازم ہے کہ مجھے خلوت مین اوسکا ذکر کرین اور چونکہ میری نیت ہرگز نہین کہ بے انصافی ہو لہذا یا تو مین صاحب رزیڈنٹ کو اوس مقدمہ سے آگاہ کرونگا اور یا وہ مجھے	اسمین عذر نہین ہے اور اسکا لحاظ رہے گا نواب وزیر صاحب رزیڈنٹ کے پاس اطلاع حال ودلائل اور اسناد وثبوت راستی معاملہ کے بھیجا کرین

قائل کرونگے اگر وہ مجھے قائل کر دینگے تو مین
سب نمایش اونکے معاملہ سے کنارہ کرونگا
اور کسی پڑنا اتفاقی راے ہمارے کا اظہار نہوگا
عدالتہاے باقاعدہ جسمین میری اپنی غرض
بالکل متعلق نہین ہوگی صرف واسطے جاری
کرنے شرع محمدی کے اور داد رسی دعاوی اوجہی
کے اور حفاظت جان ومال رعایا مقرر ہونگی
پس یہ لازم ہے کہ ہر ایک شخص اونکی متابعت
کرے —

یہ فعل نہایت عقل اور دانائی کا ہے اور بہت
مناسب ہے —

اور اگر کوئی خلاف وزیری اونکی حکومت کی
کرے یا اونکی حکومت منظور نکرے تو افسران
کمپنی امداد کرکے اونکے حکم کی تعمیل کراوین
مین نواب بیگم صاحبہ کو اپنا بزرگ جانتا
ہون اور میری عین خواہش یہ ہے کہ اونکی توقیر
اور مرتبہ اور اونکی آسایش ایزاد ہو —
مجھے کچھہ تعلق اونکی جاگیر کی آمدنی اور پیداوار
سے نہین ہے اور نہ کسی اور جاگیردار کی مگر
حکومت عدالت بعد تصفیہ تنازعات و داد دہی
مظلومان اور تعمیل کرانا دیوانی و فوجداری کے
سزا دیگا اور دیگر مقامات متعلق داد دہی کے
میرے حکم کے بموجب شہر لکھنؤ اور فیض آباد
مین ہونے چاہیین اور اسیطرح تمام جاگیرات

نصفت دہی جاگیر بیگم صاحبہ مین زیر حکم نواب کے
رہے گی اور ملازمین بیگم صاحبہ اوسکے مطیع
رہینگے اور حکومت عدالتہای نواب کی بذریعہ
قوت انگریزی تعمیل ہوگی —

مین بھی کیونکہ یہ امور متعلق بادشاہ کے ہوا کرتے ہین
جسکا کام یہی ہوتا ہے کہ ظلم اور زیادتی نہونے
دے بیگم صاحبہ کے آدمیون کو نچاہیے کہ ایسے
معاملات مین مداخلت کرین اسواسطے حکومت
مین شرکت غیر ممکن ہے خود بیگم صاحبہ کی نیکنامی
اسی مین ہے کہ وہ مجھسے ایسے معاملات مین اتنا
نکیون بیان کردیا کرین تاکہ حسب مرضی اونکے بموجب
میرے اہلکارون کے وقوع مین آیا کرے
اب تک یہ حال رہا ہے کہ اکثر خونریزی اور فساد
فیض آباد مین اور نواب بیگم صاحبہ کی جاگیر مین
رہا کرتا ہے اور میری تحریر اور تقریر پر کچھ خیال
بیگم صاحبہ نے نہین کیا بیچ عہد سلطنت میرے
برادر مرحوم کے دقیقہ تنازعات جاگیر متعلق سرکار
کے تھا ان امور سے میری حکومت

مین چاہتا ہون کہ گورنر جنرل بہادر ازراہ مہربانی
داراب علیخان کو طلب فرماوے اور میری خواہش
یہ ہے کہ سواے جاگیر کے اور جو جائداد مثل
زمین اور بازار و باغ سرکار بکثرت اہلکاران بیگم صاحبہ
نے بلا استحقاق اور بغیر موجودگی سند ضروری
کے چار سال کے عرصے سے لے لیے ہین
(اس حال سے میر منشی صاحب اور مولوی غلام قادر خان
منشی موصوف اور دیگر معتبرین مثل الماس علیخان
اور داراب علیخان اور اونکے وکلا بخوبی واقف ہین

نواب گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین کہ تمام مقدمات
جو فیما بین نواب اور بیگم کے ہین اونپر لحاظ
کامل ہوگا اور معاملہ اسطرح فیما بین اونکے طے
کرایا جائیگا جو عقائد انصاف اور عدل ابد دوامی
پر پیش ہوگا۔

اور تصدیق اسکی کر سکتے ہین اور سابق خود بیگم صاحبہ
سے اقبال اسکا کیا تھا اور اس حال و اقبال کو
تمام اہلکاران معتبرین سرکار مثل جیسکہ ساہو وغیرہ
جانتے ہین اور اونکے کوائف سے تفصیل اسکی
جائداد کی حاصل ہو سکتی ہے اور اس جائداد
کے لے لینے سے میرا نہایت نقصان متصور
ہے خصوصاً ایسے وقت مین کہ جب مین کل
ایک ذرہ بھی نقصان کا نہین ہو سکتا مجھے
واپس ملے اور جو نفع اس جائداد کا اونکو وصول
ہوا ہے وہ بھی واپس مجھے دیا جاوے تاکہ
میری نقصان کا معاوضہ ہو اور یہ امر مطابق
اقرار بیگم صاحبہ کے ہے اور مین چاہتا ہون
کہ گورنر جنرل بہادر حکم بنام جنرل ہنری ویلی صاحب
اوپر مراتب مندرجہ ذیل کے صادر فرمائین۔

میرے ملک کے مفرور کو پناہ نہ دی جاوے بلکہ جب مین طلب کرون مجھے ملجائین وہ نہ ملک سے خارج کیے جائین۔

تمام مجرم حوالہ ایک دوسرے کے کیے جاوینگے مگر رعایا سے سرکارین جنکی نسبت کوئی جرم عائد نہوگا اونکو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین بلا مزاحمت سفر کرین اور جہان چاہین آباد ہون

اگر کوئی متوسلین سرکار ہذا درخواست مستاجری تمام بقایاے حال یا جوانیدہ باقی سرکار کے

علاقہ سپرد شدہ مین وہی اوس سے تحریر لکھائی جاوے
کہ مستاجری اوسکو اس شرط سے مل سکتی ہے
اگر وہ ثابت کرے کہ وہ باقیدار سرکار نہین ہے

رہے گی اوسکے واسطے ایک میعاد مقرر کیجاے
اور تمام باقیدارون سے اقرار لکھائے جائین
کہ میعاد مقررہ مین باقی ادا کرین۔

اگر ہمارے عامل جنکی زمین علاقہ سپرد شدہ
مین ہے وہ سرکار کے باقیدار ہین یا تو معتبری
اونکے ذمہ کے روپیہ کی ہو جاے اور یا
عاملان مذکورین ہمارے سپرد کیے جائین
تا کہ زر باقی واجبی رو سے ہم وصول کر کے
اونکو رہا کرین اور جب وہ اپنا حساب کتاب
ہمسے طے کر لین بعد اوسکے سر ویسلی صاحب
کو اختیار ہے اونسے اپنا معاملہ جسطرح چاہین
کرین۔

کسی عامل نواب کے ساتھ علاقہ سپرد شدہ مین
معاملہ نہین ہوا۔

اگر باغات اور دیگر جائداد سرکاری
اوس علاقے مین واقع ہے جو بابت مصارف
فوج کے دیا گیا ہے اور جائداد مذکور مالگذاری
سے جدا ہے جیسے مثلاً اب بنارس مین
ایک جائداد میرے قبضے مین ہے مین چاہتا
ہون کہ لارڈ صاحب حکم اس مضمون کا صادر
فرمائین کہ اسطرح کی جائداد واقعہ علاقہ مذکور سپرد
ہمارے آدمیون کے کیجاے ایک فہرست
اس طرح کی جائداد اور باغات وغیرہ کی
داخل کیجاے گی۔

کوئی جائداد اس قسم کی جسکا ثبوت حسب اطمینان
نواب وزیر لارڈ صاحب کو دینگے وہ البتہ
اوسکے ملازمین کے سپرد کیجاے گی۔

مین سنے اضلاع معلومہ واسطے مصارف

احکام اسکے مطابق صادر ہونگے —

فوج کے صرف بہ نیت رضاجوئی لارڈ صاحب سپرد کیے ہین اور یہ امر ہمکو مناسب معلوم ہوا جب ویلسلی صاحب آئے ہمکو خوشی خاطر اور تعمیل حکم لارڈ صاحب ضروری متصور ہوا پس اب اس مضمون کے احکام جاری ہون کہ کوئی شخص مساجد اور مقابر اور امام باڑہ وغیرہ سے جو علاقہ سپردشدہ مین واقع ہین متعرض اور مزاحم نہون اور کوئی اونکو خراب اور مسمار نکرے —

ایک وعدہ ہوا تھا کہ جو روپیہ الہ آباد کے گھاٹ پر لگے گا وہ سرکار کو دیا جاے گا عرصہ اب چار برس کا گذرتا ہے اور ہر چند متواتر تحریرات اس بارہ مین صاحب رزیڈنٹ کو بھیجی گئین مگر آج کی تاریخ تک کچھہ نہین دیا گیا اس سے ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہے احکام صادر ہون کہ حسب وعدہ روپیہ دیا جاے —

اس حساب کے طے کرنے کو حکم صادر ہوگا

مسٹر ویلسلی صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ عہدنامہ بھیجا جائیگا مگر اب تک میرے پاس نہین آیا لارڈ صاحب یا مسٹر ویلسلی صاحب کو یاد دہی کرتا ہون کہ وہ بھیجدیا جاے —

عہدنامہ مرسل ہوچکا ہے —

نواب وزیر چاہتے ہین کہ اونکا فرزند مرزا احمد علیخان وزیر واسطے انصرام کارریاست

گورنر جنرل بہادر مطابقت راے اس سے کرکے تقرری مرزا احمد علیخان کو منظور کرتے ہین —

کے مقرر کیا جاوے۔

عنایات گورنر جنرل بہادر سے مجھے امید ہے کہ گورنر جنرل بہادر میرے روبرو مراتب مذکورہ بالا صاحب رزیڈنٹ کو تفہیم فرماینگے اور حکم دینگے کہ اوس مطابق کام کیا کرین اور لارڈ صاحب یہی حکم صاحب رزیڈنٹ کو دینگے کہ بعد اونکے روانگی کے وہ میری روانگی کی نسبت کچھ تساہل یا حرج نکرینگے بلکہ امداد طیاری سامان سفر مین کرینگے۔

حسب درخواست نواب وزیر کے احکام اور اطلاع مراتب بالا کی روبرو نواب کے صاحب رزیڈنٹ کو دی گئی تاریخ ۲۴ ماہ فروری۔

اب نواب گورنر جنرل بہادر اون مراتب عامہ کا بیان کرتے ہین جنکے مطابق رسم اتفاق اور مراسلات فیمابین سرکارین کہ بعد اذین زیب اجرا پائیگا۔

از روے شرائط عہدنامہ جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نواب وزیر کے جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ء کے قرار پایا ہے نواب وزیر کی حکومت کلیۃً درمیان علاقہ باقیماندہ کے مقرر ہوئی ہے اور اوسکے اپنے اہلکار اور ملازم کاربردار رہینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ نواب کی حکومت اوسکے علاقہ باقیماندہ مین قائم کرادینگے اور اوسکے اہلکاران کی معرفت انتظام ملک کرادینگے اور گورنر جنرل بہادر اس سے ہرگز انحراف نکرینگے نواب وزیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے ملک باقیماندہ مین ایسا انتظام کریگا جس سے

بہبودی رعایا مقصود ہوا و جس سے حفاظت
جان و مال باشندگان ظہور مین آ سے اور
یہ انتظام نواب وزیر کے اہلکاران اور ملازمین
کی معرفت ہوگا۔
نواب وزیر نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ
وہ ہمیشہ مطابق صلاح اور نصیحت افسران ہونربل
کمپنی کے کارروائی کرینگے۔
اسواسطے بیچ قائم کرنے انتظام نیک
درمیان علاقہ باقیماندہ کے اور نیز بیچ تمام
امور متعلقہ انتظام علاقہ مذکور اور رعایا کا زدائی
اور انتظام کے نواب وزیر حسب صلاح گورنمنٹ
انگریزی کے اور مطابق اونکی نصیحت کے کام کرینگے
یہ نصائح اور صلاح ہمیشہ نواب وزیر کو بطریق
صلاح دوستانہ اور اعتبار اور لحاظ باہمی سے
دیجائیگی جب کبھی کسی امر عظیم مین صلاح خاص
گورنر جنرل بہادر کی درکار ہوگی اور ضرورت وقت
ایسی ہوگی کہ اونکی تحریر پر ادران نواب وزیر کو
جلدی کرنی ہوگی تو گورنر جنرل صلاح جو
گورنمنٹ انگریزی کی اس بارہ مین ہوگی براہ
راست بذریعہ تحریر یا بذات خود دینگے۔
صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنو بطور وکیل
گورنمنٹ انگریزی ہے اور واسطے تحریرات
باہمی بیچ تمام مقدمات کے ہوگا۔

اسواسطے صاحب رزیڈنٹ بیچ عام طرز
کارروائی کے نواب وزیر کو صلاح جو گورنمنٹ
کی ہوگی بنام گورنر جنرل دیا کرینگے اور جن مقدمے
مین صاحب رزیڈنٹ صلاح دینگے وہ بطور صلاح
گورنر جنرل بہادر متصور ہوگی —

یہ صلاح صاحب رزیڈنٹ تمام مقدمات معمولی
مین حسب احکام عام یا خاص گورنر جنرل بہادر
کے دیا کرینگے —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب کو صلاح
یکدلی او یکجہتی سے دیتے رہین اور کوشش تمام اتفاق
نواب کے ساتھ اجرا کے کارمین کرین اور نواب
کے ساتھ اتفاق رکھینگے اور انکے اہلکاران کی
معرفت اون تدبیر کا جو مطابق صلاح
گورنمنٹ انگریزی قرار پائے مین بیچ اون مقدمات
کے جنمین ضرورت اعانت گورنمنٹ انگریزی کی
یا امداد فوج انگریزی کی ہوگی اونمین حسب ضرورت
وقت اعانت اور امداد کیجاوے گی —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب وزیر
کی نسبت تمام امور مین بدرجہ غایت تعظیم اور
اتفاق اور لحاظ کے ساتھ پیش آئین اور تمام
امور مین اوسکے ساتھ دلی اتفاق اور دوستی
رکھین اور کوشش کرکے اوسکی حکومت کو قیام
اور استحکام دین —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ہرگز کسی امر
متعلقہ علاقہ باقیماندہ مین بغیر اول مشورہ کرنے
نواب وزیر سے یا اوسکے اہلکاران کو دست انداز
نہوں اور صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ مشورے
مین نہایت رازداری کیا کرین اور جب تک کوئی
امر مشورے مین قرار نپائے اوسوقت تک اوسکے
افشا نہونے مین بحد بلیغ رکھین —
بموجب ان عقائد کے گورنر جنرل بہادر کو
امید ہے کہ نواب وزیر بموجب صلاح اور مشورے
صاحب رزیڈنٹ کے کام کرینگے اور چونکہ کوئی
امر دقت طلب یا مشکل فیمابین گورمنٹ انگریزی
اور نواب وزیر کے باقی نہین رہے اسواسطے
گورنر جنرل بہادر کو امید یقینی ہے کہ آیندہ کچھ
دقت اجرائے امور مین واقع نہوگی —

دستخط ویلی

مہر گورنر جنرل

دستخط این بی ریڈمیس
سکرٹری گورمنٹ
سکرت اور پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ

نمبر ۳۵

چونکہ تکرار اور نزاع فیمابین رعایائے ہنوربل کمپنی اور رعایائے حکومت نواب وزیر کے
درباب حدود اونکے دیہات کے اور قبضہ زمین دریا برامد اور جزائر کے جو دریائے سرحدی

ممالک سرکارین مین پیدا ہوتے ہین واقع ہوتی ہے لہذا بنظر فیصلہ کرنے اور رفع کرنے ایسی تکرار اور نزاع کے حال اور استقبال مین یہ عہدنامہ فیمابین نواب وزیرالممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور اوسکے ورثا اور جانشین کے اور میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ منجانب رایٹ ہنوربل گلبرٹ لارڈ میٹو کے جو شاہنشاہ انگلستان کا ایک موسٹ ہنوربل پریوی کونسل مین سے ہین اور گورنر جنرل تمام ممالک ہندوستان منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہین اور اونکے ورثا اور جانشینون کے قرار پایا

شرط اول

ہر ایک جزیرہ یا قطعۂ زمین جو باخرسنہ ۱۲۱۲ فصلی تعلق علاقۂ سپردشدہ سے رکھتے ہونگے گورنمنٹ انگریزی سے متعلق رہین اور ہر ایک جزیرہ یا قطعہ زمین جو تعلق علاقہ باقیماندہ سے رکھتے ہونگے وہ متعلق وزیر کے رہینگے کوئی جزیرہ جو دراصل کسی علاقہ سے متعلق ہوگا اور طغیانی دریا سے غرق مین آئیگا اور بعد فرو ہونے طغیانی کے پھر ظاہر ہوگا وہ اوسی علاقے سے متعلق تصور کیا جائیگا جس سے وہ دراصل تعلق رکھتا تھا گو اوسکی ہیئت تبدیل ہوگئی ہو اور تمام جزائر اور قطعات زمین جو سرحد پر ہونگے اور جو جسکے متعلق وقت مذکورۂ بالا ہین ہونگے اوسی کے متعلق تصور کیے جائینگے —

شرط دوم

اگر کوئی دریا یا ندی سرحد علاقجات سرکارین پر واقع ہوگی اور اپنی جگہ چھوڑدیگی اور جسکی حد مین وہ مدین یا برامد اوس سے پیدا ہوگی وہ زمین اوسی سرکار کی تصور کی جاوے گی جسکا علاقہ اوس کنارے پر ہوگا جس سے دریا دور ہوگیا ہوگا گو کیسا ہی نقصان اوس سرکار کا ہو جسکے علاقہ مین دریا چلا گیا ہو

شرط سوم

تمام جزائر جو دریا کے سرحد مین پیدا ہونگے یا سنہ ۱۲۱۲ فصلی سے پیدا ہوے ہین وہ اوسی سرکار کے متعلق تصور کیے جائینگے جسکے علاقہ سے دریا اون جزائر تک پایاب ہوگا اور اگر دریا دونون طرف یکسان ہوگا تو وہ اوس سرکار کے تصور ہونگے جنکے علاقے سے کہ مین وہ کسی مقام پر شامل یا نزدیک ہونگے —

شرط چہارم

درحالیکہ آیندہ دریاے سرحدی کی دہار تبدیل ہوجاے یعنی اگر دھار دریاے مذکور کی دونون جانب جزیرہ کے سابق عمیق بھی اب پایاب ہوگئی ہو اور دوسری جانب عمیق ہے تو اس حالت مین حق اوسی سرکار کا جزیرہ مذکور پر پہونچیگا جسکے علاقہ کی جانب دریا پایاب ہوگیا ہوگا اور یہی قاعدہ درباب شمول اور نزدیکی جزیرہ کے مرعی رہیگا یعنی جسکے علاقہ کے شامل یا نزدیک ہوجاے گا اوسکا استحقاق پہونچیگا اور چونکہ تحقیق کرنا عمق یا فاصلہ کنارہ دریا کا جزیرہ دریا برآمدہ سے مقتضی اسکا ہے کہ کوئی وقت واسطے دریافت اس حال کے معین ہو لہذا فریقین منظور کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وقت تحقیقات اور تصفیہ ایسے امور کا شروع فصل ربیع قرار دیا جاے ۔

شرط پنجم

اگر کسی وقت مین درحالیکہ دریاے سرحدی بہت پیچ کہا کر روان ہوتا ہو اور اس پیچ کے سبب کہین زمین بباعث بالکل ترک کرنے کنارے کے برآمد ہو تو یہ زمین کا لیہ اوسی سرکار کی تصور کیجاے گی جسکے علاقہ مین یہ زمین شامل ہوگئی ہوگی گو کسیقدر نقصان فریق ثانی کا اس سے متصور ہو ۔

شرط ششم

جو کچھ شرائط مذکورہ بالا مین منظور ہوا ہے وہ صرف اس نظر سے ہوا ہے کہ تکرار اور تنازعات آیندہ درباب اوس قسم کی زمین کے جسکا ذکر شرائط مذکورہ مین ہے مسدود ہون اور کچھ تعلق حقوق زمینداری سے نہین رکھتا ۔

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا بمقام لکھنو بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۱۲ء مطابق ۲۸ ماہ ذیحجہ ۱۲۲۶ھ کے قرار پایا اور میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے ایک نقل اوسکی فارسی اور انگریزی مین کرکے مہری اور دستخطی اپنی نواب وزیر کو دی اور اقرار کیا کہ عرصہ تیس روز مین ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی وہ اونکو دینگے پھر یہ نقل اونکی

دستخطی اور مہری کو واپس لیجاویگی۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر رزیڈنٹ

مہر سعادت علیخان

اس عہدنامہ کو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تصدیق اور منظور کیا

نمبر ۳۶

اقرارنامہ نواب وزیر ملک اودہ مرقومہ ۱۲۔ ماہ جولائی ۱۸۱۴ء

دوستی اور اتفاق جو اسقدر استحکام اور خوشی طبیعت سے فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ بہشت نصیب اور ہنوربل کمپنی گورنمنٹ کے جاری اور قائم ہے اونکو ثابت اور سالم سمجھکر بلاد غدغہ تصور کرنا چاہیے اور تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات مجاریہ کلیۃً مشروط اور منظور نواب وزیر کے ہونگے اور ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم پابند شرائط اور اقرارنامجات مذکورہ کے رہینگے اور بفضل الہی شرائط اور عہدنامحابت مذکور کی تعمیل تا یوم القیام ہوا کرے گی۔

مہر اور دستخط بتاریخ ۱۲۔ ماہ جولائی ۱۸۱۴ء مطابق ۲۲۔ رجب ۱۲۲۹ھ نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نواب مالک اودہ ہوے اور بثبات ناصر نواب نے تاریخ مذکور دو نقل کراکر عماد الدولہ افضل الملک میجر جان بیلی صاحب بہادر دام اقبالہ رزیڈنٹ دربار لکھنؤ کو دیدیے۔
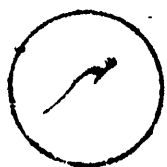
دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر

نقل قرارنامہ جو نواب وزیر ملک اودھ کے ساتھ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۱۴ع ہوا

دوستی اور اتفاق جو بقدر استحکام اور خوشی طبیعت کے ساتھ فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے جاری رہی ہے اسیطرح اور اسی استحکام سے بلا در عمد فیمابین فرزند و جانشین نواب مرحوم نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور ہنوربل کمپنی کے جاری رہینگی اور عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیمابین نواب وزیر مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے قائم ہوئے ہیں وہ سب حرفاً حرفاً جاری اور قائم رہینگے اور رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوربل کمپنی ظاہر کرتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی عہود اور شرائط مذکور کو اپنے اوپر فرض التصور کرتے ہیں اور عہود و شرائط مذکور تا یوم القیام قائم اور جاری رہینگے

مہر اور دستخط رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر بمقام مونگیر واقع صوبہ بنگالہ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۱۴ع کے دی گئی ۔

دستخط میرا | مہر

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر

دستخط جارج سونڈن

پرائیویٹ سکرٹری گورنر جنرل

نمبر ۳۷

مہر بیگم

گواہان

مہر بو بوسد بچن

مہر داراب علیخان

یہ عہد یعنی دیانت نامہ نواب بہو بیگم دختر موتمن الدولہ اسحاق خان مرحوم زوجہ نواب شجاع الدولہ مرحوم و والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم بنام گورنمنٹ ہنوربل کمپنی جسکا وعدہ بابت حفاظت اور امنیت

نواب مسطورہ اور اوسکے عزیزا اور لواحقان سے کے بدین مضمون مدت سے قائم ہے یعنی
میری جاگیر مکانات جائداد اور اسباب ہر قسم کا تاحین حیات میرے میرے قبضہ اختیار میں
رہیگا اور مجھے ہی صرف اختیار اوسکے صرف کرنے کا بیچ پرورش اور پرداخت اونکے جو
میرے عزیز ہین اور میرے وابستہ و رشتہ دار و خواجہ سرا و خدمہ وغیرہ ہین حاصل رہیگا جس طرح
مجھے مناسب معلوم ہوا اوس طرح اوسکو صرف مین لاؤن مگر بخیال اسکے کہ زندگی چند روزہ ہے اور
بنظر اسکے کہ آیندہ کا بندوبست تا ہونے حی القائم و صحیح النفس و احقل ضرور لہذا مین تمام جائداد
و اسباب نقد و جنس ظروف و جواہرات وغیرہ جو اب میرے قبضے مین ہین لعدادی وقیمتی سترلاکھ
روپیہ حسب بند علاحدہ مہری و دستخطی میرے حوالہ بطور امانت گورنمنٹ انگریز بہادر کمپنی کے کرتی ہون
اور بعد اسکے تا ایام زندگی میرے پاس جمع ہوگا اوسکا بھی اختیار گورنمنٹ مذکورہ کو دیتی ہون
اور اس غرض اور نیت سے کہ اہالیان گورنمنٹ مذکور بنظر دوستی قدیمہ جو اونھون نے بنسبت میرے
میرے حین حیات مرعی رکھی ہے وہ میرے بعد بھی مرعی رکھکر محافظ میرے اور ان تمام
لوگون کے ہونگے جو میرے عزیز اور برادر یا ہمشیرہ زادہ اور رشتہ دار اور خواجہ سرا اور متوسلین ہین
اور اونکی جاگیرات اور تنخواہ نقدی فرداً فرداً کی اور اونکے ورثا کی میرے ذاتی روپیہ کی آمدنی
سے قائم اور جاری رکھینگے اور بمقدار جسقدر مین نے علحدہ فرد منسلکہ مہری مین درج کی ہے تاکہ
اس ذریعہ سے اونکو مستغنی الاحتیاج رکھین —

ماورا اسکے گورنمنٹ انگریزی میرے رشتہ داران اور متوسلان مذکورین کی حفاظت بخلاف
ظلم و زیادتی غیر کرینگے اور اونکی اعانت بیچ قبضہ اون مکانات اور باغات اور بازار اور دوکان وغیرہ
کی کرینگے جو میرے حین حیات مین اونکے قبضے مین ہونگے اور اسکا بھی لحاظ رکھینگے کہ کوئی
شخص اونکو یا اونکے ورثا کو تکلیف اونکے مقبوضات کی نسبت ندین اور چونکہ میرے ایماندار ملازم
داراب علیخان ناظر نے اور دیگر ملازمین و خواجہ سرایان و متوسلان ہماری سرکار نے ہمکو اب تک
رضامند رکھا ہے اور آیندہ بھی تاحین حیات ہمارے ہمکو خوش اور رضامند رکھینگے لہذا مین
چاہتی ہون کہ اونسے کچھہ مطالبہ نکیا جاوے اور نہ اونسے کچھہ حساب کتاب لیا جاوے صرف یہ امر ہو
کہ بعد میرے فوراً اونسے حسب الحکم میری تمام جائداد نقدی و اسباب مذکورہ بالا جو جناب میرے

قبضے مین ہے اور بعد ازین میرے پاس جمع ہوگا ہنوربل کمپنی کو دلوادین اور اسکا تمام جائداد وغیرہ کا حساب وہ بایمانداری دینگے۔

ماسواے رقوم پرورش مندرجہ فرد منسلکہ کے میرے ملازم داراب علیخان کو تین لاکھہ روپیہ سکہ واسطے تعمیر میرے مقبرے کے اور ایک لاکھہ روپیہ واسطے نذرانہ کربلا اور نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ کے دیا جائے اور اوسکے صرف مین اختیار اوسکا ہے اور چونکہ وہ ایماندار اور راست کردار ہے لہذا وہ روپیہ مذکور کو بیچ امور مذکورہ مین صرف کریگا اور واسطے صرف بالانہ مقبرہ مذکور کے دیہات پرگنہ چھپرا ٹھہ جنکی آمدنی دس ہزار روپیہ سکہ ہے دیے جائین اور جو کچھہ آمدنی مین بچے وہ صرف خیرات غربا اور صاحب ایمانون کے صرف مین آئے جو مقبرہ مذکور مین رہتے ہون تاکہ بہ تہ دل وہ وہان رہین۔

زر تنخواہ میرے عزیزان اور برادر یا ہمشیرہ زادہ و خواجہ سرایان و بوبو و خدمہ و دیگر متوسلین وقت پر میری جاگیر کی آمدنی سے اور میری ذاتی جائداد کی آمدنی سے داراب علیخان کو دیا جائے اور وہ زر مذکور کو اونمین تقسیم کردیگا اور اوسکی سفارش اور بیانات نسبت اونکے جس قسم کے ہون اوس مطابق اونکا لحاظ کیا جائے اور بعد تمام کرنے اور دینے تنخواہ وغیرہ مذکورہ بالا کے اور دینے رقوم مذکورہ بالا کے جو کچھہ فاضل میری جائداد مین سے نقد و جنس ہے اوسکا اختیار کل گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو ہے جو چاہین کرین اور جسطرح چاہین اوسے صرف مین لائین۔

مگر چونکہ چند میرے واسطہ دار و رشتہ دار جنکا ذکر فرد منسلکہ مین درج ہے قابض جاگیرات و نقدی وغیرہ عطیئہ سرکار غیر کے ہین اور یہ جاگیر وغیرہ اونکی وفات پر بخلاف رسم میری سرکار کے ضبط ہوجائیگی تو یہ امر گورنمنٹ انگریزی ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ بعد دینے تنخواہ وغیرہ مندرجہ فرد تفصیل کے اسقدر روپیہ اپنے حیز امکان مین رکھین کہ وہ کافی واسطے پرورش دوامی اون رشتہ داران اور واسطہ داران پس ماندگان کے ہو جنکی جاگیر وغیرہ بعد وفات ضبط ہوگی تاکہ کوئی میرے متوسلین وغیرہ مین سے محتاج ہوکر خوار نہو۔

مہر

بیگم

مقامات مخزن محل بیگم صاحبہ معروف موتی محل

کمرہ خورد متصل خوابگاہ بیگم صاحبہ	بمکان توشہ خانہ	بمکان چینی خانہ ظروف طلائی و نقرہ و شیشہ آلات
جواہرات	جواہرات	

واضح ہو کہ ان مقامات مین سب نقد و جواہرات وغیرہ کی قیمت تخمیناً چھ لاکھ روپیہ کے ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد قوابض داراب علیخان موصولہ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۳ عیسوی

مہر داراب علیخان	گواہان	مہر	بوبو سدا چمن
		مہر	میر امیر حیدر

چونکہ میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے آج کی تاریخ نواب بہو بیگم کے پاس آکر اونکے ہاتھ سے فرد جمع خزانہ تفصیلی چوسٹھہ لاکھ روپیہ کی حاصل کی اور یہ بھی بیگم صاحبہ نے اوسکو اطلاع دی کہ سوائے رقوم مذکورہ بالا کے اونکے پاس ایک لاکھ روپیہ نقد اور پانچ لاکھ روپیہ کا جواہرات وغیرہ اونکے مکانات مذکورہ بالا مین موجود ہے مین اسواسطے جسکا ذکر اسمین ہے اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون بیچ مقابلہ میرے بہو بیگم صاحبہ موجودہ سے کہ تمام روپیہ مذکورہ بالا ستر لاکھ نقد و جواہرات حسب فرد بالا مع تمام نقد و جنس کا جو بعد ازین تا وفات بہو بیگم صاحبہ جمع ہوگا حساب صحیح داخل کیا جائیگا بقید وقت اور گواہی اس امر کے مین یہ اقرارنامہ قوابض بتاریخ ۲۵ ماہ رجب سنہ ۱۲۲۸ ھ لکھدیا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی
رزیڈنٹ

فرد مفصل تنخواہ ماہواری رشتہ داران و وابستگان و خواجہ سرایان و ملازمان و متوسلان و غلامان نواب امۃ الزہرا بنت اسحاق خان مرحوم و تفصیل دیگر اخراجات جو لوگون کو واسطے امور مشرحہ فرد کے واسطے دوام کے دیے جائینگے اصل و سود جائداد سے حسب مراتب مندرجہ امانت نامۂ مہری مرقومہ ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۳ع بنام گورنمنٹ ہنوربل کمپنی اور یہ تنخواہ وغیرہ علاوہ اون پنشن کے ہے کہ قدیم سے گورنمنٹ وزیر کی طرف سے اکثر لواحقان خاص محل اور خاندان مرزا علیخان اور سالارجنگ اور سالارجنگ کے تینون بیٹون کو یعنی مرزا قاسم علیخان اور اکبر علیخان اور جعفر علیخان کو ملتی ہے۔

کل دو لاکھ چھیانوے ہزار نو سو چھتر روپیہ سالانہ یا چوبیس ہزار سات سو اکہتّر روپیہ ماہواری ہوا۔

مہر	گواہان	مہر	بو بوسیدہ بکن	
بیگم		مہر	داراب علیخان	

بنام بی بی لطف النسا و دیگر سولہ نفر مبلغ دس ہزار نو سو روپیہ ماہوار ہے۔

بی بی لطف النسا ۔ ا۔ عا ر

مرزا محمد تقی خان شوہرش ۔ ا۔ عا ر

مرزا حیدر پسرش ۔ ا۔ ۔ ر

فاطمہ بیگم دخترش ۔ ا۔ ۔ ر

مرزا شاہ میرداماد ش و ولد مرزا نصیر ۔ ا۔ عا ر

ممولا بیگم دختر مرزا نصیر ۔ ا۔ عا ر

اولاد دختران مرزا علی نقی و مرزا تقی

نواب مرزا —	ما ر
نواب بی بی —	ما ر
عباس مرزا —	ما ر
نادر مرزا —	ما ر
صاحب مرزا —	ما ر
حضرت بیگم —	ما ر
نواب بہادر —	ما ر
جعفری بیگم —	ما ر
حبیب جان —	ما ر
بیدان سمو —	ما ر
	سما ر

بنام مرزا قاسم علیخان عیزہ سات نفر برادر با ہمشیرہ زادہ اور ایک ہمشیرہ زادی — سما صہ

قاسم علیخان —	اسـ ر
مرزا اکبر علیخان —	اسـ ر
مرزا اصغر علیخان —	اسـ ر
مرزا چہو —	ما ر
مرزا مہتر —	ما ر
مرزا عباس —	ما ر
مرزا سلطان علیخان —	ما ر
جانی خانم صاحبہ —	ماصہ سما صہ

مہدی بیگم زوجہ مرزا جعفر علی ولد مرزا علی احمد
نبیرہ مرزا اکبر علیخان صاحب — ما ر سما صہ

بنام بوبو سدہ بچن مع غیرہ چار نفر مبلغ چارسو پچاس روپیہ

بوبو سدہ بچن —

بوبو الماس کنور —

بی بی فیض النسا —

مبارک النسا —

بنام محمد داراب علیخان وغیرہ مبلغ نوہزار آٹھ سو اٹھاون روپیہ

داراب علیخان کہ میرا ایماندار اور فرمانبردار ملازم ہے
اور جسنے مجھے اپنی خدمت گزاری سے رضامند رکھا ہے
جاگیر سنہ وکما واقع جاگیر سلون با چارہزار روپیہ نقد ماہوار

امیر النسا بیگم —

بنو صاحبہ —

میر محمد علی واحمد علی —

میان طرب —

میان محبوب کلان —

میان خوش چشم —

میان سعادت —

میان بشارت —

میان دلاور —

میان دولت —

میان محبوب خورد —

میان بختاور —

میان نکھراج —

میاں نشاط ۔	سہ
میاں معقول ۔	سہ
میاں یعقوب ۔	سہ
میاں منظور ۔	سہ
میاں خورشید ۔	سہ
میاں بشیر ۔	سہ
میاں الماس ۔	سہ
میاں ذوالفقار ۔	سہ
میاں فرحت ۔	سہ
میاں شوکت ۔	سہ
سیدی محبوب کلاں ۔	سہ
میاں حسین ۔	سہ
میاں تمکین ۔	سہ
قنبر ۔	سہ
عقلمند ۔	سہ
میاں عنبر ۔	سہ
میاں نسیم ۔	سہ
بنگرو ۔	سہ
بلال ۔	سہ
لطافت ۔	سہ
سیدی محبوب خرد ۔	سہ
سلطان علیخان ۔	عہ
سلطان خرد ۔	سہ

تنخواہ خاندان برادران میرے نواب مرزا علیخان اور نواب سالار جنگ کے ویسی ہی رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اونکی رعایت اور اعانت ہر موقع پر کیا کریگی اور اگر آئندہ بعد مرگ قابضان حال کے تنخواہ مذکور یا جزو تنخواہ اونکی وزیر ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب درخواست مندرجہ امانت نامہ کے اوسکی بنسبت عمل کریگی یعنی میری جاگیر کی آمدنی مین سے یا میری جائداد مین سے جو اونکے سپرد ہوگی تنخواہ معقول اونکی مقرر کردیگی

تنخواہ مرزا قاسم علیخان کی بھی اوسی حال پر رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اوسکی بھی اعانت ہر موقع پر میرے سبب اور حسب درخواست میرے کیا کرینگے اور اگر آئندہ بعد وفات مرزا قاسم علیخان کے وزیر اوسکی تنخواہ کل یا جزو تنخواہ ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کریگی یعنی اونکے ورثا کی تنخواہ معقول میری جاگیر یا جائداد امانت سے دیا کریگی —

تنخواہ خاص محل کی محال گونڈا سے مثل سابق ملا کرے گی اور اہلکاران محال مذکور بموجب فرد منسلکہ تنخواہ دیا کرینگے اور اگر آئندہ کل یا جزو تنخواہ لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر یا اونکی اولاد کی وزیر ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کرے گی یعنی میری جاگیر یا جائداد امانت کی آمدنی سے اونکی تنخواہ معقول دیگی —

تنخواہ اولاد مرزا جمعہ کی بعد وفات میرے مثل سابق جاری رہے گی اور اگر ضبط ہوجاوین تو گورنمنٹ انگریزی اونکو واسطے گذارہ معقول کے میری جاگیر یا جائداد امانت کی آمدنی سے مقرر کردیگی —

تنخواہ ماہواری جو ظفر الدولہ مرحوم کی بالعوض جاگیر کے مقرر ہوئی تھی اوسکی اولاد اور متوسلین کو دیجائیگی ورنہ گورنمنٹ انگریزی تنخواہ معقول اونکے واسطے میری جاگیر یا جائداد امانت کی آمدنی سے دیگی — المرقوم ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ

مہر

بیگم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی رزیڈنٹ

نام	ماہواری	سالانہ
قدسیہ بیگم —	ماعہ	اے للعہ
مسیتی بیگم —	۸ار	اے امار
سنگی بیگم —	۸ار	اے امار
جبنی بیگم —	۸ار	اے امار
والدۂ حسن علیخان —	صہ	اے عہ
متوسلان بی بی ساہ —	مار	اے ۸ار
بیوگان مرزا جعفر —	سار	سہ سار
بیگم صاحبہ —	اے حاعہ	صہ عہ
امامی بیگم —	ماعہ	اے للعہ
فاطمہ بیگم —	۸ار	اے امار
ہنیگا بیگم —	اماعہ	صہ امار
حسن علیخان —	حار	سہ
پسران ایضاً —	سار	سہ سار
مرزا انزاز —	۸عہ	سہ
مرزا بندو —	سمار	عہ للار
محمد علیخان —	۸ار	اے امار
مرزا ابوطالب —	۸عہ	سہ
مرزا بزرگ —	۸عہ	اے للعہ
مرزا حسین الدین حیدر —	حار	سہ
محرم علیخان —	مار	اے ۸ار
مرزا ابراہیم —	۸عہ	سہ
عباس قلی خان —	ماعہ	اے حار

اور میری راے مین وہ وسیلہ کلیۃً تعمیل ہونے آپ کے ارادہ دلی کی ہون گی مین یہ آپ سے مخفی نہین رکھتا کہ مجھے زیادہ تر اعتبار اس بارہ مین ہوتا اگر آپ یہ مناسب تصور کرتے کہ اوسقدر روپیہ بلا توقف سپرد گورمنٹ انگریزی کے ہو جائے جسقدر کافی اوس مراد کیواسطے ہو اور یہی میجر بلی صاحب نے بھی آپ سے عرض کیا ہے آپ بہرحال اطمینان رکھین کہ گورمنٹ انگریزی جو اعتبار آپ نے اوسپر رکھا ہے اوسمین ہرگز تفاوت نکریگی اور یہ بھی آپ کو اطمینان رہے کہ وہ ہر امر مین آپ کی نیکنامی اور شہرت کو مدنظر رکھیگی اور رفاہ اور امنیت اون لوگون کی ملحوظ رکھیگی جو خوش نصیبی اپنی سے مورد الطاف و پرورش آپکی ہوے واسطے زیادہ تر اطمینان آپکے مین ایک مسودہ اقرارنامہ بھیجتا ہون میجر بلی صاحب رزیڈنٹ لکھنو آپ کو دینگے اوسمین تصدیق اور منظوری گورمنٹ انگریزی کی نسبت صرف کرنے جانداد ذاتی آپ کے جو فرد مہری آپکی اور مصدقہ بگواہی داراب علیخان اور بوسیدہ بچن کے ثین دریع سے ہے تحریر ہے ۔

۳ آپ کو معلوم ہے کہ درباب عطاے دیہات پرگنہ پچھم راٹ کے رضامندی وزیر کی حاصل ہونی چاہتی ہے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ نواب وزیر فوراً آپ کی مرضی کے موافق اپنی رضامندی ظاہر کریگا اور خصوصاً ایسے امر مین کہ جسمین رضامندی آپ کی اور نیکنامی اونکی متصور ہو مگر یہ آپ پر بھی روشن ہے کہ گورمنٹ انگریزی صرف اسقدر وعدہ کر سکتی ہے کہ وہ بکوشش تمام رضامندی وزیر نسبت تجویز دلی آپ کے حاصل کر دیگی لہذا مین نے میجر بلی صاحب کو ہدایت کی ہے کہ وہ موقع سے رضامندی اونکی حاصل کر دین اور مجھے شک اس امر مین نہین ہے کہ وہ بہت جلد اس بارہ مین آپ کو حسب مرضی آپ کے طے کر کے تحریر کرینگے جس سے آپ کی خوشنودی ہوگی ۔

۴ مین چاہتا ہون کہ آپ اطمینان کلی نسبت ارتباط واثق اور اتحاد صادق گورمنٹ انگریزی کے رکھینگے اور آپ اعتبار رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کی بہبودی اور آسایش کی فکر اور خیال رکھتے ہین ۔

مسودہ اقرارنامہ جو نواب بہو بیگم صاحبہ کے پاس بھیجا گیا تھا

نواب بہو بیگم صاحبہ نے بذریعہ ایک تحریر کے جسپر اونکی مہر ہوئی ہے اور گواہی گواہان کی
ہوئی ہے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ تمام جایداد ذاتی اپنی اس مراد سے حوالہ گورنمنٹ انگریزی
کے کرینگی اور گورنمنٹ مذکور پرورش اونکے واسطہ داران اور متوسلین کی حسب تعداد اور طریق
مندرجہ تحریر ثانی کے جسپر بھی مہر اور گواہی موجود ہے کریں اور جو جو مصارف اوسمین درج ہین اور
آمدنی جائداد مذکور اونکی معرفت صرف ہوا کرے اور اسکے نواب بہو بیگم صاحبہ نے صاحب ریذیڈنٹ
لکھنؤ کو ایک فرد مفصل مہری اپنی تمام روپیہ اور جواہرات وغیرہ کی دی ہے اور اوسمین مقامات
مخزن بھی جہان وہ دفن ہین نشان دیے گئے ہین گورنر جنرل بہادر بذریعہ اس تحریر کے
صرف جائداد ذاتی نواب صاحبہ حسب تحریر کاغذ مذکورہ بالا منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے
ہین کہ جب جائداد مذکور حوالہ ہوگی تو تمام ہدایات نواب صاحبہ کے نسبت اونکی وابستگان
اور متوسلین کے تعمیل ہوگی اور درباب دیگر امور مندرجہ کاغذ مذکورہ بالا کے جسقدر گورنمنٹ
انگریزی سے متعلق ہوگا اوسقدر تعمیل فوراً اور بلا کم و کاست ہوگی اور گورنر جنرل بہادر یہ بھی
وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ بیچ حاصل کرنے رضامندی نواب وزیر کے درباب
دینے دیہات پرگنہ چھپرات جمعی دس ہزار روپیہ کے بنام داراب علیخان حسب خواہش
نواب صاحبہ کرینگے اور گورنر جنرل یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اعانت اور حفاظت گورنمنٹ
انگریزی کی نسبت واسطہ داران اور متوسلین نواب صاحبہ کے مرعی رکھکر اونکو اور اونکی اولاد
کے نام اوسقدر زر پرورش بحال رکھینگے جسقدر نواب صاحبہ نے اونکے نام رکھی ہے —

المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ء

نمبر ۲

بنام نواب رفعت الدولہ　　　المرقوم ۱۹ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ عیسوی

عرصہ دراز گذرا کہ میرے نام احکام گورنمنٹ اس مضمون کے آئے تھے کہ مین غرض
اور نتیجہ گفتگو جو بروقت میرے فیض آباد جانے کے حسب استدعای نواب بہو بیگم صاحبہ

ماہ جولائی و اگست بیان آئے تھے اونکے والد مرحوم کی اطلاع کے واسطے ارسال
کرون اسمین تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ اول تو اکثر کواغذ رازداری و مطالب عظیم کی نقل
کرنی تھی اور ایسے کاغذ صرف اون لوگون کو نقل کرنے کو دیے جاتے ہین جو نہایت معتبر
ہوتے ہین اور ثانیاً بباعث علالت طبیعت آپکے والد کے کیونکہ اوسوقت مین مین نے
مناسب ایسے کواغذ کا بھیجنا نہ سمجھا اور مین نے ایک خط بھی بنام نواب وزیر مرحوم جو بنیاد اس
تحریر کا تصور ہو سکتا ہے تیار کیا تھا اور ارادہ تھا کہ ۱۲ تاریخ ماہ حال واسطے ملاقات کے
مقرر ہوئی ہے اوس روز یہ کاغذ بھی دیا جاوے —

جو کواغذ مین اب آپ کے پاس بھیجتا ہون اس طرح کے مفصل اور کامل ہین کہ میرے
کچھ اور مطالب مندرجہ کے بارہ مین تشریح کرنی یا رائے دینی ضرور نہین معلوم ہوتی اور حسب
تفصیل کے بیان کرنے کا مجھے حکم گورنمنٹ ہوا ہے وہ بنظر اسکے کہ صرف نسبت اون امور
تحقیقات طلب کے ہے جو نواب وزیر مرحوم کی جانب سے استفسار ہوے تھے اور زیادہ نہین
کچھ غرض ہمارے گورنمنٹ کا اس تحریر مین نہین ہے لہذا اوسکو بوقت ملاقات منحصر
رکھا اگر اوسکی رای مین بھی کواغذ مرسلہ کے ملاحظہ سے ضرورت ایسی تفصیل کی باقی ہو

غالب ہے کہ آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ اصل ارادہ نواب بہو بیگم کا جو تحریر وصیتیہ کے ذریعہ
سے مولیسٹ نوبل گورنر جنرل مارکیوس ویسلی صاحب کے پاس معرفت کرنیل سکوٹ صاحب کے
مرسل ہوا تھا یہ ہے کہ تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ مع آمدنی جاگیر جسکو نواب صاحبہ بخشیدہ شوہر خود
نواب شجاع الدولہ اس قسم کی تصور کرتی ہین کہ وہ ہمیشہ معاف رہے گی اور کوئی اوسکو
ضبط نہین کر سکتا گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے حوالہ ہو اور گورنمنٹ مذکور کو اپنا وارث اور منصرم بنائے

درباب استحقاق بہو بیگم صاحبہ کے ہبہ دینے اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے ہبہ قبول
کرنے وراثت او منصرمی بہو بیگم صاحبہ کے کچھ شک و شبہہ عقلی نہین ہے اور آپ اون وجوہ
عجیب کو منظور کرینگے جسکے باعث ہمارے گورنمنٹ کو ترغیب انکار کرنے ایسے عزت بخش
اور فائدہ بخش تحریر نواب بہو بیگم صاحبہ کے ہوے اور اگر ایسے امر کی تفہیم اوسکو دی گئی کہ جس سے
اسکا نفع اصلی متصور ہوا اور جس سے اونکے حقوق کی نسبت ہیچ تکمیل تجویز مصالح و رعایتی نسبت اوسکی

رشتہ داران اور متوسلین کے لحاظ رکھا جاوے

آپ یہ بھی تصور کرین کہ یہ تمام مطالب میرے فیض آباد جانے سے حاصل ہوئے جنکا ذکر کاغذ منسلکہ مین درج ہے اور وہ خوشی اب آپ کو ہوگی جسکا وعدہ مین نے آپ کے والد سے کیا تھا جب سبب اجازت تحریر کرنے اون تجویزون کی ہوئی جو مین نے نواب بہو بیگم صاحبہ سے کی تھین اور جواب رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل منظور کی ہے مجھے شک نہین کہ آپ بخوشی تمام اوس تجویز کو منظور کرینگے جو درباب مقبرہ نواب بہو بیگم صاحبہ کے درج ہے جب نواب صاحب بمرضی خدا اس جہان فانی سے انتقال کرینگے اور نسبت اون شرط اقرار نامہ مہری نواب بہو بیگم صاحبہ کے اور بنسبت دیگر شرائط کے جو درباب پرورش کی ہین اور جنکی نسبت آپکی طبیعت ذاتی ست مجھے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعد وفات پرورش متعلقان زیر پرورش لواحقان بیگم صاحبہ جو آپ کی سرکار سے اونکو ملتا ہی ضبط کرلینگے مجھے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کا باجلاس کونسل یہ ہے کہ آپ جلد اون امور پر غور کرکے اپنی راے اور تجویز درباب اونکے بہت جلد تحریر کرین۔

چونکہ یہ کاغذ خاص قسم کے ہین جو مین اونکے پاس ارسال کرتا ہون اور نیز حسب درخواست نواب بہو بیگم صاحبہ جو ایک خط مین درج ہے مجھے شک نہین کہ آپ کو بھی دریافت ہوگا کہ اون کا مضمون بالفعل مشہور نہوا اور آپ مضمون وصیت نامہ بہو بیگم صاحبہ کو اوسیقدر پوشیدہ رکھینگے جسقدر مین نے اب تک رکھا ہے۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

منجانب نواب وزیر   موصولہ ۴ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ع

میرے پاس آپ کی چھٹی مرقومہ ۱۹ ماہ گذشتہ مع ملفوفات کے پہونچی نہایت خوشی ہوئی آپنے لکھا ہی کہ آپ کے پاس حکم ہزاکسیلنسی انربل گورنر جنرل کا پہونچا ہے کہ آپ مجھسے معاملہ فیض آباد

وغیرہ سے اطلاع دین اور مین نے تمام کواغذ مرسلہ نہایت غور اور خیال سے پڑھے

سچ تو یہ ہے کہ اس سرکار کا کبھی کوئی ایسا دوست صمیمی اور رفیق دلی نہ تھا اور نہ آیندہ ہوگا
جو ایسی بغیر ضمانہ و بی ریا دوستی رکھتا ہو جیسی گورمنٹ ہنوربل کمپنی سے ہے جسنے بغیر لحاظ اپنے
فائدے کے اسقدر قیمتی جایداد کے لینے سے انکار کیا جو نواب بہو بیگم صاحبہ اونکے نام کرتی
تھی اور یہ قرار دیا کہ وہ سب جائداد بعد ادا کرنے تنخواہ و سالانہ وغیرہ کے جو بہو بیگم صاحبہ نے
صدق نیت سے اپنے رشتہ داران و متوسلان کے نام کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی سے
اوسکے ادا ہونے کا وعدہ کیا ہے محکو دیجاسے جو میرے دل پر اسکا اثر پیدا ہوا ہے اوسکے
بیان مین نطق قاصر ہے اور بے تامل مین نہایت خوشی اون تجویزون کو منظور کرتا ہون جو گورنر جنرل
بہادر نے درباب عطا کرنے دیہات چھپرات کے واسطے مصارف مقبرہ بیگم صاحبہ کے اور
درباره دیگر اخراجات مندرجہ وصیت نامہ کے میرے تئین لکھے ہین بموجب اوسکے مین اس
تحریر کی رو سے اقرار کرتا ہون کہ جب بقضای الٰہی میری جدہ امجدہ اس جہان فانی سے انتقال
کرے گی تو دیہات ضلع چھپرات جمعی دس ہزار روپیہ سالانہ کے علیحدہ ہوکر واسطے مصارف مقبرہ
بیگم صاحبہ کے عطا کیے جاینگے اور ما ورا اسکے تمام تنخواہات وزر پرورش جو رشتہ داران بیگم صاحبہ
کے نام سے ہے اور اب تک اونکو اس سرکار سے ملتا ہے وہ واسطے ہمیشہ کے اونکو اور اونکے
ورثا کے نام قائم اور جاری رہے گا اور کچھ کمی اوسمین نہوگی آپ کو اپنا دوست صمیمی اور خیرخواہ
تصور کرکے مین چاہتا ہون کہ آپ بلا توقف یہ سب مراتب واسطے خوشنودی نواب گورنر جنرل بہادر
کے اطلاعاً تحریر فرمائین —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جان بیلی
رزیڈنٹ

نمبر ۳۸

منجانب نواب وزیر ——— موصولہ ۲۸ نومبر ۱۸۱۳ عیسوی

میری چھٹی مرقومہ پنجم ماہ ذی الحجہ مطابق ۱۹ ماہ حال مین مین نے آپ کے پاس فرد پنشن
جو میرے خزانہ سے دیجائیگی بھیجی ہے اوسمین پنشن طیبہ بیگم اور اوسکے رشتہ داران کی درج
نہین ہے اب جو مین نے غور کیا تو مناسب معلوم ہوا کہ بموجب آپ کی تحریر کے طیبہ صاحبہ
بھی شامل فرد ہونی مناسب ہے اور اب یہ بھی میری مرضی ہے کہ رمضان علیخان کی تنخواہ
بھی اوسمین شامل ہو سب شامل ہوکر بموجب فرد ملفوفہ مہری کے چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ
سالانہ ہوتا ہے اسکی تعمیل کیجائیگی مین اسواسطے چاہتا ہون کہ آپ اس چھٹی کا مضمون اور فرد
میرے عہدی بزرگ یعنی بابت آنریبل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے پاس بھیجدین
اور درصورت منظوری لارڈ صاحب بہادر کے تنخواہ ماہانہ اشخاص مندرجہ فرد بعد ازین خزانہ
آنریبل کمپنی سے شروع ماہ حال ذیحجہ ۱۲۲۹ء ہجری مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ء سے دیجاے
اور اونکی رسید میرے پاس بھیجدی جاے اور میری فرد مہری سابق واپس ہو۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

فرد حساب پنشن ادائی ایک کروڑ آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ سے دیجائیگی جو روپیہ بطور قرض
سودی فیصدی چھہ روپیہ سالانہ گورنمنٹ آنریبل کمپنی کو دیا گیا ہے اور پنشن مذکور یکم ذیحجہ ۱۲۲۹ھ
مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ء سے شروع ہوگی اور سود ماہواری جسکا چون ہزار دو سو پچاس
اور سالانہ چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ ہونگے۔

نام پنشن داران	تعداد زر پنشن ماہواری	تعداد زر پنشن سالانہ
شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ	[illegible]	[illegible]
نواب شمس الدولہ مع خاندان و متوسلان —		
تنخواہ سابق — [illegible]		
اضافہ — [illegible]	[illegible]	لکھان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

مقام کرنال تاریخ ۲ ماہ جنوری ۱۸۱۵ء

بذریعہ اس تحریر کے مین قبول کرتا ہون کہ نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک مرزا غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نے خزانہ ہونربل کمپنی مین بمقام لکھنو سکہ لکھنو اٹھاون لاکھ پچاس ہزار روپیہ داخل کیا اور یہ روپیہ بنام نواب صاحب یا بموجب اوسکے حکم کے اسطرح جمع ہوگا سود اصل کے اوپر بحساب فیصدی چھہ روپیہ سالانہ تاریخ ادخال سے ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ تک خزانہ کمپنی سے بمقام لکھنو نواب صاحب کو دیا جائیگا یا حسب مرضی اونکی شامل سود ہوگا مگر نواب صاحب کو جسقدر روپیہ کم سو روپیہ سے منجملہ سود کے رہے گا وہ دیا جائیگا تاکہ رقم اونکی پوری سیکڑا رہے اور بابت اصل کے یا اگر اوسکا سود بھی شامل ہوجاوے گا تو بعوض سود ایک کا نغذ نوٹ مرقومہ ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ء دیا جائیگا اور روپیہ حسب شرائط اشتہار مجریہ کلکتہ گورنمنٹ گزٹ مرقوم یکم ماہ جولائی ۱۸۱۴ء ادا ہوگا۔

مہر 		دستخط میرا

منجانب ہزاکسیلنسی رایٹ ہونربل گورنر جنرل

دستخط سی ایم رکٹس

سکرٹری گورنر جنرل

منجانب ہزاکسیلنسی رایٹ ہونربل گورنر جنرل

دستخط جی سونٹس

پرنسپل سکرٹری گورنر جنرل

باقی نصف کرور کی تحریر دستیاب نہین ہوئی

نمبر ۳۹

عہدنامہ فیما بین نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور گورنمنٹ انگریزی بابت دینے ضلع کھیری گڈھ و دیگر چند مقامات جو گورنمنٹ انگریزی نے راجہ نیپال سے لیے ہین بالعوض قرضہ دوم جو نواب صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور در باب تبدیل کرنے پرگنہ مہدیا جو نواب وزیر کا ہے بالعوض نواب گنج کے جو گورنمنٹ انگریزی کے قبضے مین ہے یہ عہدنامہ منعقد کیا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور رچارڈ مسترسمی صاحب رزیڈنٹ انگریزی بدربار نواب صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ ہزاکسیلنسی رایٹ ہنوربل ارل میرا کی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل —

شرط اول

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اس تحریر کے علاقہ کھیری گڑھ اور زمین ترائی جو درمیان کھیری گڑھ اور کوہ کے واقع ہے اور نیز وہ علاقہ جو درمیان علاقہ نواب وزیر کے بجانب شرق اور کوہستان واقع ہے دیتے ہین ایسے تمام علاقہ گورکھا جو دامن کوہ دریاے گھاگھرا جانب غرب سے ضلع انگریزی گورکھپور تک بجانب مشرق واقع ہے اور جسکے جنوب مین علاقہ نواب صاحب اور ضلع کھیری گڑھ اور شمال مین کوہستان واقع ہے وہ حکام گورکھا بابت حوالہ کر دینے اون علاقہ کے نواب وزیر کو دیے جائینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ حکومت نواب وزیر کی علاقہ مذکورہ بالا مین قائم کر دینگے —

شرط دوم

نواب وزیر بالعوض سپردگی مذکورہ دفعہ بالا بذریعہ اس تحریر کے اپنا قرضہ دادنی گورنمنٹ انگریزی ایک کرور روپیہ کا جو کل رقم دوم قرضہ ذمہ ہنوربل کمپنی سال گذشتہ کے ہے منسوخ کرتے ہین اور سود اوسکا اوس تاریخ سے موقوف ہوگا جس تاریخ سے نواب وزیر قبضہ کھیری گڑھ و علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا کا حاصل کرینگے اوسوقت رسید جو نواب وزیر کو بابت قرضہ مذکور کے دی گئی ہے واپس ہوگی —

شرط سوم

بذریعہ اس تحریر کے نواب وزیر گورنمنٹ انگریزی کو پرگنہ مہدیا معروف کیوی جو شامل ضلع پرتاب گڑھ علاقہ نواب وزیر کے ہے اور جو درمیان اضلاع انگریزی جونپور مرزا پور اور الہ آباد کے واقع ہے دیتے ہین اور گورنمنٹ انگریزی تبادلہ مین نواب وزیر کو پرگنہ نواب گنج دیتے ہین جو جزو ضلع گورکھپور ہے محاصل جسکا مساوی پرگنہ مہدیا کے ہوگا۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ بعد قائم کردینے حکومت نواب وزیر کے ضلع کھیری گڑھ اور علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا مین اگر کوئی فساد کسی سبب سے پیدا ہو تو وہ اوسکو رفع کرینگے اور اگر باوجود شرکت اور مدد گورنمنٹ انگریزی کے علاقجات مذکور نواب وزیر سے چھین جاتے ہین تو اور علاقجات اوسیقدر آمدنی کے نواب وزیر کو دیے جائینگے۔

یہ عہدنامہ چار شرائط کا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور اجارج مستر جی صاحب ریذیڈنٹ دربار لکھنؤ نے منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا اور ریذیڈنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مع مہر اور دستخط اپنے کے نواب وزیر کو دی اور نواب وزیر نے ایک نقل اوسکی اپنی مہر اور دستخط سے اونکو دی صاحب ریذیڈنٹ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی ہز اکسیلنسی رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل کی نواب وزیر کو منگا دینگے اوسوقت یہ نقل ریذیڈنٹ کی مہری اوسی کی مقام لکھنؤ تاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۱۶ء مطابق دوم جمادی الثانی ۱۲۳۱ ہجری

مہر غازی الدین حیدر	مہر گورنر جنرل

دستخط میرا

دستخط این بی ایڈمنسٹن

دستخط ای سیٹن

دستخط جی دودسول

تصدیق اور منظور کیا تاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۱۶ء ہز اکسیلنسی رایٹ ہنوریبل ارل میرا کی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل

دستخط جان ایڈم سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۴

عہدنامہ فیما بین بادشاہ ابوالمظفر معزالدین غازی الدین حیدر شاہ پادشاہ اودہ اور گورنمنٹ انگریزی درباب قرضہ جو بادشاہ نے ہنوربل کمپنی کو دیا اور یہ عہدنامہ بادشاہ نے اپنی طرف سے اور ایم الکٹ صاحب رزیڈنٹ دربار شاہ اودہ کے منجانب گورنمنٹ انگریزی بسبب اختیارات عطیہ جناب ہنوربل ولیم پٹ اور ایمہرسٹ گورنر جنرل باجلاس کونسل قرار پایا۔

شرط اول

بادشاہ اودہ نے قرضہ واسطے ہمیشہ کے ہنوربل کمپنی کو ایک کرور روپیہ دیا جسکا سود پانچ لاکھ روپیہ سالانہ یکم محرم ۱۲۴۱ ہجری باقساط ماہواری ادا کیا جایگا بعد ازین تحریر ہونے کے اوس روپیہ کا سود ہمیشہ پانچ روپیہ فیصدی ہوگا گو گورنمنٹ انگریزی سود کم یا زیادہ شرح بالا سے کرین۔

شرط دوم

یہ قرضہ ہمیشہ کے واسطے دیا گیا ہے شاہ اودہ کو اختیار حاصل نہوگا کہ زر اصل دوبارہ لین یا اوسکے سود مین کچھ مداخلت کرین۔

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ ماہ بماہ روپیہ مذکورہ ذیل شرائط منجملہ سود زر قرضہ اون لوگون کو دیا کرینگے جنکا ذکر اس سند مین درج ہے اور اوسی سکہ مین یہ روپیہ اونکو دیا جایگا جو سکہ رائج ملک سکنی اوسکا ہوگا اور اوسمین کچھ کمی نہوگی۔

شرط چہارم

ہنوربل کمپنی ہمیشہ محافظت عزت اون پابندگان درماہواری کی کرینگے جنکو اس روپیہ مین سے ملیگا اور کمپنی اونکے مقبوضات مثل مکان و باغ وغیرہ کے بھی بادشاہ اور اونکے دشمنون سے رہے گی گو یہ مکان و باغ وغیرہ اونکو شاہ اودہ نے عطا کیے ہون یا اونھون نے خود تعمیر یا خرید کیے ہون اور جہان اور جس شہر مین وہ ہونگے وہان اونکی یہ تنخواہ دیجایگی۔

شرط پنجم

یہ عہدنامہ شاہ اودہ نے اپنی طرف سے اور ایم رکیٹ صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ نے

منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا رزیڈنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہری اور دستخطی اپنی شاہ اودہ کو دی اور شاہ اودہ نے ایک نقل اپنی مہری اور دستخطی رکیٹ صاحب کو دی صاحب رزیڈنٹ نے اقرار کیا کہ ایک نقل مہری اور دستخطی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل باجلاس کونسل کے وہ شاہ اودہ کو منگا دینگے اوسوقت اوسکی مہری اور دستخطی نقل واپس ہوگی۔

تفصیل پانچ لاکھ روپیہ سالانہ زرسود

بارہ ماہ فی ماہ اکتالیس ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی انگریزی

بنام اشخاص متعینہ امام باڑہ جدید یعنی امام باڑہ نجف اشرف حسب تفصیل علیحدہ

یہ روپیہ ہمیشہ اوس شخص کو دیا جائیگا جسکے ذمہ اہتمام امام باڑہ کا منجانب بادشاہ رہے گا اور عملہ و ہنگام صرف مہتمم پر موقوف رہے گا جسے چاہے رکھے جسے چاہے موقوف کرے

بنام نواب مبارک محل دس ہزار روپیہ

یہ روپیہ تا حین حیات نواب مبارک محل کے اوسکو دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے ایک ثلث جسکے نام یا جس کام کے واسطے وہ وصیت کر جاینگی دیا جائیگا اور دو ثلث باقی اور جسقدر بعد خرچ حسب وصیت نامہ ثلث اول سے باقی رہے گا یا اگر وہ کچھ وصیت نکر جاینگی تو کل وہ ایک ثلث بھی اسمین شامل ہوکر سب روپیہ کے دو حصے ہونگے ایک حصہ نجف اشرف مین دیا جائیگا اور دوسرا حصہ کربلا مین واسطے امام باڑہ اور مجاوران کے یا اون اشخاص کے جو منجانب بادشاہ اوسکے مہتمم ہونگے دیا جائیگا تاکہ بادشاہ کو اوسکا ثواب نصیب ہو۔

بنام سلطان مریم بیگم

یہ روپیہ بھی تا حین حیات سلطان مریم بیگم کو مثل نواب مبارک محل کے دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے حسب شرح ذیل مبارک محل صرف ہوگا۔

بنام ممتاز محل

حسب شرح بالا

بنام سرفراز محل

حسب شرح بالا

بنام ملازمان و متوسلان سرفراز محل بموجب تفصیل علیحدہ — سما لو سہ

یہ روپیہ ہمیشہ حسب تفصیل علحدہ دیا جائیگا اور جو وفات پائیگا اوسکا حصہ نجف اشرف اور کربلا میں بانٹا جائیگا

بنام نواب معتمد الدولہ بہادر — عـــ

یہ روپیہ ہمیشہ نواب اور اونکے ورثا کو دیا جائیگا بعد وفات نواب کے موجب وصیت نامہ نواب اوسکے پسران اور دختران و زوجگان و متوسلان کو دیا جائیگا اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ وہ وصیت نامہ نہ کرے تو یہ روپیہ اوسکے ورثاے شرعی کو موجب حصص شرعی مذہب شیعہ دیا جائیگا اور جو روپیہ اوسکی تنخواہ مین سے حسب شرح ذیل واسطے اوسکی زوجہ اور ایک فرزند اور دختر کے اب مقرر ہے وہ بھی واسطے ہمیشہ کے اوسکو سواے اپنے معمولی حصہ کے ملیگا اور جو کچھ نواب سواے اسکے اور اونکو دے جائیگا وہ بھی اونکو ہمیشہ علحدہ ملا کریگا اور اگر وصیت نامہ نواب نکر جاتے تو اس روپیہ کی بھی تقسیم ان تینون مین حسب حصص معینہ شرع ہوگی —

بنام نواب بیگم زوجہ معتمد الدولہ — اـــ

یہ روپیہ تا حین حیات بیگم کے اوسکو ملیگا اور بعد وفات اوسکے ورثاے شرعی کو حسب حصص معینہ شرع بقاعدہ مذہب شیعہ ملیگا —

بنام نواب عالیہ بیگم دختر نواب مذکور — اـــ

حسب شرح بالا

بنام امین الدولہ بہادر پسر نواب ممدوح — اـــ

حسب شرح بالا

بمقام لکھنو تاریخ یکم محرم ۱۲۴۱ھ ہجری مطابق ۱۷ ماہ اگست ۱۸۲۵ عیسوی

دستخط اموردنت رکس رزیڈنٹ

دستخط امہرسٹ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

تصدیق اور منظور کیا رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء

دستخط جارج سوین
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا فیما بین شاہ اودھ و گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بذریعہ ایم الکس صاحب رزیڈنٹ لکھنو درباب قرضہ جو بادشاہ نے دیا ہے —

شرط اول

شاہ اودھ نے دیا اور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول کیا زر قرضہ باسٹھ لاکھ چالیس ہزار سکۂ لکھنو —

شرط دوم

اس روپیہ کا سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ مطابق انگریزی سہ ماہی کے خزانہ صاحب رزیڈنٹ سے ادا ہوا کریگا —

شرط سوم

اس کل روپیہ کا سود سالانہ تین لاکھ بارہ ہزار روپیہ ہوا یہ اور چار اقساط مساویہ میں حسب تعداد ذیل اشخاص مذکورہ کو تا حین حیات اونکے رسید پر دیا جائیگا —

	ماہواری	سالانہ
نواب ملکہ زمانیہ —	[illegible]	[illegible]
تاج محل —	[illegible]	[illegible]
مخدرہ علیا —	[illegible]	[illegible]
سلطان عالیہ ہمشیرہ شاہ —	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

شرط چہارم

جب کوئی پنشن داران مذکورہ بالا سے وفات پا لے اور وارث یا ورثا اوسکے ہوں تو

گورنمنٹ انگریزی اگر چاہے گی تو پنشن مذکور اونکو دے گی یا اسیقدر روپیہ منجملہ اصل روپیہ کے حسب شرح مذکورہ بالا دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی پنشن دار مذکور بیاک یکا وارث تا میعن حیات بادشاہ لاولد مر جائیگا تو پنشن منضبط بادشاہ کو ملے گی۔

شرط ششم

اگر کوئی پنشن دار مذکورہ بالا علاقہ انگریزی کمپنی مین رہے گا تو رزیڈنٹ لکھنو اوسکی پنشن مقررہ وہان بھی اوسکے پاس بھیجدیا کرینگے۔

شرط ہفتم

پنشنداران مذکورین اور بعد اوسکے جو اولاد اول اونکی پنشن پر قابض ہوگا اوسپر خاص عنایت اور مہربانی گورنمنٹ انگریزی کی رہے گی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہے کہ اوسکی نسبت یکسان مراعات اور لحاظ رکھین اونکی نسبت ہر موقع پر اچھے کام کیا کرین۔

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بخدمت گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس مضمون کی کرینگے وہ ایک سند مضمون بالا کی اپنی مہری اور دستخطی عنایت کرین اور بوقت وصول صاحب موصوف بادشاہ کو وہی تحریر دینگے۔

بتاریخ یکم ماہ مارچ ۱۸۲۹ء مطابق ۲۴ ماہ شعبان ۱۲۴۴ھ دی گئی۔

مہر مربعی گورنر جنرل

دستخط ایم رکٹس رزیڈنٹ

دستخط ڈبلیو سی ٹمبنک

دستخط ڈبلیو ایچ بیلی

دستخط سی ٹی مٹکاف

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۸ ماہ مئی ۱۸۲۹ء

دستخط امی مسٹر لنگ
سکریٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۲

عہدنامہ فیمابین شاہ اودہ و گورنمنٹ انگریزی درباب امانت تین لاکھہ روپیہ کی جسکا سود مساکین لکھنو مین تقسیم ہوگا۔

اول بنظر اسکے کہ سخاوت اور رحم کرنیکا حکم شاہ شاہان و پیدا کنندہ زمین و زمان کا واسطے ہر ایک فرد بشر کے ہے اور خاص کر واسطے بادشاہان و حاکمان کے ہے جو برگزیدہ اور عوام اشخاص سے ہین اور جنکو خدا نے دولت اور ثروت بخشی ہے اور اکثر موقع واسطے حفاظت اور رفع ضروریات اور آرام دہی خلق خدا کے اونکے حیز امکان مین ہین اور عالم الغیب تمام کار مروت اور سخاوت کو دیکھتا ہے اور بنظر اسکے کہ تکبر زندگانی کا تنزل پر ہے اور زائل ہوجاتا ہے اور نشان بھی اوسکا باقی نہین رہتا پس یہ صرف لائق اور شایان ہے نہین بلکہ باعث آرام و تسلی دلی ہے کہ کچھہ یادگار انسان کی باقی رہے بقولیکہ آدمی کے واسطے نام نیک بہتر تعمیرات سے ہے لہذا شاہ اودہ ابوالمنصر قطب الدین سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان حکم شاہ شاہان نسبت دینے خورش گرسنہ کو اور پوشاک برہنہ کو اور آرام ایذا رسیدہ کو یاد کر کے اوس خزانہ سے جو خدا نے اوسکو بخشا ہے نہایت خوشی دل اور طیب خاطر سے سخاوت مین خرچ کرنا منظور کرتا ہے جسکے ذریعہ سے مساکین شہر لکھنو کے حاجت روائی حال و آیندہ ہوگی یادگار اوسکے نام اور سلطنت کا زمانہ استقبال مین رہیگا۔

دوم اس غرض سے شاہ اودہ خزانہ رزیڈنٹی مین تین لاکھہ روپیہ فیصدی چار روپیہ سکے لون گورنمنٹ انگریزی مین جمع کرتے ہین جسکا سود بارہ ہزار روپیہ سالانہ مساکین و غربا کو باقساط ایک ہزار روپیہ ماہواری واسطے دوام کے دیا جائیگا۔

سوم یہ کسی حاکم مستقبل ملک اودہ کے یا کسی اور حاکم کے اختیار مین نہوگا کہ یہ روپیہ واپس کرے یا کسی اور مطلب مین صرف کرے بخلاف اسکے کہ یہ روپیہ بضمانت گورنمنٹ

انگریزی کے خاص اس غرض کے واسطے رکھا گیا ہے کہ ہمیشہ غربا مساکین مین یادگار شاہ
عالی تقسیم ہوا کریگا اور اسکا نام سخاوت نصیر الدین حیدر شاہ اودھ رکھا گیا۔
چہارم شاہ اودھ نہایت اعتبار استقلال اور وفاداری گورمنٹ انگریزی پر رکھتا ہے لہذا
اس امر خیر کا انتظام اور اہتمام حوالہ رایٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل
اور سپرد بنام گورنر جنرل صاحبان ہندوستان حسب خطاب جو ہندوستان مین حکمرانی کرین
کیا گیا اور درخواست یہ ہے کہ وہ ازراہ مہربانی صاحبان رزیڈنٹ وغیرہ مامورہ بدربار لکھنو کو حکم
دین کہ وہ اس زرسود کو اوسکے خاص مطلب مین صرف کرینگے یعنی ایسے شخصون کو دینگے جو
لنگ اور معذور اور نابینا اور بیکس معمر وغیرہ ہونگے اور یہ امر خیر منظور خدا اور پسندیدہ انسان ہوگا
پس یہ زرسخاوت حوالہ حفاظت حافظ حقیقی اور سپرد اعتبار و ایمانداری گورمنٹ انگریزی کے
کرکے امید ہے کہ بعنایت اوسی خدای پاک کے تمام آیندہ پشت بالپشت مین جب تک کہ زمین
و آسمان قائم ہے یہ روپیہ صرف بیچ پرورش غربا کے خدا مین تقسیم ہوگا۔
پنجم رایٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان منجانب
گورمنٹ انگریزی بخوشی تمام اس عزم سخاوت بادشاہ کو منظور کرتے اور وعدہ کرتے ہین کہ سود اس لاکھ
روپیہ کا فیصدی چار روپیہ کے حساب سے جو ایک ہزار روپیہ ماہواری ہوا اوس یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۳۳ع سے
آیندہ واسطے دوام کے مساکین لکھنو مین حسب خواہش سخاوت آمیز شاہ اودھ مندرجہ شرائط بالا
تقسیم ہوا کریگا۔ المرقوم ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۳ع بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ۔

نمبر ۴۳

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابو الفتح معین الدین نوشیروان عادل
سلطان زمان محمد علی شاہ بادشاہ اودھ۔
چونکہ از روی دوستی و اتفاق جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ملک اودھ کے قائم
اور جاری ہے گورمنٹ انگریزی پر فرض ہے کہ ملک اودھ کو بخلاف دشمنان غیر ملکی کے حفاظت
کرین اسی سبب سے شاہان اودھ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی ملازم فوج بہت کم رکھینگے اور
چونکہ جب کہ گورمنٹ انگریزی نے اپنے فرض کو بوفاداری و بلا تامل ادا کیا تو منجانب ملک اودھ

عہدہ کی شکستگی ہمیشہ ہوتی رہی اور اب شاہ اودہ کی ملازم فوج بخلاف اوسکے بہت کثرت سے ہے
اور چونکہ تجربہ سے دریافت ہوا کہ تعمیل تمام شرائط عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع کی خالی از دقت نہین مگر یہ خواہش دلی
ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ کچھ ترمیم مناسب ہوکر عقائد عہدنامہ مذکور ملحوظ رہین جنسے رفاہ و بہبود
ممالک سرکارین متصور ہو اور چونکہ حد و حصر نفری سپاہ ملازم شاہ اودہ مین بنظر مناسب کچھ تجاوز کیا جاے
اس شرط پر کہ کافی نفری سپاہ اوس فوج ابزادشدہ مین سے زیر حکومت اور انتظام انگریزی کے
رکھی جاے تاکہ تمام فائدہ اوسے متصور ہو اور نیز مرتبہ اور حفاظت شاہ کی حفاظت رہے اور خرچ
تخفیف کے ساتھ واسطے آراستگی فوج ملک کے دیا جاے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع کا
منشا یہ ہے کہ شاہ اودہ بصلاح اور مشورہ افسران ہنوربل کمپنی کے اپنے باقیماندہ ملک مین ایسا
بندوبست معرفت اپنے اہلکاران کے کرینگے جس سے بہبودی رعایا متصور ہوگی مگر اوسمین کچھ نہ
درج نہین ہے کہ اگر خلاف اس عہد و پیمان کے عمل مین آئے تو اسکا کیا علاج کیا جاے اور چونکہ
خلاف ورزی اس عہد مندرجہ عہدنامہ کی اور کم توجہی نسبت کارلائقہ شاہان منجانب اکثر حاکمان
ملک اودہ عمل مین آئی ہے اور بہت تدبیر ہوئی ہے اور اوسکے سبب گورنمنٹ انگریزی پر بھی الزام
عائد ہوا ہے کہ اونھون نے اپنا عہد نسبت رعایاے ملک اودہ پورا نہین کیا اور یہ نہایت مناسب
اور واجب ہے جو نقص شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا مین درج ہین اونکی درستی عمل مین آئے
لہذا شرائط ذیل قرار پائین ایک فریق لفٹنٹ کرنیل جان لو صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ نام اور
منجانب رائٹ ہنوبل لارڈ آکلنڈ گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل اور فریق ثانی ابو الفتح معین الدین سلطان
زمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب ذات خاص و ورثا اور یہ عہدنامہ
پشت در پشت تا یوم القیام قائم رہے گا۔

شرط اول

شرط سوم عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ع اس تحریر سے منسوخ ہوئی اور شاہ اودہ کو
اختیار حاصل ہے کہ جسقدر فوج واسطے بندوبست ملک کے اوسکے نزدیک ضروری متصور ہو
اوسقدر ملازم رکھین اور شاہ اودہ یہ وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو از روے کمی آمدنی
ملک یا کسی اور سبب سے واضح ہو کہ فوج بہت ہے تو وہ کمی مناسب فوج مین کرینگے۔

شرط دوم

آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین جیسا سابق اقرار کیا گیا ہے کہ وہ ملک اودہ کے بغاوت دشمنانِ غیر وملکی سے حفاظت کرینگے مگر یہ مناسب اور مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ شاہ اودہ اپنے فوج ایزاد شدہ مین سے فوج آئینی یعنی باقاعدہ آراستہ رکھین تاکہ اونکی حکومت ملک مین مستحکم رہے۔

شرط سوم

شاہ اودہ اقرار کرتے ہین کہ بموجب شرط بالا کے وہ اپنی فوج مین سے کم ازکم دو رجمنٹ سواران و پانچ پلٹن پیادگان و دو کمپنی گولہ اندازان آراستہ کرینگے اور اونکی تقسیم تنخواہ باقاعدہ کے واسطے انتظام مناسب کیا جائیگا۔

شرط چہارم

سرکار اودہ سولا لاکھ روپیہ سالانہ واسطے خرچ فوج مشروطہ شرط سوم عہدنامہ ہذا کے مقرر کرینگے اسمین سب خرچ تنخواہ و اسلحہ و وردی و تعمیر چھاؤنی وغیرہ شامل رہیگا اور چونکہ یہ فوج ایسی آراستہ ہوگی کہ بروقت ہر قسم کے کام مین موجود رہیگی لہذا اس بارہ مین آیندہ تجویز کیجائیگی کہ آیا یہ تبرا ضمنی طرفین مناسب ہوگا کہ تھوڑا توپخانہ اسی بھی بالعوض چند سواران کے ملازم ہو یا تھوڑی سپاہ سفرمینا کی بجاے سپاہ پیادہ کے بھرتی ہوان مگر یہ تبرا سرکارین مین قرار پائی ہے کہ کیسی ہی فوج ہو یا کیسا ہی بندوبست اوسکا ہو مگر خرچ سالانہ اوسکا سولا لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا اور امسال مین امساک باران بہت رہا اور مصارف سرکار اودہ کے بہت زیادہ ہوے اس سبب سے کہ جو بقایاے تنخواہ فوج وغیرہ ملازمین کی تھی وہ ادا کی گئی تو اون معمولین ہمیشہ کی نسبت زیادہ خرچ ہوا اس سبب سے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ تاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء سے اٹھارہ مہینے تک آراستگی فوج جدید کی عمل مین نہ آویگی اور ذرا کچھ مطالبہ سرکار اودہ سے واسطے ادا کرنے فوج مذکور کے یکم ماہ مئی ۱۸۳۹ء تک نکیا جائیگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ افسران انگریزی واسطے قائم رکھنے اور بہتری

انتظام کے دینگے اور شاہ اودہ اونکو اپنی سرکار مین ملازم رکھنے کا وعدہ کرتے ہین

شرط ششم

یہ فوج ملکی ایسے مقامات پر درمیان ملک اودہ کے تعینات کیجاویگی جہان برضامندی سرکار مناسب تصور ہوگا اور ایسے امور مین مصروف ہونگے جسمین مرضی شاہ اودہ کی باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہوگی مگر یہ واضح رہے کہ یہ فوج واسطے تحصیل زرمالگزاری بلا وقت مین یا مہینہ ادا کرے گی

شرط ہفتم

ترمیم شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا اب یہ شرط ہوتی ہے کہ شاہ اودہ باتفاق صاحب رزیڈنٹ کے فوراً متوجہ ہوکر نقص انتظام پولیس کا علاج کرین اور نیز انتظام امور مالی وملکی اور اگر شاہ اودہ ہیچ منظور کرنے مصلحت اور مشورہ گورمنٹ انگریزی اور اونکے رزیڈنٹ کی بہادر کی تساہل کرینگے اور اگر بعد انحراف زیادتی اور ظلم متواترہ اور نارسائی اور بدانتظامی ملک اودہ مین کسیوقت مین ایسی ہوگی کہ باعث خلل امنیت عامہ ہوگی تو گورنمنٹ انگریزی اختیار رکھتے ہین کہ تمھارے ملک مین وہ اپنے اہلکار ایسے علاقہ ان مین خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا جسمین بدانتظامی وغیرہ واقع ہوگی مقرر کرینگے اور اوسوقت تک اہلکاران مذکور وہان رہینگے جسوقت تک ضروری متصور ہوگا اور اس حال مین بعد اخراجات کے جو کچھ باقی روپیہ علاقے کا فاضل رہے گا وہ خزانہ شاہی مین جمع ہوگا اور حساب صحیح اور درست واصلباقی علاقہ مفروقہ کا شاہ اودہ کو دیا جائیگا

شرط ہشتم

اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ ایسے حال مین کہ گورنر جنرل ہندوستان کو باجلاس کونسل بموجب اختیارات مندرجہ شرط ہفتم عہدنامہ ہذا کے انتظام کرنا لازم متصور ہوگا تو حتی الامکان وہ حکم دینگے کہ طریق انتظام ہندوستانی بعد کچھ ترمیم مناسبہ وضروریہ کے قائم رہے تاکہ جب وقت مناسب استرداد ملک کا آئے تو کچھہ دقت عائد نہو۔

شرط نہم

تمام جو شرائط اور عہود عہدنامجات سابق کے جو فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار

اودہ ہوے ہین اور جن پر شرائط اس عہدنامہ کے مؤثر نہین ہوے ہین وہ سب بحال قرار رہین گے۔

عہدنامہ بالا جسمین نو شرائط مندرج ہین بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء مطابق ۱۰ ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ ہجری قرار پایا۔

دستخط اگلنڈ

دستخط اسی ارس

دستخط ولیم موریسن

دستخط ایچ شیکسپیر

مہر مربع فارسی گورنر جنرل

تصدیق اور منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۴۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا ساتھ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ کے اور گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی معرفت لفٹنٹ کرنیل جان لو صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنؤ کے درباب رقم زر جو بادشاہ نے بطریق سود واسطے ہمیشہ کے دیا۔

شرط اول

شاہ اودہ نے واسطے ہمیشہ کے سترہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنؤ دیا اور رائٹ ہنوربل گورنر جنرل ہند نے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول پایا۔

شرط دوم

اس اصل روپیہ کا سود بحساب فیصدی چار روپیہ سالانہ سہ ماہی بموجب مہینے انگریزی کے

تو صاحب رزیڈنٹ لکھنو اونکو وہان کی منش مقررہ بھجوادیا کرینگے ۔

شرط ششم

پنشنداران مذکورادراونکے ورثا جو بعد اونکے قابض پنشن ہونگے اون پر گورمنٹ انگریزی کی عنایت اور مہربانی رہا کرے گی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہوگا کہ اون لوگونکا لحاظ رکھین اور اون پر توجہ کیا کرین اور اونکی نسبت ہر موقع پر کاربراری اونکی کیا کرین ۔

شرط ہفتم

چونکہ شرف الدولہ غضنفر الملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور عظیم اللہ خان بہادر قدیم اور وفادار ملازم شاہ اودہ کے ہین شاہ اودہ کی یہ رائے ہے کہ اونکی مختاری ان شرائط کی تعمیل کیواسطے مناسب متصور ہے اور یہ اونکی نسبت بدانتظامی بھی متصور نہین لہذا اونھون نے شرف الدولہ بہادر کو وکیل منجانب پنشنداران مقرر کیا کہ اونکی طرف سے جو کچھہ گفتگو ہو کیا کرین اور خزانہ رزیڈنٹی سے اونکی پنشن وصول کیا کرے اور عظیم اللہ خان کو یہ کام تفویض کیا کہ وہ یہ روپیہ پنشن کا پنشنداروں مین تقسیم کردیا کرے پس پنشن پنشنداران مذکورہ بالا کا عنہ ہذا خزانہ رزیڈنٹی سے شرف الدولہ بہادر کو ملا کرے گی اور پنشنداران کو یہ لازم ہے کہ اپنی عرض معروض کیا کرین اور پنشن بذریعہ ان دونون شخصون کے وصول کیا کرین ۔

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بابت ہنوایبل گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمت مین ارسال کرینگے کہ مضمون شرائط بالا کی تحریر مہری اور دستخطی عنایت کرین اور جب وہ وصول ہوگی تو حوالہ بادشاہ کیجاے گی ۔

بمقام لکھنو بتاریخ ۲۲ ۔ ماہ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع مطابق ۱۴ ۔ رمضان سنہ ۱۲۶۳ع دی گئی ۔

دستخط جی پولفنٹ کرنیل

پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنو ۔

نمبر ۵۴

امانت نامہ منجانب پادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ
بادشاہ اودھ بنام افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی بمضمون ذیل —

شرط اول

بارہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنؤ بحساب سود چار روپیہ فیصدی سالانہ جمع ہنوربل کمپنی کے خزانہ
رزیڈنسی لکھنؤ مین رکھے اور سود اوسکا کہ اکتالیس ہزار روپیہ سکہ لکھنؤ سالانہ ہوتا ہے اشخاص
مفصلہ ذیل کو اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک وغیرہ کے دیا گیا ہی رفیق الدولہ سید امام علیخان
بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کو جو ہمارے قدیم اور معتبر ملازم ہین اور بعد اونکے اونکی اولاد کو
پشت در پشت داروغہ اور مہتمم مقبرہ مقرر اور نامزد کیا اور شرف الدولہ ظفر الملک محمد ابراہیم خان
بہادر مستقیم جنگ اور بعد اونکے اونکی اولاد کو وکیل یا متوسط پنشنداران مقرر کیا اونکو کچھ سروکار
حسین آباد مبارک سے یا واسطہ جدیدہاے متعلقان سے نہین ہوگا —

افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ ہمیشہ خزانہ رزیڈنسی سے رفیق الدولہ بہادر
اور عظیم اللہ خان بہادر کو اور بعد اونکے اونکی اولاد کو پشت در پشت بلا شرکت شرف الدولہ
روپیہ اخراجات حسین آباد مبارک بموجب تفصیل ذیل سہ ماہہ یعنی چار اقساط مساوی ہین ہر سال
بموجب ماہہاے انگریزی کے دیتے رہین اور تنخواہ پنشنداران کی معرفت شرف الدولہ کے
تقسیم ہوا کرے پنشنداران دوہری رسید کی مہری اپنی دیا کرین اور رسید اخراجات حسین آباد
مبارک کی اور صرف بابت جدید مہر رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر
کے اور بعد اونکے اونکی اولاد کے داخل ہونگے اور جو امور دربارہ حسین آباد مبارک اور بابت
جدید کے رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر بغیر مداخلت شرف الدولہ بہادر
کے عرض کرین اور دربارہ پنشنداران کے بمداخلت شرف الدولہ بہادر معروض کیجاوے
اونکی تعمیل ہونا مناسب اور ضروری ہے کہ تمام پنشنداران بموجب لکھنے مہتممان اور وکیل کے
کاربند ہوا کرین اور سمجھین اپنا رفاہ تصور کرین اور اگر کوئی پنشنداران مذکورہ تحریر بالا یا بعد اوسکے
اوسکا وارث کسی علاقہ ہنوربل کمپنی مین جاکر آباد ہو تو جو رزیڈنٹ اوسوقت ہوگا وہ اونکی پنشن اوسی

مقام پر اوسکے پاس روانہ کریگا —

نام سات دامادوں کے	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب محسن الدولہ منتظم الملک محسن علیخان بہادر غضنفر جنگ	ما	اسـ	
نواب منیر الدولہ مختار الملک ابو الحسن خان بہادر دلاور جنگ	ما	اسـ	
نواب اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علیخان بہادر ضیغم جنگ	ہے	سا	
نواب محترم الدولہ ستم الملک باقر علیخان بہادر مہابت جنگ	ہے	سا	
نواب مجاہد الدولہ سیف الملک زین العابدین خان بہادر جلادت جنگ	ہے	سا	
نواب غضنفر الدولہ منیر الملک سلطان مرزا خان بہادر صلابت جنگ	ہے	سا	
نواب جانباز الدولہ ضیغم الملک ہادی علیخان بہادر قائم جنگ	ہے	سا	
			صا اما
ممتاز الدولہ مبارز الملک مرزا حسین علیخان بہادر تہور جنگ نبیرہ شاہ اودھ —	ہے	سا	سا

نام تین بہوان	ماہواری	سالانہ	میزان کل
ملکۂ دہر نواب خاقان بہو —	ما	اسـ	
ملکۂ عصر نواب قیصر بہو —	ہے	سا	
ملکۂ عالم نواب خسرو بہو —	ہے	سا	اما

نام تین بیگمات محل	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب عمدہ خانم —	ہے	اما	
موتی خانم —	ہے	سا	
محبوبا خانم —	ہے	سا	اسـ

نام اشخاص مفصلۂ ذیل	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان بہادر ذو الفقار جنگ	سا	سما	
افتخار النسا زوجہ نواب منور الدولہ احمد علیخان بہادر —	ما	اما	

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	[illegible]	[illegible]	
عظیم الدولہ محمد تقی علیخان بہادر ولد رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	[illegible]	[illegible]	
عطاء اللہ خان بہادر	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بابت مصارف حسین آباد مبارک و سرای تالاب متعلقان وغیرہ حسب تفصیل ذیل

بابت مصارف حسین آباد مبارک مع متعلقان مقبرہ مذکور	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بابت مرمت راستہ جدید	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]

بنام فضہ حبشن و امامن وجگان عظیم اللہ خان بہادر حسب ذیل

فضہ حبشن	[illegible]	[illegible]	
امامن	[illegible]	[illegible]	
			[illegible]

میزان کل [illegible]

شرط دوم

چونکہ پنشنداران مذکورہ کاغذ ہذا کی نسبت ہماری خاص توجہ اور لحاظ مبذول ہے لہذا ایجنٹ رزیڈنٹ کو جو یہان مقرر ہو لازم ہے کہ بنظر دوستی و اتفاق سرکارین اوسی مہربانی سے پیش آئین اور اونکو ہمیشہ مورد پرورش گورنمنٹ انگریزی تصور کرکے اونکی اعانت اور امداد کیا کرین—

شرط سوم

اگر ایسا اتفاق ہو کہ کوئی پنشندار یا بعد اوسکے اوسکا وارث لا ولد مرجاوے تو زر پنشن شخص مرحوم کی صاحب رزیڈنٹ واسطے مصارف حسین آباد مبارک وغیرہ کے مہتمم مقبرہ کو یعنے رفیق الدولہ بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر یا اونکی اولاد کو دیا کرین—

شرط چہارم

چونکہ تمام آمدنی اور اخراجات حسین آباد مبارک کے اور راستہ جدید کے اور اوسکے متعلقان کے تمام و کمال باختیار رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کے بلا شرکت شرف الدولہ رکھا گیا ہے تو یہ ضرور ہے کہ کل روپیہ حسین آباد مبارک کا اور اوسکی آمدنی اور اوسکی

متعلقان کی اونکو دیجاوے اور وہ اوسکو ساتھ دیانت اور کفایت کے خرچ مین لاوین اور ہوشیاری تمام کل اسباب حسین آباد مبارک کی حفاظت کرین تاکہ اونکی کوشش بلیغ سے کچھ اوسمین سے کسی کا تلف اور خراب ہو جاوے اور اگر کوئی اولاد متولی یا مہتمم معتبر کا باقی نرہے اور نہ متوسط یا دیگر صاحب رزیڈنٹ جو اوسوقت ہو باتفاق راے تین ربع پنشنداروں کے ایک پنشندار کو یا سیحاوے شخص متوفی کے جو لاولد مرگیا ہو مقرر کرین —

شرط پنجم

رقوم مفصلہ ذیل آمدنی کی دیجاتی مین اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک اور اوسکے متعلقان کے بطور عطیہ دوامی دی جاتی ہین یہ کسی شاہ اودھ کے اختیار مین کبھی نہوگا کہ وہ کسی حیلے سے اسمین دست اندازی کرین اور صاحب رزیڈنٹ جو اوسوقت مین ہو بدرجہ اولیٰ متولی یا مہتمم کو مدد اور اعانت کرے تاکہ یہ کار نیک واسطے ہمیشہ کے قائم اور موجود رہے —

رقم مذکورہ بالا ہمیشہ خزانہ آنریبل کمپنی سے دیجائیگی۔

کرایہ دکانات متعلق حسین آباد مبارک —

آمدنی نذ مقبرہ

المرقوم ۱۵ ماہ رمضان ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۳۹ء

ترجمہ صحیح ہے
دستخط دی ولکی
اسسٹنٹ اودوم

نمبر ۴۶

ترجمہ امانت نامہ مجوزہ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام آنریبل کمپنی درباب شفاخانہ کے جو لکھنؤ مین مقرر ہوا اسمین چار شرائط ہین —

شرط اول

سود کاغذ نوٹ تعدادی تین لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ کلکتہ کا یعنی سود ایک نوٹ
تعدادی دو لاکھ ستاسی ہزار کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ ادائے سہ ماہی اور دوسرا نوٹ
تعدادی ترپن ہزار آٹھ سو روپیہ کا سودی چار روپیہ فیصدی سالانہ ادائے ششماہی کا جو خزانہ اہل
خزانہ ہنوربل کمپنی میں جمع کیا گیا ہے میں عطا کرتا ہوں واسطے مصارف دارالشفا کے جو بادشاہ
مرحوم نے مقام لکھنؤ میں مقرر کیے ہیں یہ بہت ضرور ہے کہ افسران گورنمنٹ مذکور بالا سود مذکور
جو تعدادی سولہ ہزار پانچ سو روپیہ سکہ کلکتہ یا برابر تیرہ ہزار دو سو پچاس روپیہ ۹ حصے پائی
سکہ لکھنؤ کے ہوتا ہے بموجب میعاد مقررہ بالا خزانہ ہنوربل کمپنی مقام لکھنؤ سے ظفر الدولہ بہادر
کو اور بعد اوسکے جو شخص مہتمم دارالشفا مذکور کا اس سرکار سے مقرر ہو اوسکو دیا کریں اور رسید
اوسکی مہری لیا کریں۔

شرط دوم

یہ ضروری امر ہے کہ تمام آمدنی سود زر اصل مذکورہ بالا کی بیچ خرید ادویہ اور خوراک غریب
بیماروں کے صرف ہو جو بیمار ہندوستانی دوا کرنی چاہیں گے انکی دوا ہندوستانی حکیم
جو اس سرکار سے مقرر ہونگے کیا کرینگے اور جو بیمار انگریزی دوا لینگے اونکی دوا ڈاکٹر سمپسن
صاحب کیا کرینگے اور بعد اوسکے جو صاحب اس سرکار کی نوکری قبول کرے گا وہ دوا
انگریزی دیا کریگا۔

شرط سوم

ہر چند متولی یا مہتمم دارالشفا اور حکیم ہندوستانی اس سرکار سے مقرر ہونگے تاہم کل
روپیہ سود زر اصل مذکورہ بالا کا خاصکر بیچ امور دارالشفا کے اب اور آیندہ صرف ہوا کریگا اور کوئی
نقص اس عہد میں واقع نہوگا لہذا صاحب رزیڈنٹ پر جو اسوقت ہیں ہو فرض ہے کہ بنظر دوستی
اور اتفاق سرکارین ہمیشہ مدد اور اعانت کرتا رہے تاکہ یہ کار خیر ہمیشہ قائم اور جاری رہے

شرط چہارم

ہر مہتمم دارالشفا پر فرض ہوگا کہ ماہوار اور سالانہ حساب آمدنی اور خرچ وغیرہ کا
اس سرکار کے دفتر دیوانی میں داخل کیا کرے اور جو کچھ رسیدات و اسناد و حساب کتاب

ہوگا وہ بھی داخل کیا کریگا اور اپنے تئیں ذمہ دار نیک چلنی ملازمین دار الشفا کا تصور کرے

المرقوم ۲ ذی الحجہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۴۰ء

مہر بادشاہ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈی ڈگلی

اسسٹنٹ رزیڈنٹ دوم

نیپال

ازروے رپورٹ صاحبان رزیڈنٹ

اول معاہدہ جو گورنمنٹ انگریزی کا نیپال کے ساتھ ہوا تھا خالص تجارت کے باب مین تھا اور پولیٹکل واسطہ جو کٹمنڈو کے ساتھہ ہوا تاریخ اوسکی اوس فوج کشی سے ہے جو گورکھیون نے تحت حکومت راجہ پرتھی نرائن کے اونھون نے نیپال کو ہری کی تھی بیچ سنہ ۱۷۶۷ء کے جب نواب راجہ کٹمنڈو گورکھیون سے تنگ ہوا تو اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی سے چاہی مدد مطلوبہ دی گئی اور کپتان کنلوک صاحب کو تھوڑی فوج ہمراہ دے کر وسط موسم برشکال مین روانہ کیا یہہ صاحب آب و ہواے مہلک ترائی سے مجبور ہوکر واپس چلے گئے گورکھیون کا مقابلہ سست ہوا تو اونھون نے نیپال کو غارت کیا اور خاندان نوار کو معدوم کر دیا اور آخرکار گورنمنٹ انگریزی نے بھی اونکو راجہ نیپال منظور کیا۔

اب ملک کوہی مکوانپور کو فتح کر کے گورکھیون نے دعوی اوس زمین کا بھی کیا جو راجہ مکوانپور کے پاس تھی اور بیان کیا کہ جو روپیہ راجہ مکوانپور دیتا تھا اوسقدر روپیہ وہ بھی دینگے یہ دعوی اونکا منظور ہوا عرصہ تیس سال تک گورکھہ نے خراج مین ہر سال ایک بڑا فیل بالعوض اس زمین کے دیا مگر خراج آخرکار حسب شرط ہفتم عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء موقوف ہوگیا۔

بعد محروم مہم کنلوک صاحب کے نہایت جزوی واسطہ نیپال سے باقی رہ گیا تھا اور اسیطرح انتظام لارڈ کورنوالس تک رہا جب گورکھیون سے معرفت ڈنکن صاحب کے جو اوسوقت مین رزیڈنٹ بنارس کے تھے ایک عہدنامہ تجارت ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۲ء [illegible] یہہ قرار پایا کئی سال سے قبل سنہ ۱۷۹۲ء کے گورکھہ بجانب سلہٹ ملک سر کرتے جاتے تھے حتی کہ وہ مقام دکارچی تک جہانتکا لاما گرو شاہ چین کا تھا پہونچ گئے تھے شاہ چین نے جب سنا کہ گورکھیون نے اوسکی پاک عبادتگاہ مقام دکارچی کو لوٹا تو اوسنے ایک فوج کلان بھیجی کہ راجہ نیپال کو سزا دہی کرے پس اس نظر سے کہ چین والے نیپال پر حملہ آور ہون تیس گورکھہ نے انگریزون کے ساتھہ عہدنامہ تجارت کیا اور درخواست مدد کی بھی کی۔

لارڈ کورنوالس نے تجویز کرکے لکھا کہ صلح فیمابین نیپال اور چین کے ہونی مناسب ہے
مگر قبل اسکے کہ میجر کرکپاترک جنکو اس غرض سے روانہ کٹھمنڈو کیا تھا سرحد نیپال تک پہونچین
گورکھیون نے مجبور ہو کر کیونکہ جرنیل چین چند میل کے فاصلے تک مقام نیپال سے پہونچ گیا تھا
عہدنامہ چینون اونسے کرلیا۔

جو مطلب میجر کرکپاترک صاحب کے جانے مین تھا وہ جاتا رہا مگر چونکہ اوسکو ہدایت ہوئی
تھی کہ جو فوائد تجارت ازروے عہدنامہ کے قرار پائے تھے اونکی بہتری مین کوشش کرے لہذا
وہ تا بمقام کٹھمنڈو گئے مگر گورکھیون نے جو کچھ اونھون نے کہا اوسکو ٹال دیا اور ارادہ اتفاق
مضبوط طرح نکیا اور میجر صاحب بماہ مارچ ۱۷۹۳ء نیپال سے روانہ ہوے۔

اسوقت سے ۱۸۰۰ء تک ہماری تحریرات ساتھ نیپال سے صرف گاہ گاہ خطوط دوستانہ
رہ گئے تھے اور نیپال والے خراج علاقہ بادینپور دیا کرتے تھے اس سال مین رن بہادر راجہ نیپال
مین جنت ۱۷۹۵ء مین زبردستی انتظام ملک اپنے اختیار مین کرلیا تھا اور اپنے عم کو جو مہتمم راج
تھا قتل کیا تھا اور پانچ سال تک ایسے نہایت ظلم کے ساتھ حکمرانی کی تھی مجبور ہو کر ملک اپنے پسر غیر منکوحہ
کے نام کیا اور اپنی ایک رانی کو مہتمم قرار دیا اس پسر غیر منکوحہ کا نام گروان جودہ بکرم ساہ تھا
اور خود بنارس چلا گیا اونکے ہمراہ بطور پولیٹکل اجنٹ کپتان نوکس صاحب بنارس گئے گورنمنٹ
انگریزی نے رن بہادر کی نہایت خاطرداری کی اور بہت سا روپیہ واسطے صرف ضروریات کے
دیا اوسکی موجودگی علاقہ انگریزی مین واسطے دوبارہ تحریک کرنے بنیاد قائم کرنے اتفاق مضبوط
من قبیل معتنمات نیپال سے متصور ہوئی اور واسطے دونون مطالب کے یعنی درباب مقرر
کرانے وجہ معقول واسطے راجہ معزول کے اور عہدنامہ ۱۷۹۲ء کے تعمیل کرانے کے جو اب حکم
تقویم پارینہ کا رکھتا تھا اور درباب انتظام گرفتاری و سپردگی ڈاکوان مفرور جو علاقجات سرحدی کو
نہایت تنگ کرتے تھے کپتان نوکس صاحب روانہ سرحد نیپال کے کیے گئے کہ وہان کٹھمنڈو
کے مرسلون سے ملاقات کرین۔

یہ مطالب اور نیز تقرری رزیڈنٹ ازروے عہدنامہ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء نمبر ۴۴ کے قرار پایا
اور کپتان نوکس صاحب اول رزیڈنٹ مقرر ہوے۔

نوکس صاحب کا استقبال رانی مختار نے بخوبی ترین وجہ کیا اور تمامی امیر درباب تعمیل عہدنامہ کے
سب پختہ ہو چکین تھین کہ یکایک رانی کلان رن بہادر کی جو ہمراہ اونکے بنارس گئی تھی ۱۸۰۳ء مین نیپال
آئی اور رانی مختار کو دور کر کے خود راجہ گیرسن کو اپنے پاس رکھا اور حکمرانی کرنے لگی دربار مین
اب یہ صلاح قرار پائی کہ تعمیل عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ نکیا چاہیے اور اونکی عدم اصرار
درباب قیام رزیڈنٹ کے اسقدر خواہش ہوئی کہ کپتان نوکس صاحب بماہ مارچ ۱۸۰۳ء نیپال سے
چلے آئے اور بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۰۴ء لارڈ ویلسلی صاحب نے بر لحاظ دوستی دربار ترک کی -

ایک نتیجہ اس ترک دوستی کا یہ پیدا ہوا کہ رن بہادر کو اجازت ہوئی کہ نیپال واپس جاوے
اور اوسنے وہان جاکر ہر غنہ گروہ مخالف کو قتل کر کے دوبارہ راجگی اختیار کی عرصہ قلیل کے
بعد کچھ تکرار اوسمین اور اوسکے بھائی مین ہوئی اور موقع پاکر اوسکے بھائی نے اوسکو قتل کیا اور
ایک بلند قیمت آدمی بھیم سین یا جو اوسکے ہمراہ جلاوطنی مین تھا راجہ گیرسن کہ رن بہادر
فرزند غیر منکوحہ تھا جانشین ہوا اور رانی کلان رن بہادر نے اوسکی تائید لی پہ حاکم ہو گیا -

بعد از ترک دوستی ۱۸۰۴ء کے تا ۱۸۱۲ء ہمارا اسروکار نیپال سے صرف اسقدر تھا کہ ادہر
بفائدہ گفتگو درباب زیادتی کہ ہماری سرحدی علاقے کے باشندگان پر ہوتی درمیان آتے تو
اور لاحاصل کوشش درباب ترغیب دہی گورکھا واسطے امداد ہمارے افسران کے بغرض
انسداد ڈکیتی و دزدی جو ہماری سرحدی علاقے مین ہوتے تھے عمل مین آتے تھی ۱۸۰۴ء
نیپالی نے پرگنہ بوٹول و شیوراج کو جو وزیر اودہ نے گورنمنٹ انگریزی کو دیے تھے اس حیلے
سے لے لیا کہ وہ متعلق علاقہ راجہ پالپا کے تھے اور راجہ مذکور کو اونہون نے فتح کیا تھا
۱۸۰۸ء مین مورنگ کے حاکم گورکھا نے کل زمینداری بھیم نگر واقع سرحد پورنیا پر قبضہ کر لیا مگر
مقدمہ ایسا سنگین تھا کہ گورنمنٹ نے ارادہ اوسکے معاوضہ کا تبدیل کیا اور بماہ جون ۱۸۰۹ء
ایک دستہ فوج انگریزی سرحد کو روانہ ہوا کہ زمینداری سنگینون کی نوک سے حاصل کرین بغیر
جنگ کر کے چھین لین، یہ تجویز قطعی کافی تھی کیونکہ گورکھیون کی مرضی نہ تھی کہ انگریزون سے ساتھ
تلوار برابر کرین لہذا اونہون نے ۱۸۱۰ء مین زمین مذکور خالی کر دی ۱۸۱۱ء مین گورکھا پھر ہماری
سرحد کے اندر آئے اور تھوڑی زمین بٹول اور بتیا پر قابض ہوے اس دست درازی کا

سرحدی بتیا والون نے خوب کیا اور اسکے سبب اول جنگ سرحدی نیپال سے پیدا ہوئی
افسران انگریزی اور نیپالی مقرر ہوے کہ تنازعات سرحدی کا فیصلہ کرین تحقیقات کا
نتیجہ یہ ہوا کہ حق سرکار انگریزی اوپر صلاح تنازعات کے ثابت ہوا مگر نیپالیون نے اوسکے
دوبارہ پانے سے انکار کیا اسپر لارڈ ہیسٹنگ صاحب نے حکم دیا کہ اگر اندر میعاد معینہ کے
اضلاع مذکورہ نیپالیون نے خالی نکر دیے تو زبردستی قبضہ کر لیا جائیگا جب اس تحریر کا جواب
بھی اندر میعاد مقررہ کے نہین آیا تو واسطے ماہ اپریل ۱۸۱۴ء اونپر قبضہ کر لیا گیا۔
اب جنگ لابد ہوئی اور بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۱۴ء حکم عام جنگ کا دیا گیا جنگ سخت
واقع ہوئی اور نیپالی خوب لڑے اور نتیجہ نیک اور ہمارے قبضے مین کوہستان مغربی
دریاے کالی باقی رہے اب نیپالیون نے صلح چاہی گورکھیون نے دو مرتبہ شکست عہد کیا
اور ترائی ہمکو دینے پر راضی نہین ہوے اسلیے دوبارہ فوج کشی کی ضرورت ہوئی اور
لارڈ ہیسٹنگ صاحب نے درخواست کی کہ سالانہ روپیہ مشخصہ آمدنی ترائی اور کچھہ اور ملک بعوض
ترائی دینگے اسپر افسران نیپالی نے عہدنامہ سگولی پر بتاریخ ۲۸ ماہ نومبر دستخط کیے اور اقرار
کیا کہ راجہ کے دستخط اوسپر تاریخ ۱۰ دسمبر کو ہو جائینگے۔
مگر دربار نے تصدیق اور منظوری اس عہدنامہ کی نہین کی اور ظاہر کیا کہ اونکا ارادہ ہے
کہ نتیجہ فوج کشی دوم دیکھہ لین اب فوج کشی گورنمنٹ انگریزی نے نہایت زور کے ساتھہ اور
بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ء افسران نیپالی نے آخر کار صلحنامہ سگولی نمبر ۹۴ دستخطی اور مرتب
سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب کو دیا از روے اس عہدنامہ کے کوہستان مشرقی نیچے اور حصہ
ترائی درمیان نیچے اور بتیا کے سکم کو دیے گئے بتاریخ ۸ ماہ دسمبر شرط چہارم عہدنامہ سگولی
جسکی روسے ہمکو دو لاکھہ روپیہ بطور پنشن سرداران نیپال کو دینا تھا بموجب عہدنامہ نمبر ۵ کے
بالعوض زمین ترائی کو واقع درمیان راپتی و کوری جو نیپال والون کو واپس دی گئی منسوخ ہوے
اور ترائی واقع مغرب کالی اودہ مین شامل کی گئی۔
اول رزیڈنٹ جو از روے عہدنامہ سگولی مقرر ہوے مسٹر گارڈنر نامے صاحب تھے اونکو
دریافت ہوا کہ بھیم سین تھاپا وزیر کل محیط ملک مین ہے اور اوسکے سبب سے دربار کا حال

مشتبہ اور مغرور تھا مہاراجہ گردان جودہ بکرم ساہ اٹھارہ سال کی عمر مین چند روز بعد کارو زرصاحب کے کھٹمنڈو پہونچنے کے مرگیا اور اوسکا جانشین اوسوقت مین صرف دو سال کی عمر کا تھا وزارت بھیم سین کی اوسکی صغر سنی مین بھی قائم رہی اور اوسوقت سے سنہ ۳۲ع تک اوسکا کل اختیار رہا اور اس عرصہ مین نیپال کی کونسل مین خفی تدبیرین جاری رہین۔

سنہ ۳۳ع مین علامات برخلافی بسبب کل اختیار بھیم سین کے جسکے خاندان کے آدمیون کو ہر قسم کی حکومت ملک تفویض تھی پیدا ہونی شروع ہوئی قوم پانڈے جنکی قوم کا سردار بروقت واپس آنے رن بہادر کے بمقام نیپال قتل ہوا تھا دوبارہ بابت عنایات مہاراجہ پر سرافراز ہوے کیونکہ مہاراجہ جانتا تھا کہ حکومت وزیر مین رخنہ پڑے اور برخلافی ہر سال زیادہ ہوتی گئی سنہ ۳۷ع مین راجہ کا پسر کوچک یکایک مرگیا اور مشہور یہ ہوا کہ بترغیب بھیم سین یا اوسکے رفقا کے اوسکو زہر دیا گیا ہے اس شبہہ مین بھیم سین اور متبر سنگہ گرفتار ہوکر پابجولان اور مقید ہوے اور اونکے متعلق بھی نظر بند شدید ہوے مگر چند عرصے کے بعد بھیم سنگہ اور متبر سنگہ رہا ہوے اور بھیم سین تو بعزت اپنے گھر مین خانہ نشین ہوا اور متبر سنگہ پنجاب گیا اور دربار لاہور مین جاکر نوکر ہوا۔

دو سال کے بعد تکلیف دہی خاندان تھاپا کی دربار کی طرف سے مطلب براری کے واسطے پھر شروع ہوئی وزیر سابق گھر سے گرفتار ہوکر آیا اور پھر مقید ہوا جہان اوسنے بسبب ایذا اور تکلیف کے خودکشی کی بعد ازان اوسکی لاش کے ٹکرٹے ٹکرٹے کرکے شہر مین پھینک دئیے تاکہ طعمۂ سگان بازاری اور زاغ وزغن ہو۔

درمیان آخر عہد وزارت بھیم سین کے اکثر تجویزین درباب بہتری ہمارے نیپال کے ہوئین مگر کوئی کارگر نہوئی بیچ سنہ ۳۳ع کے تجویز درباب تحقیقات مقدمات رعایاے انگریزی متعلق رزیڈنٹی بے سود ہوا کیونکہ دربار نے انکار کیا کہ وہ کوئی عہد درباب حقوق سزادہی محب بان حسب قاعدہ انگریزی نہین کرینگے بیچ سنہ ۳۴ع کے تجویز دوبارہ قائم کرنے عہدنامہ تجارت سنہ ۹۲ع کے بیکار رہی کیونکہ دربار نے اوسکے جواز ہونے سے انکار کیا اور عہود اونسے پیش کیے جو نہایت مضر مطالب انگریزی کے تھے سنہ ۳۶ع مین پھر ایک تجویز جو درباب بہبودی عہدنامہ تجارت کے ہوئی تھی شکست ہوگئی کیونکہ دربار نے کچھ التفات درباب محصول اسباب انگریزی کے نکی مگر

دربابِ گرفتاری و سپردگی ٹھگ و ڈکیت کے ایک عہدنامہ مفید نمبر ۱۰ قرار پایا جسکی روسے
فائدہ باہمی متصور تھا۔

بعد برباد ہونے بھیم سین تھاپا کی دشمنی بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہونے لگی اور ہر ایک
کوشش عمل مین آئی جس سے باعث کم کرنے خرچ ملکی کے اندیشہ دشمنی بر ملا پیدا
ہوا اور اسقدر بھی دشمنی نیپالیون کی مخفی نرہی کہ اب گورنمنٹ انگریزی کو کچھ فوج واسطے نگرانی
حال کے سرحد پر قائم کرنے کی ضرورت ظاہر ہوئی مدت سے سازش نیپالیون کے ساتھ
روساے ہند کے ہوئی بھی پیغام جودھپور اور گوالیار اور حیدرآباد اور ناگپور اور لاہور بھیجے
جاتے تھے اور اس حیلے سے کہ شادی ولیعہد کی منظور ہے اکثر جاسوس اور پیغامبر ریوان
اور راجپوتانہ کو بھیجے جاتے تھے اور سب طرح کی کوشش بجانب سکم اور بھوٹان اور آوا کے
بھی کیجاتی تھی مگر فوج انگریزی کی جو فتح اول مرتبہ افغانستان مین ہوئی تھی اوسنے نیپالیون کے
ارادے فسخ کردیئے تھے اور ۱۸۳۹ء عہدنامہ نمبر ۱۲ دربار سے کیا گیا جسکی روسے اونھون نے
اقرار کیا کہ اسطرح کی سازش آیندہ وہ نہین کرینگے۔

اس اقرار نامہ کا لحاظ صرف براے نام تھا سازش کی تجویز اب بھی ہوتی تھی مگر نہایت
احتیاط اور پوشیدگی کے ساتھ ۱۸۴۰ء مین نیپالیون نے زبردستی اکثر دیہات رام نگر کے چھین
لیے اور اوسوقت اوس سے دست بردار ہوے جب اونکو فوج کشی کا خوف دکھایا گیا اور اب
پھر ضرورت اوسکی ہوئی کہ کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم ہوا اور یہ فوج اوسوقت تک
برخاست نہین ہوئی جب تک اطمینان متواتر بجانب مہاراجہ اور اونکے سرداروں کی بموجب
نمبر ۱۳ کے حاصل نہوے

فضولی اور ظلم ولیعہد نے جسکی تائید مہاراجہ کرتے تھے ملک مین نارضامندی پیدا کی
اسمین فریب اور دغا اوس رانی کی جو صرف رانیون مین سے زندہ تھی اور جسکا ارادہ تھا کہ
اپنے بیٹے کو کسیطرح تخت نشین کرے شامل ہوکر باعث تکرار متحد خاندان مین ہوے متبر سنگہ جو
۱۸۴۳ء مین پنجاب سے واپس طلب ہوا تھا وزیر مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین بترغیب گگن سنگہ جو بڑا مصاحب
رانی کا تھا متبر سنگہ قتل ہوا اور گگن سنگہ فوراً مشیر خاص مقرر ہوا اس شخص کے اور اہتیس اور ریسونکے

قتل ہونے جو ۱۸۴۶ء مین قتل ہوے واسطے تقرری جنگ بہادر کے اوپر منصب وزارت کے
راستہ صاف کردیا جب مہارانی کو دریافت ہوا کہ جنگ بہادر جیسا اول سمجھا گیا تھا اوسقدر اوسکے
مطلب کا نہین ہے تو اوسنے اوسکے قتل کا بھی ارادہ کیا مگر یہ وقوع مین نہین آیا اور اوسکو
حکم ہوا کہ مع اپنے دونون لڑکون کے خارج از ملک ہو وہ ملک سے نکلکر بنارس گئے اور وہان
اب تک موجود ہے مہاراجہ بھی اوسکے ہمراہ بنارس گئے مگر دوسرے سال واپس نیپال مین آئے
اس نیت سے کہ سوراندربکرم شاہ کے نام ملک کردین —

چند سال گذشتہ سے اور خصوصاً جب سے جنگ بہادر ۱۸۵۰ء مین انگلستان گیا دربار نیپال
کی رنگت نہایت دوستانہ ہوگئی ہے ۱۸۵۵ء مین تجویز ہوئی کہ عہدنامہ قرار دیا جاے جسکی رو سے
مجرمان سنگین حوالہ ہوا کرین بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ء عہدنامہ نمبر ۴۵ قرار پایا آخر ۱۸۵۴ء مین سرکار
نیپال اور تبت مین تنازعہ پیدا ہوا مگر اس سے کچھ فتور دوستی انگریزی مین واقع نہین ہوا بعد
جزوی لڑائی کے اور طول طویل تجویزون کے ایک عہدنامہ قرار پایا جسکی رو سے تبت والون
نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ نیپال کو دیا کرینگے اور دونون ملکون کی تجارت کو آزاد
کرینگے اور سفیر نیپال لاسا مین رہنے دینگے (عہدنامہ ذیل مین درج ہوتا ہے)

عہدنامہ صلح دس شرائط کا مابین سرکار گورکھا و تبت (بھوٹ) جسکو ہمنے یعنی سرداران
و بہاراو ر دلاما سرکارین نے جنکے دستخط آخر مین موجود ہین تحریر کرکے منظور کیا خدا اسکا گواہ ہے
اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جیسا اب تک ہم دونون اطاعت شاہ چین کی کرتے ہین اوسیطرح
آیندہ بھی کرتے رہینگے اور آپسمین بطور برادران ایک دوسرے سے پیش آئینگے جب تک
کہ ہمارے کردار موافق اس عہدنامہ کے رہینگے اور اوس ملک کو خدا آباد رکھے جو دوسرے پر
فوج کشی کرے جب تک کہ دوسرے کے حرکات اور اطوار خلاف اس عہدنامے کے
ثابت نہون جس حالت مین جو ملک فوج کشی دوسرے پر کریگا وہ الزام سے بری رہے گا

شرط اول

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ دس ہزار روپیہ سالانہ بطور خراج گورنمنٹ گورکھہ کو
دینگے —

شرط دوم

ملک گورکھا اور تبت نے ہمیشہ دوستی اور اتفاق شاہ چین کے ساتھ اب تک کھا ہے اور ملک تبت صرف معبد لاما گوروکا ہے اس وجہ سے سرکار گورکھا آیندہ حتی المقدور والامکان مدد تبت کی کرے گی اگر کسی اور راجہ کی اوسپر حملہ آور ہوئی۔

شرط سوم

گورمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ وہ لینا محصول کا جو اب تک رعایاے گورکھا اور تجاران وغیرہ سے جو تبت کے ملک مین آکر تجارت کرتے ہین لیا جاتا تھا موقوف کردینگے۔

شرط چہارم

گورمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ گورمنٹ گورکھا کے سپرد تمام قیدیان لشکر جو اب اونکے ملک مین قید ہین اور تمام سپاہی گورکھا اور افسران اور عورات جو جنگ مین گرفتار ہوے تھے اور تمام اتواب جو چھین لین تھین واپس کردینگے اور گورمنٹ گورکھا اقرار کرتے ہین کہ وہ گورمنٹ تبت کو تمام سپاہی اور رعایاے کردنگ کوتی وجونگا وتا نکلا کھار وچیور گومیا اور تمام اسلحہ دیاک یعنی بیل گاے جو گورمنٹ مذکور کی اونکے قبضے مین ہین واپس کردینگے اور جب یہ عہدنامہ کلیتہً تعمیل ہو جائیگا تو گورمنٹ گورکھا دیہات تا نکلا کھار وچیور گومیا وکردنگ وجونگا وکوتی دوہا کلنگ واپس کردینگے اور جسقدر فوج اونکی اس جانب کوہستان بیرب لنگور کے ہوگی وہ واپس طلب کرلیجائیگی۔

شرط پنجم

ایک افسر بہار اور ارانہ صرف نیکیا یعنی ایک عہدہ دار کم رتبہ منجانب گورمنٹ گورکھا لاسا مین رہا کرے گا۔

شرط ششم

سرکار گورکھا برضامندی گورمنٹ تبت ایک کارخانہ بمقام لاسا واسطے فروخت کرنے اسباب تجارت ہر قسم کے جواہرات سے لیکر پارچہ واشیاء خوردنی تک مقرر کرینگے

شرط ہفتم

گورکھا بہار اور جو مقام لاسا رہے گا ہرگز دست اندازی بیچ مقدمات تنازعات رعایاے
وتجاران و سوداگران سرکار تبت کے جو باہم تکرار کرین نکرینگے اور گورنمنٹ تبت بھی کسی مقدمہ
رعایاے نیپال اور کشمیری وغیرہ مین جو اندر حد ملک لاسا کے رہتے ہون گے مداخلت
نکرینگے مگر جب تکرار فیمابین رعایاے گورکھا در تبت واقع ہوگی تو حکام سرکارین جمع ہوکر
یکجا نشست کرکے تصفیہ اوسکا کرینگے اور تمام آمدنی جرمانہ و ضبطی وغیرہ جو رعایاے تبت کی
ہوگی وہ سرکار تبت مین جمع ہوگی اور جو رعایاے گورکھا و کشمیری وغیرہ کی ہوگی وہ سرکار
گورکھا مین جمع ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے گورکھا جرم قتل حکومت مذکورین کرکے پناہ گیر ملک تبت مین ہوگا
تو وہ فوراً حوالہ گورکھا گورنمنٹ کے کیا جائیگا اور اگر کوئی رعایاے تبت مجرم جرم قتل ہوکر
ملک گورکھا مین پناہ گیر ہوگا تو گورنمنٹ گورکھا اوسکو حوالہ سرکار تبت کر دینگے۔

شرط نہم

اگر کسی رعایا یا تجار گورکھا کا مال کوئی رعایاے تبت غارتگری کرکے لیجاے گا تو
گورنمنٹ تبت اوسکو اوس سے واپس دلوادینگے اور اگر اوسکے پاس اسقدر مال واپس
دینے کو نہوگا تو بہار اور اوسکو مہلت مناسب دے کر اور تدبیر مناسب کر اکر اوس مہلت مین
مال دلوادیگا اور اسیطرح اگر کسی رعایاے تجار تبت کا مال کوئی رعایاے گورکھا مین سے
غارتگری کرکے لیجاے گا اوس سے حاکم گورکھا واپس دلوائینگے اور اگر وہ فوراً نہین دے
سکیگا تو اوس سے تدبیر مناسب کراکر اندر میعاد مناسب کے اوس سے دلوادینگے۔

شرط دہم

تمام رعایاے تبت جو لڑائی مین شریک گورکھا ہوے ہین اور تمام رعایاے گورکھا
جو لڑائی مین شریک تبت ہوے ہون اس عہدنامہ کے بعد محفوظ جان و مال سے رہینگے
اور کوئی اونکو ایذا یا تکلیف ندیگا۔

المرقوم چیت بدی تیج سمت ۱۹۱۲ روز دوشنبہ مطابق ۲۴ ماہ مارچ ۱۸۵۶ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی رامیشری

رزیڈنٹ

دیگر یہ کہ ترجمہ بالا مین مین نے نام تبت بجاے بھوٹ کے لکھا ہے زیرا کہ عہدنامے

مین اوسی نام سے یہ علاقہ درج ہے۔

دستخط جے آر

باستثنا رچند ماہ ۱۸۶۵ء کے جنگ بہادر جسکو خطاب مہاراجگی کا مہاراجہ نیپال نے دیا اور راجگی دو اضلاع کی کلیتہً اوسکو بخشی اور جسنے ایک فرزند اور دو دختر کی شادی خاندان مہاراجہ نیپال مین کی وزیر نیپال کا رہا درمیان بلوہ ۱۸۵۷ء اور فوج کشی آیندہ کی اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی کی بیچ دوبارہ قبضہ کرنے گورکھپور اور فتح کرنے لکھنو کے اور گرفتاری مفسدان جو ترائی مین چلے گئے تھے کی بنظر ان خدمات کے مہاراجہ جنگ بہادر کو خطاب نایٹ اوف دی گرینڈ کردس اوف دی نایتہ کا ملا اور ازروے عہدنامہ نمبر ۵۵ منعقدہ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء ملک سرحدی اودہ جو شامل علاقہ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا واپس نیپال کو دیا گیا۔

درست تخمینا باشندگان نیپال کی نفری کا غیر ممکن ہے نیپال والہ تخمیناً باون لاکھ نفری یا چھپن لاکھ نفری کا کرتے ہین مگر غالبًا وہ بیس لاکھ سے زیادہ نہونگے شہر کٹمنڈو مین تیس سے پینتیس ہزار نفری تک آباد ہین اور رقبہ ملک کا قریب چوّن ہزار میل مربع ہے آمدنی معلوم نہین مگر قیاساً قریب تینتالیس لاکھ روپیہ کے ہوگی گورکھا والہ خراج گورنمنٹ انگریزی کو نہین دیتے ہر پانچ سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف کٹمنڈو سے پکن کو روانہ ہوا کرتا ہے۔

نمبر ۴۷

عہدنامہ تجارت نیپال تاریخ یکم مارچ ۱۷۹۲ء عیسوی

عہدنامہ مصدقہ بمہر مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ مطابق عہدنامہ دیے ہوے

مسٹر جوناتھن ڈنکن صاحب رزیڈنٹ بنارس منجانب رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی
جی گورنر جنرل ان کونسل باختیارات عطیہ حاکم ممدوح درباب ختم کرنے عہدنامہ تجارت مہاراجہ موصوف
سے اور تحریر کرکے مقرر کرنے محصول ادائی رعایاے سرکارین ہنوربل کمپنی انگریزی و نیپال
و صاحب موصوف خود تعداد محصول ادائی رعایاے نیپال یا فتنی کمپنی مقرر کرتے ہین اور اسیطرح
مہاراجہ موصوف تعداد محصول ادائی رعایاے گورمنٹ انگریزی یافتنی نیپال قرار دیتے ہین
اور عہدنامہ مذکور مجکو یعنی مہاراجہ مذکور کو مولوی عبدالقادر خان وکیل صاحب موصوف نے دیا
اسواسطے یہ نقل جو گورمنٹ نیپال نے تیار کی زبان ہندی کو رکودی گئی مضمون ذیل مین درج ہے

شرط اول

چونکہ توجہ بہبودی عام و آسایش اور اطمینان تجاران و سوداگران باعث انتظام سرکارین
کمپنی و نیپال سے ہے یہ اسواسطے اقرار اور مشروط ہوتا ہے ڈھائی فیصدی محصول دونون علاقون
مین اسباب درآمد پر لیا جائیگا اور یہ محصول تعداد روانہ اسناد کے مطابق جو سوداگران کے
ہوگا لیا جائیگا اور بنظر اسکے کہ تجاران روانہ باطل پیش نکرین روانہ کی پشت پر مہر چوکی پرمٹ کی
ثبت ہوا کرے گی اور اس روانہ کی نقل لیکر اصل سوداگر کو واپس ملا کرے گی اور اگر کسی
سوداگر کے پاس روانہ اجناس نہوگا تو اہلکاران پرمٹ محصول ڈھائی فیصدی اجناس کی
قیمت بازار پر لیا کرینگے —

شرط دوم

مقامات مقابل جو اسمین مندرج ہین سرحد ہر ملک مین چوکی کے مقام مقرر ہونگے
اور اون مقامون پر تجاران محصول ادا کیا کرینگے اور جب ایک مرتبہ ان مقامات مین محصول
ادا ہو چکا تو پھر کسی اور مقام پر ملک مین محصول نلیا جائیگا —

شرط سوم

اگر کوئی اہلکار محصول زیادہ لے گا یا اور ظلم کیگا بنسبت شرح مندرجہ کے اوسکو سزاے
سخت اوسکی سرکار دیوے گی تاکہ اورونکو عبرت ہو اور ایسا کام وہ نکرین —

شرط چہارم

اگر چوری یا دزدی اسباب تجارت کی ہوگی تو فوجدار موقع واردات اپنے افسر کلان یا گورنمنٹ کو اطلاع اوسکی دیگا فوراً مالک مقام یا زمیندار کو حکم دینے قیمت کا دیگا اور یہ روپیہ ہر مقدمے مین اسطرح سوداگر ادا ہوگا —

شرط پنجم

جب کسی ملک مین کچھ زیادتی یا سختی کسی سوداگر پر ہوگی تو اہلکار علاقہ جسمین وہ ہوئی ہے فوراً بلا توقف سماعت مقدمہ کرکے تحقیقات نالش مظلوم کرے گا اور اوسکی دادرسی کرکے مجرم کو سزا دے گا —

شرط ششم

اگر کسی تاجر نے محصول ادا کرکے کسی ملک مین اپنا مال اوتارا ہو اگر وہ مال فروخت ہوگیا تو بہتر ورنہ درصورتیکہ سوداگر مذکور اوسے کسی اور مقام پر باہر علاقہ سرکارین مندرجہ عہدنامہ لیجائے تو رعایا یا اہلکار اوس مقام کے اوسپر اور محصول نہ لینگے جو اوسنے اول مرتبہ وقت فروخت کرنے اسباب کے دیا ہے وہی کافی ہوگا اور اوسپر دوبارہ محصول نہ لیا جائیگا بلکہ اوسکو اجازت ہوگی کہ بحفاظت بلا مزاحمت لیجاے —

شرط ہفتم

اس عہدنامہ کو کلیتہ جائز اور جاری حاکمان حال و استقبال سرکارین تصور کرین اور اوس عہدنامہ تجارت سمجھکر باعث بنیاد اتفاق سرکارین تصور کرکے بروقت آیندہ اسکی تعمیل بنظر فائدۂ عوام و برادر دوستی ملحوظ رکھین — بتاریخ ۵ ماہ رجب سنہ ۱۲۶۰ ہجری سنہ ۱۱۹۹ فصلی مطابق یکم ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع و مطابق ۱۲ پھاگن سمبت ۱۸۴۹ دو نقل ایک مضمون کی طرفین معاہدہ نے تیار کین اور وعدہ کیا کہ موسم بیساکھ سمبت ۱۸۷۹ سے اہلکاران سرکارین حسب الحکم محکم ہر دو سرکار فوراً تعمیل اسکی کیا کرینگے اور شرائط مندرجہ کا لحاظ رکھینگے اور ہدایت ثانی کے منتظر رہینگے —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی ویکین
ریزیڈنٹ بصیغۂ مال

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ایچ بارلو
سب سکرٹری

نمبر ۴۸
عہدنامہ راجہ نیپال سنہ ۱۸۰۱ع

چونکہ ارباب دانش و رؤساے دیتیان و سرداران بلند مکان و حاکمان ذی اختیار مثل آفتاب نیم روز روشن اور ہویدا ہے کہ خداے تعالی نے حفاظت اور حکومت عالم کی قبضہ قتدار سلاطین بعضمت پناہ مین کی ہے اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ قرار پانے اتفاق دوستانہ باہم اونکے باعث حفظ بہبودی و خوشنمائی کافہ انام ہے اور جسقدر زیادہ ارتباط و اتحاد ہوگا اوسیقدر امنیت خلائق ترقی پر ہوگی لہذا بنظر مراتب مذکورہ بالا ہز اکسیلنسی دی موسٹ نوبل دی گورنر جنرل مارکویس ویلسلی اور مہاراجہ صاحب نے طریق دوستی فیما بین سرکار کمپنی و راجہ نیپال قرار دیکر شرائط ذیل منظور کی ہین ۔

شرط اول

یہ امر سرداران و اہلکاران سرکارین پر فرض اور لازم ہے کہ ہمیشہ دوستی سرکارین کی ترقی مین کوشش کرین اور عین خواہش دلی اونکی بیچ بہبودی و کامیابی سرکارین و رعایاے جانبین ہو ۔

شرط دوم

غرضگوئی اور مفسدہ انگیز گفتگوی غرض گویان پر جو باعث تخلل دوستی باہمی ہون بلا وجہ ثبوت اعتبار نکرنا چاہیے ۔

شرط سوم

سرداران و اہلکاران سرکارین بدل دوست اور دشمن ایک سرکار کو دوست اور دشمن دوسری سرکار کا تصور کرین اور یہ لحاظ ہمیشہ دوامی اور مستحکم پشت در پشت رہے ۔

شرط چہارم

اگر کوئی حکومت ہمسایہ کسی سرکار کا کچھ تکرار یا ارادہ بلا وجہ پیدا کرے کہ اوسکے ملک پر متسلط ہو اور ارادہ مخالفت بغرض قبضہ کر لینے ملک کے ظاہر کرے تو وکیل سرکار دونون سرکار کے دربار مین حال مفصل عرض کریگا اور حاکم بتحریک دوستی جو سرکارین مین جاری اور قائم ہے بعد سماعت حال مفصل جواب اصلاح مناسب دینگے۔

شرط پنجم

جب کوئی تکرار سرحدی مابین سرکارین کے واقع ہو تو اوسکا فیصلہ از روے انصاف اور راست کرداری کے معرفت وکلا و اہلکاران سرکارین ہوگا اور ایک نشان سرحد مذکور پر قائم ہوگا جو واسطے ہمیشہ کے قائم رہیگا تاکہ اہلکاران حال و استقبال کو ہدایت اوس سے ہوا کرے تاکہ وہ دست اندازی بیشتر نکرین۔

شرط ششم

اگر ایسے مقامات کی نسبت نزاع یا تکرار پیدا ہو جو سرحدی نواب وزیر اور نیپال کے ہون تو ایسے مقدمات بتوسط وکیل کمپنی موجود کی وکیل سرکار نیپال اور وکیل نواب وزیر فیصلہ پائینگے

شرط ہفتم

کسیقدر ہاتھی بابت نکیا سیور کے ہر سال راجہ نیپال کمپنی کو بھیجتے ہین اسواسطے گورنر جنرل بنظر زیادہ کرنے خوشی راجہ نیپال کے اور بباعث اتفاق دوستانہ اور بخیال عہدنامہ ہذا خراج مذکورہ بالا معاف اور فروگذاشت کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ اہلکاران کمپنی حال و استقبال پشت در پشت ہوکر تا قائم رہنے شرائط عہدنامہ ہذا ہاتھی راجہ سے نلین۔

شرط ہشتم

اگر کوئی متوسل یا باشندہ ایک ملک کا فراری ہوکر دوسرے ملک مین پناہ لے اور درخواست منجانب سرکار نیپال معرفت وکیل حاضر باش گورنر جنرل یا منجانب سرکار کمپنی بتوسط وکیل موجودہ نیپال کیجاے تو ایسے حال مین یہ اقرار باہم ہوتا ہے کہ اگر فراری مذکور خلاف قوانین سرکار کرکے مفرور ہوا ہو تو سرداران سرکارین فوراً سپرد وکیل سرکار درخواست کنندہ

کیا جائیگا تاکہ بحفاظت تمام اونکے علاقے کی سرحد پر پہونچ جاوے۔

شرط ہفتم

مہاراجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ ایک سالم پرگنہ مع زمین متعلقہ باستثنائے زمین عطیات و زمین جو واسطے امور مذہبی و جاگیر وغیرہ کے علیحدہ ہوچکی ہے اور جنکا ذکر کتاب آمدنی مین درج ہے سوامی جی کو بطور نذر واسطے اونکے مصارف کے دیا جائیگا شرائط نسبت سوامی جی کے یہ ہین کہ اگر وہ بنارس ہین یا کسی اور مقام واقع ممالک کمپنی مین رہین اور جاگیر اپنے اہلکاران نیپال کی مستاجری مین دین تو اس حال مین روپیہ آمدنی کا بموجب اقساط کے جنکا ذکر ما بعد ہوگا اونکو دیا جائیگا اور یہ کہ وہ روپیہ مذکور کو اپنے تصرف مین لاکر امور مذہبی مین مشغول رہین موجب اپنی شرائط کے جو اونھون نے بارہ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور اوسکو راجہ کے نام چھوڑ دینے کے کندہ کردیا ہے اور اگر وہ خود اپنی جاگیر مین بود و باش اختیار کرین اور تحصیل مالگزاری معرفت اپنے کارندون کے کرین تو اونکو مناسب اور لازم ہوگا کہ کسی شخص مخالف کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور سوائے ایک سو آدمی اور عورات وغیرہ ملازمون کے کوئی سپاہی واسطے تحصیل مالگزاری کے بھرتی نکرین اور واسطے حفاظت اپنی ذات کے وہ دوسو نفر سپاہی فوج سرکار نیپال سے لیکر اپنے ہمراہ رکھین تنخواہ اونکی راجہ نیپال دینگے اس سے بھی اونکو متنبہ ہونا چاہیے کہ تقریر یا تحریر سے فساد نکرین اور نہ مفسد اور مفرور ملک نیپال کو پناہ دین اور نہ اوپر رعایائے نیپال کے غارتگری و لوٹ مار کرین اگر ایسی بے اعتنائی یا خلاف ورزی لائق اطمینان سرکارین ثابت ہوگی تو اعانت اور حفاظت سرکار کمپنی اونسے علیحدہ کیجائیگی اس حالت مین پھر یہ امر باختیار راجہ نیپال ہوگا خواہ اونکی جاگیر ضبط کرین یا نکرین۔

مہاراجہ یہ بھی اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ اگر سوامی جی علاقہ کمپنی مین بود و باش اختیار کرکے اور زمین مستاجری اہلکاران نیپال ہین دینگے اور اقساط بموجب عہد کے اوانہون یا وہ بود و باش اپنی جاگیر مین اختیار کرین اور کوئی باشندہ نیپال اونکو یا اونکی رعایا کی بنسبت مزاحمت کسیطرح کی کرے تو گورنر جنرل کمپنی کے اوسکی کیفیت راجہ کو لکھینگے

اور گورنر جنرل ضامن ہین کہ راجہ اس شرط کی تعمیل کرینگے اور مہاراجہ فوراً تعمیل تحریر گورنر جنرل بموجب شرائط بالا کرینگے اگر نفع چاپالا کی اور ہوشیاری اہلکاران سے جمع پرگنہ مین ہوگا یا کمی اونکی غفلت سے واقع ہوگی تو ان دونون امور مین راجہ نیپال بالکل بلاواسطہ رہینگے

شرط دہم

بنظر تعمیل کرنے مراتب مندرجہ عہدنامہ کے اور واسطے ترقی دینے اتفاق اور دوستی کے تعزیز بانی سے گورنر جنرل اور راجہ نیپال بتحریک دلی وبخوشی اپنے ایک معتبر آدمی بطور وکیل مقرر کرتے ہین کہ دربار سرکارین مین حاضر باش رہ کر مراتب مفصلہ بالا کی تعمیل کرائے اور جس امر مین دوستی باہمی جو سرکارین مین جاری ہے تزاید پر رہے وہ امر ظہور مین لائین

شرط یازدہم

یہ امر اہلکاران وسرداران سرکارین پر فرض ہے کہ وہ اوسقدر عزت وتوقیر وکیل سرکار دولت کی کیا کرین جسقدر اوسکے رتبے کے موافق ہو اور جسقدر بموجب قانون قوم کے شایان ہو اور وہ حتی الامکان کوشش کرین کہ جو امر وہ کہین اوسکی کارروائی ہوا کرے اور اونکے آرام اور آسایش اور اطمینان کے اسباب کی ترقی رہے اور حفاظت ذات بھی ہو ان سب امور سے ترقی دوستی جو سرکارین مین جاری ہے ہوگی اور نام نیک سرکارین کا عالم مین مشہور ہوگا

شرط دوازدہم

یہ امر وکیل سرکارین پر فرض ہوگا وہ گفتگو کسی رعایا ساکن ملک کے ساتھ بغیر اجازت اہلکاران سرکار کے نکرین مگر اہلکاران سرکار کے ساتھ کیا کرین اور بر رسم تحریر اونکے ساتھ جاری کرین اور اگر اونکے پاس کوئی تحریر یا خط ایسے شخصون کے پاس سے آئے اونکو لازم ہے کہ اوسکا جواب بغیر اطلاع حاکم ملک کے اور بغیر اوسکے سب مراتب مندرجہ کی تفصیل روبروے حاکم ممدوح کرینگے ندین یہ امر تمام اندیشہ وشبہہ باہمی کو رفع کریگا اور یکتائی اور دوستی کا اظہار کرے گا۔

شرط سیزدہم

سب سرداران واہلکاران سرکارین پر فرض ہے کہ مطابق اس عہدنامہ کے جواب

بموجب قواعد مذہب اور ایمان کے تحریر ہوتا ہے کاربند ہوں اور اوسکو پشت در پشت قائم اور جاری تصور کرکے انحراف اوس سے نکرین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا خدا اوسکو اس دنیا و عقبی مین سزا دیگا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط سی ہڈونسل
اسسٹنٹ مترجم فارسی

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء

شرط عہدنامہ مندرجہ ذیل جداگانہ ساتھ راجہ نیپال کے بمقام دیناپور بماہ اکتوبر تاریخ ۲۶ سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوئی۔

اقرار جو مہاراجہ نے گورنر جنرل سے درباب تقرری گذارہ واسطے مصارف ارکان گوبند سوامی جی والد ناسے مہاراجہ ممدوح کیا مضمون اوسکا ذیل مین درج ہوتا ہے۔

کہ ایک سالانہ آمدنی بیاسی ہزار روپیہ سکہ نیپال کے منجملہ جسکے بہتر ہزار نقد اور دس ہزار کے ہاتھی آدھے نر اور آدھے مادہ جسمین کا کوئی سوا سو روپیہ سے کم قیمت کا نہو گا سوامی جی کو شروع ماہ اگھن ۱۸۵۸ سے بطور نذر نیاز منداند واسطے مصارف خانگی کے دیا جائیگا اور بنظر ادس روپیہ کے پرگنہ بیجاپور مع زمین متعلقہ باستثنای زمین معافی بکار مذہبی و خیرات وغیرہ و جاگیرات وغیرہ حسب تفصیل مندرجہ کتاب آمدنی سوامی جی کے نام حسب شرائط ذیل دیا جاے کہ درحالت اونکے بنارس مین رہنے کے یا کسی اور مقام واقع علاقہ سرکار کمپنی کے بود و باش اختیار کرینگے اور اپنی مرضی سے تحصیل مال پرگنہ مذکور سے اہلکاران نیپال کے کرنے کے بہتر ہزار روپیہ نقد اور دس ہزار روپیہ کے ہاتھی سال بسال بلا تفاوت حسب اقساط مقررہ سوامی جی کو دیا جائیگا تاکہ وہ یہ روپیہ تصرف مین لاکر اور رفع ضروریات اپنی کرکے عبادت باری مین بموجب اونکے رہنے یہان کے جو بارہ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور راج دینے

مہاراجہ سے کے اونھون نے کندہ کیا ہے مصروف ہون اور درصورتیکہ وہ بود و باش اس جاگیر مین رکھین اور تحصیل مال اپنے اہلکاران کے معرفت کرین تو اونکو لازم ہے کہ مفسد اور خلل انداز آدمیون کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور ایک سو مرد اور عورت سے زیادہ نرکھین اور اونمین بھی کوئی سپاہی نہو اور واسطے تحصیل مال و حفاظت ذات کے دوسو سپاہی تک فوج ملکی نیپال سے اونکو ملینگے اور اونکی تنخواہ مہاراجہ خود دینگے اونکو لازم ہوگا کہ کسی تقریر یا تحریر سے تکرار یا نزاع پیدا نکرین اور نہ مفسد اور مفرور نیپال کو اپنے پاس رکھین اور نہ غارتگری رعایاے نیپال پر کرین اور اگر یہ امور ممنوعہ اونکے بنسبت حسب اطمینان فریقین پایۂ ثبوت کو پہونچے تو امانت اور حفاظت ہنوربل کمپنی کی اونسے علیحدہ ہوگی اور یہ اختیار مہاراجہ کو حاصل رہیگا کہ چاہین اونکی جاگیر ضبط کرین اور یہ بھی مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ درصورتیکہ سوامی جی بود و باش اپنی علاقہ ہنوربل کمپنی مین قرار دین و تحصیل مال جاگیر اہلکاران سرکار نیپال کے سپرد کرین تو اس حالت مین اگر اقساط بموجب شرائط کے اونھون یا کوئی رعایاے نیپال اونسے یا کسی رعایاے اونکی سے کسیطرح فراہم ہو تو گورنر جنرل اور ہنوربل کمپنی معاوضہ اوسکا مہاراجہ سے طلب کرین اور گورنر جنرل ضامن اس امر کے ہوتے ہین کہ مہاراجہ شرائط اپنے پورے کرینگے اور بتحریک گورنر جنرل مہاراجہ فوراً شرائط بالائی تعمیل کرینگے اگر ایزادی مالگزاری مین بباعث ہوشیاری اہلکاران سوامی جی کے ہو یا کمی بسبب غفلت اونکے وقوع مین آئے تو مہاراجہ کو اس سے کچھ سروکار نہوگا اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت سپردگی علاقہ بیجاپور اہلکاران سوامی جی کو جمع مالگزاری اوسکی بہتر ہزار روپیہ سکہ بینیا ہوگی اگر اس سے کم ہو تو معاوضہ کمی کا کیا جائیگا اور اگر زیادہ ہووے تو سوامی جی کا مال ہے —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو ڈی نوکس

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۱ اور دربار نیپال سے نے

بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۲ع

نمبر ۴۹

صلحنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ بکرم ساہ راجہ نیپال بوساطت لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ ہز اکسیلنسی رائٹ ہنوربل فرانسس ارل اوف میرا کی جی ہرمجسٹی موسٹ نوبل پریوی کونسل ماموره کورٹ اوف ڈائرکٹر ہنوربل کمپنی مذکور بنابر اجراے امور سلطنت ہند وسری گرو گجراج مصر وچندر سیکھر اوپادھیا منجانب مہاراجہ گرمان جودھہ بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ باختیارات عطیہ راجہ نیپال —

چونکہ لڑائی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ نیپال پیدا ہوئی ہے اور طرفین باہتر مضا باہمی واسطے صلح ودوستی دوبارہ قائم کیا چاہتے ہین جو سابق قبل از اتفاق گذشتہ مدت تک فیمابین سرکارین جاری اور قائم تھی شرائط صلح ذیل طرفین نے منظور کین —

شرط اول

ہمیشہ صلح ودوستی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ نیپال جاری رہے گی —

شرط دوم

راجہ نیپال اپنا دعوی اوس زمین کا جو باعث نزاع قبل جنگ گذشتہ فیمابین سرکارین تھی چھوڑتے ہین اور اوس زمین کی حکومت ہنوربل کمپنی کی منظور کرتے ہین —

شرط سوم

راجہ نیپال ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین

اول تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے کالی اور راپتی کے واقع ہے —

دوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ باستثناء بٹول خاص جو درمیان دریای راپتی اور گنڈک کے واقع ہے

سوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریای گنڈک اور کوساہ کے واقع ہے جسمین حکومت گورنمنٹ انگریزی قائم ہوچکی ہے یا اب قائم ہوتی ہے —

چہارم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے مِشی اور ٹِسٹا کے واقع ہے —

پنجم تمام علاقہ درمیان کوہستان مشرقی دریاے مِشی جسمین قطعہ وزمین نگرے ور استہ نگرکوٹ شامل ہے استہ موتنگ سے کوہستان کو جاتا ہے مع علاقہ درمیان رستہ مذکور اور

نگری کے اور یہ علاقہ فوج گورکھا بیچ عرصہ چالیس روز کے آج کی تاریخ سے خالی کر دینگے۔

شرط چہارم

بنظر معاوضہ نینے سرداران اور برادران ریاست نیپال جنکا نقصان باعث سپرد کردینے علاقہ جات مذکورہ شرط بالا کے ہوگا سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ اون لوگون کی پنشن دو لاکھ روپیہ تک دینگے مگر اون شخصون کو پنشن ملے گی جنکو راجہ نیپال تجویز کرینگے اور جس قدر فی کس تجویز کرینگے اوسقدر دیجائیگی اور جسوقت یہ تجویز پنشن وجمع پنشن ہو جائیگی اوسقدر سند اون لوگون کو دستخطی ومہری گورنر جنرل کی ملجائیگی۔

شرط پنجم

راجہ نیپال اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے تمام حقوق واسطے نسبت علاقہ واقع سمت مغرب دریاے کالی چھوڑتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ کچہ واسطہ اوس علاقہ سے یا وہان کے باشندون سے نہین رکھین گے۔

شرط ششم

راجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز مزاحم یا مخل راجہ سکم کے بیچ اونکے علاقہ کے نہونگے بلکہ اقرار کرتے ہین کہ اگر کچہ تنازع فیمابین سرکار نیپال وراجہ سکم کے کسی سبب سے یا کسی کی جانب سے پیدا ہو گی تو اسطرح کی نااتفاقی کی ثالثی گورنمنٹ انگریزی مین پیش کیجائیگی اور راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ جو فیصلہ وہ کر دینگے اوسکو وہ منظور کرینگے۔

شرط ہفتم

راجہ نیپال یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اور نہ کسی رعایاے یورپ یا امریکا کو ملازم رکھینگے بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے۔

شرط ہشتم

بنظر بہتری واسطے دوستی وصلح جواب فیمابین سرکارین قائم ہوئی ہے یہ اقرار ہوتا ہے کہ معتبر عہدہ داران کلان ہر ایک سرکار کے دوسری سرکار کے دربار مین رہا کرینگے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نوشرائط کا راجہ نیپال پندرہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے تصدیق اور منظور کرینگے اور نقل مصدقہ لفٹننٹ کرنیل بریڈشاہ صاحب کو دیجائیگی اور یہ صاحب وعدہ کرتے ہین کہ عرصہ بیس روز مین یا قبل اسکے اگر ممکن ہوگا وہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر راجہ کو دینگے

المرقوم بمقام سگولی بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع

دستخط پارس بریڈشاہ لفٹننٹ کرنیل پولیٹکل ایجنٹ

مہر مہر مہر

یہ عہدنامہ معرفت چندر سیکھر اوپادھیا ایجنٹ راجہ نیپال کے بمقام مکوانپور وقت فواخت دو گھنٹہ بعد ... بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ء وصول پائی اور ... عہدنامہ کا بجانب سرکار انگریزی اوسکو دیا گیا۔

دستخط ڈیوڈ اکٹرلونی

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵

یادداشت جو واسطے منظوری راجہ نیپال کے بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع پیش ہوئی

بلحاظ دوستی و اعتبار جو نسبت راجہ نیپال کے ہے گورمنٹ انگریزی ارادہ کرتی ہین کہ حتی الامکان چند شرائط عہدنامہ سگولی حسب تفصیل ذیل جنکی تعمیل مین راجہ نیپال کو سختی معلوم ہوتی ہے متروک کیے جائین۔

شرط اول

بنظر راضی کرنے راجہ کے اوس امر مین جو اوسکے دلی آرزو ہے گورمنٹ انگریزی کی عین خوشی ہے کہ وہ ملک ترائی جو بموجب عہدنامہ کے اوسکو ملا ہے راجہ کو دوبارہ دین یعنی تمام زمین ترائی جو درمیان دریاے کوسی اور گنڈک کے واقع ہے اور جو راجہ کے پاس قبل اتفاق گذشتہ تھی باستثنا زمین متنازعہ واقع اضلاع ترہت اور ساران اور باستثنا

اوسقدر علاقے کے جو جانبین کو واسطے قائم کرنے سرحد کے حسب تجویز کمشنران سرکارین ضروری متصور ہوا اور باستثنا اوس قطعہ زمین کے جو گورنمنٹ انگریزی نے اون لوگون کو دی ہے جنکا استحقاق قبل سپردگی ترائی مذکورہ گورنمنٹ ممدوح کو تحقیقات سے ثابت ہوا تھا اور وہ الیکہ راجہ وہ زمین مستحقان مذکورین یعنی منظور کرتے ہین تو اوسکا بھی معاوضہ اون زمین سے دیا جائیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ باوجود بہت سی زمین علاقہ ریت کے جو باعث نزاع مدت سے ہے جو بندوبست ۱۸۱۲ء مطابق ۱۸۶۹ سمبت ہوا ہے وہ منظور ہوگا اور باقی سب چھوڑ دیا جائیگا یعنے جو قرار و صلح اوسوقت مین ہوئی ہے وہ اب بھی قائم رہکر مقرر کیجائیگی

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی اسمین بھی راضی ہین کہ زمین ترائی واقع درمیان دریاے گنڈک اور راپتی یعنے دریاے گنڈک سے حدود غربی اضلاع گورکھپور مع بٹول و شیوراج باستثناء مقامات متنازعہ ترائی اور اوسقدر زمین جو برضامندی باہمی واسطے حدبندی جدید کے ضروری متصور ہو دی جاے —

شرط سوم

چونکہ یہ ممکن نہین کہ حدود حسب مرضی سرکارین بغیر پیمایش کرنے کے مقرر کیجاے یہ مناسب اور ضروری متصور ہوگا کہ دونون جانب سے کمشنران واسطے مقرر کرنے حدود مناسبہ برضامندی طرفین اس غرض سے مقرر کیے جائین کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی بجانب جنوب اور علاقہ راجہ نیپال جانب شمال مقرر کرین درحالیکہ کوئی قطعہ زمین ایسے درمیان مین آجاوے کہ جس سے خط کشی حدود سیدھی نہ ہوتی ہو تو کمشنران کو چاہیے کہ ایسا معاوضہ اوسکا کرین جس سے نقصان کسیکا نہو —

شرط چہارم

اور اگر ایسا ہو کہ کسی مالک کی زمین ایسی واقع ہو خواہ علاقہ انگریزی کی خواہ نیپال کی کہ جس سے وہ ماتحت سرکارین کے ہوتی ہو تو بنظر انسداد تکرار و نزاع سرکارین کمشنران کو لازم ہوگا کہ وہ برضامندی باہمی ایسی تحریر اوسکی کرین کہ وہ ایک ہی سرکار کی مطیع رہے —

شرط پنجم

جب ملک ترائی راجہ نیپال کو دوبارہ ملجائیگا تو وہ پھر مطالبہ اوس دو لاکھ روپیہ سالانہ کا نکرینگے جو گورنمنٹ انگریزی نے واسطے پرورش بعض برادران نیپال کے تجویز کیا ہے—

شرط ششم

ماسوا اسکے راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ بعد واپس ہونے ملک ترائی کے وہ کسی باشندہ ترائی کو اس وقوع کی بابت کہ وہ لڑائی مین شریک گورنمنٹ انگریزی رہا تھا سزا نہ دینگے اور اگر کوئی باشندگان مین سے سوائے کاشتکاران مین کے چاہے کہ ترائی چھوڑکر علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین آباد ہو تو اوس سے مزاحمت نہو گی—

شرط ہفتم

وعدہ ہے کہ راجہ ان شرائط کو منظور کرینگے تو تدابیر پیمایش اور تعین سرحدات حسب تحریر بالا عمل مین آئیگی اور بعد تعین ہونے حدود کے باستر ضای طرفین اسناد حسب شرائط بالا سرکارین کی مہر اور دستخط سے تحریر ہو کر حوالہ ایک دوسرے کے ہونگے اور منظوری اوسپر کیجاینگی—

مہر دستخط ایڈورڈ گارڈنر

رزیڈنٹ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون چھٹی مہری راجہ نیپال موصولہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء

بعد القاب معمولی—

مین نے چھٹی مرسلہ آپ کی مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء مطابق ۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۳ دربارہ وبارہ واپس دینے بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے ملک ترائی واقع درمیان دریای

کوہی وراپتی بجانب جنوبی سرحد بالکل جسقدر میرے پاس قبل جنگ تھے بعوض پڑھی اوسمین درج ہے کہ درصورت میرے منظور کرنے شرائط مندرجہ یادداشت کے جنوبی حدود ترائی کی جسقدر اس سرکار کے پاس بھی اوسیقدر مقرر ہوگی برطبق اوسکے مین نے شرائط مذکور منظور کرکے ایک عہدنامہ بلفف اسکے بھیجا ہے وہ غالب کہ پسند آپ کے ہوگا اور اوسکے یہ بھی ایس تحریر مین مندرج تھا کہ وہ سب واپس ہوگا باستثنا مزروعات زمین متنازعہ اوسقدر زمین کے جو بندوبست کشنران سرکارین واسطے حدبندی کے ضروری تصور ہوا باستثنا اوسقدر زمین کے جو بعد سپردگی ملک ترائی کے گورنر جنرل کمپنی کو باشخاص حقداران کو کمپنی نے بعد تحقیقات دی ہے دوست من یہ سب امور آپ کے اختیار مین ہین اور چونکہ یہ بھی تحریر تھا کہ بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے چند شرائط عہدنامہ سگولی جنکی تعمیل مجکو ناگوار ہوگی متروک کیجائینگے مجھے یقین واثق ہے کہ آپ کے دل مین یہ ہے کہ جو مجھے ناگوارا ور سخت معلوم ہو وہ رفع کیا جاوے اور جو امر بہتر اور مفید اس ریاست کیواسطے ہوگا وہ آپ کرینگے اور وہی بات ہوگی جس سے سراسر دوستی جو فیمابین سرکارین قائم اور جاری ہے ممکن ہے

اور مین رسید اون پروانجات کی ارسال کرتا ہون جو مہر سرخ ریاست ہذا بنام افسران ترائی ماموزہ علاقہ واقع درمیان دریاے گنڈک وراپتی واسطے سپرد کردینے ترائی کے اور برخاست کرآنے اونکے صادر ہوے تھے اور جو آپ کو مقام تھالکو دیے گئے تھے اور جو آپ نے اب واپس کیے ہین

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونلی

اسسٹنٹ

مضمون تحریر مہر سرخ دربار موصولہ تاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوی

مہر درگا بھوانی

بلحاظ دوستی و یکجہتی گورنمنٹ نیپال شرائط مندرجہ سند مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء عیسوی مطابق سہ ماہ پوس ۱۸۷۳ جو ہنوربل ایڈورڈ گارڈنر صاحب نے منجانب ہنوربل کمپنی دربارہ واپس دینے ملک ترائی کے درمیان دریاے کوسی وراپتی مطابق جنوبی حدبندی سابق کے جو قبل از جنگ نیپال کے پاس تھے باستثناے قطعات زمین متنازعہ کے دربار نیپال کو بھیجے تھے منظور کرتے ہیں ۔

الرقوم ۷ ماہ پوس ۱۸۷۳ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی وانسی

اسسٹنٹ

نمبر ۱۵

تحریر دربار دربارہ سپردگی ملزمان موصولہ ۲۰ ماہ جنوری ۱۸۳۴ء

تجویز مفصلہ ذیل دربارہ سپردگی ملزمان ہوئی اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف ہوا

جب کوئی گویندہ آکر بیان کرے کہ قتل بذریعہ زہر خورانی یا خفا گلو کسی شخص ساکن نیپال نے کیا ہے اور جب حلیہ مجرم کا اور اوسکے خاندان و برادران و رشتہ داران موضع سکنی کا یا مکان کا پتہ و نشان دیا جائیگا اور اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو کہ شخص مجرم ساکن دوامی مقام مذکور کا نہین ہے اور اوسکا خاندان اور رشتہ داران وغیرہ معلوم نہین ہوتے اور اوسکی بسر اوقات کا وسیلہ کوئی مشہور نہین ہے اور اوسکا گذر اچھی طرح ہوتا ہے یا یہ معلوم ہو کہ اوسکی عادت یہ ہے کہ تین چار مہینے مختلف مقامات قرب و جوار مین رہا کرتا ہے اور بغیر کسی وسیلہ روزی کے وہ بسر کرتا ہے اور جب یہ تمام امور یا اکثر اونمین سے مطابق بیان گویندہ کے ہون تو البتہ سرکار نیپال شخص مجرم کو حوالے مجسٹریٹ گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اور سزادہی کے سپرد کرینگے اور اسیطرح مجرمان نیپالی کو درصورت ثبوت امور مذکورہ بالا صاحب مجسٹریٹ گورنمنٹ انگریزی بھی ایسے مجرمونکو سپرد عاملان نیپالی ماموره ترائی کے کردینگے تاکہ

تحقیقات اور سزادہی اونکی سرکار نیپال سے ہو۔

اور اگر تحقیقات بیان گوینده سے حکام سرکارین کے نزدیک وجوہ ثبوت مندرجہ بالا متعلق حالات شخص ملزم کے نہون یا اوسکی نسبت وہ سب عائد نہو سکتے ہون تو بہرحال یہ صرف وہی مقصود ہوگا کہ شخص ملزم حوالہ نکیا جاوے۔

ترجمہ صحیح ہے

بدستخط ای میمیل

قائم مقام ریزیڈنٹ

نمبر ۵۲

ترجمہ عہدنامہ مہر سرخ جو بطور چٹھی مہاراجہ نیپال نے بنام صاحب ریزیڈنٹ بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۸۳۹ء ارسال کیا۔

بموجب انکی درخواست کے اور بہ نیت ویث استحکام اور قیام ودامی دوستی سرکارین کے اور نیز بنظر بہبودی اجرائے کار کے شرائط مندرجہ ذیل تحریر ہوے۔

شرط اول

تمام مخفی سازش یا فریب بذریعہ پیغامبر یا تحریر کے یکقلم مسدود ہونگے۔

شرط دوم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ خط کتابت کسی رئیس علاقہ محفوظہ کمپنی واقع ازروے دریاے گنگ سے جنکی نسبت بموجب عہدنامہ کے ممانعت تحریر کرنے کی ہے نکرینگے ہان مگر بمنظوری و اجازت تحریری صاحب رزیڈنٹ کے۔

شرط سوم

خط کتابت اول زمینداران اور بابوان کے ساتھ جنکے ساتھہ رسم شادی خاندان راجہ نیپال کا جاری ہے اور جواین روے دریاے گنگ رہتے ہین مثل سابق قائم اور جاری رہے گا۔

شرط چہارم

اور یہ واسطے ہدایت سرکارین سے کے منظور ہوا کہ مقدمات دیوانی جہان واقع ہونگے وہان فیصلہ پاوینگے اور گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ آیندہ اوس رعایاے انگریزی کی طلبی واسطے جوابدہی مقدمات دیوانی کے عدالت نیپال مین نہوگی جنکا واسطہ علاقہ دامن کوہ مین ہوگا —

شرط پنجم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ بعد ازین رعایاے گورنمنٹ انگریزی دباب رسائی اونکی عدالتہاے قانونی مین مثل رعایاے نیپال تصور کیے جاوینگے اور اونکے مقدمات بلا انکار یا تساہل کے موجب رسم نیپال کے فیصلہ ہونگے —

شرط ششم

گورنمنٹ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ ایک صحیح نقشہ محصول کا جو نیپال مین لیا جاوے گا مرتب ہوکر صاحب رزیڈنٹ کو دیا جاوے گا اور بعد ازین محصول درامد جو اوسمین درج نہوگا ہرگز رعایاے انگریزی سے وصول نکیا جائیگا —

ترجمہ صحیح ہے
بدستخط آر کرشتی
قائم مقام اسسٹنٹ رزیڈنٹ

نقشہ محصول پرمٹ وغیرہ یعنی ترجیزٹ جو اوپر اسناد درامد و برامد کے جو زیر کوہ آبادی میدان کو جاے یا وہ سے براہ ہتونڈا و بچہاکوہ کے آئے اور جو مال اُس راستے میں لیا جائیگا صاحب رزیڈنٹ کے پاس دربار سے تاریخ ۴ ماہ اکتوبر ۱۸۳۹ع مرقومہ تاریخ مذکور آیا — محصول درامد اشیا

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	دکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سار بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
اول بگھون یعنی فی بار آدمی	شال کمخواب بانات ریشم پارچہ ملی وغیرہ بشرح ۳۲ دہارنی ایک بکھو	۲ عہ ۹ پائی	+	۴ ـ	۴ عہ ۹ پائی	+	۱۵ ۳ پائی	دہارنی برابر تین سیر خام وزن کے ہوتی ہے اور ۳۲ دہارنی ایک آدمی کا بوجہ ہوتا ہے اوسپر محصول لیا جاتا ہے اور بعضے وقت ایک بار ۲۴ دہارنی کا بھی ہوتا ہے —
ایضاً	مصالح میوہ صندل تیل کرانا وغیرہ بشرح ۳۲ دہارنی ایک بکھو	عہ ۶ پائی	+	۴ ـ	۴ عہ ۱ پائی	+	۱۱ ۴ پائی	ایک آدمی کے بوجہ کو بکھو کہتے ہیں اور اوسکے محصول کو بکھواین یا بگھون کہتے ہیں —
ایضاً	طاس گوجلی پرلولا ستارا گوکھرو بادلا سیری تار گوٹہ کلابتون ریشم جواہرات وغیرہ بشرح ۳۲ دہارنی ایک بکھو	۲ عہ ۹ پائی	+	۴ ـ	۴ عہ ۹ پائی	+	۱۱ ۳ پائی	

کس طور پر لیا جائیگا	نام اشیا	کراما جہنسار	زرکھی جہنسار	کپاس جہنسار	سائر جہنسار	جھینی جہنسار	کل	کیفیت
ایضاً	توری فی	۵/	۵/	۴/	۶/	+	۸/	
ایضاً	شاخ میش ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	+	۶/	+	-	+	۶/	
ایضاً	کوچین وغیرہ ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	[illegible]	۸/	۴/	[illegible]	+	[illegible]	
ایضاً	جست ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	[illegible]	۱۲/	۱/	[illegible]	+	[illegible]	

تمام محصول مذکورہ بالا مقام کمٹہ میں لیا جائیگا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آر کر سی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی رمیزی

رزیڈنٹ

نمبر ۵۳

ترجمہ اقرار نامہ دستخطی گوروان و چوتراپان وسرداران وغیرہ نیپال مرقومہ پوس سدی نومی سمبت ۱۸۹۰

روز شنبہ مطابق دوم جنوری ۱۸۳۴ء

ہم گوروان وچوتراپان وسرداران وغیرہ نیپال جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین بدل اقرار کرتے ہین کہ مضمون ذیل ہمکو منظور ہے یعنی

کہ یہ امر نہایت منظور اور مناسب ہے کہ دوستی مستحکم اور مضبوط فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور نیپال قائم ہو اور روز در ترقی رہے اس غرض سے ہر ایک تدبیر اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے اتحاد یکجہتی و دوستی ترقی پذیر ہو اور جس سے بہبودی گورنمنٹ نیپال متصور ہو اور یہ کہ صاحب رزیڈنٹ سے طریق دوستی و آبرو مرعی رہے اور اگر احیانا کسیوقت کوئی امر اتفاقیہ یا نادانستہ وقوع مین آئے جس سے رسوم دوستی مین جو فیما بین سرکارین قائم رہنی چاہیے تخلل واقع ہو یا جس سے شور و شر کھٹمنڈو مین واقع ہو تو ہم اوسکے ذمہ دار رہینگے —

دستخط سولہ سرداران متفرق

نمبر ۵۵

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دہراج سورا ندر بکرم ساہ بہادر راجہ نیپال

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ دہراج سورا ندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال منعقدہ و مجوزہ میجر جارج ریمزی صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ باختیارات عطیہ موسٹ نوبل

جیمس اینڈرو مارکیوس اوف ڈلہوسی رایٹ اوف دی موسٹ آنریبل اور موسٹ نوبل اوردر اوف دی تہسل نکی از جلیل القدران پریوی کونسل شاہزادی انگلستان و گورنر جنرل جنکو ہنوریبل کمپنی واسطی اجرای و سرانجام امور ہند کے مامور کیا ہے ایک فریق اور جنرل جنگ بہادر کوور انا جی وزیر اعظم نیپال منجانب اور بنام مہاراجہ دہراج سورا ندر بکرم سا ہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال باختیارات عطیہ راجہ نیپال فریق ثانی—

شرط اول

بذریعہ اس تحریر کے سرکارین کہ بموجب مندرجہ شرائط ذیل کے کارفرما ہونگے—

شرط دوم

دونون سرکارون مین سے کسی پر فرض نہین ہے کہ کسی شخص کو جو رعایا نے اوس گورنمنٹ کا نہو حوالہ اونکے کردین جنھون نے درخواست طلب کی ہو—

شرط سوم

دونون مین سے کسی سرکار پر فرض نہین کہ اشخاص [illegible] جرائم دیوانی کو یا کسی شخص کو جو مجرم جرائم سوا اسکے جرائم مندرجہ شرط چہارم کے ہون حوالہ کردین—

شرط چہارم

باتباع عقائد مذکورہ بالا کوئی شخص جسپر الزام جرائم مندرجہ ذیل کا عائد ہوا اور اوسنے علاقہ گورنمنٹ مین جرم کیا ہے جسنے درخواست طلبی کی ہو اور خود علاقہ گورنمنٹ ثانی مین موجود ہو تو وہ شخص سپرد گورنمنٹ جسکے علاقے مین جرم ہوا ہو کردیا جاوے گا۔ جرائم یہ ہین—

قتل— ارتکاب قتل— زنا بجبر— مجروحی— ٹھگی— ڈکیتی— دزدی شارع عام— زہرخورانی— نقب زنی اور آتش زنی—

شرط پنجم

کسی اور حالت مین کسی گورنمنٹ پر فرض نہوگا کہ وہ مجرم جرائم کو سپرد کردین سوا اسکے کہ درخواست حسب قاعدہ اوس گورنمنٹ سے کیجاوے جسکے علاقے مین جرم سرزد ہوا ہو اور نیز اس حالت مین کہ جب گواہی اور وجہ ثبوت اوس قماش کے موجود ہون جنکی رو سے

اون علاقے مین بھی جرم ند کو ثابت ہو جاوے جسمین مجرم موجود ہے اور اس صورت مین البتہ مجرم گرفتار ہو کر ملزم قرار دیا جائیگا اگر جرم وہان سرزد ہوا ہو۔

شرط ششم

اگر کوئی شخص متعلق رزیڈنٹی یا ساکن درمیان حدود رزیڈنٹی ہو اور رعایاے نیپال سے سوا کوئی جرم علاقہ نیپال مین بیرون حدود رزیڈنٹی کرے اور وہ جرم ایسا ہو کہ اوسکی سزا دہی متعلق گورنمنٹ نیپال کے ہو تو شخص مجرم گرفتار ہو کر سپرد صاحب رزیڈنٹ واسطے سزا دہی کے ہوگا مگر درصورتیکہ ایسا مجرم رعایاے نیپال سے ہوگا تو وہ سپرد نکیا جائیگا اور اگر کوئی ہندوستانی سوداگر یا کوئی اور رعایاے ہنوربل کمپنی جو متعلق رزیڈنٹی کے نہو اور جو علاقہ نیپال مین سکونت رکھتا ہو کوئی جرم بیرون حدود رزیڈنٹی کرے جسکے سبب وہ سزایاب گورنمنٹ نیپال سے ہو سکتا ہو فرار ہو کر حدود رزیڈنٹی مین پناہ گیر ہو تو ایسے شخص کو پناہ نملے کی بلکہ حوالہ گورنمنٹ نیپال کے واسطے تحقیقات او سزایابی کے کیا جائیگا۔

شرط ہفتم

جو اخراجات بیچ گرفتاری یا موجود رکھنے یا حوالہ کرنے مین حسب شرائط بالا ہو نگا وہ اوس گورنمنٹ کو ادا کرنا ہوگا جو درخواست طلبی کی کرینگے۔

شرط ہشتم

عہدنامہ بالا اوسوقت تک قائم اور مرعی رہیگا جب تک کوئی فریق فریقین معاہدہ مین سے اپنی استدعا منسوخی اوسکی نکرینگے کہ آیندہ یہ قائم نرہے۔

شرط نہم

کوئی امر اس عہدنامہ ناسخ عہدنامہ ماسبق کا جو فیمابین فریقین معاہدہ جاری ہے تصور نکیا جائیگا صرف اوسقدر جسقدر خلاف عہدنامہ ہذا کے ہوگا۔

یہ عہدنامہ نو شرائط کا آج کی تاریخ فیمابین میجر جارج رمیزی منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دہراج سورندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ کے منعقد اور مقرر ہو کر میجر رمیزی صاحب نے ایک نقل اسکی انگریزی اور پربتی اور اردو مین دستخط اور مہر اپنی کر کے مہاراجہ کو دی اور مہاراجہ نے

بھی ایک نقل اسکی اپنے دستخط وغیرہ لیما مرتب کرکے ریزیڈنٹ صاحب کو دی اور ریزیڈنٹ صاحب وعدہ کرتے ہین کہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اٹھارہ روز کے عرصے مین تاریخ بذا سے منگا کر مہاراجہ کو دینگے —

اسپر دستخط اور مہر ہوکر اپسمین دیے گئے بمقام کٹھمنڈو نیپال بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۶۰ء مطابق ماگھ بدی سمبت ۱۹۱۶

مہر

دستخط جی رمزی میجر
ریزیڈنٹ دربار نیپال

مہر سوپریم گورنمنٹ ہند

دستخط جی دورن
دستخط جی پی گرینٹ
دستخط بی پیکاک

تصدیق کیا ہنوبل پریسیڈنٹ کاونسل ہند باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳ ماہ فروری ۱۸۶۰ء

دستخط سیسل بیڈن
سکریٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۵۵

ہنگام مفسدہ جو نتیجہ سرکشی فوج ہندوستانی بنگال حاطہ ۱۸۵۷ء سے ہوا تھا مہاراجہ نیپال نے نہ صرف بایمانداری واسطے دوستی و صلح جو از روی عہدنامہ سگولی فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار نیپال مقرر ہوا تھا قائم رکھا بلکہ بخوشی تمام اپنی فوج باختیار حکام انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت کے علاقجات سرحدی مین دی اور بعد ازان آخر مین اپنی فوج ہمراہ فوج انگریزی کے واسطے دوبارہ تسلط کرنے لکھنؤ کے اور شکست دینے بلوہ پردازون کے بھیجی بعد ختم ہونے ان امور کے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے بنظر خدمات لائقہ جو نسبت گورنمنٹ انگریزی کے سرکار نیپال نے

کیے اپنا مکنون خاطر ظاہر کیا کہ مہاراجہ کو تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کانی و ضلع گورکھپور
جو ۱۸۱۵ء مین متعلق نیپال کے تھا اور سال مذکور مین باعث عہدنامہ مذکور کے گورمنٹ انگریزی
مین شامل ہو گیا تھا واپس دیا جاے اس علاقے کی حدبندی کمشنران گورمنٹ انگریزی نے
باتفاق کمشنران ماموره سرکار نیپال قائم کردی ہے اور مینارہاے پختہ واسطے علیحدہ نشاندہی
سرحد سرکارین کے قائم ہو گئے ہین اور علاقہ بھی سپرد اہلکاران نیپال ہو گیا ہے مگر باعث اسکے
کہ قبضہ نیپال واسطے ہمیشہ کے زیادہ استحکام کے ساتھ قائم ہو اور یہ واپسی علاقہ حسب قاعدہ
عمل مین آئی عہدنامہ ذیل فیمابین سرکارین قائم اور منعقد کیا گیا۔

شرط اول

تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیمابین گورمنٹ انگریزی اور مہاراجہ نیپال قائم اور جاری
ہین صرف او سقدر جسقدر تبدیلی اس عہدنامہ سے ہوگی بذریعہ اس تحریر کے مستحکم کیے گئے

شرط دوم

بذریعہ اسکے گورمنٹ انگریزی مہاراجہ نیپال کو حکومت کلیتہً تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان
دریاے کانی و راپتی کے دیتے ہین اور نیز اوس علاقے کی جو درمیان دریاے راپتی اور ضلع
گورکھپور کے واقع ہے اور جو علاقجات ۱۸۱۵ء مین قبضہ سرکار نیپال مین تھی اور بموجب شرط سوم
عہدنامہ سگولی مرقومہ ۲ ماہ دسمبر سنہ صدر گورمنٹ انگریزی کے شامل کیے گئے تھے۔

شرط سوم

خط حدبست جو کمشنران انگریزی ماموره حدبندی نے پیمایش کرکے قائم کیا ہے اور
جو بجانب مشرق دریاے کانی یا سردہا سے جاکر تا دامن کوہ بجانب شمال بگوراتال کے قائم
ہوا ہے اور وہان مینار قائم ہو گئے ہین آیندہ حدود اضلاع انگریزی ملک اوده اور علاقہ
مہاراجہ نیپال کے قائم ہونگے۔

یہ عہدنامہ دستخطی لفٹنٹ کرنیل جارج ریمزی صاحب منجانب ہزاکسیلنسی رائٹ ہنوربل چارلس
جان ارل کیننگ جی سی بی نائب السلطنت و گورنر جنرل ہند اور مہاراجہ جنگ بہادر رانا جی سی
بی منجانب مہاراجہ دہراج سورا اندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ تصدیق ہوگا اور نقل مصدقہ

بمقام کھٹمنڈو بیچ عرصۂ تیس یوم کے تاریخ دستخط سے اسمیں دیئے جائینگے۔

دستخط اور مہر ہوئی بمقام کھٹمنڈو تاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء مطابق کاتک بدی تیج سمبت ۱۹۱۷

دستخط جی رمزی لفٹنٹ کرنیل

مہر

رزیڈنٹ نیپال

مہر

دستخط کیننگ

نائب السلطنت و گورنر جنرل

اس عہدنامہ کو تصدیق کیا ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۸۶۰ء

دستخط آئی آرشیگٹ

ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد

متعلق پنجاب وعلاقجات سرحدی پنجاب

پنجاب

فرقہ سکھان اپنی اصل نسبت نانک سے رکھتے ہین یہ شخص ایک ہندو قوم کھتری سے تھا اور سنہ ۱۴۶۹ء مین بمقام تلونڈی ضلع لاہور پیدا ہوا تھا صغر سنی سے یہ شخص عقائد مذہب کی طرف متوجہ تھا اور [illegible] بہت ملکون مین پھرا اور جب واپس آیا تو اوسکا حال خوب پختہ تصورات اور تفکر سے ہوگیا تھا جب [illegible] نے اوس سے اتفاق کیا تو یکتائی خدا اور سخاوت کا لوگون کو شروع کیا یعنے فرقہ جدید [illegible] اہل اسلام کا سردار [illegible] ظلم اونپر مسلمانون نے کیا اس سبب سے ماتحت اپنے گرو گوبند سنگھ [illegible] سے تبدیل ہوکر جنگی اور متعصب گروہ کھالسے ہوگئے اور [illegible] مسلمانون کی طرف سے [illegible] جاگیر ہوئی۔

گرو گوبند نے جنگ شاہنشاہ دہلی سے کی کیونکہ اوسکی فوج بہت قلیل تھی اور مساوات اوسنے نہین ہوسکتا تھا لہذا اکثر شکست کھائی اور ظلم سے بہت تنگ آکر سکھ لوگ جبال اور غارہاے کوہستان مین متواری ہوئے اور ظاہر آلودگی اونمین کا اپنا مذہب بخوف سزا بیان نہین کرسکتا اور یہ فرقہ جلد معدوم ہوجاتا مگر پریشانی سلطنت سے جو بعد مرگ اورنگزیب وقوع مین آئی اونکو وقت دم لینے کا ظلم مسلمانان سے ملا۔

رفتہ رفتہ سکھ اپنی پناہ کے مقامات سے نکلنے لگے اور چھوٹے چھوٹے گروہ مین جمع ہوکر انھون نے قلعہجات علیحدہ مقامات مین قائم کیے اور اونمین سے باہر آکر گرد نواح کے علاقون کو لوٹتے تھے اور غارت کرتے تھے اور ضعیف مسلمان حاکمان لاہور اور سرہند کو تنگ کرتے تھے بعد روانہ ہونے احمد شاہ ابدالی کے اپنے ملک کابل مین بعد مہم ہندوستان جسمین اوسنے طاقت مرہٹا کو بمقام پانی پت شکست فاش دی تھی سکھون نے قابو اور طاقت پاکر

نواح لاہور کو اپنے قبضے مین کر لیا مگر پھر احمد شاہ اونسے ناراض ہوا اور خفا ہو کر ۱۷۶۲ء ہندوستان مین
آیا اور سکھون کو شکست فاش دیکر اونکی عبادتگاہ امرتسر کو خراب کیا ۔

اس شکست کے بعد سکھ بہت جلدی پھر درست ہو گئے اور سال آیندہ یعنی دوسرے سال
اونھون نے افغان حاکم سرہند کو شکست دے کر خود محیط بجانب جنوب و شرق دریای ستلج
تا بدریاے جمن ہو گئی احمد شاہ کی مہم ہشتم جو ۱۷۶۷ء مین ہوئی تھی سکھ مالک اوس ملک کے جو درمیان
دریاے جمن اور راولپنڈی کے واقع ہے ہو لے اور تین برس کے عرصہ مین اونکی حکومت
جمو اور دیگر راجپوت کوہستان خرد پر قائم ہوئی ۔

سکھون کی حکومت جنوب ستلج مین بباعث مرہٹا خلل واقع ہوا بو بعد شکست پانی پت پھر
آراستہ اور درست ہو کر بجانب شمالی ہند غارتگری کرنے لگے ۱۷۸۵ء مین سیندھیا دہلی پر
قابض ہوا اور ۱۸۰۲ء تک اونکی حکومت دریای ستلج تک پھیل گئی اور وہ رئیسان جنوبی دریای ستلج
سے تین لاکھ روپیہ خراج لینے لگے ۱۸۰۳ء مین قوت مرہٹا کی لارڈ لیک صاحب نے بجانب
شمال زائل کی سرداران کیتھل و ممہندی نے شمولیت لارڈ لیک صاحب کی اختیار کی اور گاہ گاہ
خدمت بھی اونکے ساتھ کرتے تھے اور در اصل تمام سرداران سرہند مطیع گورمنٹ انگریزی ہوئے
مگر مصلحت وقت یہی تھی کہ بمقدمات سرداران شمالی جمن کی جانب داری کرنی نچاہیے اور سوائے
اسکے کہ جو سردار سکھ جس علاقے پر حکمران تھا اوسکی حکومت وہان قائم کرنی اور جن سرداران نے
خدمت کی تھی اونکو انعام دیے گئے گورمنٹ انگریزی نے ۱۸۰۹ء تک کسی مین مداخلت نہ کی اس
سنہ مین رنجیت سنگھ کی دست درازی سے تنگ آکر سرداران مذکورین نے حمایت انگریزی چاہی
ترکیب سکھان خالصہ مین علامات ضعف وناتوانی پیدا تھی سرداران ورئیسان کسی کی اطاعت
قبول نہین کرتے تھے میدان جنگ مین اونکے ہمراہ رشتہ داران واقارب جاتے تھے مگر ہر ایک
شخص اپنے اپنے فائدے کیواسطے جنگ کرتا تھا اور جس جگہ ہو جو کوئی قابض ہو جاتا تھا وہ
اوسکو اپنے قبضے مین کر لیتا تھا یہ سرداران اپنی قوم اور ملازم کو ہمراہ لیکر سب ہیئت مجموعی مثل
کہلاتی تھی اور ایسی مثلین بارہ تھین ہر ایک سردار اپنے اپنے ہمراہیون مین زمین مفتوحہ کو تقسیم
کرتا تھا اور ہر ایک متنفس اپنی اپنی زمین پر خود سر حاکم تھا صرف بنظر فائدہ باہمی و مرضی مثل کے ایک

دوسرے سے متفق ہوجاتا تھا۔

پس ایسی ترکیب ہیئت مجموعی مین تکرار اور فساد کی کمی نہین ہوتی لہذا اوایل مین سکہان بسبب وقت قائم رہنے کے آپسمین فراہم رہے مگر یہ سب تکرار رفع ہوئین اور کم دور زور آور کے ماتحت ہوگئے ایک ان سردارون مین کامہا سنگہ نامے اول طاقت دار ہوا گو اوسکی مثل جو بنام سوکرچاکیا مشہور تھی سب سے آخر او ضعیف تھی بتاریخ ۲ ماہ نومبر سنہ ۱۷۸۰ء اس سردار کو ایک لڑکا زوجہ منکو جہ سے جو دختر راجہ جبند کی تھی پیدا ہوا اسکا نام رنجیت سنگہ رکھا گیا درمیان مہم شاہ زمان کے جو سنہ ۱۷۹۸ء مین اسنے شاہ افغان کی خدمت بیچ دوبارہ لانے اتواب کے جو مقام جہیلم مین جاتی رہین بعقین کی اور اوسکی گفتگو درباب حاصل کرنے حکومت لاہور کے تھی یعنے حاکم لاہور مقرر ہو۔

ساتھ قوت اور حکمت کے اوسنے قبضہ شہر لاہور پر پایا اور وہان اپنا قیام مقرر کرکے باتفاق فتح سنگہ الہووالیا کے اوسنے اپنی سرداری اوپر سرداران قرب وجوار کے قائم کرنی شروع کی اور چاہا کہ اوسکی حکومت اندر دے ستلج بھی ہوجاوے سنہ ۱۸۰۳ء مین اوسنے لارڈ لیک صاحب کو تحریر کی کہ جو ملک سکھونکا بجانب جنوب دریاے ستلج واقع ہے وہ گورنمنٹ انگریزی کو وہ دیگا اگر یہ شرط ہوجاوے کہ باہم ایک دوسرے کی حمایت اور حفاظت بمقابلہ دشمنان کیجاوے گی یعنی بمقابلہ دشمنان اوسکے انگریز اوسکی مدد کرین اور وہ بمقابلہ دشمنان انگریزی مدد انگریزون کی کیا کریگا یہ تجویز اور تحریر اوسکی نامنظور ہوئی۔

سنہ ۱۸۰۵ء مین رنجیت سنگہ مصروف بیچ مہم بمقابلہ مسلمانان درمیان دریاے چناب اور سندہ یعنے اٹک کے تھا کہ اوسکو خبر آنے ہولکر کی پنجاب مین جسکے تعاقب مین لارڈ لیک صاحب آتے تھے ہوئی . اور وہ اس مہم کو چہوڑ کر واپس آیا مگر ہولکر کو جب مدد رنجیت سنگہ سے ناامیدی ہوئی تو اوسنے صلح گورنمنٹ انگریزی سے کی اور ہندوستان کو واپس چلا گیا اوسوقت مین عہدنامہ دوستی واتفاق نمبر ۶۵ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سردار رنجیت سنگہ اور سردار فتح سنگہ کے قرار پایا۔

متواتر دست درازی رنجیت سنگہ نے سکھان سرہند کے دل مین اندیشہ پیدا کیا اور سنہ ۱۸۰۸ء مین

اونھون نے یعنی راجہ بھاگ سنگھ جیند والے نے جو ماموں رنجیت سنگھ کا تھا اور بھائی لال سنگھ کیتھل والے نے اور دیوان چین سنگھ پٹیالہ والے نے ایک پیغام بھیجا اور درخواست حمایت گورنمنٹ انگریزی کی اسکا جواب جو اونکے پاس پہنچا اوس سے اونکو صاف اطمینان نہ تھا مگر اوس سے ایک گونہ امید اونکو ہو گئی —

اسی اثنا مین گورنمنٹ انگریزی نے بخوف فوج کشی فرانس والون کے اوپر ملک ہندوستان کے مسٹر منٹکاف صاحب کو پیغام دوستی لیکر دربار رنجیت سنگھ مین بھیجا آخر سنہ مذکور مین جب دوستی زیر تجویز تھی رنجیت سنگھ نے جو لڑائی بجانب جنوب ستلج کی تو گورنمنٹ انگریزی نے ارادہ مصمم کیا کہ سرداران آنروے ستلج کی درخواست منظور کیجاوے اور مسٹر منٹکاف صاحب کو حکم گیا کہ وہ واقع درمیان دریاے ستلج اور جمن کو ملک محفوظہ سرکار مشہور کرے مسٹر منٹکاف صاحب کے پیغام کا نتیجہ یہ ہوا تاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء عہدنامہ نمبر ۵ لاہور کے ساتھ قرار پایا جسکی رو سے مشرط ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی کچھہ سروکار علاقہ اور باشندگان رعایاے راجہ لاہور کے ساتھہ جو بجانب شمال دریاے ستلج واقع ہے نہین رکھین گے اور رنجیت سنگھ نے اقرار کیا کہ وہ دست درازی اوپر علاقہ اور حقوق سرداران جنوب دریاے مذکور کے نکریگا اور راجہ کا قابض رہنا اوپر اوس علاقے کے جو بجانب چپ دریاے ستلج کے واقع ہے اور اوسنے لغایت ماہ دسمبر ۱۸۰۸ء حاصل کیا ہے منظور ہوا —

بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے رسم خط کتابت گورنمنٹ انگریزی کی ساتھہ دربار لاہور کے چند سال تک صرف مشعر اوپر خطوط دوستانہ کے رہی رنجیت سنگھ نہایت ہوشیار اور دوربین تھا اور اوسنے کسی شرط عہدنامے کے خلاف نہین کیا اور تدابیر فتح ملک بجانب ملتان و کشمیر و پشاور کو کرتا رہا —

۱۸۳۱ء مین جب لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب اوپر کوہ شملہ کے تھے رنجیت سنگھ نے چند سردارون کو دوستانہ اونکے پاس بھیجا اور بوساطت صاحب ایجنٹ لدھیانہ کے ملاقات لارڈ صاحب اور مہاراجہ لاہور کی قرار پائی اور بماہ اکتوبر نہایت تزک اور شان سے ملاقات اونکی بمقام اوپر ہوئی رنجیت سنگھ کے اصرار اور خاص درخواست کے بموجب ایک تحریر اطمینان

دوستی دوامی کی نمبر ۵۸ تحریر ہوکر اس ملاقات مین لارڈ صاحب کو دی گئی —

اسوقت سے آیندہ دوستی دلی فیمابین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور قرار پائی مسبال آیندہ عہدنامہ نمبر ۵۹ قرار پایا جسکی رو سے جہاز رانی کے قواعد دریاے اٹک یعنی سندہ مین اور تحصیل محصول اشیاے تجارت مقرر ہوے بباعث تحصیل محصول مطابق قیمت اور وزن شے تجارت کے تکرار پیدا ہوئی لہذا ماہ نومبر ۱۸۳۴ء اوسکا دفعیہ عہدنامہ نمبر ۶۰ سے محصول مقررہ اوپر کشتیون کے تجویز ہوا اگر اونمین کسیطرح کا مال بھرا ہو پانچ سال کے بعد ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۱ قرار پایا اور اوسکی رو سے محصول ایک مقام پر لینا بجاے محصول کشتیان تجویز ہوا چہارم مرتبہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۲ درباب انتظام اس محصول کے ۱۸۴۰ مین ساتھہ مہاراج کھڑک سنگھ پسر و جانشین رنجیت سنگھ کے قرار پایا —

۱۸۳۳ مین شاہ شجاع بادشاہ معزول کابل جو بطور پنشنخوار انگریزی کے مقام لدھیانہ رہتا تھا اپنی سابق تدابیر دربارہ تسلط ملک کے بے سود ہونے سے ناامید ہوکر پھر ارادہ کیا کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی ملک ملک کے کرے اور اس نیت سے اوسنے ایک عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھہ کیا جسمین بلحاظ امداد جو رنجیت سنگھ اوسکی کرتا اوسنے

عہدنامہ یہ ہے

ترجمہ عہدنامہ فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک مورخہ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۴ء

تمہید — واسطے دوستی فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک اب باستحکام قرار پائی اور کوئی امر ایسا نہین اور کبھی آیندہ ہوگا جسکے باعث مغایرت یا نااتفاقی فیمابین ظہور مین آوے لہذا دونون بنظر نیک نیتی و دوستی اقرار کرتے ہین کہ وہ شرائط ذیل منظور رکھتے ہین اور اوسکے مطابق عمل ہوگا

اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق منجانب اپنے اور اپنے ورثا و جانشینون کے اور تمام قوم درانی کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندھ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکے حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و چھچھ و ہزارا و کنبل و انب مع ملحقات بجانب کنارہ چپ دریاے مذکور اور پنجاب

اپنا دعویٰ تمام ملک کا جو رنجیت سنگھ کے پاس دونون جانب دریاے اٹک یعنی سندھ سے کے تھا

ملک پشاور مع یوسف زئی و خٹک و ہشت نگر و مچنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا درہ خیبر و بنون و ملک وزیری و دور و ٹانک و گورانگ و کالاباغ و خوشحال گڑھ مع اضلاع متعلقہ ڈیرہ اسمعیل خان مع ملحقات مع ڈیرہ غازی خان کوٹ متھن و علاقہ ملحقہ سنگھڑ و ہرن و داجل و حاجی پور و راجن پور اور تینون کچھے و سنکیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان واقع کنارہ چپ یہ ممالک اور مقامات جو مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھ سروکار اس سے نہین اور نہ آئندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کے پشت در پشت ہین —

دوم

جو لوگ دوسری جانب درہ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب آکر کرنے نہ پاوینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار کا روپیہ سرکاری غصب کرکے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کردینگے —

سوم

جسطرح موجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا —

چہارم

ارباب سنکاپورا اور ملک سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہوگا جو درست اور مناسب متصور قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا —

چھوڑدیا یہ بھی مہم شاہ کو کامیابی نہوئی اور وہ پھر لدھیانے مین واپس آیا اور وہان سے پھر سنہ ۱۸۳۴ع

پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کریگا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلۂ ذیل دیا کریگا یعنے مدیب اسپ گھوڑے خوب آراستہ و خوش رنگ اور عہ شمشیر ایرانی مہ دستہ خنجر عہ فاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دریا کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بہنگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جاینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ چغہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا —

ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کریگی —

ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت راستے مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمد و رفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ نسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے —

ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلۂ ذیل شاہ کے پاس سال بسال بھیجا کرینگے مہ شال مدیب تھان ململ عہ دوپٹہ عہ تھان کمخواب عہ رومال عہ عمامہ مہ بار برنج بارہ جو خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے —

نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کے واسطے خرید کرنے گھوڑونکی کیلئے کام کو جاوے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ شالان وغیرہ کے پنجاب مین جاوین اور گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطرداری طرفین کیطرف سے بخوبی ہو

مین اوسکی طلب ہوئی کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ قائم کرنے اپنی حکومت کے عمل مین لائی جاوے باعث

ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی۔

دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاؤکشی اوس مقام پر نہوگی۔

یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ یا ترکہ زمینوں کا مثل جواہرات و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائینگے تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی شاہ ممدوح اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہیگی۔

سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ فوج اپنی بسر کردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانون کی بسر کردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی عزت اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال اور مشایعت کے کرینگے۔

چہاردہم

دشمن اور دوست ایک کے دشمن اور دوست دوسرے کے متصور ہونگے۔

پانزدہم

فریقین شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اوس سے انحراف نہوگا اور عہدنامہ ہذا دوامی اور استمراری متصور کیا جائیگا۔

مشتعل ہونے عزم روس و الون سے کے اوپر افغانستان کے اور بنظر اسکے کہ دوست محمد خان بابت
واسطے دوستی روس کے رکہتا ہے اور بسبب اسکے کہ اوسنے حملہ اوپر ملک رنجیت سنگہ کے
کیا تہا گورنمنٹ انگریزی کو ترغیب منظور کرنی معاملہ شاہ شجاع کی ہوئی یہان یہ امر ضروری مقصود نہین ہوتا
کہ بیان نتایج جنگ گورنمنٹ انگریزی کا جو ملک افغانستان مین وقوع ہوئی زیادہ اس سے کیا جاے
کہ اوسکے باعث صلحنامہ تین فریق کا نمبر ۲۲ یعنی ایک عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و رنجیت سنگہ
و شاہ شجاع قرار پایا جسکی رو سے تجدید شرائط عہدنامہ ۱۸۳۳ جو فیمابین شاہ و رنجیت سنگہ ہوا تہا
ہوئی اور شاہ پر فرض ہوا کہ درصورت اونکی مطلب براری کے وہ دو لاکھ روپیہ بالعوض مدد فوج
رنجیت سنگہ کے دے اور دعوی حکومت سندہ اس شرط پر چہوڑ دے کہ امیران جسقدر روپیہ
گورنمنٹ انگریزی مقرر کردین ادا کرین اور منجملہ جس روپیہ کے پندرہ لاکہہ روپیہ رنجیت سنگہ کو دیا جاویگا
اور شاہ ممدوح حاکم ہرات پر حملہ آور نہو اور نہ اوسنے مزاحم ہو اور کسی ریاست غیر سے بغیر رضامندی
سرکار انگریزی و سکہان اتفاق نکرے اور جو کوئی ارادہ مہم اوپر علاقہ انگریزی یا سکہان کے کرے
اوسکا مقابلہ کرے - یہ عہدنامہ بعد وفات شاہ شجاع کے ردی بیکار تصور ہوئے -

رنجیت سنگہ نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ع وفات پائی یہ مشہور آدمی جو ناخواندہ محض تہا
صرف فریب اور طاقت اور مستقل مزاجی سے سرداری گروہ خورد سکہان سے اس رتبے کو پہونچا تہا
کہ اوسکے ملک کی آمدنی ہنگام وفات اوسکے زیادہ ڈہائی کرور روپیہ سے تہی اور رقبہ چودہ ہزار
میل مربع تہا اور فوج بہی بیاسی ہزار قلمبند تہی -

چند سال کے عرصے مین بعد وفات اوسکے وہ سلطنت جو اوسنے اپنی لیاقت سے
پیدا کی تہی اوسکے جانشینون کے عہد مین پارہ پارہ ہوگئی اوسکے بعد کہرک سنگہ جانشین ہوا
اور بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۸۴۰ع مر گیا -

نونہال سنگہ فرزند کہرک سنگہ اپنے والد کی لاش جلا کر آتا تہا کہ راستے مین مارا گیا بعد ازین
انتقال سلطنت کئی شخصون پر ہوا یعنے اول رانی چندر کنور والدہ نونہال سنگہ اور اوسکے بعد شیر سنگہ
عمومی نونہال سنگہ اور آخرکار دلیپ سنگہ فرزند مشہور رنجیت سنگہ گدی نشین ہوا یہ انتقالات بمدد فوج
کے وقوع مین آئے جو بالکل بے بندوبست اور سرکش ہوگئی تہی -

ہنگام صغرسنی دلیپ سنگہ اور مختاری اوسکی والدہ کے تمام انتظام برباد ہوگیا اور فوج خاصہ
اصل حاکم ملک ہوگئی تھی امور فوج استقرار از روی پنچایت پاتے تھے اس نظر سے کہ فوج انتظام
ملک کیطرف سے علیحدہ ہوکر متوجہ اورطرف کی ہو کر مہتمم ستلج قرار دی گئی یہ امر اول ہی گورنمنٹ انگریزی
کے خیال مین آچکا تھا سکھون نے اول زیادتی ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء یہ کی کہ عبور دریاے ستلج کر کر چند معمار شتر اوٹ لیگئے
بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر گورنر جنرل بہادر نے اشتہار نمبر ۶۴ جاری کیا جسمین عزم اور مدعا گورنمنٹ
انگریزی ظاہر ہوا اور نیز موجب عہد سکھان اوپر ملک انگریزی کے بیان کیا گیا اور یہ مشتہر ہوا کہ جسقدر
علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کا اوپر کنارہ چپ دریاے ستلج کے تھا ضبط سرکار ہوکر شامل ملک انگریزی
ہوا اور سرداران ملک محفوظہ کو کہا گیا کہ بدل متفق ہوکر مقابلہ دشمن عام کوشش کرین فوج خالصہ نے
تاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۴۶ء شکست فاش کھائی اور بتاریخ ۱۲ تمام فوج انگریزی نے عبور دریاے ستلج
کیا اور بتاریخ ۱۴ ایک اشتہار جاری کیا کہ جب تک معاوضہ معقول بواسطہ شکست عہد منجانب سکھان
نہوگا اوسوقت تک قبضہ پنجاب نچھوڑا جاے گا اور نیز کوہستان و میدان درمیان دریاے ستلج
اور بیاسہ کے بعوض اخراجات فوج کشی لیا جائیگا بتاریخ ۱۵ اوقت شب گفتگو فیمابین مسٹر کری صاحب
اور میجر لارنس صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ گلاب سنگہ اور دیوان دینا ناتھہ او فقیر نورالدین
منجانب سکھان درمیان آئے اور تجویز شرائط عہدنامہ قرار پائی عہدنامہ نمبر ۶۵ بمقام لاہور بتاریخ ۹
ماہ مارچ ۱۸۴۶ء دستخط ہوا از روے اس عہدنامے کے علاقہ بجانب مشرق دریاے بیاسہ کوہستان
و میدان قبضہ انگریزی مین برقرار رکھا گیا اور نیز کوہستان درمیان دریاے بیاسہ و سندہ یعنی اٹک
جسمین ملک کشمیر اور ہزارا شامل تھے اور اوسکی رو سے راہ اور انتظام فوج سکھہ کا مقرر ہوا اور گورنمنٹ
انگریزی کو حکومت بیاسہ و ستلج کی تا بدریاے سندہ اور سندہ سے تا بہ سرحد بلوچستان حاصل ہوئی
اور گورنمنٹ انگریزی سرپنچ واسطے تصفیہ تنازعات فیمابین ورثاے لاہور اور علاقجات قرب و جوار
قرار دیے گئے دور فور کے بعد عہدنامہ نمبر ۶۶ قرار پایا جسکی رو سے گورنمنٹ نے واسطے حفاظت
مہاراجہ کے اپنی فوج بمقام لاہور رکھی اور بعض مقدمات درباب دینے ملک کے بتفصیل ذیل قرار پائے
دربار لاہور کی عین خواہش پائی گئی کہ گورنمنٹ انگریزی انتظام ممالک لاہور بیچ صغرسنی دلیپ سنگہ
کی اپنے اختیار مین رکھین اور عہدنامہ نمبر ۶۷ بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار پایا جسکی رو سے عہدنامہ

تاریخ ۹ ماہ مارچ مین کچھ ترمیم ہوا ایک ریزیڈنٹ بمقام لاہور مقرر ہوا اور ایک کونسل آٹھ آدمیونکی واسطے اجراے کار سلطنت بصلاح صاحب ریزیڈنٹ مقرر ہوئی اور ملک مین فوج انگریزی کھی گئی تنخواہ اوسکی ذمہ دربار لاہور قرار پائی —

اکثر سواران سکھہ جنکی عادت شور و شر تھا اس انتظام سے خوش نہین ہوے کہ ملک مین امنیت رہے اور تجویز زبون کرنے لگے قتل مسٹر ونیس انگنیو اور لفٹنٹ انڈرسین بمقام ملتان اور سرکشی مولراج باعث سرکشی عام و مفسدہ عظیم فوج سکھہ ہوئی اور یہ سرکشی واسطے دوبارہ حاصل کرنے آزادی خالصہ کچھ عرصہ تک رہی سردار چتر سنگہ اٹاری والہ نے شمال مین سرکشی کی راجہ شیر سنگہ ولد سردار مذکور شامل مولراج ہوا اور اوسنے جنگ مذہبی مشہور کی اوسکی پیروی بہت فوج سکھہ نے اور باشندگان سکھہ نے اس سرکشی مین کی اور اوسکا دفعیہ دربار سے ممکن نہوا شکست فاش مفسدان بمقام گجرات سے تمام فوج سکھان حاضر ہوئی اور ملک پنجاب شامل ممالک انگریزی ہوا —

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ع عہدنامہ نمبر ۶۸ ساتھہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے قرار پایا جسکی روسے مہاراجہ نے ترک حکومت پنجاب کرکے پنشن سرکار انگریزی کی قبول کی —

نمبر ۵۶

صلحنامہ مابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ

سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ اپنی رضامندی درباب شرائط مفصلہ ذیل کے جونٹ لفٹنٹ کرنیل جان مالکوم صاحب نے باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل لارڈ لیک صاحب کے جنکو کل اختیار ہنوربل سر جارج ہلارد بارلو بارونٹ گورنر جنرل بہادر نے دیا تھا اور سردار فتح سنگہ نے اپنی طرف سے اصالتاً و منجانب رنجیت سنگہ وکالتاً تجویز کیا —

شرط اول

سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ اہلووالہ بذریعہ اسکے منظور کرتے ہین کہ وہ جسونت راو ہولکر کو مع فوج بیس کوس کے فاصلہ تک امرتسر سے فوراً ہٹا دینگے اور آیندہ ہرگز اوسکے

ساتھ اتفاق نکرینگے اور نہ اوسکی مدد فوج سے یا کسی اور طور سے کرینگے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی سپاہی فوج ہلکر سے مزاحم ہونگے اگر وہ اپنے وطن دکھن مین جانا منظور کریگا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی ہر طرح سے مدد ہوگی کہ وہ یہ ارادہ اپنا پورا کرے۔

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اسکے وعدہ کرتے ہین کہ اگر فیما بین سرکار اور جسونت راو ہلکر کی صلح ہوئی تو درصورتیکہ وہ مع اپنی فوج کے مقام امرتسر سے تیس کوس کے فاصلے پہنچا گا تو فوج انگریزی بھی اپنے مقام کنارہ بیاسہ کو چھوڑ دے گی اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر بعد ان گورنمنت انگریزی اور جسونت راو ہلکر مین صلح قرار پائی تو یہ مشروط ہوگا کہ وہ بعد انعقاد صلحنامہ ملک سکھان چھوڑ کر اپنے ملک کو چلا جاوے اور راستہ مین جو ملک سکھان پڑے اوسمین کچھ خرابی یا نقصانی نکرے سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جب تک سردار رنجیت سنگھ و سردار فتح سنگھ رسم دشمنانہ سرکار سے پیدا نکرینگے یا کوئی امر خلاف نسبت سرکار نکو کرینگے اوسوقت تک فوج انگریزی اون سردارونکے علاقے مین نہ آوے گی اور کوئی تدبیر واسطے لینے یا ضبط کرنے اونکے ملک یا جایداد کے نکرینگے۔

المرقوم یکم ماہ جنوری ۱۸۰۶ء مطابق ۱۰ ماہ شعبان ۱۲۲۰ ہجری

مہر فتح سنگھ   مہر رنجیت سنگھ

نمبر ۵۷

عہدنامہ ساتھ راجہ لاہور ۱۸۰۹ء

چونکہ بعض نااتفاقی جو فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ لاہور کے پیدا ہوئی تھی بخوشی و دوستی فیصلہ ہوئی اور طرفین کے خواہش دلی ہے کہ واسطے یکجہتی و اتفاق تمام قائم رہے لہذا شرائط عہدنامہ ذیل جو ورثا و جانشینان طرفین پر فرض ہونگی منعقد ہوئین ساتھ راجہ رنجیت سنگھ بذات خاص اور چارلس تھوفلس مٹکف صاحب مختار منجانب سرکار انگریزی کے۔

شرط اول

دوستی دوامی فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے قائم رہے گی لاہور نسبت سرکار کے بطرز ریاست دوست متصور ہوگی اور سرکار انگریزی کچھ واسطہ ملک اور رعایا سے راجہ سے بجانب شمال دریاے ستلج نرکھین گے۔

شرط دوم

راجہ ہرگز زیادہ فوج اپنے ملک مین بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج بہ نسبت اوسکے جو ضروری واسطے سرانجام امور علاقہ کے ہوگی نرکھین گے اور دست درازی اوپر علاقہ یا حقوق سرداران قرب وجوار نکرینگے اور نہ کسیکو کرنے دینگے۔

شرط سوم

درصورت انفساخ کسی شرط بالا کے یا بجانب انحراف عقائد دوستی سے کسی فریق کیطرف سے ہون یہ عہدنامہ منسوخ اور مسترد متصور ہوگا۔

شرط چہارم

یہ عہدنامہ چار شرائط کا تجویز ہوکر مقرر ہوا بمقام امرتسر تاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ عیسوی سر چارلس تہوفلس منکلف صاحب نے ایک نقل انگریزی اور فارسی مین بمہر ودستخط اپنے راجہ کو دی اور راجہ نے ایک نقل اوسکی بمہر ودستخط اپنے اونکو دی اور چارلس تہوفلس منکلف صاحب وعدہ کرتے ہین کہ دو مہینے کے عرصے مین ایک نقل اسکی بتصدیق رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل منگا دینگے اور جب وہ نقل راجہ کے پاس پہونچے گی تو یہ عہدنامہ مکمل متصور ہوکر طرفین پر تعمیل اوسکی فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی جاتی ہے وہ واپس لیجائینگی۔

مہر ودستخط سی ٹی منکلف　　　　مہر ودستخط راجہ رنجیت سنگہ

کمپنی مہر　　　　دستخط منٹو

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر نے با جلاس کونسل تاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۰۹ء

نمبر ۵۹

ترجمہ کاغذ جواب ہنوربل گورنر جنرل کی مہاراجہ رنجیت سنگھ کو بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ء وقت ملاقات دیا

اس ہنگام فرحت آغاز و مسرت انجام مین جب آوازہ خوشی آسمان تک پہونچا ہے ساعت سعید و ہنگام دلکش مین معانقہ سرداران دو ریاستہاے بزرگ کا برسم دوستی باہمی و یکدلی بر بگذر دوستی قدیم جو فیمابین ہر دو سلطنت قائم اور جاری ہے قرار پایا اور چند مرتبہ معانقہ اور مکالمہ باہم بخوشی و اتحاد و اطمینان دلی سرانجام پایا گل خواطر جانبین شگفتہ و شاداب اور باغ طبائع خندان و سیراب کثرت خطوط دوستی و اتحاد جو طرفین مین جاری سے ہوے اصل حقیقت یہ ہے کہ دوستی و اتحاد روز افزون جو سرکارین عالیین مین جاری ہے بآبیاری دست قدرت اور برشحات عنایات باری پرورش پاتی ہے کہ اس پختگی اور استحکام کو پہونچی اسکی شکر گزاری بجناب باری ہونی چاہیے اور مہاراجہ کو زیادہ تر خوشی اس اطمینان کی ہوگی کہ بموجب واسطہ دوستی و یکجہتی کے جو اب مقرر ہوا ہے اسیطرح حسب شرائط منظورہ جانبین ترقی اسکی پشت در پشت جاری رہے گی بلکہ اور زیادہ ہوتی جائیگی اور اسباب اتحاد تلاش کر کے ہر وقت اور ہر موقع پر جمع کیے جائینگے آیندہ ہرگز کسیوقت یا کسی سبب نااتفاقی یا عناد سہو کا اور نہ ایسے خیالات کبھی تخیلہ مین داخل ہونگے بلکہ برعکس اسکے علامات اتفاق و دوستی چنانچہ مثل آفتاب تابان روشن اور درخشان تواریخ مین رہینگے اور شہرت اس امر کی درمیان شاہان و حاکمان روی زمین ضرب المثل ہوگی اور ہر وقت اور ہر ملک مین یہ امر باعث گفتگوے خاص و عام ہوگا پس بنظر ثمرہ دوستی قدیمہ خیر خواہان سرکارین خوش ہونگے اور اونکے دشمن اور حاسد متاسف اور مغموم بعدازین جمیع صاحبان و حکام سرکار انگریزی متوجہ ہو کر ہمیشہ واسطہ دوستی کو جو جاری ہے اور جو ازروے عہدنامہ قدیم کے مقرر ہوئی ہے قائم رکھینگے اس مرتبہ پر کہ وہ زمانہ کو دلیل اتفاق و وفاداری و یکدلی باہمی سرکارین ہوگی —

یہ چند سطور بطور تحفہ دوستی بمقام روپر تحریر ہوئین اور میری مہر اور دستخط ہوے اس سبب سے کہ مین خود اس ملاقات آخر مین اپنے ہاتھ سے بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء مطابق ۲۴ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۷ ہجری مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کو دون —

دستخط ڈبلیو سی بینٹنک

مہر

نمبر ۵۹

مہر

مہر و دستخط رنجیت سنگھ

عہدنامہ منعقدہ فیمابین ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم پنجاب

بعنایت ایزدی واسطہ استحاد صمیمی و عقدۂ مالا ینحل دوستی جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جاری ہے اور جو مبنے اوپر عہدنامہ ولکش منعقدہ مسٹر سی جی مٹکاف بارونٹ کی ہے و بعد ازین جسکا استحکام بذریعہ تسلی نامہ جو رابٹ ہنوربل لارڈ ولیم سی بینٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند کے بمقام اوپر دیا ہے مثل آفتاب روشن اور مبرہن اوپر تمام جہان کے ہے اور ہمیشہ پشت در پشت صحیح اور سالم رہ کر مستحکم رہے کی بنظر عقائد دوستی مستحکم جیسے کہ آمدورفت جہاز دریای سندھ خاص یعنی زیر اشتمال پنجند اور ستلج مین شروع ہوئی ہے جو تجویز سرکارین نہایت ضروری امر تھا اور جس سے تجارت کی ترقی مقصود تھی اور جو عرصہ قلیل سے بتوسط کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولیٹکل اجنٹ لدھیانہ جنکو رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے اس عرصہ سے مامور کیا تھا مقرر ہوئے اوسوقت سے عہود ذیل واسطہ شرائط مناسبہ آمدورفت جہاز درباب تقرری اہلکاران و ترکیب تحصیل محصول و حفاظت تجارت راستہ مذکورہ تجویز ہوئے ہین تاکہ اہلکاران سرکارین جو مامور اس کام پر ہونگے بموجب اسکے کاربند ہوان۔

شرط اول

منشاء عہدنامہ تجاریہ درباب کنارۂ راست دریای ستلج مع شرائط مندرجہ و مضمون تسلی نامہ مذکورہ بالا قائم بلا حرج رہینگے اور لحاظ تمام درباب حفاظت واسطہ دوستی فیمابین سرکارین منعقدہم ہر ادہ مین مقصود ہوگا موجب عہدنامہ مذکورہ کے ہنوربل کمپنی نے کچھ تعلق کنارۂ راست دریای ستلج سے نہین رکھا اور نہ آئندہ رکھینگے۔

شرط دوم

جو محصول اوپر راستہ مذکور بالا اوپر جہازان کے مقرر ہوگا وہ صرف واسطے اسباب تجارت کے جو اوس راستے جائیگا لیا جائیگا اور وہ محصول جو اوپر اسباب کے نام نزنزٹ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جائیگا لیا جاتا ہے یا جو مقامات چوکی گھاٹ مقررہ پر تحصیل ہوتا ہے وہ بدستور قائم رہیگا ۔

شرط سوم

جو سوداگر راستہ مذکور پر آمد و رفت کرینگے جب تک وہ اندر حدود سرکار مہاراجہ مین رہینگے اوسوقت تک اونکو متابعت حکومت مہاراجہ کرنی ہوگی اور یہ امر اب تک بھی درمیان سوداگران جاری ہے اور کوئی امر ایسا نکرین جو خلاف رواج و مذہب سکھ ہو

شرط چہارم

جو کوئی ارادہ راستہ مذکور کے جانیکا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے ارادے کا بیان روبرو اجنٹ یعنی مختار سرکار ین کرکے درخواست رونہ یا پروانہ کی کرے اسکا نمونہ تجویز ہوگا اور اوسکو حاصل کرکے سفر مذکور اختیار کرے جو سوداگر امرتسر یا کسی اور مقام جانب کنارہ راست دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع اپنی اجنٹ مہاراجہ کو مقام ہرکی یا کسی اور مقام مقررہ پر کرینگے اور اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے اور جو سوداگر ہندوستان یا کسی اور مقام جانب کنارہ چپ دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع ہنوبل کمپنی کے اجنٹ کو کرکے اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے چونکہ غیر ملک کے آدمی اور ہندوستانی اور سکھ سرداران ملک محفوظ ہرگز عبور ستلج بغیر حاصل کرنے پروانہ اہلکاران مہاراجہ سے نہین کرتے تو توقع یہ ہے کہ آیندہ بھی وہ ایسے قاعدہ کو جاری رکھین گے اور ہرگز بغیر حاصل کرنے پروانہ کے عبور نکرینگے ۔

شرط پنجم

ایک فہرست مرتب ہوگی جسمین محصول وصول کردنی ہر قسم کی اجناس تجارت پر تجویز ہوکر تحریر ہوگی جب اسکی منظوری گورنمنٹ سے آجائیگی تو یہ ہدایت واسطے رہنمائی مہتممان و تحصیلداران بریش کے ہوگی ۔

شرط ششم

سوداگروں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اس امر کو بدلجمعی تمام اختیار کریں کوئی اونسے مزاحم ہوگا اور نہ کوئی بلا وجہ سدراہ اونکا ہوگا اور اس امر کا خیال رہیگا کہ وہ صرف واسطے محصول کے حسب طریق مندرجہ وشروط کے روکے گئے ہین۔

شرط ہفتم

جن اہلکاران کے سپرد تلاشی اسباب وتحصیل محصول منجانب مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوگا وہ مقام مٹھن کوٹ اور ہریکی مین رہین گے پس کشتیون کی صرف ان دونون مقامات مین تلاشی ہوگی اور انھین مقامات مین وہ رکھین گے۔

شرط ہشتم

جب ہمراہیان کشتی خود اپنے کام کے واسطے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ اسباب اپنا دیگر اور اسباب لین تو اسباب پر محصول ازسرنو سرکار مہاراجہ کا قبل از اسباب لادنے کے اور بعد از اسباب اوتارنے کے حسب منشا شرط دوم لیا جائیگا۔

شرط نہم

مہتمم مقیم مٹھن کوٹ جب تلاشی اسباب کی لے لے گے تو محصول مقررہ لیکر اوسکو رونہ دیگا اور اوسپر تفصیل اسباب وحساب لکھا جائیگا اور جب یہ کشتی مقام ہریکی پہونچے گی تو مہتمم مقام مذکور کا رونہ کا مقابلہ اسباب کے ساتھہ کریگا اور جو اسباب زائد از رونہ دستیاب ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام مٹھن کوٹ ادا ہوچکا ہے بلا ادائے محصول دیگر واگذار ہون گی۔

شرط دہم

اور یہی قاعدہ درباب اسباب کے جو مقام ہریکی سے اس راستے ہوکر سندھ جائیگا مرعی رہے گا۔

شرط یازدہم

جو کچھ حصہ محصول کنارہ رہست دریائے ستلج پر بطور حق سرکار مہاراجہ اور اون علاقون مین

جو ماتحت اونکے ہین مقرر ہوگا وہ اہلکاران مہاراجہ مقامات مقررہ پر وصول کرینگے —

شرط دوازدہم

درباب حفاظت اور امنیت سوداگران کے جو یہ راستہ اختیار کرینگے اہلکاران مہاراجہ حتی المقدور ہر طرح کی حفاظت اونکی کرینگے اور جو سوداگر شب کو کنارہ جانبین پر قیام کرے اوسکو لازم ہے کہ حسب منشاء عہدنامہ دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین جاری ہے تھانہ دار یا حاکم مقام مذکور کو اپنا روانہ دکھاوے اور اپنی اطلاع کرے اور طلب حفاظت کرے اگر باوجود اس اطلاع دہی کے کبھی نقصان کسیکا ہوجائیگا تو اوسکی تحقیقات کامل عمل مین آئیگی اور جو ملزم ہونگے اونسے معاوضہ لیا جائیگا —

شرط سیزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا درباب جاری کرنے جہازرانی بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے بر رسم گذر رسم الحال جو جاری ہے منظور رائٹ انربل گورنر جنرل بہادر کے ہوئین اور اب مطابق اسکے تعمیل ہوا کرے گی —

بالمرقوم مقام لاہور تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ عیسوی

مہر اور دستخط اوپر شروع مین ہیا

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک

دستخط سی ٹی مٹکلف

دستخط اے راس

مہر گورنر جنرل

تصدیق رائٹ انربل گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۳۳ء

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۶

تتمہ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگہ بابت تقرری محصول دریای سندہ

المرقوم تاریخ ۲۹ ماہ نومبر ۱۸۳۴ء

حسب منشا مدعا واسطہ یکجہتی جو عہدنامجات سابق کی روسے فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگہ مقرر اور قائم ہے اور چونکہ شرط پنجم عہدنامہ جو بمقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء منعقد ہوا تھا یہ منشا ہے کہ شرح محصول اسباب تجارت پر جو دریای سندہ و ستلج کی راہ سے ہو سرکارین باتفاق تجویز کرین لہذا سرکارین کی راے یہ ہے کہ اس معاملے مین بہ تجربہ ان ملکون کے آدمیون کو جو حاصل ہوا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ جو طریق تحصیل محصول اوسوقت مین تجویز ہوا تھا یعنے موافق وزن اور قیمت اسباب کے اوس سے تکرار اور نااتفاقی بالضرور پیدا ہوگی پس واسطے رفع اس تکرار کے یہ تجویز قرار پائی کہ بجاے طریق مذکورہ بالا یہ اختیار کیا جاے کہ محصول کشتی پر ہوا اور مین کچھہ اسباب بار ہو اوس سے کچھ مطلب نہین نابران شرائط ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق تجویز ہوئین اور مطابق اوسکے ہرایک سرکار [illegible] ہے کہ محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول بغیر رضامندی سرکارین کم نہوگی اور نہ ایزاد کیجائیگی۔

مہر رنجیت سنگہ

شرط اول

محصول پانچ سو ستر روپیہ ہر ایک کشتی پر جسمین اسباب تجارت ہوگا اور جو براہ دریای سندہ او ستلج آویگی درمیان سمندر اور روپر کے بغیر لحاظ اسکے قامت اور وزن کے یا قیمت اسباب کے لیا جائیگا اور زر محصول مذکورہ بالا سرکارین مین بموجب انداز علاقہ کنارہ دریا منقسم ہوگا یعنے جسقدر جسکا علاقہ ان دریاون کے کنارے پر ہوگا اوسقدر حصہ اوسکو ملیگا۔

شرط دوم

زر محصول حصہ رئیس لاہور باستحقاق علاقہ واقع ہردو کنارہ دریاہاے مذکور حسب شرح مندرجہ ذیل روپر و ... بمقام مٹھن کوٹ اون کشتیون پر لیا جائیگا جو سمندر سے بجانب روپر آتے ہون در مقصل

ہری کے پتن اون کشتیون پر جو مقام روپڑ سے بجانب سمندر جاتے ہین سواے ان دو مقامون کے اور کسی مقام پر محصول مذکور نلیا جائیگا۔

باستحقاق علاقہ واقع برکنارہ راست دریاے سندھ و ستلج ۔۔۔ ما صہ ۴۸

باستحقاق علاقہ واقع بر کنارہ چپ دریاے سندھ و ستلج حصہ مہاراجہ ۔ مو ۹ آ ۱۵

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول ہر مختلف ریاستون کے ملیگا اور نیز بنا بر تصفیہ بلا توقف وحسب اطمینان اون تنازعات کی جو در باب امنیت جہاز رانی و بہبودی تجارت اس راستہ جدیدہ مین واقع ہون ایک افسر انگریزی روبروے مقام متھن کوٹ رہیگا اور ایک ہندوستانی ایجنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی روبروے مقام ہری کے پتن رہیگا اور یہ عہدہ دار مطیع حکم صاحب ایجنٹ لدہیانہ رہینگے اور جو ایجنٹ مقامات مذکور مین منجانب دیگر ریاستون کے متعلق معاملہ جہاز رانی مثل بہاولپور و سندھ و نیز لاہور رہینگے وہ ان معاملات مین باتفاق اونکے کام کرینگے۔

شرط چہارم

بنظر اسکے کہ تجاران فریب کرکے نالش دروغ دزدی اسباب جو اشیاے تجارت مین شامل ہونگی کرین اونپر فرض ہے کہ جب وہ روانہ لین تو ایک فہرست ایسے اسباب کی بھی پیش کرین یہ فہرست تصدیق ہوکر ایک نقل اسکی ہمراہ روانہ کے شامل کیجاے گی اور جہان اونکی کشتی شب باش ہو اونکو لازم ہے کہ وہان کے تہانہ دار یا حاکم کو فوراً اطلاع دین اور درخواست محافظت کرین اور اوسیوقت اپنا روانہ بھی جو اونکو مقام متھن کوٹ یا ہری کے پتن سے حاصل ہوا ہو پیش کرین

شرط پنجم

اسقدر مضمون شرائط پنجم و ہفتم و نہم و دہم عہدنامہ ۲۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۲ جو متعلق تقرری محصول و طریق تحصیل محصول ہے اسکی تحریر کی رو سے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا بجاے اوسکے مقرر ہوئین آیندہ بموجب ان شرائط کے اور تمہید عہدنامہ کے جو شروع مین درج ہے محصول لیا جائیگا

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک

مہر گورنر جنرل

دستخط ڈبلیو بلنٹ

دستخط ای ٹی روس

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن

تصدیق کیا رائٹ آنریبل گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ
... فروری سنہ ۱۸۳۸ع

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۱

اقرارنامہ جو سرکار لاہور کے ساتھ درباب محصول جو اشیای تجارت پر براہ دریای سندھ و ستلج بترمیم شرائط عہدنامہ ۱۸۳۲ع قرار پایا المرقوم ۱۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ع

چونکہ عذرات نارواجبی محصول یکسان کشتیہاے خرد و کلان کے پیش ہونے اور تجارون کی درخواست یہ ہے کہ محصول بحساب من یا پیمایش کشتی یا قیمت اشیا پر لیا جاوے لہذا یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ بعد ازین کل محصول ایک مقام پر خواہ لدھیانہ مین خواہ فیروزپور مین اور خواہ مٹھن کوٹ مین لیا جائیگا اور محصول اشیا پر لیا جائیگا نہ کشتی پر بموجب شرح ذیل کے —

شرح محصول جو مہاراجہ رنجیت سنگھ اوپر اشیای تجارت کے براہ دریای ستلج و سندھ کے تحصیل کرینگے

شال پشمینہ — ۸
رنگ مجیٹھ — ۲ روپے
افیون —
ابریشم خام —
نیل —
بانات ہر قسم —
بادام —
مشجر —
پستہ —
ساٹن —
کشمش منقی —
چھینٹ ریشمی —
انجیر خشک —
پارچہ سفید و ریشمی ہر قسم
خربوزہ —
اقسام چھینٹ —
گندک —
شکر تری —
و دیگر میوہ جات خشک

شکر سرخ و قند سیاہ —
روغن زرد —
روغن سیاہ —
گوند —
نبات —
بلیلہ زرد —
آملہ —
بلیلہ —
پنبہ —
بلیلہ زنگی —
چار مغز —
بادیان —
کاسنی —
حنا این —
زرد چوب —
ادرک —
رسوت —
صبر —
زعفران —
کتھہ —
ریشمہ —
بھوج پتر —
زنجبیل —
و دیگر مصالحجات —
الایچی خورد و کلان — ۴
دانہ الایچی —
شنگرف —
عاقر قرحا —
قرنفل — ۴
جائفل —
جاوتری —
دارچینی —
خرمای خشک —
تربد —
ناریل — ۴
اسگند —
ہرتال —
تباشیر —
گل ارمنی —
فلفل سیاہ —
فلفل دراز —
مازو — ۴
خرمہرہ —
چوب چینی —
آل —

سپاری —
چیا —
اقسام شیشہ آلات —
آبخورہ —
گوگل —
مائین —
سرمہ —
پھٹکری —
گل ملتانی —
مس —
قلعی —
سیماب —
سرب —
جست —
برنج —
روئین —
۴ —
۲ —

اقسام آہن —
ودیگر اشیای مبنی —

برنج —
گندم —
نخود —
موٹھہ —
مونگ —
ماش —
عدس —
جو —
کنجد —
سرشف —
باجرا —
مکئی —
جوار —
۲ —

مہر
اکال سہای رنجیت سنگھ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جارج کلارک

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۳۹ عیسوی

نمبر ۶۲

ترجمہ

دستخط مہاراجہ کھڑک سنگھ

مہر
مہاراجہ کھڑک سنگھ

سابق ایک عہدنامہ بابت ہنوبل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹینک گورنر جنرل ہند کے ساتھ تاریخ ۱۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۸۹ مطابق سنہ ۱۸۳۲ع معرفت کرنیل ویڈ صاحب کے جو اوس وقت مین کپتان تھے درباب آمد و رفت جہاز تجارت دریائے سندھ اور ستلج مین درمیان ملک خالصہ کے باستر ضاء و استمزاج سرکارین دوستی شعار و اتفاق اسار کے قرار پایا تھا دوسرا عہدنامہ اوسی معاملہ مین معرفت صاحب موصوف کے بعد ازان سمبت ۱۸۹۱ مطابق سنہ ۱۸۳۴ع قرار پایا تھا جسکی رو سے محصول کشتی پر مقرر ہوا تھا اور کچہ خیال اوسکے وزن اور اسباب محمولہ کا نہین کیا گیا تھا تیسری مرتبہ پھر ایک عہدنامہ اسی معاملے مین باستمزاج سرکارین جب کلارک صاحب جنٹ گورنر جنرل یہان دربار مین ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ع آئے تھے منعقد ہوا تھا اس عہدنامہ کی رو سے محصول اجناس پر مطابق وزن اور قسم کے قرار پایا اور ہرچند آخر عہدنامہ مذکور مین مندرج ہے کہ کوئی سرکار بعد ازین شرح کم بہ نسبت شرح مقررہ حال تجویز نکرے مگر تاہم جب صاحب ممدوح دربار خالصہ مین مقام امرتسر ماہ جیٹھ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۴۰ع آئے تو اونھون نے بیان کیا کہ تجارت کو نہایت تکلیف اور دقت اوس انتظام سے [illegible] اندیشہ تجویز ہوا کیونکہ کشتیون کو بہت دیر تلاشی دینے مین ہوتی ہے اور ناواقفیت تجاران سے اور تجویز کرنی قیمت اجناس مختلف مین بھی دقت [illegible] ہوتی ہے اور تجویز کی کہ وہ انتظام منسوخ ہو کر محصول اوپر مقدار کشتی کے بجاے اندازہ اجناس کے مقرر کیا جاے منظور سرکارین اسکو منظور کرین صاحب موصوف نے اسکی کیفیت گورنمنٹ کو تحریر کی اور اب ایک فرد شرح محصول اجناس تجارت براہ دریای سندھ اور ستلج تجویز کرکے اس دربار کی منظوری کے واسطے ارسال کیا لہذا سرکار خالصہ بلحاظ دوستی چند مراتب مطابق عہدنامہ سابق جو بخوبی فہم مین آئے تھے اوسمین ازراہ

کرکے وفد مذکور پر مہر اور دستخط اپنے کر دیے کہ آیندہ اوسمین ہرگز اختلاف و فرق و تبدیلی بلا استرضا و استمزاج سرکارین کے او بغیر پیش نظر ہونے فوائد طرفین کے نہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ اس عہدنامہ سے مداخلت محصول مقررہ امرتسر و لاہور و دیگر مقامات خشکی و تری علاقہ خالصہ مین نہوگی۔

شرط اول

غلہ لکڑی سنگ پیر بلا محصول رہین گے یعنی انپر محصول نلیا جائیگا۔

شرط دوم

باستثناء اشیاے مذکورہ بالا اور سب اجناس کا محصول حسب مقدار کشتی لیا جائیگا

شرط سوم

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سومن اسباب بار ہوگا خواہ وہ دامن کوہ یا روپر یا لدھیانہ سے مقام مٹھن کوٹ یا روجان کو جاوین یا مٹھن کوٹ اور روجان سے دامن کوہ یا روپر یا لدھیانہ کو آوین — ۵۰

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — ۱۵

دامن کوہ سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے دامن کوہ تک — ۱۵

بہاولپور سے مٹھن کوٹ یا روجان تک یا مٹھن کوٹ اور روجان سے بہاولپور تک — ۱۵

تمام سفر کے ۵۰

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سومن سے زیادہ بار ہوگا اور پانچ سومن سے زیادہ بار نہوگا خواہ وہ دامن کوہ سے یا روپر یا لدھیانہ سے مٹھن کوٹ یا روجان کو جاوے اور خواہ روجان اور مٹھن کوٹ سے دامن یا روپر یا لدھیانہ کو آوے — ما

یعنے دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — ۳۰

فیروزپور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروزپور تک — ۳۰

بہاولپور سے مٹھن کوٹ یا روجان تک یا مٹھن کوٹ یا روجان سے بہاولپور تک — ۳۰

کل سفر کی میزان ما

محصول اوس کشتی پر جسپر پانچ سو من سے زیادہ اسباب بار ہو — ۱؍۸
یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — ۵؍
فیروزپور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروزپور تک — ۸؍
بہاولپور سے متھن کوٹ یاروحان تک یا متھن کوٹ اور روحان سے بہاولپور تک — ۸؍

کل سفر کی میزان کل ۱؍۸

شرط چہارم

کشتیاں تین قسم نمبر ۱ و ۲ و ۳ مین منقسم ہون اور اونپر اسی مطابق نمبر لگائے جائین اور جسپر اوسکا طیار رہو —

شرط پنجم

یہ محصول اسباب تجارت جو دریاے سندہ اور ستلج کی راہ سے آمد و رفت کریگا کچھ مداخلت محصول مقررہ دریاہاے دیگر یا مقامات جو کنارے پر واقع ملک خالصہ مین نکریگا اور وہ بدستور سابق قائم رہینگے —

المرقوم ۱۳ ماہ اساڑھ سمبت ۱۸۹۶ مطابق ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی کلارک
اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۶۳

چونکہ ایک عہدنامہ سابق فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک کے قرار پایا تھا اور اوسمین چودہ شرائط مندرج تھین سواے تمہید اور تتمہ کے اور چونکہ تعمیل شرائط اوسکی چند وجوہ سے ملتوی رہے تھی اور چونکہ اب مسٹر ڈبلیو ایچ میکناٹن صاحب کو رائٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل ہند نے دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ مین بھیجا

اوراونکو کل اختیارات منعقد کرنے ایسے عہدنامے کے عطا کیے جسکی روسے موافقت عہود سابق جو فیمابین سرکارین کے قائم ہین متصور ہو لہذا عہدنامہ مذکور کی تجدید مع چار شرائط ایزاد کرکے بمنظوری واتفاق راے گورمنٹ انگریزی کے کیجاتی ہے اور شرائط اسکے حسب مندرجہ ہیزدہ دفعات ذیل کلیۃً ودایماً ملحوظ رہینگے۔

شرط اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے اور تمام قوم یوسف زئی کی بنسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندہ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکی حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و چھچھ و ہزارا و کھمبل و ریتہ مع ملحقات بجانب کنارہ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست ملک پشاور مع یوسف زئی وجنگ ہشت نگر و مجنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا بہ درۂ خیبر و بنون و ملک وزیری و دوتانک و گورنک و کالاباغ و خوشحال گڈھ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمعیل خان مع ملحقات دیرہ غازی خان کوٹ متھن و علاقہ ملحقہ سنگدہ برن و اجل حاجی پور راجی پور و تینون کچھی و منگیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان واقع کنارۂ چپ یہ ممالک اور مقامات جایداد مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچہ سروکار اونسے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کی پشت در پشت ہین۔

شرط دوم

جو لوگ دوسری جانب درۂ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب آکر کرنے نپاوینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا ردیہ یہ سرکاری غضب کرکے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کردینگے اور کوئی فریق اس ندی کو جو درخیبر سے نکلکر قلعۂ فتح گڈہ مین پانی پہونچاتی ہے حسب رواج قدیم نروکے گا۔

شرط سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریای ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جا سکتا اسیطرح دریای سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا۔

شرط چہارم

درباب شکارپور اور سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہونگے جو درست اور مناسب تصور ہو کر قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی واتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے منظور ہوگا۔

شرط پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کرے گا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلہ ذیل دیا کریگا یعنی ۵۵ راس گھوڑے خوب آراستہ اور خوشرنگ اور عمدہ ہیانہ ۱۱ عدد قبضہ شمشیر ایرانی ۷ عدد دستہ خنجر ۲۰ قاط میوہجات خشک و تر سردہ براہ دریاے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بہنگ بادام کشمش پستہ ان میوہجات کے انبار در انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ نیچہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا

شرط ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کرے گی۔

شرط ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت راستہ مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمدورفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بنسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے

شرط ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلہ ذیل سال بسال شاہ کے پاس بھیجا کرینگے
صہ شال صہ تھان ململ لہ دوپٹہ صہ تھان کمخواب مع رومال صہ عمامہ صہ بار برنج آٹا
جو خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے —

شرط نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خرید کرنے گھوڑون کے یا کسی اور کام کو
جائے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ یا شال وغیرہ کے پنجاب مین جائین اور
گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطر داری طرفین کی طرف سے بخوبترین وجہ
ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی —

شرط دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاؤکشی اوس مقام پر نہوگی —

شرط یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ مار گڑھی لوگونکا مثل جواہرات
و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ
بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائیگا تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی
شاہ شجاع اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے —

شرط دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گا —

شرط سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوج اپنی
بسر کردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانونکی
بسر کردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آوینگے تو
شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی عزت

اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال اور مشایعت کے کرینگے۔

شرط چہاردہم

دشمن اور دوست تینون سرکارون کے یعنی سرکار انگریزی و سرکار سکھ اور شاہ شجاع الملک کے دشمن اور دوست باہمی تصور کیے جاینگے۔

شرط پانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ بعد حاصل کرنے مطلب اپنے کے وہ بلا عذر مبلغ دو لاکھ روپیہ نانک شاہی اوس تاریخ سے مہاراجہ کو دیگا جس تاریخ سے فوج سکھ واسطے دوبارہ قائم کرنے حکومت شاہ کی ملک کابل مین روانہ ہوگی باعوض مہاراجہ کے وہ کبھی پانچہزار سپاہی مسلمان سوار و پیادہ اندر حدود پشاور واسطے مدد شاہ کے جنکو سرکار انگریزی باتفاق اور صلاح مہاراجہ کے جہان ضرورت ہوگی وہان روانہ کرینگے اور اگر کوئی کار عظیم مغرب مین واقع ہو تو ایسی تجویز اوسکی نسبت کیجائیگی جو ضروری بدانست سرکار انگریزی اور سرکار سکھ متصور ہوگی اور دو مدتیکہ مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی درو اوس ایام تک کا مبلغ زر مذکورہ بالا سے اوسقدر مجرا ہوگا جس قدر عرصہ تک فوج مذکور کی ضرورت اور مدد درکار ہوگی اور گورمنٹ انگریزی ضامن ہوتے ہین کہ جب تک شرائط اس عہدنامہ کے ملحوظ رہیگی اوسوقت تک زر مذکورہ بالا سال بسال مہاراجہ کو ادا ہوا کریگا۔

شرط شانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی طرف اور اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے کل دعوی حکومت بقایا مالگزاری اوس ملک کی جو امیران سندہ کے قبضے مین ہے چھوڑتے ہین (یہ ملک واسطے ہمیشہ کے امیران اور اونکے جانشینون کے قبضے مین رہیگا) بشرطیکہ امیران اوسقدر روپیہ دین جسقدر گورمنٹ انگریزی تجویز کرین اور منجملہ اوسکے پندرہ لاکھ روپیہ وہ مہاراجہ کو دینگے جب یہ داد و ستد ختم ہوگی تو شرط چہارم عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۳ع منسوخ متصور ہوگا اور معمولی رسم خط و کتابت و ارسال تحائف فیمابین مہاراجہ و امیران سندہ حسب دستور سابق جاری رہے گی۔

شرط ہفتدہم

جب شاہ شجاع الملک اپنی حکومت افغانستان مین قائم کرینگے تو وہ حاکم ہرات پر جو اوسکا برادر زادہ ہے حملہ آور نہونگے اور نہ مزاحم اوسکے ملک مفوضہ مین ہونگے —

شرط ہیزدہم

شاہ شجاع الملک اقرار کرتے ہین کہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے کہ وہ کسی ریاست غیر سے رسم اتحاد یا اتفاق بغیر اطلاع اور استرضا سرکار انگریزی اور سرکار سکھہ کی پیدا نکرینگے اور جو کوئی ارادہ فوج کشی اوپر ملک انگریزی یا سکھہ کے کریگا اوسکا مقابلہ حتی المقدور مع فوج کرینگے —

تینون سرکار جو فریق اس عہدنامے کے ہین یعنی سرکار انگریزی اور سرکار سکھہ اور شاہ شجاع الملک شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اوسنے ہرگز انحراف نہوگا اس معنی کر یہ عہدنامہ دوامی اور مدامی متصور ہوتا ہے اور یہ عہدنامہ اوس تاریخ سے تعمیل ہوگا جس تاریخ مہر اور دستخط تینون سرکارون کے اوسپر ثبت ہونگے —

المرقوم مقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ جون ۱۸۳۸ء مطابق ۱۵ ماہ اسارہ سمبت ۱۸۹۵

مہر اور دستخط ہوے بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی ۱۸۳۸ء بمقام شملہ —

دستخط او کلنڈ

مہر گورنر جنرل	مہر و دستخط رنجیت سنگھ	مہر و دستخط شاہ شجاع الملک

نمبر ۶۴

اشتہار مجریہ رائٹ ہونبل گورنر جنرل بہادر ممالک ہند سرکار انگریزی ہمیشہ دوست سرکار پنجاب کے رہین گے —

بیچ ۱۸۰۹ء کے ایک صلحنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کے منعقد ہوا تھا جسکے شرائط کی پاسداری ہمیشہ سرکار انگریزی کو رہے اور مہاراجہ بھی اونکی تعمیل

بلا تامل کرتے تھے۔

وہی رسوم دوستی ساتھہ جانشینان مہاراجہ سرکار انگریزی سنے آج کی تاریخ تک مرعی رکھی ہین بعد وفات مہاراجہ شیر سنگہ مرحوم کے بباعث بدانتظامی سرکار لاہور کے گورنر جنرل بہادر کو باجلاس کونسل لازم متصور ہوا کہ تدابیر مناسبہ واسطے حفاظت علاقہ سرحدی انگریزی کے عمل مین آئین اصلیت اس تدبیر کی اور وجہ اختیار کرنے اس تجویز کی اوسیوقت مفصل دربار لاہور کو تفہیم کی گئی تھی۔

باوجود بدنظمی سرکار لاہور کے جو دو سال گذشتہ سے وقوع مین آئی ہے اور اکثر امور بد اعتدالی و بے اعتنائی منجانب دربار لاہور کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قائم رکہنا رسوم دوستی و اتفاق کا جو مدت سے فیما بین سرکارین جاری تھے اور باعث خوشی اور خرسندی باہمی سے تھے مناسب تصور کیا اور اونھون نے جرامین چشم پوشی بنابر بیکسی معصوم مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مرعی رکھی کیونکہ سرکار نے اوسکو جانشین مہاراجہ شیر سنگہ منظور کیا تھا۔

گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی عین خواہش یہ تھی کہ حکومت سکھہ دوبارہ پنجاب مین مستحکم اور قائم ہو جس سے فوج زیر حکم اور رعایا محفوظ رہے اور اونھون نے اب تک امید منقطع نہین کی کہ سرداران اور اشخاص ملک یہ مطلب اوسکا پورا کرین۔

عرصہ قلیل گذرا کہ فوج سکھہ لاہور سے کوچ کر کے بجانب سرحدی انگریزی آئی اور مشہور کیا کہ اوسکو دربار نے حکم دیا ہے کہ ملک انگریزی پر حملہ آور ہون۔

صاحب اجنٹ گورنر جنرل نے حسب الحکم گورنر جنرل استفسار سبب اس کوچ کا کیا اور جب کچہ جواب اسکا عرصہ تک نہین آیا تو اونھون نے دوبارہ اس بارے مین تحریر کی گورنر جنرل بہادر کو یقین نہ تھا کہ سرکار سکھہ ارادہ بغض نسبت سرکار انگریزی کے رکہتے ہین کیونکہ کوئی وجہ اس حرکت کی منجانب سرکار وقوع مین نہین آئی تھی اور اسی وجہ سے اون تدابیر کے اختیار کرنے سے جو باعث تکلیف سرکار مہاراجہ کی ہو اور سبب نااتفاقی سرکارین ہو پہلو تہی کی۔

جب کچہ جواب استفسار متواتر کا نہین آیا اور سامان اور طیاری جنگ بمقام لاہور ہوتی رہی تو گورنر جنرل نے ضروری تصور فرما کر حکم دیا کہ فوج بجانب سرحد واسطے مدد علاقہ سرحدی کے

روانہ ہوئی فوج سکھہ نے اب بلاوجہ علاقہ انگریزی پر حملہ کیا۔
گورنر جنرل کو اب لازم آیا کہ تدابیر واقعی واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے عمل مین لائے
تا کہ طاقت سرکار انگریزی ظاہر ہو اور ناسخان عہدنامہ و خلل اندازان امنیت کو سزا دیجاوے۔
بذریعہ اس تحریر کے گورنر جنرل اشتہار دیتے ہین کہ جو علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا بجانب
کنارہ چپ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی واقع ہے وہ ضبط ہو کر شامل ممالک
انگریزی کیا گیا۔
گورنر جنرل لحاظ حقوق موجودہ اون جاگیرداران و زمینداران و کاشتکاران علاقہ مذکور کا
رکھینگے جو اپنی وفاداری بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرینگے۔
گورنر جنرل بذریعہ اس تحریر کے چاہتے ہین کہ تمام رئیسان و سرداران ممالک محفوظہ
سرکار انگریزی سے بدل متفق ہو کر سزادہی دشمن عام مین اور قائم رکھنے انتظام علاقہ بذا مین
کوشش کرین جو سردار کہ اس کام مین چالاکی اور وفاداری سے اپنی اس فرض کو جو اونپر بنسبت
اونکے محافظان کے لازم ہے ادا کرینگے وہ اوسمین اپنی بہبود متصور کرین اور جو بخلاف
اسکے عمل مین لائین گے وہ دشمن سرکار انگریزی قرار دیے جائینگے اور وہ سزاوار سزا
متصور ہونگے۔
ساکنان علاقہ کو جو بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج کے واقع ہے حکم ہوتا ہے کہ
وہ اپنے اپنے دیہات مین بامنیت قائم رہین اونکی حفاظت قرار واقعی سرکار انگریزی کریگی
اور تمام اشخاص مسلحہ جو بنسبت اپنے طریق کے بیان طمانیت نہ دے سکین گے اونکی نسبت
مثل خلل اندازان امنیت ملک عمل مین آئیگا۔
تمام رعایاے سرکار انگریزی اور تمام وہ لوگ جنکا علاقہ دونون جانب دریاے ستلج کے
واقع ہے اگر بوفاداری متفق سرکار انگریزی ہون گے اور اوسکا کچھ نقصان ہوگا تو جسکا نقصان
ثابت ہوگا اوسکا معاوضہ سرکار سے ملیگا۔
برعکس اسکے اگر رعایاے سرکار انگریزی خدمت سرکار لاہور کرینگے اور اس اشتہار کے
حکم سے تعمیل نہ کر کے فوراً حاضر نہ ہونگے تو اونکی جایداد جو اس جانب دریاے ستلج کے ہوگی

ضبط سرکار ہوگی اور وہ باغی اور دشمن سرکار انگریزی قرار دیا جائیگا۔

حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکریٹری گورنمنٹ ہند

المرقوم مقام لشکری خان کی سرای تاریخ ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ عیسوی

نمبر ۶۵

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار لاہور

چونکہ عہدنامہ صلح و اتفاق جو فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگہ مرحوم حاکم لاہور سنہ ۱۸۰۹ مین منعقد ہوا تھا اور انفساخ اوسکا بوجہ حملہ بلا وجہ جو فوج سکہ نے ماہ دسمبر گذشتہ اوپر علاقہ انگریزی کے کیا وقوع مین آیا اور چونکہ اوسوقت ازروے اشتہار مجریہ ۱۳ ماہ دسمبر علاقہ مہاراجہ لاہور واقع بجانب چپ کنارہ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی ضبط سرکار انگریزی ہو کر شامل اضلاع انگریزی کیا گیا اور بعد ازاں سرکارین کی طرف سے جنگ مبدل ہوتا رہا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی نے لاہور پر قبضہ پایا اور چونکہ یہ امر اب قرار پایا کہ بعض شرائط پر پھر صلح فیمابین سرکارین قائم ہو لہذا صلحنامہ مندرجہ ذیل فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے منعقد ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب کے منجانب ہنوبل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات کلی عطیہ رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی جو نہایت معزز پریوی کونسل شاہزادی انگلستان اور گورنر جنرل مامورہ ہنوربل کمپنی بنا بر اجراے امور سلطنت ہند ہین اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگہ بذریعہ بھائی رام سنگہ و راجہ لال سنگہ سردار تیج سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والہ سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ دیوان دینا ناتھ و فقیر نور الدین باختیارات عطیہ مہاراجہ۔

شرط اول

صلح اور دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ اور اوسکے ورثا اور

جانشینون کے قائم رہے گی —

شرط دوم

مہاراجہ لاہور اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے تمام دعوی اور واسطہ علاقہ واقع جنوب دریاے ستلج چھوڑتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ کچھ واسطہ اون علاقجات سے اور سرکار باشندگان علاقجات مذکور سے نرکھینگے —

شرط سوم

مہاراجہ حکومت دوامی تمام قلعجات و علاقہ و حقوق و داب یعنی ملک کوہستان و میدان واقع درمیان دریاے بیاسہ و ستلج کے ہنوربل کمپنی کو دیتے ہین —

شرط چہارم

سرکار انگریزی نے نقصانی جنگ سرکار لاہور سے تعدادی ڈیرہ کرور روپیہ کی ماسواے علاقہ مندرجہ شرط سوم طلب کی اور سرکار لاہور یہ روپیہ اوسوقت ادا نہین کرسکتے اور نہ ضمانت کافی واسطے اوسکے دے سکتے ہین لہذا مہاراجہ نے ہنوربل کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعوض ایک کرور روپیہ کے تمام کوہستان کے قلعجات و علاقجات و حقوق وغیرہ واقع درمیان دریاے بیاسہ و سندھ جمین اضلاع ملک کشمیر اور ہزارا بھی شامل ہین دیدیے

شرط پنجم

مہاراجہ باقیماندہ پچاس لاکھ روپیہ بروقت تصدیق عہدنامہ ہذا کے سرکار انگریزی کو دینگے

شرط ششم

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ فوج مقررہ لاہور کو برطرف کرینگے اور اونکے اسلحہ اونسے لے لینگے اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنے رجمنٹ پیادگان اس طریق پر نوکر رکھینگے اور اونکی تنخواہ وغیرہ کا اوس قسم کا بندوبست کرینگے جیسا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت مین تھا اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ تنخواہ تمام سپاہی برخاست شدہ کی حسب شرط ہذا بیباق کردینگے —

شرط ہفتم

فوج دربار لاہور کی آیندہ محدود اوپر ۲۵ بیس پلٹن پیادہ فی پلٹن آٹھ سو بندوق اور بارہ ہزار سوار ہونگے اور کبھی اس سے زیادہ بغیر اجازت سرکار انگریزی کے بھرتی نہوگی اگر کسیوقت ضرورت زیادہ فوج کی ہوگی تو وجہ اسکی مفصل گورنمنٹ انگریزی کو اطلاعاً تحریر ہوگی اور جب وہ ضرورت رفع ہو جاسے گی تو پھر فوج کم ہو کر موجب تعداد مندرجہ بالا قائم رہے گی۔

شرط ہشتم

مہاراجہ سرکار انگریزی کو تمام اتواب یعنی توپ ضرب جو بمقابلہ فوج انگریزی سر ہوتی تھین اور جو باعث ہونے اوپر کنارہ راست دریاے ستلج کے جنگ سوبراون مین گرفتار نہین ہوئی تھین دیدینگے۔

شرط نہم

اختیار سرکار انگریزی کا نسبت محصول اور گھاٹ وغیرہ کے اوپر دریاے بیاسہ و ستلج کے رہیگا اور دریاے ستلج پر وہان تک رہیگا جہان تک وہ جاکر دریاے سندہ مین بمقام متھن کوٹ ملتا ہے اور جس مقام کو پنجند کہتے ہین اور دریاے سندہ مقام متھن کوٹ سے تا بعلاقہ بلوچستان رہے گا منشا اس شرط کا کچھ دخل نسبت آمدورفت کشتیہاے سرکار لاہور دریاہاے مذکور پر نہین رکھے گا جو واسطے تجارت یا لیجانے مسافرون کے اوس راہ سے آمدورفت کرینگے اور دریاب اکثر معبر سرکارین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی آمدنی سے کل خرچ انتظام و عملہ دیگر جو کچھ باقی رہیگا اوسکو بحصص مساوی تقسیم کرکے ایک حصہ دربار لاہور کے حساب مین محسوب کرینگے اور منشا اس شرط کا کچھ تعلق اون معابر سے نہین رکھتا جو اوس جانب دریاے ستلج کے واقع ہین جو سرحدی بہاولپور اور لاہور کے ہے۔

شرط دہم

اگر سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی براہ علاقہ مہاراجہ واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے یا واسطے علاقہ دوست انگریزی کے ہوگی تو شرط دینے اطلاع کی فوج انگریزی کو اجازت ہوگی کہ علاقہ لاہور مین گذر کرین اور اہلکاران دربار لاہور سرانجام رسد و بہم پہونچانے کشتی وغیرہ مین مدد دینگے اور گورنمنٹ انگریزی قیمت مناسب رسد اور کشتی وغیرہ کی دینگے

اور اگر کسیکا نقصان مال ہوگا اوسکا بھی معاوضہ کردینگے اور سوا اسکے سرکار انگریزی اون شہرون کے باشندون کے مذہب کی رعایت رکھینگے جسمین اونکا گذر ہوگا

شرط یازدہم

مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اپنی ملازمی مین نرکھینگے اور نہ کسی اور یورپ یا امریکا کے رہنے والے کو بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے۔

شرط دوازدہم

بلحاظ خدمات لائقہ جو راجہ گلاب سنگھ جموں والے سے بیچ دوبارہ قائم کرانے واسطے یکجہتی فیمابین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی وقوع مین آئین مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجگی گلاب سنگھ کی بالذات یعنی آزاد و ماتحتی سے اوس تمام علاقے کی جسب عہدنامہ جداگانہ اوسکو ملیگا اور نیز اوس علاقے کی جو اوسکے پاس عہد مہاراجہ کھرک سنگہ مرحوم مین تھا منظور کرتے ہین اور سرکار انگریزی بھی بلحاظ خدمات راجہ گلاب سنگہ منظور کرتے ہین کہ وہ بالذات راجہ اوس علاقے کا رہے اور نیز یہ بھی منظور کرتے ہین کہ اوسکو استحقاق عہدنامہ جداگانہ کرنے کا ساتھ سرکار انگریزی کے حاصل رہے۔

شرط سیزدہم

اگر کچھ تنازع فیمابین سرکار لاہور اور راجہ گلاب سنگہ کے واقع ہو تو وہ سپرد منجانب سرکار انگریزی کیا جائیگا اور جو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کردینگے وہ مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ اونکو منظور ہوگا۔

شرط چہاردہم

حدود علاقہ لاہور کبھی بلا استرضاے سرکار انگریزی کے تبدیل نہونگے۔

شرط پانزدہم

سرکار انگریزی کچھ مداخلت انتظام علاقہ لاہور مین نکرینگے مگر درصورتیکہ کوئی مقدمہ یا وجہ تکرار سرکار انگریزی کے سپرد ہوگی تو گورنر جنرل اوسمین مدد اور صلاح نیک بمد نظر بہبودی گورنمنٹ لاہور دینگے۔

شرط شانزدہم

رعایا ایک سرکار کی اگر دوسری سرکار کے ملک مین جائیگی تو وہان بطرز رعایا سے سرکار دوست متصور ہوگی۔

یہ عہدنامہ سولہ شرائط کا آج کی تاریخ مقرر ہوا بذریعہ فرڈرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب حسب ہدایت رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور بھائی رام سنگھ راجہ لال سنگھ سردار تیج سنگھ سردار چتر سنگھ اٹاری والہ سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ دیوان دینا ناتھ اور فقیر نورالدین منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ اور عہدنامہ مذکور آج کی تاریخ بمہر رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور نیز مہاراجہ دلیپ سنگھ تصدیق ہوا۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری اور تصدیق بھی اسی تاریخ ہوا۔

دستخط ایچ ہارڈنج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط راجہ تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار چتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط چتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۷

شرائط عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور مرقومہ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ عیسوی

چونکہ دربار لاہور نے اور سرداران و رئیسان ملک نے صاف صاف درخواست سرکار انگریزی سے کی ہے کہ گورنر جنرل بہادر درباب قیام انتظام ملک تا صغرسنی مہاراجہ دلیپ سنگھ مدد دہی کریں اور اس امر کو نہایت ضروری بنابر قیام سلطنت ظاہر کیا اور چونکہ گورنر جنرل بہادر نے شرائط چند اپنی رضامندی بیچ دینے مدد مطلوبہ کے بیان کی تو شرائط عہدنامہ ذیل ترمیم شرائط عہدنامہ منعقدہ بمقام لاہور بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ گذشتہ ساتھ صاحبان ذیل کے قرار پایا یعنی منجانب سرکار انگریزی ساتھ فردرک کری صاحب سکرٹری گورمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب سی . بی اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مغربی باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل وایکونٹ ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ ساتھ سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین رائے کشن چند سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ سردار عطر سنگھ کالیانوالہ بھائی ندہان سنگھ سردار گمان سنگھ مجیٹھیہ سردار شمشیر سنگھ سردار ارجن سنگھ انگر کلیہ کے جو باتفاق رائے اور مرضی رئیسان و سرداران ملک کے بمقام لاہور جمع ہوئے

شرط اول

تمام شرائط صلحنامہ جو فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کے
قرار پایا ہے باستثنا اوسقدر مضمون کے جو بذریعے چند [illegible] شرط پانزدہم عہدنامہ مذکور اس
عہدنامے سے ترمیم ہوا ہے واجب التعمیل سرکارین ہونگے —

شرط دوم

ایک افسر انگریزی مع کافی صاحبان اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر واسطے رہنے لاہور کے
مقرر کئے جاوینگے اور اس افسر کو کل اختیار تمام امور ریاست مین ہر طرح جیسا ہو [illegible] اور حکم جاری
[illegible] کرینگے —

شرط سوم

ہر طرح کا لحاظ بیچ اجراے کار ملک کے نسبت طبائع باشندگان و حفاظت رسم و رواج ملک
و قیام و واجبی حقوق ہر قسم رعایا مرعی رہیگا —

شرط چہارم

طریق انتظام ملک مین تبدیلی حتی الامکان نہو گی مگر البتہ جب ضروری واسطے حصول مراد
[illegible] دفعہ بالا مقصود ہوگی اور نیز جب واسطے حاصل کرنے رقوم واجبی سرکار لاہور کے ضروری
متصور ہوگی کاربارے مفصل مثل حال اہلکاران ہندوستان مامورہ کونسل اجنسی یعنی مجمع سرداران کار
ریاست و مدبران و سرداران کلان کا ہو گا کرینگے اور یہی سرداران تک نگران رہینگے لیکن
صاحب رزیڈنٹ انگریزی اس مجمع سرداران کلان پر اپنا حکم جاری کیا کرینگے اور ان کو ہدایت دیا کرینگے

شرط پنجم

اشخاص مفصلہ ذیل فی الحال کونسل اجنسی یا مجمع سربراہ کاران مین مقرر ہونگے یعنی سردار
تیج سنگھ سردار شیر سنگھ اٹاری والہ دیوان دینا ناتھ فقیر نور الدین سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ بھائی ندھان سنگھ
سردار عطر سنگھ کالیانوالہ سردار شمشیر سنگھ سندھانوالیہ اور تبدیلی اون اشخاص مین بغیر مرضی صاحب
رزیڈنٹ اور حکم گورنر جنرل بہادر نہو گی —

شرط ششم

انتظام ملک کا یہ کونسل اجنسی واسطے [illegible] صاحب رزیڈنٹ کیا کرینگے

اور صاحب رزیڈنٹ کو اختیار حاصل رہیگا کہ ہدایت اور حکم ہر قسم کے کام مین اونکے نام جاری کرین۔

شرط ہفتم

فوج انگریزی اوسقدر اور اون مقامات لاہور مین رہا کریگی جسقدر اور جس جگہ گورنر جنرل بہادر مناسب واسطے حفاظت مہاراجہ و امنیت ملک کے تصور کرینگے۔

شرط ہشتم

گورنر جنرل بہادر کو اختیار حاصل ہوگا کہ جس قلعہ یا گڈہی وغیرہ لاہور مین اوسکو مناسب واسطے حفاظت لاہور و امنیت ملک کے متصور معلوم ہو فوج انگریزی مقرر کرین۔

شرط نہم

دربار لاہور واسطے صرف اس فوج کے اور دیگر ضروریات کے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کو دینگے اور یہ روپیہ دو اقساط مین ادا ہوا کریگا یعنی ۱۳ لاکھ۔ ماہ مئی و جون مین اور ۹ لاکھ۔ ماہ نومبر اور دسمبر مین۔

شرط دہم

چونکہ یہ مناسب ہے کہ مہارانی یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے واسطے خرچ معقول مقرر ہو لہذا ڈیڑہ لاکھ روپیہ سالانہ اونکے واسطے جدا رکھا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہین اس روپیہ کو صرف کرین۔

شرط یازدہم

شرائط اس عہدنامے کے تا سن بلوغیت مہاراجہ دلیپ سنگہ کے بتعمیل ہونگے اور جب مہاراجہ سولہ سال کی عمر کو پہونچینگے یعنی بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۵۴ء تو یہ موقوف ہوجائینگے مگر یہ باختیار گورنر جنرل بہادر ہوگا کہ قبل اوس تاریخ کے یعنی قبل سن بلوغ مہاراجہ اس عہدنامہ کو منسوخ کرین جب گورنر جنرل بہادر اور دربار لاہور کو اطمینان حاصل ہو کر اب مداخلت سرکار انگریزی بابت انتظام ملک مہاراجہ کے ضرورت نہین

یہ عہدنامہ گیارہ شرائط کا تجویز ہو کر افسران و رئیسان و سرداران مذکورہ بالا نے بمقام لاہور بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار دیا۔

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار شیر سنگھ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

دستخط رای کشن چند (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار عطر سنگھ کالیانوالہ (مہر)

دستخط بھائی ندہان سنگھ (مہر)

دستخط سردار کہان سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار شمشیر سنگھ (مہر)

دستخط سردار لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار کہر سنگھ سندھانوالہ (مہر)

دستخط سردار ارجن سنگھ رنگڑ نگلیہ (مہر)

دستخط ہارڈنج (مہر)

دستخط دلیپ سنگھ (مہر)

تصدیق کیا رایٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر نے بمقام بھیروں وال گھاٹ واقع کنارہ چپ دریائے بیاسہ بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ع

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۸

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ کو دی گئیں اور مہاراجہ نے منظور کیں

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کو دی گئیں منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت ہنری میورس ایلیٹ صاحب فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس ریزیڈنٹ باختیارات عطیہ رائٹ آنریبل جیمس ارل اوف ڈلہوسی نائٹ اوف دی موسٹ نوبل اوردر اوف دی تھسل اون اوف ہر مجسٹیز موسٹ آنریبل پریوی کونسل گورنر جنرل بامقررہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی برائے اجرا و سرانجام امور ہند اور جو منجانب مہاراجہ صاحب معرفت راجہ تیج سنگھ راجہ دینا ناتھ بھائی نہال سنگھ فقیر نور الدین کے اس سنگھ ... شیر سنگھ سندھانوالہ و سردار لال سنگھ و مختار و ولد سردار ... سنگھ کا سیان ... کونسل ایجنسی ریجنسی باختیارات عطیہ مہاراجہ

شرط اول

مہاراجہ دلیپ سنگھ منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینوں کے کل حقوق و استحقاق و دعوی حکومت پنجاب اور جس قدر حکومت کسی قسم کی ہو ترک کرینگے

شرط دوم

تمام اسباب ریاست جس قسم کا ہو اور جہاں دستیاب ہو ضبط سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بابت ادائے قرضہ ملکی سرکار لاہور جو سرکار انگریزی کا اوسکے ذمہ ہے اور بابت اخراجات جنگ کے ہوگا

شرط سوم

جواہر کوہ نور جو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع الملک سے لیا تھا مہاراجہ لاہور ملکہ انگلستان کو دینگے

شرط چہارم

مہاراجہ دلیپ سنگھ بابت اپنے اخراجات اور پرورش اپنے رشتہ داران و ملازمین کے آنریبل کمپنی سے ایک پنشن سالانہ جو چار لاکھ سے کم اور پانچ لاکھ سے زیادہ نہ ہوگا لیا کرینگے

شرط پنجم

مہاراجہ کی عزت اور توقیر ہوا کرے گی اور اوسکا لقب مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر قائم رہیگا اور وہ اپنے حین حیات اوسقدر روپیہ اپنے خرچ ذات کے واسطے منجملہ اوس پنشن کے لیا کرینگے جسقدر اونکی ذات کے واسطے مقرر ہوگا بشرطیکہ وہ مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور جہان گورنر جنرل تجویز کرینگے اوسی مقام مین رہینگے —

یہ شرائط دی گئین اور منظور ہوئین بمقام لاہور بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۹ء اور تصدیق کیا رائٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۹ء

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ — مہر

دستخط راجہ تیج سنگھ — مہر

دستخط ڈبلیو سی — مہر

دستخط راجہ دینا ناتھ — مہر

دستخط ایچ ایم الیٹ — مہر

دستخط بھائی ندہان سنگھ — مہر

دستخط ایچ ایم لارنس — مہر

دستخط فقیر نورالدین — مہر

دستخط گندا سنگھ مختار سردار شیر سنگھ سندھانوالہ — مہر

دستخط سردار لال سنگھ مختار وولد سردار عطر سنگھ کالیانوالہ — مہر

علاقجات این روی ستلج دہلی

از روی رپورٹ گورمنٹ پنجاب واصل کو اغذ دفتر فورین گورمنٹ

حکومت انگریزی کا قایم ہونا علاقجات این روی ستلج مین تاریخ عہدنامہ رنجیت سنگھ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء سے ہوسکتا ہے کیونکہ از روی شرط دوم کے رنجیت سنگھ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دست درازی اوپر علاقجات وحقوق رئیسان بجانب کنارہ چپ دریای ستلج نکریگا بتاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء ایک اشتہار نمبر ۹ جاری ہوا تھا جسکا منشا یہ تھا کہ حفاظت سرکار انگریزی کی رئیسان سرہند و مالوا کو بغیر مطالبہ خراج کے دی جائیگی اس شرط پر کہ وہ وقت جنگ خدمت گزاری کرین اور اوسمین بیان واسطہ ملک محفوظہ کا نسبت گورمنٹ انگریزی کے کیا گیا تھا عام مطلب اشتہار ۱۸۰۹ء کا یہ تھا کہ رئیسون کو اون علاقجات پر قایم رکھا جاوے جو اونکے پاس قبل از آنے نیچے حفاظت انگریزی کے تھے جب کسیطرح اونکو اندیشہ رنجیت سنگھ کا نرہا تو قوی رئیسون نے ضعیفون پر دست درازی شروع کی اور بماہ اگست ۱۸۱۱ء یہ امر ضروری متصور ہوا کہ دوسرا اشتہار نمبر ۷ جاری ہو اور اوسمین اشتہار دیا جاوے کہ جو علاقہ اسطرح رئیسان قوی نے قبضے مین کرلیا ہے وہ واپس دین اور آیندہ ایسی دست درازی سے باز رہین۔

بعد جنگ اول سکھان کے واسطے سرکار انگریزی ساتھ رئیسان این روی ستلج کے بالکل تبدیل ہوگیا باستثنار نو رئیسان کلان یعنی پٹیالہ جیہند نابہہ کلسیا مالرکوٹلہ فریدکوٹ دیال گڑھ ممدوٹ رای کوٹ کے تمام سرداران سے حکومت شاہانہ چھین لی گئی اور بعوض خدمت ہنگام جنگ جو اونپر فرض تھی اونسے ایک ٹکس تعدادی دوآنہ فی روپیہ یعنی ۱۲½ فیصدی اونکی آمدنی پر لینا شروع ہوا اور علاقجات دیال گڑھ اور رای کوٹ بعدازان سرکار انگریزی مین آگئے اور انتظام ممدوٹ کا بھی سرکار نے اس وجہ سے اپنے اختیار مین کرلیا کہ نسبت اپنے سردار کے وہ بدوضعی کرتے تھے اور منجملہ علاقہ جو ۱۸۰۹ء مین زیر حفاظت دیا تھا علاقہ جمعی مبلغ (ہ) روپیہ سالانہ تک کا بباعث نہونے وارثون کے منضبط سرکار ہوگیا اور علاقہ جمعی مبلغ (ہ) روپیہ تک کا ضبط سرکار ہوا اور اس قدر علاقہ ضبط شدہ مین سے جاگیرات تعدادی مبلغ (ہ) روپیہ سالانہ کی عطا ہوئین۔

پٹیالہ

یہ سب سے کلان ریاست سکھان سے ہے بانی اس خاندان کا ملک مانجھا سے آیا تھا اور اوسنے قریب سو برس گذرے ایک علاقہ اپنے واسطے درست کیا یہ مہاراجہ قوم کا جاٹ ہے مگر مذہب سکھ اوسنے اختیار کیا ہے خاندان حال کا بزرگ چودہری پھول نام تھا اوسنے ایک موضع اپنے نام کا علاقہ نابہہ مین آباد کیا ہے اوسکے دو بیٹے تلوکا اور راما تھے بانی خاندان راجہ ہوے مہاراجہ حال خاندان راما سے ہین یہ خاندان بطور راجہ قریب پانچ پشت سے این روی ستلج مین قائم ہوا ہے—

درمیان جنگ نیپال کے رئیس پٹیالہ نے سرکار انگریزی کی مدد اپنی فوج سے کی تھی اور بعد اختتام جنگ مذکور اسنادنمبر ۱ و ۲ و ۷ اوسکو ملین جنکی رو سے جزو علاقہ کیونتھل و بگہات جمعی ۔۔۔ سالانہ کا بعوض دو لاکھ اسی ہزار روپیہ کے جو اوسنے سرکار کو دیا عطا ہوا—

بیچ ۱۸۳۰ء کے علاقہ کوہی شملہ بعوض تین مواضع پرگنہ ترولی کے پٹیالہ سے لیا گیا بعد ازین کوئی امر بزرگ نسبت گورنمنٹ انگریزی و پٹیالہ کے واقع نہین ہوا مگر موسم سرما ۱۸۴۵ و ۴۶ء مین جب فوج خالصہ نے علاقہ این روی ستلج پر حملہ کیا اس موقع پر مہاراجہ کو بعوض اوسکی خدمات اس مہم کے علاقہ منضبطہ راجہ نابہہ جو بباعث بدوضعی راجہ مذکور کے ضبط سرکار ہوا تھا عطا ہوا—

۱۸۴۷ء مین حسب درخواست مہاراجہ ایک سند نمبر ۳ اونکو عطا ہوئی جسکی رو سے تمام حقوق علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے اونکو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوے مہاراجہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ انصاف سے درنگذرے اور رعایا کو حکم ہوا کہ وہ مہاراجہ کو اپنا حاکم اور مالک تصور کرین مہاراجہ نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے استحقاق تحصیل جونگی ٹرنزٹ محصول چھوڑ دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ستی ہونے نہ دیگا اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی ممانعت کریگا اور اگر کوئی دشمن اگر علاقہ این روے ستلج پر حملہ آور ہوگا تو وہ خود مع اپنی فوج کے مقابلہ آرا ہوگا اور سرکار انگریزی نے تمام دعوی خراج و مالگزاری وخرچہ فوج وغیرہ معاف کیا اس سال مین مہاراجہ نے اور علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ۔۔۔ سالانہ کا واسطے ہمیشہ کے بالعوض اوسکے چھوڑ دینے پر مت وغیرہ کے محصول کے پایا مہاراجہ کو یہ تفہیم کی گئی کہ سزاے قطع عضو اوسکے علاقے مین ہونے پاوے—

بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء کے مہاراجہ نرندر سنگھ نے سرکار انگریزی کی مدد فوج سے کی یہ فوج دہلی گئی اور وہان راستے پر اسنے قائم رکھی اوسکی فوج گوالیار اور دھولپور بھی گئی اور روپیہ سے بھی اوسنے مدد سرکار کی کی بالعوض ان خدمات کے کہ ما وراے اور انعامات کے اونکو پرگنہ نارنول واقع علاقہ جھجھر جسمین دو لاکھ سالانہ واسطے ہمیشہ کے اس شرط پر ملا ہے کہ جب اندیشہ عظیم یا مفسدہ عام برپا ہو تو وہ مع فوج او مشورے سے مدد دے ماسوا اسکے سرکار انگریزی نے مہاراجہ کو حکومت علاقہ بھدور بھی دی اور اونکو اختیار ضبط کرنے اور مسترد کرنے جائداد عطیہ کا اور تحصیل ٹکس بتعدادی [illegible] روپے سالانہ کا دیا —

۱۸۶۰ء مین ایک سند جدید نمبر ۴۸ مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو حکومت کلیتہ اپنے علاقہ قدیم اور علاقہ جدید کی دی گئی اور تمام باغیان اور اون لوگون کو جنکو زمین بابت خدمت ہنگام جنگ کے دی گئی تھی حکم ہوا کہ وہ اطاعت مہاراجہ کی کرین اور سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ کسیطرح کا خراج بالعوض مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے اور سرکار نے مہاراجہ کو اختیار متبنی کرنے کا بھی دیا درصورتیکہ کوئی اولاد صلبی موجود نہو مگر درحالیکہ رئیس لاولد مرجائے اور کسیکو متبنی بھی اوسنے اپنے حین حیات نکیا ہو تو نذرانہ سرکار انگریزی کو دینا ہوگا اور اختیار زندگی اور مرگ کا مہاراجہ کو اونکی رعایا پر دیا گیا اور اگر کوئی دشمن آتا ہو تو مہاراجہ پر فرض ہے کہ وہ شریک فوج انگریزی ہو کر [illegible] اور رسد وغیرہ بھی بہم کردینا اور اونکو یہ بھی چاہیے کہ وہ اسباب ضروریہ ریلوے اور ریل یعنی تار برقی بہم کردین اوسکی قیمت اونکو دیجائیگی اور زمین بلا معاوضہ اس کام کے واسطے دین —

عرصہ قلیل گذرا کہ جزو پرگنہ کنوڈ واقع علاقہ جھجھر اور تعلقہ کہاون مہاراجہ کے ہاتھہ واسطے ہمیشہ کے بالعوض زرقرضہ جو اونکا اوپر سرکار انگریزی کے تھا اور بالعوض زرسود کثیر جو بابت لون کے اونکو ملتا تھا فروخت ہوا اس بیع کے بابت بھی ایک تتمہ سند نمبر ۵۰ اونکو دی گئی علاقہ مہاراجہ کا رقبہ [illegible] میل مربع ہے اور باشندگان اوسمین [illegible] لکھ نفری ہین اور مالگزاری مشخصہ [illegible] لکھ اسمین سب علاقہ قدیم اور علاقجات عطیہ سرکار انگریزی شامل ہین مہاراجہ نرندر سنگھ کو بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۱ء تمغہ موسٹ اکزالٹڈ آرڈر آف دی سٹار

اوف انڈیا عطا ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء استحقاق متبنی کرنے کا جو ازروی سند عطیہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء ملا تھا بذریعہ سند نمبر ۶ منظور ہوا مہاراجہ اتفاقاً بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۶۲ء بیکنٹھ باش ہوئے یعنی فوت ہوئے اور اونکا فرزند ورجانشین ۱۰ سال کی عمر کا ہے۔

مہاراجہ سوانفر سوار بطور کنٹنجنٹ سرکار کے واسطے کا ... دائی حکام دیتے ہین اور اونکی سلامی سترہ ضرب کی ہوتی ہے۔

جھیند

راجہ اس ملک کا بھی اوسی فرقے کا ہے جسکا مہاراجہ پٹیالہ ہے اور اوسی مورث اعلی کی اولاد مین سے ہے جسکا مہاراجہ ہے اور مثل مہاراجہ یہ بھی سکھ مذہب کا ہے اور یہ خاندان قریب سو برس سے حاکم بیان کئے ہین یہ راجہ اور اوسکے مورث ہمیشہ سے رفیق سرکار انگریزی کے رہے ہین بعد شکست فوج مرہٹا کے سب سے اول اور سب سے زیادہ وفادار سرکار انگریزی کا تھا اوسکا نام بھاگ سنگھ راجہ جھیند تھا اسکی خدمت ہمراہ لارڈ لیک صاحب نامی تھی جب صاحب موصوف تعاقب ہولکر مین تا بہ دریاے بیاسہ آئے تھے یہ رئیس ماموں رنجیت سنگھ راجہ لاہور کا تھا لارڈ لیک صاحب نے استحکام حکومت راجہ اوس جاگیر مین کیا جو اوسکو بادشاہ دہلی یا سیندہیا سے ملی تھی اور بطور خاص انعام کے علاقہ کہرکندا ہوا بانی جسکی جمع سالانہ علیحدہ علیحدہ قریب پچیس ہزار روپیہ کے تھی اور اس راجہ کو شمول بھائی لال سنگھ کیتھل والے کے علاقہ پرگنہ فریدپور واقع پانی پت جمعی ... روپیہ کا ملا یہ علاقہ تاحین حیات ملا تھا اور عرصہ چند سال کا گذرا کہ ضبط سرکار ہوگیا ہے بعد مہم ستلج کے گورنر جنرل بہادر نے راجہ جھیند کو بعوض اوسکی خدمات کے کچھ علاقہ اور دیا جسکی جمع سالانہ تین ہزار ہے۔

بیچ ۱۸۴۷ء کے سرکار انگریزی سے اوسی قسم کی سند نمبر ۷ راجہ جھیند کو ملی تھی جیسی مہاراجہ پٹیالہ کو عطا ہوئی تھی اس سال مین اور بھی علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ... روپیہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے بلحاظ اوسکے معاف کردینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا گیا۔

بیچ ۱۸۵۷ء کے راجہ جھیند اول شخص تھا جو بمقابلہ مفسدین دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور

دیتی گارد یعنی فوج مقدم کوچ کرتی تھی اور ہمراہ فوج انگریزی کے مقام دہلی رہی جب تک کہ دہلی سر ہوئی اور تھوڑی فوج اوسکی شریک حملہ بھی ہوئی تھی بعوض ان خدمات کے اوسکو ایک علاقہ جسمی ۱۳۸۰۰ روپیہ سالانہ اس شرط پر جاگیر مین ملا کہ وہ ہمیشہ وفادار رہے اور خدمت وقت ضرورت و اندیشہ کے کیا کرے اور مشورہ دیا کرے۔

سنہ ۱۸۶۰ مین اوسکو ایک سند جدید نمبر ۸ مثل سند مہاراجہ پٹیالہ ملی جسکی روسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا اور یہ استحقاق دوسری سند نمبر ۹ کی روسے مستحکم کیا گیا از روی سند نمبر ۸ کے راجہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جزو علاقہ تحصیل کنود واقع علاقہ جھجر بادا ے نذرانہ خرید کرے۔

یہ راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے دیتا ہے اور اوسکی سلامی گیارہ" ضرب کی ہوتی ہے۔

قبضہ علاقہ جھیند کا رقبہ ۱۲۳۶ میل مربع ہے اور باشندے تین لاکھ گیارہ ہزار آدمی ہین اسمین قبضہ قدیم خاندان و جاگیرات حال عطیہ سرکار انگریزی ہین اور مالگزاری ۵ لکھ روپیہ سالانہ راجہ سابق راجہ سنگت سنگھ لاولد مرگیا اور راجہ حال بعد تکرار گدی نشین ہوا ایک مرتبہ اوسکا دعوی نامنظور رہا تھا اور علاقہ قابل ضبطی مگر آخر کار اوسکا حق بابت تمام علاقہ خاندان مقبوضہ راجہ گجپت سنگھ مورث اعلی اگرچہ درست تھا منظور ہوا مگر تمام علاقہ جو بعدہ راجہ بھاگ سنگھ و راجہ گجپت سنگھ نے حاصل کیا تھا اور قریب ڈیڑہ حصہ تھا ضبط سرکار ہوا لہذا راجہ سروپ سنگھ کے پاس تمام علاقہ خاندان کا نہین رہے مگر اوسیقدر رہے جو سابق راجہ گجپت سنگھ نے اول حاصل کیا تھا اور وہ علاقہ جو بعدہ سرکار انگریزی نے عطا کیا ہے۔

نابھا

راجہ نابھا اوسی خاندان کا ہے جسکا راجہ جھیند ہے مگر اولاد اکبر کے خاندان سے ہے جب سے دوستی سرکار انگریزی اور اس راجہ کی ہوئی اوسوقت سے مہم اول سکھان تک کوئی امر قابل بیان وقوع مین نہین آیا مگر اس وقت مین راجہ دیویندر سنگھ راجہ حکمران وقت نے رسد بند کردی تھی اور متواتر احکام اجنٹ گورنر جنرل کا عدول کیا راجہ اسی سبب سے برخاست کیا گیا

اور ایک پنشن ... سالانہ کا مالگزاری نابھا سے اوسکے واسطے مقرر ہوا راجہ معزول اب
مقام لاہور مین نظر بند رہتا ہے اور اوسکا پسر کلان راجہ مقرر ہوا تمام محصول معاف ہوا باستثناء
محصول پرمٹ خاص شہر نابھا جسمین اہلکاران مقام مذکور باختیارات کلی قائم رہے چہارم علاقہ
سوا ہی ...یاں کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا فیمابین مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند بعوض ساوی
بالعوض اونکی خدمات کے تقسیم ہوا تمامہ مورخانمدان ہین راجہ حال کو کل اختیار دیا گیا بشرطیکہ
اوسکا طریق اچھا ہوا انتظام ریاست ... اچھا ہے —

بعدازین کوئی اور تبدیلی ۱۸۵۷ء تک نہین ہوئی مگر اس سال مین راجہ حال بھرپور ... سرکار انگریزی کی خدمات لائقہ کین اور بالعوض اوسکے اوسکو علاقہ جمعی ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ
سالانہ کا علاقہ جھجر مین سے دیا گیا بشرطیکہ وہ وقت فساد واندیشہ خدمت فوج سے کرے اور مدد
اینڈ پولیٹکل مین دیا کرے —

جب گورنر جنرل بہادر پنجاب تشریف لے گئے تھے اوسوقت مین راجہ نابھا کو بھی وسی ہی
سند نمبر ۱ عطا ہوئی جیسی مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند کو ملی تھی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنیکا
اوسکو دیا گیا ایک اور سند نمبر ۲ بعطاے حق متبنی دی گئی بعدازین راجہ کو اجازت ہوئی کہ بالعوض
زر قرضہ دادنی سرکار انگریزی اور یافتنی مہاراجہ مذکور جزو علاقہ تحصیل کنود ضلع جھجر خرید کرے اور
اس بارہ مین سند نمبر ۳ اوسکو عطا ہوئی —

یہ راجہ سوار کمنٹجنٹ واسطے کار سرکار کے نہین دیتا اونکی تنخواہ کا روپیہ اس جزو علاقہ مین
شامل ہے جو بعد مہم ستلج ضبط ہوا تھا اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے —

علاقہ نابھا کا رقبہ ... میل مربع کا ہے اور باشندگان ... لکھان نفری اور مالگزاری
... لاکھ روپیہ ہے —

کلسیا

اس خاندان کی اصل کلسیا موضع مانجھا سے ہے جب حفاظت انگریزی این روے
ستلج مین مشتہر ہوئی تھی تو نقل اشتہار مجریہ سرری اوکٹرلونی جودھ سنگھ حاکم مقام مذکور کے

پاس اس سبب سے مرسل نہین ہوئی تھی کہ اوسکا میلان بنسبت سرکار انگریزی کے مشتبہ تھا اور یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر رئیس مذکور حفاظت انگریزی کی پروا نکرے اور متفق رنجیت سنگہ سے رہے تو وہ دشمن قرار دیا جائیگا اور اوسکا ملک ضبط ہوگا بعد عرصہ دو مہینے کے رئیس مفسد نے بھی پیروی اور ونگی کی اور اطمینان حفاظت اوسکو دی گئی—

سردار سوبھا سنگہ تاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۶۰ء مرگیا اور سرکار انگریزی نے اوسکے فرزند بھیا سنگہ کو اوسکا وارث اور جانشین منظور کیا اوسکو بھی ایک سند نمبر ۱۰۸ ملی ہے جسکی رو سے اوسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا ہے—

مالگزاری علاقہ کالسیا کی مبلغ ایک لک روپیہ سالانہ ہے اور رقبہ ۱۵۰ میل مربع اور باشندے ۶۲۰۰۰ نفری ہین—

اس رئیس کو مبلغ ۱۱۸۰۶ سالانہ بابت نقصان محاصل پرمٹ وغیرہ سرکار انگریزی سے ملتا ہے اور یہ واسطے ہمیشہ کے دیا گیا ہے—

مالیر کوٹلا

یہ خاندان دراصل کابل سے آیا تھا بزرگ رئیس حال کے اچھے معتبر علاقجات پر منجانب شاہان مغلیہ ضلع سرہند مین مامور تھے اور رفتہ رفتہ جب سے سلطنت مغلیہ کو تنزل ہوا یہ لوگ خودسر ہوگئے یہ خاندان نسبت خاندان پٹیالہ و جھیند و نابھا جنکا ملک چہار طرف اس علاقے کے ہے قدیم تر ہے سردار اس علاقہ کا لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تھا اور حفاظت انگریزی اوسپر بھی اوسیوقت ہوئی جسوقت اور سرداران کی نسبت مقرر ہوئی تھی رئیس حال اس علاقہ کا نواب سکندر علیخان نامی ہے اور بجاے اپنے والد کے ۱۸۵۸ء مین جانشین ہوا تھا اوسکی اولاد مین ہے مگر اوسکو اطمینان بذریعہ سند نمبر ۴۸ حاصل ہوئی کہ جو جانشین اوسکا مستحق ریاست از روے شرع محمدی کے ہوگا ہر امر مین اوسکا لحاظ رکھا جائیگا رشتہ داران قریب اس سردار کے علاقہ خاندانی مین ایک حصے پر مالک ہین اور وہان اونکا اختیار کل ہے مگر ماتحت نواب کے ہین—

یہ علاقہ پچیس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے سرانجام کار سرکار دیتا ہے اور اسکی عوض سرکار سے ۱۳۵۰ روپیہ سالانہ پاتا ہے یہ رقم اوسکو واسطے ہمیشہ کے بابت ترک کرنے محصول وغیرہ کے دی گئی ہے اس رئیس کی سلامی نو ضرب کی ہوتی ہے —

رقبہ مالیہ کوٹلا کا ۱۶۵ میل مربع ہے اور آبادی ۴۶۲۰۰ نفری اور زر مالگزاری ایک لاکھ روپیہ سالانہ —

فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ دو حصون مین منقسم ہے ایک خاص فریدکوٹ اور دوسرا کوٹ کپورا یہ علاقہ بجانب جنوب ومغرب ضلع فیروزپور کے واقع ہے اور سرحد جنوبی ومشرقی ملحق پٹیالہ سے ہے اسکا رقبہ ساٹھ میں مربع کل ہے اور آبادی قریب ۵۰ ہزار نفری اور مالگزاری غالباً قریب ۲ لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے رئیس اس علاقہ کا قوم برار جاٹ سے ہے ایک اوسکا بزرگ بھلن نامے عہد اکبر شاہ مین ذی رتبہ ہو گیا اور اوسکے سبب یہ خاندان بزرگ ہوا اوسکے برادرزادہ نے ایک قلعہ کوٹ کپورا نامے تعمیر کیا اور حاکم خودسر اوسکا ہوا شروع صدی حال مین پرگنہ کوٹ کپورا کا قبضہ بحکم جنید دیوان دربار لاہور نے کیا اور ہنگام مہم سکھان ۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے ضبط کیا مگر بباعث اسکے کہ رئیس فریدکوٹ نے شریک سرکار انگریزی ہو کر جنگ کی ہین یعنی مہم ستلج ۱۸۴۵ء مین خدمت لائقہ کی اوسکو خطاب راجگی عطا ہوا اور علاقہ موروثی کوٹ کپورا جاگیر مین ملا بالعوض ترک کرنے محصول پرمٹ وغیرہ کے سرکار انگریزی نے اقرار کیا کہ وہ راجہ مذکور کو مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ اوسوقت مین اکثر قطعات معافی علاقہ کوٹ کپورا مین ایسے تھے کہ وہ ضبط سرکار ہو جاتی لہذا ایک تجویز عمل مین آئی جس سے جو قطعہ زمین معافی ضبط ہوتے تھے حوالہ راجہ کے ہوتے تھے اور اوسیقدر روپیہ کی تخفیف زر معاوضہ پرمٹ وغیرہ مین ہوتی تھی —

کچھ کنٹنجنٹ فوج وہ نہین دیتا اور نہ کچھ مالگزاری سرکار انگریزی مین کرتا ہے مگر راجہ اپنے پاس پچاس سوار اور سو پیادے موجود رکھتا ہے —

باعوض خدمات لائقہ جو اوسنے بلوے میں کین تعین خدمت دس سوارون کی جو وہ دیتا معاف ہوئی اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے اور از روے سند نمبر ۱۰ اسکے اختیار متبنی کرنے کا بھی اوسکو حاصل ہے۔

بالفعل سنہ یدکوٹ تحت حکومت صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور کی ہے

رئیسان خرد این روے ستلج

جب رئیسان خرد علاقہ این روی ستلج سے اختیارات حکومت چھن گئے تو انتظام پولیس سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکھا اور تمام محاصل پرمٹ وغیرہ بلا معاوضہ معاف ہوئے صرف باستثنا رنداب کنجپورہ و میرکوٹھار باقی رئیس سب بطور جاگیردار ہو گئے مگر بلحاظ ان تبدیلات عطیہ کے چند رئیسون کو کچھ حقوق نسبت اونکی ذات خاص اور جایداد کے دیے گئے۔

جو مقدمات قبل تاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۸۴۹ع واقع ہوے تھے اونکی سماعت کا اختیار عدالتہاے دیوانی مال کو نہین دیا گیا اور بیچ مقدمات فوجداری کے جو قبل ماہ جنوری ۱۸۴۷ع واقع ہوے تھے رئیس صرف تابع حکم صاحبان کمشنر بحیثیت پولیٹکل اجنٹ قرار دیے گئے اور بیچ مقدمات فوجداری موقوعہ ماہ جنوری ۱۸۴۷ع رئیس تا حین حیات گرفتاری سے بری متصور ہوے اور اونکے مکانات سکنی مداخلت پولیس سے بری کیے گئے مگر مقدمات سنگین یا قتل مین جو نسبت کسی شخص یا جایداد کے واقع ہوے ہون وہ لوگ صرف صاحبان کمشنر کے جوابدہ رہے اور بیچ مقدمات دیوانی کے رئیس گرفتاری سے بری اور اونکے مکانات قرقی سے بری کیے گئے اور اونکا علاقہ درصورت موجود نہونے وارث ذکور کے ضبط سرکار اور بالعوض زرڈگریات دیوانی تا حین حیات قابض حال قرق سرکار ہوگا تمام علاقجات جو درمیان بے اختیار اور با اختیار رئیسون کے منقسم تھے سب زیر حکم عدالت دیوانی و مال و فوجداری سرکار انگریزی قرار دیے گئے مگر ایسے مشترک اسناد کی تبدیلی ممکن ہے۔

۱۸۵۸ع تمام ان سردارون نے خدمت سرکار انگریزی کی کی اور بطریق انعام سرکار نے تخفیف اکیس ہزار چار سو سولہ ۲۱۴۱۶ روپیہ سالانہ کی بیچ تیئیس علاقون کے دی یہ تخفیف ادس روپیہ مین

دی گئی جو بابت خدمات ذاتی کے ادا ہوتا تھا

عرصہ قلیل گذرا کہ منجملہ ان سرداروں کے سترہ سرداران نامی کو اختیارات مجسٹریٹی اونکے اپنے علاقجات مین دیے گئے اور بعض موقع پر یہ اختیارات اونکو دیہات ملحقہ سرکاری کے بھی عطا ہوے۔

جانشینی ان علاقجات مین حسب قواعد ذیل ہوتی ہے۔

اول کوئی بیوہ جانشین نہو۔

دوم وارث غیر ذکور جانشین نہو۔

سوم درحالت موجود ہونے وارث درست کے وارث بعید بھی جانشین ہو سکتا ہے درصورتیکہ مورث رئیس مرحوم اور مورث دعویدار بعید قابض کسی حصہ علاقہ پر سنہ ۱۸۱۵ء مین اور مابعد ازان رہے ہون۔

فہرست جاگیرات مع جمع آمدنی و جمع ادائی سرکار۔ بعض جاگیرات مین ایک ہی واحد حاکم ہے اور بعضے مین گروہ قابضان جنکے حصص فرداً فرداً بہت کم مقدار کے ہین اور بعض مین ملازم اور متوسلین رئیس سے جنکے خاندان اب بالکل معدوم ہوگئے ہین۔

نمبر	نام		تعداد زر آمدنی	تعداد زر مالگزاری سرکار
۱	باگریان		سہ/ عما مو عہ	ما عہ
۲	بیدوان	سوہانا	سہ لا لعہ	اما لہ عہ
		بنک ماچرا	سہ عمک	اما سہ
۳	پرلوال		اما ے ر	اما عہ
۴	بیجا وادلبون		اما عہ	ما ے ر
۵	بلاسپور		مہ عہ ما ی عہ	اما مو عہ
۶	بھروگ		لعہ اما مو عہ	سہ لما مو عہ

نمبر	نام	تعداد زرآمدنی	تعداد مالگزاری
۷۰	سنگپورہ	مد سا سے لہ	صہ سا مع
۷۱	سدہیان	سہ ما صہ لہ	لما عہ
۷۲	سوبھار	ما صہ	ما لو مع
۷۳	سیبھری	معہ ما سے لہ	ا لما سے لہ
۷۴	سوبتا	ا سا لو مع	ما مو مع
۷۵	تھون تنگور	لو سا لو مع	ا سا لو سے لہ
۷۶	تودربجرا	ا سا مع	ما مو مع
۷۷	اودہا	ا ما مع	لما عما
۷۸	انبالہ	مو سا مد لہ	ا لما مد مع
۷۹	درنولی	مد سا سے	لما مع
۸۰	ذیلداران سنگپوریہ	ا سا لہ	سا مع

علاقہ دہلی

درمیان بلوہ ۱۸۵۷ع کے جب آمد و رفت خطوط وغیرہ درمیان دہلی اور آگرہ اور کلکتہ کے مدت تک مسدود ہو گئے تھے تو انتظام علاقجات دہلی و حصار صاحب چیف کمشنر پنجاب نے اپنے اختیار مین کر لیا تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے امنیت کے یہ اضلاع آخرکار زیر حکومت گورنمنٹ پنجاب رکھے گئے اس علاقے مین بہت سے سردار تھے مگر وہ بطور جاگیردار تھے نہ بطور راجہ وغیرہ وہ سب مطیع فرمان شاہ دہلی تھے اور بعد مغلوب ہونے مرہٹون کے بمقابلہ لارڈ لیک صاحب کے اونکے علاقجات اونکے نام سرکار انگریزی نے مستحکم کیے تھے و بانہ از سر نو بعوض انعام خطاب عطا کیے۔ یہ رئیس حسب ذیل تھے۔

نواب دوجانا نواب لوہارو نواب پٹودی نواب جھجر نواب دادری نواب بہادرگڑھ

نواب فرخ نگر و راجہ بلب گڑھ منجملہ انکے رئیسان جھجر و بلب گڑھ اور فرخ نگر کو پھانسی ہوئی اور اونکے علاقجات ضبط سرکار ہوے بابت بلوہ ۱۸۵۷ء کے اور علاقجات دادری و بہادر گڑہ بھی ضبط سرکار ہوے اور رئیس کو ایک پنشن تعدادی ایک ہزار روپیہ کی واسطے پرورش کے دی گئی —

راجہ بلب گڑہ کے پاس کوئی سند موروثی عطیہ سرکار انگریزی نہ تھی اور علاقجات دادری و بہادر گڑہ اول بزو علاقہ جھجر تھے اور سند نمبر ۵۰ مین جسکی روسے علاقہ مذکور عطا ہوا تھا شامل تھی

دوجانا

اس خاندان افغان کو یہ علاقہ بشرط وفاداری سرکار انگریزی اور خدمت ہنگام جنگ کے عطا ہوا تھا اول سند لارڈ لیک صاحب نے تا حین حیات عبدالصمد خان اور اوسکے چار بیٹونکو دیا تھا مگر بتاریخ ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ء گورنر جنرل بہادر نے سند دوامی نمبر ۶۰ دی اور اکثر علاقجات ہریانا شامل اس علاقے کے ہوکر رئیس دوجانا کو ملے اور بعد ازان علاقجات ہریانا تبدیل ہوکر عوض مین دیہات دوجانا اور مہانا واقع روہتک دیے گئے —

۱۸۲۵ء مین عبدالصمد خان کا جانشین اوسکا بیٹا دندے خان ہوا اور یہ بھی ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور اسکی عوض فرزند اکبر حسن علیخان نام حاکم علاقہ ہوا —

لوہارو

احمد بخش خان اول مورث اس خاندان کا تھا اور وہ وکیل راجہ الور کا تھا یہ علاقہ اوسکو بعوض خدمت جو اوسنے بیچ صلح کرانے راجہ اور لارڈ لیک صاحب کے کی تھی واسطے دوام کے راجہ نے دیا تھا اور پرگنہ فیروزپور موجب نمبر ۶۸ لیک صاحب نے دیا اس شرط پر کہ وہ وفادار رہے اور وقت جنگ خدمت کرے اصل موہوب احمد بخش خان نے ۱۸۲۷ء مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا شمس الدین خان اوسکا جانشین ہوا ۱۸۳۵ء مین شمس الدین خان بجرم قتل مسٹر فریزر صاحب ایجنٹ دہلی پھانسی دیا گیا اور پرگنہ فیروزپور ضبط سرکار ہوا اور پرگنہ لوہارو

اوسکے برادران امین الدین خان اور زین الدین خان کے سپرد ہوا یہ دونون بہائی ہنگام محاصرہ
دہلی ۱۸۵۷ء مین اندر شہر کے تھے اور بعد فتح دہلی وہ قید ہوئے تھے مگر آخر کار رہا ہوے
اور دوبارہ اپنے علاقے پر قائم کیے گئے امین الدین خان کارملک کرتا ہے اور اوسکا برادر
کوچک نصف آمدنی نقد پاتا ہے کل نکاسی اس علاقہ کی قریب ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے

تیوڑی

اصل موہوب فیض طلب خان برادر نجابت علیخان نواب جھجہ کا ہے اوسکو ایک تمہ بعوض خدمت
بمقابلہ فوج ہولکر لگا تھا اسواسطے حسب سند نمبرہ پرگنہ تیوڑی بطور جاگیر دوامی اوسکو عطا ہوا
۱۸۲۹ء مین اوسنے وفات پائی اور اکبر علیخان اوسکا جانشین ہوا بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء
اسنے بھی وفات پائی اور اوسکا فرزند محمد علی تقی خان جانشین ہوا آمدنی اس علاقے کی
پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

نواب روحانا اور نواب تیوڑی اور نواب امین الدین خان لوہارو کو سند نمبر ۴۸ عطا
ہوئی جسکی روسے اطمینان دی گئی کہ جو وارث حسب شرع محمدی اوسکا ہوگا وہ منظور اور مقبول
کیا جائیگا۔

نمبر ۶۹

ترجمہ اطلاعنامہ بنام رئیسان ملک مالوہ و سرہند این روے دریاے ستلج مرقومہ ۳ ماہ مئی
۱۸۰۹ء یہ امر روشن تر از آفتاب ہے اور یقینی زیادہ بہ نسبت ہونے دور گذشتہ کے
کہ فوجکشی انگریزی اس جانب دریاے ستلج کے کلیۃ مطابق درخواست اور خواہش سرداران
کے ہے اور صرف بجز لحاظ دوستانہ انگریزی گورنمنٹ کے جو سبب قیام ریاست رئیسان
کے ہے وقوع مین آئی ہے ایک عہدنامہ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء فیما بین متکلف صاحب
منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر

باجلاس کونسل منعقد ہوا اور ہم نہایت خوشی سے واسطے اطمینان سرداران ملک مالوا
سرہند کے بتجویز اور رضامندی سرکار بدفعات ہفتگانہ ذیل مشتہر کرتے ہین —

شرط اول

ملک سرداران مالوا و سرہند زیر حمایت و حفاظت سرکار انگریزی آیا لہذا حکومت اور حکمرانی
مہاراجہ رنجیت سنگھ سے بموجب شرائط عہدنامہ بری متصور ہونا چاہیے —

شرط دوم

ملک رئیسان جو اس طرح زیر حفاظت آیا ہے تمام قسم کے محاصل زر سے بری ہے
یعنی سرکار انگریزی کوئی محصول اوس سے نلیگی —

شرط سوم

سرداران مذکورین کو وہی اختیارات اور حقوق حاصل رہینگے جو اونکے قبضے مین
قبل اونکے زیر حمایت آنے کے تھے —

شرط چہارم

جب کبھی فوج انگریزی واسطے بہبود عام کے اون سردارون کے علاقہ مین سے گذر
کرے تو ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ اپنے اپنے علاقے مین رسد و غلہ و دیگر ضروریات اونکی
بہم پہونچائے —

شرط پنجم

اگر کوئی دشمن کسی جانب واسطے فتح کرنے اس ملک کے آئے تو مقتضائے دوستی و اتفاق
و بہتری باہمی اسی مین ہے کہ سب فوج انگریزی کے متفق ہوکر کوشش بیچ دفع کرنے
دشمن مذکور کے عمل مین لائین اور با انتظام و فرمانبرداری کار روا رہین —

شرط ششم

اسباب انگریزی جو تجاران اضلاع شرقی سے واسطے فوج کے لائین اوس سے کوئی
تھانہ دار اور رئیس ان علاقجات کا مزاحم ہووے نہ اوس سے محصول شے مذکور طلب
کرے —

شرط ہفتم

تمام گھوڑے جو واسطے رسالہ کے سرہند مین یا کسی اور مقام مین خرید کیے جائین اور سوداگران اسپ کے پاس پروانہ راہداری دستخطی و مہری صاحب رزیڈنٹ بہادر دہلی یا صاحب افسر کمانڈنگ سرہند کا ہو تو سب سرداران ایسے گھوڑون کو بلا مزاحمت یا مطالبہ محصول اپنے اپنے علاقے مین گذر کرنے دین —

نمبر ۷

استہار بنام سرداران سکھ وغیرہ مرقومہ ۲۲ ماہ اگست ۱۸۱۱ء

بتاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء ایک اطلاعنامہ سات شرائط کا بحکم سرکار انگریزی جاری ہوا تھا اس مراد سے کہ ملک سرداران سرہند و مالوا زیر حفاظت سرکار آگیا لہذا حسب منشاء عہدنامہ رنجیت سنگھ کچھ علاقہ علاقجات سرداران مذکورہ بالا سے نہین رہا اور سرکار انگریزی کا یہ ارادہ نہین کہ مطالبہ پیشکش یا نذرانہ کرین اور سرداران اپنے اپنے علاقے پر حاکم اور قابض رہین اور غرض اجراے اطلاعنامہ مذکور سے یہ تھی کہ سرداران مذکورین کی اطمینان ہو کہ سرکار کی نیت حکمرانی کی نہین ہے اور جسکے پاس جو علاقہ ہے وہ اوسپر قبضہ رکھے اور باطمینان اوسکا حظ اوٹھاے چونکہ اکثر زمینداران و رعایا ملک سرداران مذکورین سے پیشگاہ افسران انگریزی استغاثہ پیش کیے مگر اونھون نے بنظر شرائط اطلاعنامہ مذکور کچھ توجہ اوسپر نہین کی اور نہ ارادہ ہے کہ آیندہ اوسپر لحاظ کرین مثلاً بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۱۱ء دلاور علیخان سمانا والہ نے نالش پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ دہلی بنام اہلکاران راجہ صاحب سنگھ پیش کی کہ اونھون نے اوسکے جواہر اور دیگر اسباب چھین لیا اسپر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ قصبہ سمانا عملداری راجہ صاحب سنگھ مین ہے لہذا یہ عرضی نالش اوسکے پاس مرسل ہو —

اور بتاریخ ۲۰ ماہ جولائی ۱۸۱۱ء دسوندا سنگھ و گورکھہ سنگھ نے پیشگاہ کرنیل اکٹرلونی صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے بنام سردار جسرت سنگھ کے نالش دائر کی کہ سردار مذکور نے اونکی جایداد وغیرہ کا حصہ لیا ہے بعد ملاحظہ اسکے ظہر عرضی پر حکم تحریر ہوا کہ چونکہ تین سال سے کوئی دعوی

سردار کے بھائیونکی طرف سے پیش نہین ہوا اور نہ کسی شریک کا نام مذکور ہے اور چونکہ اطلاعنامہ
مین جو سرداروںنکو دیا گیا ہے یہ مشتہر ہوچکا ہے کہ ہر ایک سردار اپنے علاقے مین بلا وقت رہے
اور کل اختیار رکھے لہذا اس عرضی نالش پر کچھ حکم نہین ہوسکتا ہے اس قسم کے حکم اور استغاثون کے
حکم سند رکھتے ہین اور نیز یہ مراد ہے کہ ہر ایک زمیندار اور رعایا کے دلمین نقش ہو کہ دادرسی اونکی
اونکے رئیسونسے ہوگی اور وہ کوئی دقیقہ فرمانبرداری نسبت اونکے فروگذاشت نکرین لہذا یہ امر بہ
راجگان و سرداران این روی ستلج فرض ہے کہ وہ یہ امر بخوبی ذہن نشین اپنی رعایا کے کردین اور
اونکا اطمینان حاصل کرین اور یہ بھی اونپر ظاہر کرین کہ استغاثہ روبروے افسران انگریزی کچھ کارآمد
نہوگا اور وہ صرف اپنے سرداروں کو منبع انصاف تصور کرین اور برضا و خوشی اونکی اطاعت قبول و منظور کرین

اور چونکہ بموجب منشاء اشتہار نامہ سابق کے یہ ارادہ سرکار انگریزی کا نہین کہ علاقجات سرداران
ملک ہذا مین مداخلت کرین مگر بغرض بہبودی رعایا اس امر کی اطلاع عام دینی ضرور ہے کہ اکثر سردارون
نے بعد فوجکشی آخر راجہ رنجیت سنگہ کے علاقجات دیگران پر قبضہ کرلیا ہے اور اونکے موروثی
علاقجات چھین لیے ہین اور بیچ واپس کردینے اونکے یہان تک درنگ اور تساہل ہوا کہ جبتک
فوج انگریزی نے اونکو مجبور واپس دینے پر نکیا اونھون نے واپس نہین دیا جیسا مقدمات رانی زیرہ
مین اور سکھان جو یہان ہین اور تعلقجات قرولی وچھہ بوندی اور موضع چینا مین ہوا ہے اور وجہ درنگ
اور تساہل سے نفع آمدنی اور نقصان لاعلاج مالکان متخیل ہوسکتا ہے لہذا حسب الحکم سرکار
انگریزی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی سردار نے یا کسی اور شخص نے زبردستی علاقہ دوسرے کا لیا ہو
یا کسیطرح نقصان رسانی اصل مالک کی کی ہو تو یہ واجبی ہے کہ قبل دائر ہونے نالش کے مالک کو
راضی کردین اور واپسی مین توقف کسیطرح کا نکرین اور اگر اسمین توقف ہوگا اور ضرورت مداخلت سرکار
انگریزی کی ہوگی تو زر آمدنی اوس تاریخ سے جس سے اصل مالک بیدخل ہوا ہے مع دیگر نقصانی
کے جو رعایا علاقہ مذکور کا باعث گذرنے فوج کے ہوگا بلاشبہہ مجرم سے طلب ہوگا اور بابت
نافرمانبرداری حکم ہذا آجتک سزاے فرمانبرداری موافق حیثیت جرم اور مجرم کے دیجائیگی اور یہ سب
بموجب فیصلہ سرکار انگریزی کے عمل مین آئیگا ـ المرقوم ۲۲ اگست سنہ ۱۸۱۱ع

دستخط دی اوکٹرلونی اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۷۱

سند بنام راجہ کرم سنگہ راجہ پٹیالہ بابت پرگنہ مہیلی وغیرہ بمہر و دستخط ہز اکسلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل -

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگہ نے نہایت مستعدی سے اتفاق ساتھہ فوج کے جنگ گذشتہ مین کیا ہے لہذا سند ہذا دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنجات ذیل راجہ کرم سنگہ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوتے ہین یعنی پرگنہ مہیلی و پرگنہ کلچون پرگنہ بنبہیر اپرگنہ کوسالا پرگنہ جہرورت پرگنہ کیملی پرگنہ ہری ہر پرگنہ ساگر پرگنہ تو را سنکا پور پرگنہ جوبل پرگنہ ملاکوتی مع سائر تمام پرگنجات مذکور اور تمام حقوق وغیرہ اوسکے بالعوض نذرانہ ڈیڑھ لاکھہ روپیہ کے اور جب یہ روپیہ خزانہ سرکار مین بابت مقررہ داخل ہوجایگا توکسی سبب سے اور مطالبہ زر نہوگا سرکار انگریزی ہمیشہ مدد اور حفاظت راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کی اوسکے علاقے مین کریگی راجہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کر کے فوراً قبضہ پرگنجات مذکورہ بالا کا کریگا مگر اوسکو لازم نہین کہ سواے حدود مقررہ پرگنجات مذکور کسی اور زمین پر قبضہ کرے اور وقت جنگ کے راجہ کو لازم ہوگا کہ حسب الطلب حکام انگریزی سپاہی و بیگاری فوج کو دیگا جو فوج واسطے حفاظت کوہستان کے ماموری ہوگی وہ کوئی دقیقہ دقائق انصاف کا اور بہبودی رعایا کا فرو گذاشت نہ کریگا اور رعایا اوسکی راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کر کر فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے -

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۷۲

سند بنام راجہ کرم سنگہ راجہ پٹیالہ بابت ٹھکرائی بگہات وجگت گڈہ بمہر و دستخط ہز ایکسلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل -

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگہ نے نہایت مستعدی سے

اتفاق ساتھہ فوج انگریزی کے بیچ جنگ گذشتہ کے کیا ہے لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے سند ہذا راجہ مذکور کو دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات مفصلۂ ذیل راجہ کو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین یعنی پرگنہ بگہات مینھہ ٹکسال مع قلعۂ قدیم سکہ جین پور و قلعۂ ٹانی جو بالا بازار ٹکسال واقع ہے اور قلعہ تھارو گڑھا اور پرگنہ پارلیک ہا مع قلعۂ اجیرگڈہ و پرگنہ کھاپٹن مع قلعہ اچ گڑھا اور پرگنہ لجہرنگ اور پرگنہ بردلی مع سب پرگنات و پانچ منزل قلعۂ کوڑہ و سائر بتعدادی ایک ہزار آٹھہ سو روپیہ یہ سب ٹھکورائی بگہات مین شامل ہین اور دوم قلعہ جگت گڈہ مع پرگنہ جگت گڈہ ملحقہ جو جزو مور کا مع تمام حقوق وغیرہ اوسکے بالعوض مبلغ ایک لاکھہ تیس ہزار روپیہ کے اور جب یہ روپیہ داخل خزانہ سرکار ہوگا تو اوسکا مطالبہ ہرگز کسی سبب سے راجہ پر نکیا جاویگا سرکار انگریزی ہمیشہ حفاظت و امداد راجہ مذکور کی ان علاقجات مین کیا کرینگے اور راجہ اس علاقے پر قبضہ کرکے اور دوسرے کے علاقے پر قبضہ نکریگا اور وقت جنگ فوج راجہ کی جو واسطے حفاظت ان علاقجات کے مامور ہوگی ساتھہ فوج انگریزی کے شامل ہوا کریگی راجہ بہبودی رعیت مین کوشش کریگا اور رعیت راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگی اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے — المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۲۷

سند بنام مہاراجہ پٹیالہ المرقوم ۲۲ ستمبر ۱۸۴۷ عیسوی —

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ بعض علاقجات راجہ پٹیالہ کو بعوض اوسکی اتحاد اور دوستی خدمتگذاری سرکار کے بیچ جنگ گذشتہ لاہور کے دیجائے اور راجہ پٹیالہ نے لئے درخواست کی کہ اوسکو محدد اطمینان حفاظت و عطاے حقوق علاقجات قدیم دیجائے گورنر جنرل بخوشی اطمینان مطلوبہ حسب ذیل بذریعہ سند دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام کارروائی اپنے علاقے مین حسب دستور قدیم کرتے رہین —

مہاراجہ کے علاقجات قدیم بموجب فہرست منسلکہ کے واسطے ہمیشہ کے بیچ قبضہ اوسکے

اور اوسکے جانشینون کے مع تمام حقوق حکومت پولیس ومال وغیرہ حسب دستور قدیم رہینگے اور مہاراجہ کی جاگیری اور وہ لوگ جو علاقہ بشرط ہمراہی ہنگام جنگ ملتے ہین متعلقین اور متوسلین حسب دستور قدیم اونکے ہمراہ اور ممد رہینگے مہاراجہ کوشش کرینگے کہ دادرسی اور بہبودی و رفاہ رعایا عمل مین آئے اور وہ لوگ راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی اور اوسکے ورثا کی کیا کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے تمام محصول چونگی و راہداری وغیرہ واسطے ہمیشہ کے معاف کئے ہین پس یہ محاصل تمام علاقہ پٹیالہ مین معاف ہوا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ انسداد ستی ہونے اور دخترکشی اور بردہ فروشی کا اپنے علاقے مین کرینگے اگر اہلکاران مہاراجہ کی ناعلمی مین کوئی شخص مجرم ان جرائم کا ہوگا تو ہنگام ثبوت مجرم کو مہاراجہ ایسی سزائے سخت دینگے کہ اورونکو عبرت ہوگی سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا و متوسلین مذکورہ بالا سے کوئی رقم بنام نہاد مالگزاری یا محصول یا معاوضہ خرچہ سپاہ وغیرہ طلب نکرینگے بشرطیکہ مہاراجہ مسلسل سابق بدل خدمتگزاری اور خیرخواہی سرکار مین مصروف رہینگے حکام انگریزی کوئی نالش رعایای مہاراجہ کی یا اونکے ملازمین کی سماعت نکرینگے اور نہ مداخلت بیچ انتظام ملک کے کرینگے اگر کوئی دشمن کسی طرف سے اس جانب دریای بیاسہ یا ستلج کے بارادہ فتح کرنے اس ملک کے آوے تو مہاراجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوکر بجہد تمام دشمن کو دفع کرینگے اور با انتظام و فرمانبرداری کارروائی کرینگے اور وقت جنگ تمام پیداواری اپنے ملک کی باختیار سرکار انگریزی کردینگے مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ معرفت اپنے اہلکاران کے شارع عام جو اوسکے علاقے مین واسطے آمد و رفت فوج انگریزی کے انبالہ سے دیگر مقامات تک اور فیروزپور تک بنیگا اوسکو بنوا دینگے اور اوسکی مرمت کیا کرینگے اور اس راستہ کا عرض و بلندی حسب تجویز صاحب انجنیر ماموره سڑک ہوگی اور مہاراجہ فرودگاہ واسطے افواج انگریزی کے حسب نشاندہی مقامات مجوزہ بنوا دینگے تاکہ آیندہ کوئی دعوی بابت نقصانی زراعت کی واقع نہو—

نمبر ۴۷

ترجمہ سند بنام مہاراجہ پٹیالہ عطیہ ہز ایکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل بہادر المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے مہاراجہ حال پٹیالہ اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزاید توقیر و مرتبہ و علاقہ عطا ہوئی ہے عرصہ قلیل گذرا کہ مہاراجہ حال پٹیالہ اپنے بزرگون کی کاروائی پر باعث استقلال اور دلاوری کے جو ایفون نے بیچ باوہ ۱۸۵۷ء ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لاجنب در عمدہ نمک حلالی کے ہز ایکسیلنسی ویسرائے اور گورنر جنرل بہادر ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو عطا کیا اور بخوشی درخواست مہاراجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مع بوا مہر و دستخط ویسرای مدرج اس مضمون کی عطا ہو کہ مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیر سے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ۔

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے موجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رعیت اور متوسلین وغیرہ اونکے ہر قسم کی متابعت مہاراجہ لازم تصور کرین ــ

شرط دوم

باستثناء منشاء دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکریگی

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالی پٹیالہ دوام رہے اور اس سبب سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی مہاراجہ وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونے

گیا ہوتا ہم راجہ نابہا اور راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان ہولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر محاصل علاقہ پٹیالہ کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

۱۸۴۷ء مین سرکار نے مہاراجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رائے صاحب ایجنٹ بہادر کے سزائے قصاص دیا کرین اب یہ شرط بھی موقوف ہوتی ہے مہاراجہ کو کل اختیار موت حیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم مہاراجہ کے علاقہ مین کیا ہو اور گرفتار ہوئے ہون مہاراجہ حسب ہدایت مرسلہ منور بل کورٹ آف دائرکٹر بنام گورنمنٹ مندرجہ اس نمبر مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے مہاراجہ کوشش پیچ بدادہی سے کرینگے اور بہبودی و خوشی رعایا مدنظر رکہین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

مہاراجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی مہاراجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری و رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچا دینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے مہاراجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری مہاراجہ کا انتظام رکھین گے اور اوسمین مداخلت

کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

مہاراجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب مصالح طیاری راستہ ریل وہ مقامات ریل وشارع عام وپل وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری راستہ ریل وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ اور ان کے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھین گے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ مہاراجہ اور خاندان مہاراجہ کے رہین گے۔

فہرست علاقجات مہاراجہ پٹیالہ

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
پرگنہ پٹیالہ خاص دستور۔	تعلقہ بھنکی۔
تعلقہ مردان پور۔	تعلقہ بنور۔
تعلقہ گھنور۔	تعلقہ بھوانی گڑھ عرف دودا۔
تعلقہ رانی مزرعہ	تعلقہ بوہا۔
تعلقہ امرگڈہ	تعلقہ سردول گڑھ عرف رودہال۔
تعلقہ چہار بقل۔	تعلقہ وکال گڑھ یا مونگ۔
تعلقہ سونام۔	تعلقہ کرم گڑھ یا کیانول درہا۔
تعلقہ راج پورہ۔	تعلقہ بھان گڑھ یا تروانا۔
تعلقہ اٹالا گڑھ یا پرنالا۔	تعلقہ منچور۔
تعلقہ شیر پور۔	تعلقہ گوبند گڑھ یا بتندا

علاقہ موروثی

تعلقہ رام گڑھ یا کہورام —

تعلقہ صاحب گڑھ یا پابل

علاقہ یافتہ جدید

تعلقہ امرالا —

تعلقہ کوہی بگہات —

تعلقہ کوہی کیپوتھل —

تعلقہ چکوٹیان —

فہرست رفقا

سکھان بہدا

سکھان لوہاہی —

سکھان بھنیت کوٹ —

سکھان کورجہکیا —

سکھان رارا —

سکھان کوتلا —

سکھان بلارابلاری —

سکھان بدالی بہائی —

سکھان بیرسنگہ —

سکھان رام پور —

سکھان کوٹ پونا —

علاقہ موروثی

تعلقہ فتح گڑھ یا سرہند —

تعلقہ عالم گڑھ یا ہندپور کلور —

علاقہ یافتہ جدید

پرگنہ بستی ملک چندر —

پرگنہ فلاجھونیر —

پرگنہ مہلا

پرگنہ نارنول

فہرست رفقا

جاگیرداران بہدور

جاگیرداران جھہزمدان

جاگیرداران ذیل تاحین حیات ماتحت مہاراجہ پٹیالہ کے
مگر ٹکس خدمتگزاری سرکار انگریزی کو دیتے ہین —

جاگیرداران کہاون —

جاگیرداران تلاکور —

جاگیرداران دہنی اوری —

جاگیرداران لکہتور —

بھائی روپا — بشرکت نابہا وجیند ہے

نمبر ۷۵

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنور و پوروانا ضلع جھجر و بابت علاقہ کہاؤن ضلع انبالہ جو مہاراجہ پٹیالہ کو ہز ایکسلنسی ارل کیننگ جی سی بی ویسروی و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری مہاراجہ پٹیالہ اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز ایکسلنسی ویسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ کنور اور پوروانا واقع ضلع جھجر یعنی ایک سو دس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی لعہ مالیہ سالانہ مہاراجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ مبلغ کا قبول کرتے ہین اور بامراء اسکے ہز ایکسلنسی مہاراجہ کو علاقہ کہاؤن بھی واقع ضلع انبالہ مع نکس خدمت اور استحقاق ضبط کرنے کا دیتے ہین اور نذرانہ ایک لاکھ قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا مہاراجہ اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیئے گئے

شرط دوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان اضلاع نویافتہ مین رکھین گے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہز ایکسلنسی ارل کیننگ ویسرائے و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدیدہ کے انپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ نسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین۔

نمبر ۷۶

بنام فرزند خاص دولت العالیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دہراج راجیسور مہاراجہ راجگان نرانڈر سنگہ مہندر بہادر پٹیالہ نائٹ اوف دی موسٹ ایگزالٹڈ اوردڑ اوف دی سٹار اوف انڈیا — المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

چونکہ یہ خواہش ملکۂ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہین اور اونکے خاندان مین شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کو منظور کر کے تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند و تحتخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود ہونے وارث کے تمکو اور تمہارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان سے تمہارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاوے اور اوسنے تبنی کبھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ راجہ نابھا اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ پٹیالہ کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہے گا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کی جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہوگی —

دستخط کیننگ

نمبر ۷۷

سند بنام راجہ جھیند مرقومہ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع عیسوی

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے تجویز کی کہ بعض علاقجات راجہ جھیند کو بنظر قدردانی و استحکام و خدمتگزاری راجہ جو جنگ لاہور مین بنسبت سرکار انگریزی کے اونسے ظہور مین آئی اور راجہ

جھیند نے درخواست دی کہ اوسکو دوبارہ اطمینان ملے کہ اوسکے حقوق علاقہ قدیم مین
جو ہین اونکی حفاظت اور اونکا قیام سرکار کریگی لہذا گورنر جنرل بہادر بخوشی تمام یہ اطمینان اونکو
بذریعہ سند ذیل دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام وہی حقوق اور حکومت اپنی
اومین تصور کرین جو اونکو سابق حاصل تھی۔

مہاراجہ کے قدیم علاقجات حسب فہرست ملفوفہ واسطے ہمیشہ کے اونکے اور اونکے ورثا
کے قبضہ اختیار مین رہینگے اور کل اختیار انتظام پولس وتحصیل مال مین مثل سابق اونکا رہیگا
مہاراجہ کے خادمین اور رفیق اور رشتہ دار اور ملازمین پر فرض ہے کہ اتفاق راجہ سے
مثل سابق رکھین اور اونکی اطاعت کرین اور مہاراجہ کوشش کرینگے کہ دادرسی اونکی ہوا کریگی
اور بہبودی وبہتری رعایا بھی وقوع مین آویگی اور رعایا راجہ کو اپنا بتحقیق اور حقدار مالک تصور
کرکے اونکی اور اونکے ورثا کی فرمانبرداری کرینگے اور مالگزاری حسب معمول ادا کرتے رہینگے
اور بدل متوجہ ہوکر ترقی آبادی مین کرینگے اور اپنی نمک حلالی اور وفاداری ہر امر مین ظاہر کرینگے
مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے واسطے ہمیشہ کے حق تحصیل
محصول پرمٹ وغیرہ ٹکس کا ترک کیا اور اب تمام علاقہ جھیند مین یہ محصول معاف ہوگیا اور
مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنے علاقے مین
وہ رسم ستی ودختر کشی وبردہ فروشی کی ممانعت کرینگے اگر لاعلمی اہلکاران مہاراجہ مین کوئی مرتکب
جرائم مذکورہ بالا کا ہوگا بعد ثبوت اوسکو سزاے سخت دیجائیگی تاکہ اورون کو عبرت ہو سرکار
انگریزی مہاراجہ اور اونکے ورثا اور متوسلین مذکورہ بالا سے ہرگز کسی قسم کا مطالبہ بنام نفاد
مالگزاری یا محصول یا معاوضہ فوج وغیرہ اس وجہ سے نہ لینگے کہ مہاراجہ مثل سابق آمادہ خدمتگزاری
وخیرخواہی سرکار رہینگے حکام انگریزی سماعت استغاثہ رعایا ومتوسلین مہاراجہ کی نکرینگے
اور نہ حکومت مہاراجہ مین مداخلت کرینگے اگر کوئی دشمن این روے دریاے بیاسہ یا ستلج اس
نیت سے رونما ہوگا کہ وہ اس ملک کو آکر فتح کرے تو راجہ شامل فوج انگریزی ہوکر کوشش بلیغ
مع اپنی فوج کے بیچ اندفاع دشمن مذکور کے کرینگے اور کارگزاری باقاعدہ وفرمانبرداری کرینگے
اور ہنگام جنگ تمام پیداوار ملک مثل رسد وغیرہ باختیار سرکار انگریزی کردینگے راجہ یہ بھی وعدہ

کرتے ہین کہ وہ راستہ کلان واسطے آمد و رفت انگریزی کے مقام انبالہ و دیگر مقامات سے تا فیروزپور جسقدر اونکے علاقے مین پڑیگا معرفت اپنے اہلکاران کے بنوا دینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے اور عوض اوسکی اور بلندی اوسکی مطابق تجویز صاحب انجنیر مامورہ سرکار کے ہوگی اور مہاراجہ مقامات مختلفہ مین مقام فرودگاہ بھی مقرر کر دینگے اور اونکے نشانات قائم کیے جاوینگے تاکہ آئندہ کوئی استغاثہ نقصانی زراعت کا واقع نہو ـ

نمبر ۸۰

ترجمہ سند بنام راجہ جھیند عطیہ ہزاکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل بمقام شملہ بتاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال جھیند اور اوسکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر و مرتبہ و علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال جھیند اپنے بزرگون کی کارروائی پر بباعث استقلال اور دلاوری جو اوسنے بیچ بلوہ ۵۷-۱۸۵۶ع کے ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لیاقت اور نمک حلالی کے ہزاکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجددا مہر و دستخط ویسرای ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے ـ

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے موجب فہرست کے رکھینگے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید مین جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھینگے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ لازم تصور کرینگے ـ

شرط دوم

باستثنا منشاء دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار

یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ جھیند دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی راجہ جھیند لاولد وفات پائے اور کوئی متبنی بھی اوسنے نکیا ہوتا تو مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولٹیکل جنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

۱۸۴۷ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر ہماری کے سزاے قصاص دیا کرین اور یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے دربارہ سزادہی رعایاے انگریزی جنھون نے جرم مہاراجہ کے علاقہ مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون راجہ حسب ہدایت مرسلہ ہنوریبل کورٹ اوف ڈایرکٹر بنام گورنمنٹ مندراس نمبر ۳ مرقوم یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کے ثبوت ہونگے اونکو سزاے سخت دینگے

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاوینگے

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار

خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہونگر رہینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنیسے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال عرفت اپنے اہلکاران سے کے اسباب و مصالح وغیرہ طیاری راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلا معاوضہ واسطے طیاری راستہ وشارع عام سے کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ سے کے رہیگی۔

نقل فہرست علاقجات راجہ جھیند

علاقجات قدیم	علاقجات جدید یافتہ
۱ پرگنہ جھیند و دیہات معروف بنام حلقہ شیخ کراون	موضع رائم والہ (اب شامل پرگنہ جھیند ہوگیا ہے)
۲ پرگنہ سفیدوان۔	موضع بردوا۔ ⎫
۳ پرگنہ بجوانہ۔	موضع بسینی۔ ⎬ یہ مواضع شامل پرگنہ سفیدان ہوگئے ہیں اور موجب سند ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۰ع بدستخط و گورنٹ بارونج گورنر جنرل کے عطا ہوئے۔
۴ پرگنہ بالیوالی	موضع کماتلا۔ ⎭
۵ پرگنہ بھکروا مع دیہات مہلان وکہابدان۔	پرگنہ دادری
۶ پرگنہ بازید پور مع موضع لالودا۔	موضع مع پرگنہ کولانم ⎬ بموجب چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۵۹ع نمبر ۱۵۴۹ اسکے عطا ہوئے
۷ حصہ موضع بھائی روپا۔	

جاگیرداران رفیق یعنی جو جاگیردار جنگ مین ہمراہ رہتے ہین سکھان دیال پورا۔

نمبر ۷۹

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ سروپ سنگھ بہادر راجہ جھیند

المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بنی رہے بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود نہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاوے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹیکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار مین لطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کہ جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۰

ترجمہ سند بابت حدود پرگنہ لودوا یا ضلع جھجر جو راجہ جھیند کو ہز اکسیلنسی ارل کیننگ جی سی بی وی یسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری راجہ جھیند اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت

انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہزاکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ واقع ضلع جھجھر اونسی مواضع حسب فہرست فارسی جمعی مع جاگیر سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ معہ لکھو قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے —

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ جیند اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیئے گئے —

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نو یافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقہ مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہزاکسیلنسی ارل کیننگ ویسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین —

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدید کے اونپر عاید ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بسبب علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین —

نمبر ۵

ترجمہ سند بنام راجہ نابھا عطیہ ہزاکسیلنسی ویسرای گورنر جنرل بہادر

المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال نابھا اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر اور مرتبہ اور علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال نابھا اپنے بزرگون کی کارروائی پر بباعث استقلال اور دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء و ۱۸۵۸ء کے ظاہر کی سبقت لے گئے بیادگار اس لاجنب اور عمدہ نمک حلالی کے ہزاکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے

زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا
اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجددا بمہر اور دستخط وسیرای ممدوح
کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیرے
رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ

شرط اول

راجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور
علاقہ عطیہ کے موجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو راجہ اپنے
علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے
اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ کی لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثنا رمنشا دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار
یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ نابھا دوام رہے اور اس سبب سے
راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان
سے دیتے ہین اگر کسی وقت کوئی راجہ نابھا لاولد وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اوسنے
نکیا ہو تاہم مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل اجنٹ سرکار
انگریزی کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اوس حالت مین نذرانہ ایک ثلث
زر سکاسی علاقہ نابھا کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چھارم

۱۸۴۷ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر
سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات
اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزا وہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم راجہ کی علاقہ مین

گیا ہو اور گرفتار ہون راجہ حسب ہدایت مرسلہ ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹرز بنام گورنمنٹ ہند نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ کاربند ہونگے راجہ کوشش بیخ دادوہی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا تو اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نہ کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھین گے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ طیاری رستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری رستہ وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اوسکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر

رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجارکہنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ رہینگے

فہرست علاقجات راجہ نابھا

علاقجات قدیم	علاقجات قدیم
پرگنہ نابھا خاص	پرگنہ دہنولا
پرگنہ املوہ	پرگنہ پھول مع دیال پورہ
پرگنہ بہارسون	پرگنہ جیتوں
پرگنہ کٹوکنج	پرگنہ لوتھیدی
حصہ پرگنہ بہائی	اختیار انتظام و حق مالی اوپر معافیداران

علاقہ ئویافتہ

پرگنہ کانتی پرگنہ باول	از روے چٹھی سکرتری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲ ماہ جون ۱۸۶۰ عیسوی نمبری ۱۵۴۹ دوامی عطا ہوے

علاقہ رفیقان و مالگذاران

سکھان نوبتی

سکھان رامداس بھونگران والہ

لودہ کرشیا گومتی والہ

نمبر ۸۲

بنام فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلیسیہ براریں سرمور راجہ بھرپور سنگہ مہندر بہادر راجہ نابھا

المرقومہ ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ع

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بھی ہمیشہ مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے

بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء کے تمکو دیتی ہے یعنی درحالت موجود نہونے
وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان
پھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی قائم مقام ہوگا
اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجائے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تو ہم اجازت
دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹیکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے
کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک
نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ نابھا کا سرکار مین بطور نذرانہ ادا کرنا ہوگا
اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوس وقت تک نہوگا جب تک تمھارا خاندان بکمال جان نثاری
تحت وتاج سرکار رہیگا اور جس وقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات
جنکو رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے-

دستخط کیننگ

نمبر ۳۸

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنوڑ و پورداناں ضلع جھجر راجہ نابھا کو ہنر اکسیلنسی ارل کیننگ
جی سی بی وایسرای وگورنر جنرل ہند نے عطا کیا-

تمہید

چونکہ اطاعت وفرمانبرداری راجہ نابھا اور اونکے بزرگ راجہ جسونت سنگھ نے ہمیشہ نسبت
سے حکومت گورنمنٹ انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہنر اکسیلنسی
وایسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرین اس نظر سے جزو پرگنہ
کنوڑ و پورداناں واقع ضلع جھجر بیالیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی [illegible] سالانہ
راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ [illegible] قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ نابھا اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیئے گئے-

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نو یافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی جناب ارل کیننگ ویسرای اور گورنر جنرل کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی بنسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات کے اونپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بنسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین۔

نمبر ۸۴

بنام نواب سکندر علیخان رئیس مالیر کوتلا۔

المرقوم ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاست ہاے رئیسان و سرداران ہند جو اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین واسطے دوام کے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بھی رہے مین تعمیل اوس خواہش کی کرکے یہ سند دے کر تمکو اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی اصلی وارث موجود نہوگا تو سرکار انگریزی اوس شخص کو تمھارے علاقے کا رئیس منظور کرینگے جو از روے شرع محمدی حق وراثت کا رکھتا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج و تخت انگلشیہ کا رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے بدل تعمیل ہوگی۔

دستخط کیننگ

ایسے مضمون کے اسناد نواب روحانا اور نواب پٹوڈی اور نواب امین الدین خان

توپا رووالہ کو عطا ہوئین —

نمبر ۸۵

بنام اسدالدولہ نجابت علیخان بہادر المرقوم ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ عیسوی

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور طریق کارگزاری کے رائٹ ہنوبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۵ع سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جائداد خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمھارے اور تمھارے متوسلین کے مع کل مالگزاری و حصول پرمٹ وغیرہ باستثناے ایسے باغات و جاگیرات دیوتا رتھہ و معافی اور سواے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوے کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کر لوگے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاوے گی تم چار سو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اونکے اتحاد اور خیرخواہی سرکار کے جسکا حال رائٹ ہنوبل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے خاندان کو پشت در پشت عطا کرتے ہیں —

سرکار انگریزی کچہ سروکار ان علاقجات سے نرکھینگے اور وہ تمھارے قبضے مین رہینگے —

اس عنایات شایان کی شکرگزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا بنسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے —

فہرست علاقجات مندرجہ سند

علاقجات جو اسدالدولہ نجابت علیخان بہادر کو مع کل مالگزاری و سائر دیے گئے

جمجمر	کوٹلی	
بادلی	نارنول	
کنودہ	بادل	

ایضاً جو فیض طلب خان کو جاگیر میں ملے۔
تپودی معہ کل مالگذاری بسائر۔
ایضاً جو محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان کو ملے۔
بطور جاگیر اور خرچ رسالہ محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان بشرطیکہ وہ فرمانبردار نجابت علیخان رہیں
بموجب تفصیل ذیل
دادری معہ بہور ماہر جہال۔
پودوانا

جاگیر محمد اسمعیل خان	بہادر گڑھ
جاگیر فیض محمد خان	تپوی

المرقوم ۴۔ ماہ مارچ ۱۸۰۶ء مطابق ۱۴ ماہ صفر ۱۲۲۱ ہجری

نمبر ۸۶

ترجمہ سند جو بنام عبد المجید خان المرقوم ۴۔ ماہ مئی ۱۸۰۶ء عیسوی

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور طریق کارگزاری کے رابٹ ہنوربل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ۱۸۰۵ء سے علاوہ مفصلہ ذیل بطور جاگیر اور خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمھارے معہ کل مالگزاری محصول پرمٹ وغیرہ باستثنا ایسے باغات و جاگیر آمدہ تا ترتھہ و معافی اور سواے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی ہو گے اور تم اپنے معاملات کا انتظام اپنی فوج سے کرو گے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاوے گی تو تم دو سو سوار سرکار کو دو گے اور تم ہمیشہ

راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے اور یہ سند منظوری سرکار ہوتی ہے اور بنظر اونکے اتحاد اور خیرخواہی سرکار کے جسکا حال رابرٹ ہنوریبل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشنودی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے ورثا کو عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی ان علاقجات سے کچھ سروکار نہ رکھتے این اور نہ رکھینگے اور وہ تمھارے اور تمھارے ورثا کے قبضہ مین رہینگے —

اس عنایات شاہانہ کی شکرگزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے -

فہرست علاقجات واقع ہریانہ وغیرہ حسب ذیل —

محال ہانسی مع قلعہ — محال سروانا
محال حصار — محال بہال
محال مہم — محال جمال پور
محال توشام — محال اگرودا

دو ایضاً مشتمل روہتک شامل بابری و دوبلدی —

سہجور — وناہر — دہال متعلق پرگنہ دادری

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری

نمبر ۵۶

ترجمہ مسودہ پروانہ بنام احمد بخش خان بہادر المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۶ء

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور خیرخواہی سرکار کے رابرٹ ہنوریبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو جاگیر استمراری مین محالات فیروزپور و جہرکہ اور چند جات سانگرس ولوہا بانا بجگہ رنگینا مع

سایر و مالگذاری باستثناء اینسے باغات و جاگیر آئمہ و دیوتا رتہ و متفاعی جو مدت سے جدا ہین اور دیگر
اخراجات معمول و روزانہ وغیرہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم
اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کر لوگے اور تمکو واسطے گذارہ اور مد خرچ مسمی کھانجا [illegible]
و دیگر متوسلین مرزا نصیر اللہ بیگ خان مرحوم کے دینا ہوگا اور نیز یہ کہ بر وقت ضرورت تک مدد سرکار
پچاس نفر سوار سے کرنی ہوگی اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش
خیر خواہی مین کرتے رہوگے۔

سرکار انگریزی تمھاری سیرت اور مزاج اور لیاقت خدمت و خیر خواہی سے بذریعہ تحریر راٹ
ہنوریبل سپہ سالار بہادر کے مطلع و آگاہ ہوکر اب بخوشی در وجہ انعام تمھاری خدمات کے تمکو اور
تمھارے ورثا کو واسطے دوام کے پشت در پشت تمام محالات مذکورہ بالا مع کل مالگذاری و سایر
و باستثناء رقومات مفصلہ بالا شروع فصل ربیع سنہ ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۵ء سے عطا کرتے
ہین اوس وقت سے سرکار انگریزی کچھ سروکار اون محالات سے نرکھینگے اور وہ ہمیشہ تمھارے
قبضے مین اور تمھاری اولاد کے قبضے مین رہینگے اور چونکہ اون علاقجات مین سیاست ضرور کرنی
ہوگی لہذا باشندگان علاقجات مذکور کے استغاثہ کی سماعت نہوگی۔

اس عنایات شایان کی شکر گذاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار
انگریزی کی کرتے رہو اور خیر خواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ ہمین تمھاری بہتری اور بہبودی
متصور ہے۔

المرقوم ۲۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۲۴ ماہ صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری

علاقجات کوہستان

ازروے رپورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شملہ

قبل از جنگ نیپال ۱۸۱۴ع مین گورکھا کی فوج نے بجانب مغرب تا دریاے ستلج فتح کر لیا تھا
ازروے شرط پنجم عہدنامہ ۱۸۱۵ع نیپالیون نے تمام دعوی ملک مغرب دریاے کالی کا چھوڑ دیا
اور قبضہ انگریزی مین تمام علاقہ گھاگرہ سے ستلج تک آگیا اضلاع کماون و دیرہ دون شامل
علاقہ انگریزی کیے گئے اور باقی علاقہ باستثناے سیا ھو وزین گڑھ و سندوچ و چند دیگر مقامات
چھاونی فوج اون ہی سرداران کرن کے سپرد کیے گئے جنسے نیپالیون نے چھین لیے تھے
یہ سب راجہ تحت حکومت و حفاظت سرکار انگریزی کے آگئے اور فیمابین اونکے دیسی رسوم بھی
قائم ہوے جو اونمین قبل از اونکی مغلوبی کے جاری تھے —

۱۸۴۷ع مین محصول ترنزٹ ان علاقجات مین معاف ہوا اور مبلغ [illegible] سالانہ بعوض
اوسکے سرکار ادا کرتی ہے —

سرمور معروف ناہن

جب گورکھا کوہستان سے نکال دیے گئے اوسوقت مین کرم پرکاش راجہ حکمران تھا
مگر وہ بباعث اوسکے ضعف عقل کے خارج کیا گیا اور حکومت وہان کی اوسکے بیٹے فتح پرکاش
کو دی گئی —

سند نمبر ۹ بنام راجہ [illegible] ستمبر ۱۸۱۵ع کی ہے اسکی رو سے اوسکا علاقہ قدیم اوسکو
اور اوسکے ورثا [illegible] واسطے دوام کے عطا ہوا ایک قلعہ [illegible] سردار مسلمان [illegible] مذکور کو
بباعث اوسکی خدمت [illegible] بمقابلہ دشمن کے دیا گیا اور [illegible] بعدازین ۱۸۳۳ع مین حسب
سند [illegible] نمبر ۱۰ بعوض اداے [illegible] روپیہ نذرانہ کے دوبارہ دیا گیا اور ایک قطعہ زمین
کوہی بجانب شمال دریاے گری رانا سے کیونتھل کو ملا اور پرگنہ جونسار اور بھور واقع دیرہ دون
شامل علاقہ انگریزی ہوے —

راجہ حال وہانکا شمشیر پرکاش نام ہے نوعے سال کی عمر کا ہے بجلدوی خدمات جو وقت
بلوے مین کین اوسکو خلعت ... روپیہ کا عنایت ہوا اور اوسکی سلامی سات ضرب کی تقرر
ہوئی خاندان اسکا راجپوت سے ہے آمدنی سرمور کی تخمیناً لاکھہ روپیہ سالانہ کی ہے راجہ کی ڈھائی سو
سپاہی اچھے قواعد کرنے والے ملازم ہین باشندے بموجب خانہ شماری گذشتہ ... جان ...
ہین راجہ کچہ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

کہلور معروف بلاسپور

راجہ کہلور کا علاقہ دونون جانب دریای ستلج کے ہے مگر از روے سند نمبر ۹۰ جو ۲ ماہ
مہرچند کو ۱۸۴۷ میں دی گئی تھی صرف علاقہ شرقی اوسکو ملا تھا ایک دوسری سند نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۴۷
مین راجہ کہلور کو عطا ہوئی اوسکی روسے وہ علاقہ بھی اوسکو ملا جو بجانب کنارہ راست دریای
مذکور واقع تھا اور اب تک ماتحت دربار لاہور کے تھا موقوفی محصول ترنت بھی منجملہ شرائط سند ہی
اور درخواست راجہ بابت معاوضہ نامنظور گورنر جنرل بہادر ہوئی ایک وجہ نامنظوری کی یہ بھی
تھی کہ بباعث منتقل ہونے علاقہ آنروے ستلج ساتھہ سرکار انگریزی کے راجہ کو اب وہ مالگزاری
قریب چار ہزار روپیہ کے نہین دینی پڑتی جو وہ دربار لاہور کو دیتا تھا راجہ کچہ مالگزاری سرکار مین
ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

نام راجہ حال کا ہیراچند ہے عمر ... سال خاندان راجپوت سے بجلدوی خدمت جو
اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ مین کی راجہ کو خلعت ... روپیہ کا عطا ہوا اور سلامی سات ضرب کی
مقرر ہوئی آمدنی اس علاقے کی ... روپیہ سے کم نہین ہے اور باشندے تخمیناً
... نفر ہین۔

ہندور معروف نالہ گڑھ

راجہ ہندور خاندان راجپوت سے ہے راجہ رام سنگہ اوسوقت مین راجہ تھا جب سند نمبر ۹۲
سنہ ۱۸۱۵ مین عطا ہوئی تھی بعنوان اس سند کے یہ بیان کرنا لازم ہے کہ باستثنا نصف جصہ

بعض التدپورہ شرط ضروری نہیں ہے ایک قطعۂ زمین برابر اس نصف حصہ کے سنہ ۱۸۲۵ء میں شامل علاقۂ سرکار انگریزی برضامندی راجہ ہندور و سرکار انگریزی کیا گیا --

دوسری سند نمبر ۹۴ راجہ کو دی گئی جسکی رو سے ٹھکرائی بنولی کی بالعوض قلعہ ملون کے جو مقام واسطے چھاونی فوج انگریزی کے لیا گیا تھا دی گئی ۱۸۴۶ء میں سند نمبر ۹۴ کے یہ قلعہ دوبارہ واپس ہوا۔

راجہ بجے سنگہ ولد راجہ رام سنگہ ۱۸۵۸ء میں لاولد مرگیا کوئی وارث اصلی اوسکا نہ تھا تو بنظر خدمات لائقہ والد کے مہاں اگر سنگہ کو جو ولد غیر منکوحہ سے تھا سرکار نے حکمران مقرر اور منظور کیا اور مبلغ پانچہزار روپیہ کا مطالبہ بطور خراج اگر سنگہ سے حسب مضمون سند نمبر ۹۵ جو اسکو بتاریخ ۱۹ ماہ جنوری ۱۸۶۰ء دی گئی لیا گیا اور اوسکے بھائیوں کی جاگیر کا وعدہ ہوگیا

راجہ چھبیس سال کی عمر کا ہے اور باشندے ہندور میں حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ [illegible] نفر ہیں اور آمدنی مبلغ ساٹھ ہزار ہے۔

بسہر

جو سند نمبر ۹۶ راجہ مہندر سنگہ راجہ بسہر کو دی گئی تھی اوسکی رو سے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ بطور مالگذاری مقرر ہوا یہ صرف ایک علاقہ منجملہ علاقجات کے ہے جو راجہ ہاے کوہستان کو واپس ہوے اور جسمین مالگذاری مقرر ہوئی ۱۸۴۷ء میں یہ رقم مالگذاری معاوضہ نقصانی موقوفی محصول ترانزٹ کم ہوکر [illegible] باقی رہی ہے۔

اکثر قلعجات واسطے قیام فوج کے قبضے مین رکھے گئے تھے مگر بعد ازان واپس بسہر کو دیے گئے راواین واقع کنارۂ چپ دریاے پابر کنیتھل کو دیا گیا اور ٹھکرائی کوٹ گڑھ اور کمارسین بسہر کی ماتحتی سے جدا کی گئی۔

نام راجہ حال کا شمشیر سنگہ ہے یہ خاندان راجپوت سے ہے اور اکیس سال کی عمر کا ہے باشندے بسہر کے [illegible] نفر ہیں اور آمدنی [illegible] ہے۔

کیونتھل

بعد از جنگ گورکھا ایک حصہ علاقہ کیونتھل کا مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کیا گیا اس سبب سے راجہ کیونتھل کچھ مالگزاری بابت باقی علاقے کے سرکار انگریزی کو ادا نہین کرتا اور یہ علاقہ باقیماندہ اوسکو از روی سند نمبر ۹۰ کے ۱۸۱۵ء مین دیا گیا —

اس راجہ کے پاس ایک اور سند نمبر ۹۱ مرقومہ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء موجود ہے اوسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو حکومت دوامی اوپر علاقجات خرد بھوگ و کوتی و گوند کھیاری کے دی گئی ان علاقجات کے سردار راجہ کیونتھل کو اپنا مالک تصور کرتے ہین اور حسب ذیل مالگزاری دیتے ہین یعنی بھوگ عاہ کوتی عاہ گوند ۱۱۱عہ کھیاری ۱۱۱عہ —

ایک سند سوم نمبر ۹۹ اس راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے پونر اوسکو اور اوسکے ورثا کو دیا گیا تاریخ اس سند کی پنجم ماہ اپریل ۱۸۲۳ء ہے گو انتقال کا حکم ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا وجوہ اس عطا کرنے کے یہ ہین کہ پونر غیر آباد تھا باشندے اوسکے مفسد اور بدمزاج تھے اور خواہش گورنمنٹ کی تھی کہ کوہستان مین علاقہ تزاید کرین اور خواہش یہ بھی تھی کہ کیونتھل کو کچھ فایدہ ہو —

راجہ حال کا نام مہندر سنگہ ہے خاندان راجپوت سے ہے اور پانسو روپیہ سے [illegible] کہ خدمت سپاہ سے کرے ۱۸۵۷ء مین والد راجہ حال کا راجہ بنایا گیا تھا اور [illegible] دس ہزار روپیہ کا بجلدوے خدمات جو اوسنے بلوے مین کی تھین عنایت ہوا تخمیناً آمدنی اس علاقے کی تیس ہزار روپیہ ہے اور آبادی حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ [illegible] نفر کی ہے —

باگھل

سند نمبر ۱۰۱ جو یہان کے سردار کو ملی ہے تاریخ اوسکی ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء ہے صورت [illegible] اوسمین اسقدر ہوئی کہ بالعوض بیگار کے مبلغ [illegible] سالانہ بحساب [illegible] روپیہ مقرر ہوئی [illegible] نام راجہ حال کا کشن سنگہ ہے عمر [illegible] سال کی اور یہ راجہ ولد شیو سرن سنگہ کا ہے جسکو سند ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی خاندان راجپوت سے ہے آمدنی مبلغ [illegible] اور آبادی [illegible] نفر ہے

جوبل

یہ علاقہ اول مین شامل سرمور کے تھا مگر بعد از جنگ گورکھا یہ راج بھی سرخود کیا گیا اور
رانا پوران سنگھ کو اوس راجہ صاحب نے سند نمبر ۱۰۱ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء عطا کی اس رانا نے
اپنے ملک کا انتظام اچھا نہین کیا اور ۱۸۳۲ء علاقہ سپرد سرکار انگریزی کے کر دیا مگر بعد ازین
اس حرکت کا اوسکو افسوس ہوا اسلئے اوسنے لینے مبلغ [illegible] اجارہ سالانہ جو اوسکے
واسطے مقرر ہوا تھا انکار کیا اب [illegible] بتحریرات سابق ۱۸۴۰ء مین یہ تجویز ہوئی کہ علاقہ اوسکو واپس
دیا جاوے مگر اسی سال مین رانا مرگیا اور سرکار نے یہ فیصلہ کیا کہ علاقہ اوسکے فرزند وارث
کیکا رام چند کو واپس دیا جاوے اگر وہ لائق حکمرانی کے بروقت پہونچنے سن بلوغ کے ہو
بیچ عرصہ اوسکی صغر سنی کے ۱۸۵۴ء تک سرکار نے اوسکے علاقے کا انتظام اپنے طور پر رکھا
آمدنی اس علاقے کی [illegible] ہزار ہے اور آبادی [illegible] نفری رانا مبلغ [illegible] خراج
دیتا ہے اور خدمت سپاہ سے کرنے کا وعدہ ہو گیا ہے

بھجی

رانا رودرپال کو ۱۸۱۵ء مین سند نمبر ۱۰۲ ملی بھی ۱۸۴۲ء مین اوسنے علاقہ اپنے پسران
بہادر سنگھ کے نام کر دیا راجہ خرد بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۴۲ء کے گدی نشین کیا گیا حسب سند
نمبر ۱۰۳ کے بیگار کی عوض مبلغ [illegible] مقرر ہوا۔ رانا حال [illegible] سال کی عمر کا ہے
آمدنی [illegible] ہے اور آبادی [illegible] نفری

کمھارسین

یہ علاقہ کہ سابق ماتحت بسہر کے تھا بعد جنگ نیپال سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۰۴ کی تاریخ
۲۰ ماہ فروری ۱۸۱۶ء ہے جسکے رو سے رئیس علاقہ اور اوسکے ورثا پر فرض ہے کہ خدمت
سرکار سپاہ سے کرین بیگار کی عوض مبلغ [illegible] سالانہ مقرر ہوا۔
رانا کہر سنگھ ۱۸۳۹ء مین لاولد مرگیا اور بنظر اوسکے اتحاد سابقہ درمیان مہم گورکھا کے

اور صاحب جنرل بہادر نے ٹھکرائی مسمی پریم سنگھ کو جو وارث اصلی نہ تھا اس شرط پر دی کہ وہ مالگزاری بانکس زیادہ ادا کیا کرے کچھ فساد جو اوس وقت مین پیدا ہوا اس سبب سے یہ حکم ملتوی رہا مگر بعد ازان بتاریخ ۲۲ ماہ جون ۱۸۴۶ء اس حکم کی تعمیل ہوئی اور سند راجہ پرتھی سنگھ کو عطا ہوئی شرائط اسکے ہر طرح ویسے ہی ہین جیسی اصل سند مین تھین صرف اسقدر تفاوت ہوئی کہ بجای مبلغ ؏ کے مبلغ ؏ روپیہ سالانہ ادا کیا کرے ـ

رانا ے حال کا نام بھوانی سنگھ ہے عمر ؏ سال کی ہے آمدنی ؏ آبادی ؏ نفری خاندان راجپوت مگر بڑے خاندان مین سے ہین ـ

کوٹھار

سند نمبر ۱۰۵ جو بابت اس علاقہ کے ہے مرقومہ ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کے ہے جسکی رو سے علاقہ قدیم موروثی رانا بھوپ سنگھ اور اوسکے ورثا کے نام قائم ہوا اس شرط پر کہ ۱۰ مت سپاہ سے کرے اور چالیس بیگاری دیا کرے بعد ازان تعداد بیگاری کم ہو کر تیس نفر بقدر رہو ے اور بعد چندے اوسکا مبلغ ؏ سالانہ سے ہوا ـ

رانا ے حال ایک لڑکا اٹھارہ سال کی عمر کا ہے نام اوسکا جی چند ہے آمدنی ؏ آبادی ؏ نفری خاندان راجپوت ـ

دہامی

یہ قدیم علاقہ راجپوت ماتحتی کہلور سے بعد جنگ گورکھا بری کیا گیا ایک سند نمبر ۱۰۶ رانا گوبردہن سنگھ کو بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء دی گئی جسکی رو سے شرط خدمت کرنے کی سپاہ سے اور اپنے جانشین بیگاری کے قائم ہوئی تھی اور بیگاری کے عوض مبلغ ؏ بعد ازان مقرر ہوا ۱۸۴۳ء مین تجدید وے خدمت رانا جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین دی یہ رقم کم ہو کر مبلغ ؏ باقی رہا ـ

راجہ حال گوبردہن سنگھ بروقت شکست گورکھا صغر سن تھا اور اب پچاس سال کے

مرکا ہے آمدنی یہان کی مبلغ ... ہے اور آبادی ... نفری

بگہات

درمیان جنگ نیپال کے طرفین ... مہندر سنگہ کا دستانہ تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے اوس کے تین ربع علاقہ بگہات کا بابت ایک لکہ روپیہ کے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت ہوا اور باقی ایک ربع حسب سند نمبر ... رانا مہندر سنگہ کو دوارہ ... کو ملا تاریخ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۹ء یہ رانا لاولد فوت ہوا علاقہ ضبط سرکار متصور ہوا اور پنشن تا بتعداد مبلغ ... واسطے خاندان کے مقرر ہوئی۔

سنہ ۱۸۴۲ء مین یہ علاقہ لارڈ ایلنبرا صاحب نے مہندر سنگہ کے بہائی بجی سنگہ کو دیا چہاونی کسولی کی اوس وقت مین اس علاقے مین شامل ہو گئے تھے اور بجی سنگہ نے کہا کہ جس پہاڑ پر چہاونی مذکور ہے وہ پہاڑ وہ سرکار انگریزی کو دیتا ہے مگر یہ امر نامنظور ہوا بجی سنگہ سنہ ۱۸۳۹ء مین مر گیا اور کوئی وارث اصلی اوسکے بعد نہ تھا دعویدار قریب تر برادرزادہ امید سنگہ نامی تھا اور گورمنٹ نے دوبارہ اس علاقہ کو ضبط سرکار تصور کیا سنہ ۱۸۶۱ء مین لارڈ کیننگ صاحب نے منظوری امید سنگہ کے نام کی حاصل کرکے اوسکو علاقہ سپرد کیا مگر قبل اسلیے کہ سند اوسکے علاقے کی تیار ہو امید سنگہ نے وفات پائی اور اوسکی درخواست آخریہ تہی کہ اوسکا فرزند دلیپ سنگہ نامی وارث علاقہ بگہات منظور ہو ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء سند نمبر ۱۰۸ بنام دلیپ سنگہ جاری ہوئی جسکی رو سے علاقہ ... رانا سنگہ و وارثان اصلی کو واسطے دوام کے بچند شرائط عطا ہوا۔

بلسن

یہ علاقہ اصل متعلق سرمور کے تھا صرف خدمت سرمور کی سپاہ سے وقت جنگ کرتا تھا مگر ایک سند نمبر ۱۰۹ علحدہ اوسکو ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء عطا ہوئی اور بالعوض چالیس بیگاری کے مبلغ ... سالانہ مقرر ہوا۔

ٹھاکر جوگراج جو سال سنہ ۱۸۵۸ء مین رانا بنایا گیا بجلدوے اوسکے خدمات کے جو اوسنے

بلوسے مین کین آمدنی اسکی مبلغ سے۔ اور آبادی معہ کاویون نفری ہے رانا کی عمر سال ہے
قوم کی مین اور خاندان کا راجپوت ہے۔

میلوگ

سند نمبر ۱۱ اس علاقہ راجپوت کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ کی ہے اوسمین شرائط معمولی شامل
ہین اور چالیس بگاری کے عوض مبلغ ۱۴۴۰ سالانہ مقرر ہوا۔
رئیس حال ٹھاکر دلیپ چند اونتیس سال کا ہے آمدنی معہ اور آبادی معہ نفری ہین

بیجاہ

سند نمبر ۱۱۱ جو رئیس حنر بیجاہ کو عطا ہوئی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ کی ہے اور اون ہی شرائط
معمولی کی مشتمل ہے اور نفری بگاری پانچ نفری مقرر ہین او معاوضہ اوسکا ۱۸۰ روپیہ سالانہ
سے ہوا ہے۔
بابت معاوضہ زمین چیپاونی کسولی کے اوسکو مبلغ ۸۰ دیا جاتا ہے۔ ٹھاکر حال اودے چند
نامے تیس سال کی عمر کا ہے آمدنی اسکی ہے اور آبادی معہ نفری

تروج

جسوقت تروج قبضہ سرکار انگریزی مین آیا کرم سنگہ نامے سردار برائے نام تھا مگر بباعث اوسکے
معمری اور ضعف قوی کے اوسکا بھائی جھوبو نامے کارپرداز تھا۔
اوپر دفعات ٹھاکر کرم سنگہ کے ایک سند نمبر ۱۱۲ مرقومہ ۱۳ جنوری ۱۸۱۶ء مہرودستخط کپتان
راس صاحب اجنٹ گورنر جنرل مقامات کوہستانی نے جھوبو کو دی جسکی روسے ٹھکرائی تروج کی
اوسکو اور اوسکے ورثا کو ملی اس شرائط پر کہ وہ خدمت سرکار کی سپاہ سے کرین اور آٹھ بگاری
دیا کرین اسکی بگار کی عوض ۱۹۲ مدے سالانہ مقرر تھا اس کام کے واسطے حکام عالی کو کچہ تحریر نہین ہوئی
اور نہ دعوی میان جھوبو مین کچہ شک واقع ہوا ۱۸۳۳ء مین اوسکے برادرزادہ رنجیت سنگہ نے

در کوتی

یہ ریاست خرد موجب حکمنامہ نمبر ۱۱۶ کے جو بنام سیتارام کے اجنٹ لفٹنٹ راس صاحب اجنٹ گورنر جنرل سے جاری کیا ہے قبضہ قابض مین ہے شرائط اوسمین یہ ہین کہ وہ تابعداری سرکار انگریزی کی کرے اور کچھ مالگزاری اوسپر مقرر نہین ہے اور نہ کسیطرحکا مطالبہ نذر کا ہے رئیس حال بیستیس سال کی عمر کا ہے آمدنی چار اور آبادی سات عب نفری کی ہے

از روے سند نمبر ۱۰ کے استحقاق متبنی کرنے کا جمیع رئیسان کوہستانی مذکورہ بالا کو عطا ہوا ہے ۔

نمبر ۹۹

ترجمہ سند بنام راجہ فتح سنگھ راجہ ناہن المرقوم ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا کی فوج ان اضلاع سے خارج ہوئی اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ فتح سنگھ کو عطا ہوتی ہے جسکی روسے علاقہ سرمور مع تمام حقوق وغیرہ علاقہ مذکور کے راجہ کو اور اوسکے ورثا کو دی گئی ۔

قلعجات منی و جگت گڑھ اور دون کیارده اور ضلاع جونسر و بوز مولا کی راج سرمور سے علیحدہ ہوکر شامل قبضہ سرکار انگریزی کیے گئے اور قلعجات کرچری و ہنر مع اراضی متعلقہ بجانب مغرب دریاے گری ندی ٹھکرائی کیونتھل مین شامل کی گئی اور قلعجات گھاٹ وسلہر بجانب مشرق دریاے مذکور شامل راج سرمور ہوے ۔

یہ مناسب ہے کہ فتح سنگھ بادای شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قبضہ کرے اور ہرگز خیال دعوی اوس علاقہ مذکورہ بالا کا نکرے جو سرمور سے علیحدہ ہوکر کچھ شامل علاقہ سرکار انگریزی ہوا ہے اور کچھ ٹھکرائی کیونتھل مین شامل ہوا ہے ۔

ماورای اسکے اوسکو مناسب ہے کہ کوئی دیوان یا متصدی واسطے انتظام راج سرمور کے بغیر اطلاع اور استصلاح اوس حاکم انگریزی کی جو وہان مقرر ہوگا نکرے راجہ عہود مذکورہ بالا کے

مطابق کاربند ہوگا اور سرکار انگریزی کی متابعت حکم کرکے ہنگام جنگ حسب الحکم شامل فوج انگریزی ہوکر کارلائقہ دوست صمیمی کرے گا اور وہ رستہ بھی بارہ فٹ عرض کا اپنے کل علاقہ مین طیار کرائیگا اگر راجہ کسی شرط مذکورہ بالا کی جو کہ درج ہوتی ہین تعمیل نکریگا یا دست اندازی دوسرے کے علاقے پر کریگا تو وہ نارضامندی سرکار انگریزی کا مورد ہوگا اور بیدخل کیا جائیگا راجہ کو مناسب ہے کہ اس تحریر کو جائز اور معتبر تصور کرے اور بمطابقت شرائط بالا جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قابض ہو اور بہبودی رعیت اور ترقی زراعت اور نصفت دہی رعایا اور حفاظت رستہ مین کوشش کرے اور دستور سے زیادہ رعیت سے نہ لے اور قصہ مختصر تمام لوگون کو راضی اور خوش رکھے — رعایا پر فرض ہوگا کہ وہ فتح سنگہ کو اپنا مالک ذیحق تصور کرے اور اوسکے حکم کی متابعت کرینگی

نمبر ۸۹

سند بنام راجہ فتح پرکاش رجت ناہن

چونکہ بابت ہنوبل گورنر جنرل باجلاس کونسل بخوشی خاطر فتح پرکاش راجہ ناہن اور اوسکے ورثا وجانشینون کو واسطے ہمیشہ کے علاقہ معروف کہاردادون حد دراج سرمور عطا کرتے ہین واضح ہو کہ علاقہ مذکور یعنی علاقہ کہاردادون فتح پرکاش اور اوسکے ورثا وجانشینون کو واسطے ہمیشہ کے حسب شرائط مذکورہ ذیل عطا ہوتا ہے —

شرط اول

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین لحاظ حقوق باشندگان رکھین گے اور نصفت دہی بلا پاسداری احدے ہر ایک فرقہ وحرفہ کے لوگون کی کرینگے —

شرط دوم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین کسی قسم کی اجناس تجارت پر جو اوسکے علاقے مین گذر کرے اور اوسکے علاقے مین آکر وہانسے کسی اور جگہ جائے محصول تجارت نہ لینگے —

شرط سوم

فتح پرکاش مذکور اور اوسکے جانشین اون رستون کی ترتیب رکھین گے جو اب اونکے

علاقے مین موجود ہین اور جو اور رستہ بعد ازین سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً طیار کرانا مناسب تصور کرے گی اونکی طیاری اور مرمت مین مدد حسب ہدایت کرینگے۔

شرط چہارم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین پولس معقول قائم رکھینگے اور مقامات پولس رستون پر بفاصلہ مناسب واسطے حفاظت مسافران و تجاران جو علاقہ کھارودون مین گذر کرین یا رہین۔

شرط پنجم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین ہرگز کسی حیلے سے اپنی رعایا سے نذرانہ وغیرہ جسکو نذرانہ رومالی کہتے ہین نلینگے اور کسیطرح کا جرمانہ یا زیادہ ستانی اونپر کرینگے۔

مہر و دستخط رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تاریخ پنجم ماہ ستمبر ۱۸۳۳ء عطا ہوئی

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک (مہر)

دستخط سی ٹی مٹکاف

دستخط ای روس

نمبر ۹۰

سند بنام راجہ مہا چند راجہ بلاسپور مرقومہ ۶ ماہ مارچ ۱۸۱۵ء

چونکہ راجہ مہا چند بلاسپور نے بدیانت داری دلی تابعداری سرکار انگریزی کی قبول کی اور تابع سرکار انگریزی ہوا اور کچھ تعلق اپنا گورکھا سے نہین رکھا لہذا حسب محوائے مضمون اشتہار جو حسب الحکم ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل بہادر کے بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر ۱۸۱۴ء جاری ہوا تھا راجہ اپنے علاقہ قدیم کملائیہ مین جو درحقیقت اوسکے قبضے مین اس جانب دریاے ستلج کے ہے شرائط ذیل قائم اور مستحکم کیا جاتا ہے یعنی راجہ ہرگز ظاہر یا باطن گورکھا سے یا کسی دشمن ہنوریبل کمپنی سے اتفاق اور سازش نہین رکھیگا مگر جادہ فرمانبرداری احکام سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہ کر وقت مع فوج کے آمادہ خدمتگزاری فوج انگریزی رہ کر رسد وغیرہ اور بیگاری واسطے اتھپرداری کے دیگا اور جو کام اوسکے تفویض ہوگا سرانجام کریگا جو احکام اوسکو اب ملینگے

یا بعد ازین اوسکے نام جاری ہونگے تعمیل کریگا خصوصاً جسوقت فوج کشی انگریزی کسی جانب دشمن پر ہوگی اوسوقت حتی المقدور والامکان وفاداری اور اتفاق سرکار انگریزی سے انحراف نکرے گا سوا بسے شرائط مذکورہ بالا کے سرکار انگریزی براہ عنایت وفیاضی دلی کسیطرح کا محصول یا زر نقصانی نلینگے اور اگر گورکھا سے صلح ہولی تو درصورت اطاعت اور خدمتگزاری راجہ کوئی امر ایسا سرکار انگریزی نسبت راجہ کے مسموع نکرینگے جو منافی شرائط حفاظت راجہ ہوگا ماورای اسکے جوابات سوالات راجہ دستخطی میجر جنرل اوکترلونی صاحب مرقومہ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۵ء گورنر جنرل بہادر نے تصدیق اور منظور کیے اب راجہ کو یہ لازم ہے کہ قایم اور مستحکم اپنے راج مین ہوکر اس جانب سے اطمینان رکھے اور اندیشہ دل سے دور کرکے ہمہ وقت مصروف ترقی خوشی وآسایش رعایا ہے اور اس سند کو اپنے علاقے کی نسبت جائز اور کامل تصور کرے۔

ترجمہ تفصیل سوالات جو مختار راجہ مہاچند نے پیش کیے اور جوابات میجر جنرل وکترلونی صاحب مرقومہ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۵ء

سوالات	جوابات
اول چونکہ مین نے اپنا تعلق بالکل گورکھا سے علیحدہ کرلیا اور سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور اس اتفاق کو مین مثل اپنی آبرو اور جان کے تصور کرتا ہون لہذا مجھے امید ہے کہ مین اپنے علاقہ قدیم مین قایم رہونگا اور میرا علاقہ محفوظ ہنوریبل کمپنی تصور کیا جاے گا اور اگر کبھی گورکھا اطاعت حکومت انگریزی منظور کرین اور وہ کوئی امر منافق بہ نیت عوض لینے بابت میرے ترک کرنے اونکی دوستی کے پیش کرین تو وہ منظور نہو۔	اگر راجہ نے دراصل اور بالتحقیق گورکھون سے اپنا تعلق جدا کرلیا ہے اور وہ سرکار انگریزی سے اتفاق رکھے گا تو وہ بے شبہہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو اس جانب دریای ستلج کے واقع ہے حسب منشاء اشتہار جو حسب الحکم گورنر جنرل بہادر بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر گذشتہ جاری ہوا ہے قایم رکھا جایگا اور اوسکا علاقہ ہر طرح محفوظ سرکار انگریزی تصور کیا جایگا اور درصورتیکہ فیما بین سرکار انگریزی دوستی ہوجاے تو کوئی امر منافق راجہ جو بخلاف شرائط حفاظت ہوگا اور گورکھا

اوسمین گفتگو کرینگے متعلق ہوگا مگر درباب اپنے علاقہ کہلور کے تحریر گورنر جنرل بہادر کو کیجائیگی

دوم

یہ بخوبی روشن ہے کہ قلعجات فتحپور و مندگڑھ و بہادرپور و رتن پور میرے بزرگون نے تعمیر کردہ ہین اور میرے قبضے مین تھے مگر اتفاقاً راجہ رام سرن نے اونپر قبضہ کرلیا اور اوسکا قبضہ سات مہینے رہا بعدازان مین نے واپس لینے لیے اب مجھے امید ہے کہ دیگر تمام مقبوضات قدیم میرے مجکو ملتے ہین تو یہ قلعجات بھی مجھے ملینگے۔

دوم

مجھے بھی معلوم ہے کہ قلعجات فتحپور و مندگڑھ و بہادرپور و رتن پور قدیم سے متعلق علاقہ کہلور کے ہین اگر راجہ گورکھا سے علیحدہ ہوکر متفق سرکار انگریزی سے ہوگا تو یہ قلعجات مثل سابق اوسکے پاس رہینگے۔

سوم

درباب امور بارہ ٹھاکرون کے اگرچہ وہ قدیم سے متعلق ماتحت میری ہین مگر باعث میرے ضعف کے کبھی وہ ماتحت سرمور کے ہوے اور کبھی راجہ رام سرن نے اونکو اپنے قبضے مین رکھا جب گورکھا یہان آئے تو اونھون نے مجھے دوبارہ اونپر حاکم کیا یعنی وہ بارہ ٹھاکر پھر میرے قبضے مین آئے جب گورکھا قلعۂ کانگڑہ سے واپس چلے گئے تو اونھون نے مجھے کہا کہ چند ٹھاکر منجملہ بارہ کے واسطے خرچ فوج کے جدا کرنے ضرور ہین بسبب میری اور اونکے اتفاق کے اور نیز بخیال اپنے

سوم

ہر ایک درخواست راجہ کی بنسبت بارہ ٹھاکرون کے نادرست ہے کیونکہ اصل حال اسکا مختلف ہے اگرچہ مجھے قطعی نامنظوری اس درخواست کی کرنی مناسب ہے کیونکہ جب وقت بندوبست بارہ ٹھاکرونکا آئیگا اوسوقت اصلی حقدار کو حق ملیگا مگر درصورتیکہ راجہ خدمات لائقہ کا بنسبت سرکار انگریزی کے متصور ہوگا اور کل تعلق اپنا گورکھا سے چھوڑ دیگا تو میری نزدیک ویسا ہی لحاظ اوسکی بنسبت سرکار انگریزی مرعی رکھینگے جو گورکھا بنسبت اوسکی درباب دوایک ٹھاکرون کے رکھتے تھے۔

منعت سکے اوسلئے عہدہ برا ہنوسکنے کے
درصورت انکار کے مین نے نوٹھاکر
اونکو دیے اور تین میرے قبضے مین رہے
یعنی ٹھاکران دہامی و بھجی و کوٹی اور وہ اب
میرے قبضے مین ہین مین نے یہ صرف اطلاعاً عرض
کیا ہے ورنہ بہرحال مجھے اطاعت حکم سرکار
انگریزی اسمعاملہ مین منظور ہے اور اونکے
حکم کی تعمیل باعث میری خوشی کا ہے —

چہارم

گورکھا نے مجھے سوا ے میرے اصلی
علاقے کے اور بہت مقامات دیے تھے
اور میجر جنرل صاحب کو بھی اب وہی اختیار
حاصل ہے جو اونکو تھا جو صاحب حکم دینگے
اوسکی تعمیل مین میری عین خوشی ہے ازراہ
مہربانی مجہپر نظر مہربانی رکھو یا جب مین خدمات
لائقہ سرکار کی کرونگا اوسوقت نظر الطاف
میری نسبت ہو میجر جنرل صاحب میرے دوست
اور مربی ہین منجانب سرکار انگریزی —

چہارم

کوئی دعوی نسبت اون مقامات کے جو گورکھا نے
دیے تھے سوا ے علاقہ قدیم کہلور کے سماعت نہین ہوسکتا
حسب منشاء اشتہار مجریہ ماہ اکتوبر سیطرح کا
مطالبہ زرشل محصول وغیرہ راجہ سے نہوگا بعوض
اون تمام فائدون کے جو راجہ کو نصیب ہونگے
سرکار انگریزی صرف اسقدر چاہتی ہے کہ جب تک
جنگ گورکھا سے جاری ہے راجہ بالاتفاق
فوج انگریزی کام کرے اور جب آئندہ کسیوقت
فوج انگریزی بمقابلہ کسی دشمن کے اس نواح مین
آئے تو راجہ ہر قسم کی مدد حتی الامکان دیگا
یعنی رسد وغیرہ دیگا اور شرائط وفاداری و فرمانبرداری
بجا لائے گا —

نمبر ۹۱

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ کہلور معروف بلاسپور راجہ جنگ چند کو عطا ہوا المرقوم ۲۱ اکتوبر ۱۸۴۷ء

چونکہ از روے عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء قرار پایا کل علاقہ کوہی قبضہ ہنوربل کمپنی مین درآیا اور چونکہ راجہ جنگ چند کہلور والے نے ہمیشہ فرمانبرداری حکام انگریزی کی کی سرکار اب واسطے ہمیشہ کے راجہ جنگ چند اور اوسکے وارثان ذکور متولد برائی کو علاقہ کہلور اون حدود تک باختیارات کل انتظام کے دیتے ہین جو شروع حکومت انگریزی بیچ علاقجات نزدیک دریاے ستلج سے اوسکے قبضے مین ہین اگر کوئی وارث اصلی حیثیت مذکورہ بالا کا موجود نہوگا تو علاقہ مع اختیارات کل کسی اوسکے نزدیک رشتہ دار ذکور کو جو وارث قریب راجہ کا ہوگا دیا جائیگا مگر یہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی اوسکا جانشین نالائق انتظام امور ریاست ہوگا تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایسے نالائق جانشین کو برخاست کرکے کسی دوسرے قریب کے رشتہ دار لایق کو علاقہ تفویض کرینگے اور جو کوئی اس طرح جانشین راجہ قرار دیا جائیگا اوسکے پاس علاقہ بشرائط مندرجہ عہدنامہ ذیل جو راجہ نے لکھا ہے بلا مزاحمت رہیگا —

شرط اول

یہ کہ وہ تمام محصول ترنزٹ اپنے علاقے مین موقوف کرے اور اپنے اوپر فرض گردانے کہ وہ حفاظت صرافان وتجاران ودیگر اہل حرفہ علاقہ کی کرے —

شرط دوم

یہ کہ وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے بنائیگا اور اونکی مرمت وقت ضرورت کریگا —

شرط سوم

یہ کہ ہنگام جنگ حسب الحکم وہ شریک فوج انگریزی مع اپنے تمام ہمراہیون کے اور بیگاریونکے رہیگا اور آمادہ بتعمیل احکام حکام انگریزی رہیگا اور حتی الامکان اپنے رسد وغیرہ کا سرانجام کریگا —

شرط چہارم

یہ کہ ہر ایک تنازعہ جو میان بین راجہ کنیلور اور کسی دوسرے رئیس کے واقع ہوگا وہ سپرد عدالت انگریزی ہوگا —

شرط پنجم

یہ کہ وہ کوئی جزو اپنے علاقے کا بلا اطلاع اور استرضا سرکار کے علحدہ یا رہن نکریگا

شرط ششم

یہ کہ وہ اپنے علاقے مین رسم بردہ فروشی و ستی و دختر کشی کو موقوف کرادے گا اور نیز رسم جلادینے یا غرق آب کرنے بیمار مجذوم کی بھی موقوف کرے گا کیونکہ یہ امر خلاف آئین سرکار ہین اور وہ ایسے حکم سخت بنسبت انسداد ان جرائم کے جاری کریگا کہ کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا نہوگا —

راجہ اپنی سرحد سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے شرائط مندرجہ کی تعمیل مین کوشش کریگا اور بہبودی باشندگان اور بہتری علاقہ مین سعی کریگا اور وہ تدابیر بروے کار لائیگا جس سے ترقی زراعت اور داد رسی مظلومان و بحالی حقوق جائز و امنیت شارع عام متصور ہو وہ اپنی رعایا سے اخذ بیجا نکریگا بلکہ اونکے ساتھ مہربانی سے پیش آئیگا تاکہ وہ اوسکے شکر گزار رہین اور رعایا پر فرض ہے کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکے ورثا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری واجبی کے ادا کرنے مین قاصر نہون اور ہمیشہ اوسکے مطیع الحکم رہین اور خوش رونگی سے بسر کرین —

نمبر ۹۲

سند راجہ رام سنگہ عرف رام سرن بابت علاقہ ہندور

چونکہ تمام علاقۂ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین درآیا اور چونکہ راجہ رام سنگہ نے اس جنگ مین کارہاے دوستانہ بنسبت سرکار انگریزی کے کیے خود مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہا اور واسطے صفائی راستہ کے اور دیگر امور ضروری کے بیگاری دیے لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل

گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ مذکور کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے علاقہ ہندور وغیرہ سات پرگنجات اور بھٹولی مع بارہ موضع متعلقہ کے اور بھبولی مع چار مواضع متعلقہ کے (باستثنا نصف حصہ فیض اللہ پورہ واقع پرگنہ خاص ہندور و قلعہ ملون مع شش مواضع موضع ملون جا کران جو قلعہ کوہ ملون پر واقع ہین اور مواضع مادہو و جلبند واری واله وغیرہ جن ساٹھہ موضع کی جمع بمبلغ مامدعہ نقد اور مامدعہ غلہ ہے) مع تمام حقوق متعلقات اونکے اور سائر اور استحقاق دادرسی رعایا بلا بیگار و خدمت سرکار و نذرانہ جواب موقوف ہو گئے ہین عطا ہوتا ہے جسقدر بیگاری ہنگام جنگ راجہ دیگا اونکی اجرت سرکار سے بحساب للعہ ماہواری فی کس ملے گی مگر راجہ جب شریک فوج انگریزی ہوگا تو اوسکو اور اوسکی فوج کو کچہ تنخواہ وغیرہ ندی جائیگی راجہ اس سند کو جائز او معتبر واسطے اپنے اور اپنے ورثا کے تصور کر کے کوشش بلیغ بیچ ترقی بہبودی رعایا مین کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکریگا اور شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی بیچ دوستی کے ثابت رہیگا اور شرائط سند ہذا کے موافق کاربند ہوگا ــ

رعایا پر یہ فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کر کے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ کی کرین ــ

المرقوم ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۳

سند بنام رام سنگہ معروف رام سرن بابت ٹھکرائی بروے

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور اکثر رئیسون کو اونکا علاقہ دوبارہ عطا ہوا اور چونکہ قلعہ ملون مع پنجہ مواضع کے جنکی جمع مامدعہ نقد اور مامدعہ غلہ ہے راجہ سے علحدہ کر کے واسطے قیام فوج انگریزی کے لیے گئے لہذا بنظر معاوضہ قلعۂ مذکور و شش مواضع کے یہ سند حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر دیجاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی بروے کی مع تمام متعلقات و سائر راجہ کو اور اوسکے ورثا کو عطا ہوتی ہے راجہ مذکور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کر کے اور چار موضع واسطے رانی ٹھکرائی مذکور چھوڑ کر باقی کا قبضہ کرے ہنگام جنگ

راجہ پر فرض ہوگا کہ وہ بیگاری اور سپاہی دے اور نذرانہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے راجہ گرد راستہ ہر طرف ٹھکرائی مذکور کے بنانے ہونگے اور ہوس رکھے کہ کسی دوسرے کے علاقہ پر دست اندازی نکرے رعایا کی بہبود مین کوشش کرے اور سرکار انگریزی کی اطاعت بدل کرے اور شکر گزاری عنایات سرکار کرتا رہے اور رعایا پر یہ امر فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک سمجھی تو تصور کرین مالگزاری بروقت ادا کرین اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ بروے کار لائین

تفصیل مذکورہ بالا

بیگاری کلیتہ موقوف نذرانہ موقوف راستہ ہر طرف گرد ٹھکرائی کے ملیار ہون

المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۹۴

ترجمہ سند جسکی رو سے قلعہ ناون مع مواضع متعلقہ و دو ضرب توپ وسامان وغیرہ راجہ رام سنگھ بالاگرھ والے کو عطا ہوا ۔ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ع

چونکہ راجہ رام سنگھ راجہ بالاگرھ ہمیشہ اتحاد اور خیرخواہی سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہے ہین اور چونکہ یہی صرف رئیس این روی ستلج تھا جسنے اپنی وفاداری ساتھ حاضر ہونے کی بخدمت گورنر جنرل بہادر بمقام لشکری خان کی سرای کے شروع مہم لاہور مین ظاہر کی جبکہ فوج سکھ عبور دریاے ستلج کرتی تھی لہذا قلعہ ناگول مع چھہ دیہات متعلقہ و دو ضرب توپ اٹھارہ پی و دیگر سامان موجودہ قلعہ مذکور سرکار انگریزی نے راجہ کو نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بشرائط مندرجہ اقرارنامہ ذیل دیا ۔

شرط اول

راجہ اپنے طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے وعدہ کرتا ہی کہ وہ رعایای علاقہ عطیہ حال کی نسبت ساتھہ نصفت کے پیش آیگا تاکہ اون لوگون کو تکلیف بباعث تبدیلی حکومت یعنی اونکی حکومت انگریزی سے باہر ہوکر حکومت راجہ مین داخل ہونے کی نہو ۔

شرط دوم

راجہ اونکا استحقاق اپیل کرنے کا بخلاف سختی و نا انصافی کے صاحب اجنٹ انگریزی کی
پیشگاہ مین منظور کرتا ہے —

شرط سوم

راجہ ہمیشہ مصروف بتعمیل مصالح و تجویز کے جو صاحب اجنٹ انگریزی بنسبت رعایا کے ظاہر
کرینگے رہیگا ورنہ سزا سے ضبطی عنایات کا متحمل ہوگا راجہ کو لائق ہے کہ اس سند کو کامل
رو جانفزا تصور کرے اور بعوض اس عنایت کے ہمیشہ ثابت قدم نمک حلالی سرکار انگریزی
مین رہے —

موضع مالون باگرا موضع مالون بہو موضع جیلاردواہ موضع سو برگہاتی موضع مالون موضع بیج

المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء مطابق دہم کاتک سمت ۱۹۰۳ بکرمی

ترجمہ قرارنامہ راجہ رام سنگہ راجہ بلاڈ کا مرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار انگریزی نے ازراہ عنایت قلعہ مالون مع دیہات متعلقہ مندرجہ سند اور دو حرب
اشارہ یعنی توپ اور سامان موجود قلعہ مذکور بذریعہ سند کے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن عطا کیا
مین یہ قرارنامہ لکھکر قبول اوسکی اپنے اوپر اور اپنے ورثا کے اوپر لازم اور فرض گرداتا ہون

شرط اول

مین اوس رعایا پر جو میری حکومت مین بذریعہ سند مذکور آئے ہین انصاف اور رعایت کے
ساتھہ حکمرانی کرونگا تاکہ وہ سرکار انگریزی کی حکومت سے حکومت ہندو مین آنے سے
کسیطرح کی تکلیف نہ اوٹھائین —

شرط دوم

مین اونکے استحقاق اپیل کو بخلاف سختی و نا انصافی پیشگاہ اجنٹ انگریزی کے
منظور کرتا ہون —

شرط سوم

مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین ہمیشہ مصروف بتعمیل مصالح و تجاویز صاحب اجنٹ انگریزی

نسبت اس رعایا کے ہون تو یہ علاقہ عطیہ میرا ضبط ہو۔

نمبر ۹۵

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بالاگڑھ و خطاب راجگی راجہ اگر سنگہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ جنوری ۱۸۱۶ء

چونکہ راجہ بجی سنگہ خلف الصدق راجہ رام سنگہ راجہ بالاگڑھ نے لاولد وفات پائی اور کوئی وارث نو کو اوسکی وضع کا موجود نہین لہذا علاقہ بالاگڑھ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا اور اب اوسکے اختیار مین ہے مگر بنظر وفاداری راجہ رام سنگہ او بلحاظ اوسکی خدمات لائقہ کے جو جنگ گورکھا مین سنہ ۱۸۱۴-۱۵ء وقوع مین آئی ہین سرکار کا منشا یہہ ہے کہ علاقہ بالاگڑھ جو قبضہ راجہ مرحوم مین تھا اگر سنگہ ولد غیر منکوحہ راجہ رام سنگہ کو عطا ہو لہذا سرکار انگریزی علاقہ بالاگڑھ مع خطاب راجگی اگر سنگہ اور اوسکی ورثا کو نسلاً بعد نسلٍ عطا فرماتی ہین واضح ہو کہ راجہ اگر سنگہ اور اوسکے ورثا پانچ ہزار روپیہ سالانہ خراج کا سرکار انگریزی مین داخل کیا کرینگے اور سرکار انگریزی راجہ اگر سنگہ کے بھائیون کی جاگیر کا بھی وعدہ کرتے ہین اور راجہ اجازت عام دیگا کہ رعایا سرکار انگریزی خواہ ہندوستانی ہون خواہ یورپ آزاد اوسکے علاقے مین بلا مزاحمت آمد و رفت کرین تجارت کرین اور اونکو بھی اپنی رعایا کی برابر شمار کریگا اور سرکار نے بنا ناشرک کا درمیان علاقہ بالاگڑھ کے اپنے اختیار مین رکھا ہے۔

یہ بھی واضح ہو کہ یہ عطیہ اس شرط پر ملا ہے کہ وہ نیک وضع رہے اور وقت اندیشہ فساد کے فوج اور تدبیر سے خدمت سرکار کی کرے۔

نمبر ۹۶

سند بنام مہندر سنگہ بسہر

بباعث مغلوب ہونے حکومت گورکھا کوہستان مین تمام یہ ملک اختیار سرکار انگریزی مین آگیا لفٹنٹ راس صاحب اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل حسب منشاء ہدایت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے سی بی اجنٹ گورنر جنرل باختیارات عطیہ راجہ [illegible] گورنر جنرل بہادر مہندر سنگہ

راجہ اگرسنگہ اور اوسکی اولاد کو راج بسہر او سیقدر علاقہ اندر حدود مین جو بیچ عہد پر سمبت ۱۸۶۰
مطابق سنہ ۱۸۱۵ء کے تھا قائم کرتے ہین بشرائط و مستثنیات مفصلہ ذیل یعنی

شرط اول

ریاست بسہر واسطے تیغبندی کے یعنی اخراجات فوج کے واسطے جو سرکار انگریزی واسطے
قائم رکھنے امنیت اور حفاظت علاقہ کوہستان کے رکھے گی پندرہ ہزار روپیہ کلدار موجب شرح
بٹائی سکہ انگریزی و سکہ رائج الوقت بسہر و چھاونی متصلہ انگریزی کے سال بسال تین اقساط
حسب مصرحہ ذیل ادا کیا کرینگے۔

اول ماہ پوس یعنی دسمبر و جنوری — صہ

دوم بیساکھ یعنی اپریل و مئی — صہ

سوم ساون یعنی جولائی و اگست — صہ

شرط دوم

قلعہ رائن گرھ مع اوس ضلع کے جسمین وہ واقع ہے یعنی قسمت پرگنہ رائن واقع برکنارہ
چپ دریاے پابر اور پرگنہ صندوق مع قلعہ سیلی دان اور قلعہ درتو جو اوسمین واقع ہین اور
قلعہ باگی واقع کرن گول یا کوئی اور مقام گرد و پیش اوسکے جسکی تجویز بعد ازین ہوگی سرکار انگریزی
واسطے قیام اپنی فوج محافظ کے اپنے قبضے مین رکھینگے۔

شرط سوم

ٹھکرائی دلیٹو اور لکیٹہ اور کرانگٹو کی در اصل بہت سال پیشتر مہم گورکھا سے شامل
راج بسہر ہو گئی تھی اسلئے انکی نسبت وہی امر مرعی رہے گا جو عہد راجہ اوگرسنگہ مین تھا اور
وہی پرورش وہان کے ٹھاکرون کی اولاد کی ہوگی جو اوسوقت مین تھی اور ٹھکرائی کوٹگڑھ
اور کمارسین اسلئے ماتحت کسیکے نہین رہی صرف حکومت عامہ سرکار انگریزی کی مطیع رہینگے

شرط چہارم

ہنگام جنگ فوج بسہر شامل فوج انگریزی کے ہوکر حسب ہدایت کاربند ہوگی

شرط پنجم

ریاست بسہر جب کبھی سڑک اونکے علاقے مین طیار ہوگی بیگاری دینگے -

مقام رام پور ۲۳ - کاتک سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۶ - نومبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۷

ترجمہ سند بنام راجہ کنسار سنگہ بابت ایک قطع ٹھکرائی علاقہ کیونتھل

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند راناسنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے پرگنجات گاماخج مع آٹھ پرگنجات کے اوسار وغیرہ دیئے گئے راجہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنجات مذکورہ بالا پر قبضہ اپنا کرے اور سرکار انگریزی کے ساتھ بدل اتفاق سے رکھے اور اپنی رعایا کی خیر سگالی مین کوشش کرے اور دیگر پرگنجات کیونتھل پر دست تصرف دراز نکرے اور دوسرے پرگنجات پر ہرگز اپنا دعوی پیش نکرے اور ہنگام جنگ راجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوگا -

اور رعایا اور ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہے کہ وہ راناسنسار سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری بروقت اوسکو ادا کیا کرین -

اگر راجہ فرمانبرداری سرکار مین کمی کرے یا وقت جنگ شریک فوج سرکاری نہو تو جسقدر علاقہ اس سند کی روسے اوسکو ملا ہے وہ ضبط سرکار ہو جائیگا -

المرقوم ۶ - ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۸

ترجمہ سند بنام راناسنسار سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند راناسنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی تھیوک اور کوتی اور اکھند اور کیاری کی جو قدیم سے

شامل راج کیونتھل ہین اور راج مذکور کے ماتحت اور رانا راج مذکور کے ہمیشہ سے ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے نذرانہ پاتے رہتے ہین دی گئی رانا ے مذکور رقم نذرانہ سال بسال ٹھکرائی مذکور سے دو اقساط مین حسب تفصیل ذیل ادا کرینگے۔

ٹھکرائی تھیوک سے — [illegible]

ٹھکرائی کوتی سے — [illegible]

ٹھکرائی کھند سے — [illegible]

ٹھکرائی کیاری سے — [illegible]

اور رانا ے مذکور ترقی رفاہ رعایا وحفاظت ٹھکرائیہاے مذکور مین مصروف رہینگے اور رانا حسب الطلب سرکار انگریزی بیگاری اور سپاہی ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے حاضر کریگا اور سب کی دادرسی کرینگے اور ٹھکرائی مذکور سے مرمت سڑک کرایا کرینگے اور اس سند کو جائز تصور کرکے ہمیشہ شکرگزار سرکار انگریزی کے رہینگے اور حسب شرائط مندرجہ سند کاربند ہونگے اگر ان ٹھکرائی مذکور رانا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور نذرانہ مذکور حسب تعداد مصرحہ بالا اوسکو ادا کرینگے اگر ان مین کی ایک بھی شرط مین اونکی طرف کمی ظاہر ہوگی تو جسکی طرف سے کمی ہوگی وہ خارج کیا جائیگا لہذا اونکو لازم ہے کہ شرائط مذکورہ بالا کی تعمیل کرین اور کسی دوسرے کے علاقہ پر دست درازی نکرین۔

المرقوم ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۹

ترجمہ سند جسکی روسے پرگنہ پونر رانا سنسار سنگھ کیونتھل والے کو بمہر ودستخط کپتان رابرٹ راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ علاقہ سرہند وکوہستان دیا گیا۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء

چونکہ بعنایات ایزدی گورکھا اس ملک سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام علاقہجات اس ملک کے قبضہ سرکار انگریزی مین آگئے لہذا پرگنہ پونر مع حقوق کلیۃ جو از روے حکم گورنمنٹ مرقومہ

۲۶ ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء مجریہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب رانا سنسار سنگہ کیونتھل والے کو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوا تھا اب بذریعہ اس سند کے شامل ٹھکرائی کیونتھل کیا گیا رانا ے مذکور کو لازم ہے کہ اس سند کو جائز تصور کر کے پرگنہ مذکور اپنے قبضے مین رکھے اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے اور رعایا کی بہبودی مد نظر رکھے اور مظلومان کی دادرسی کرے اور احکام سرکار کی تعمیل تہ دل اور مستعدی سے کرے اپنی وفاداری بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرے اور اس عنایت سرکار کا شکر گزار رہے اور جب کبھی کسی سے سرکار انگریزی کی جنگ ہو تو وہ مع اپنے ہمراہی کے شامل فوج انگریزی ہو اور وقت ضرورت حسب سرکار بیگاری طلب کرے اور تعمیل حکم سرکار مین پہلوتہی نکرے اور اپنے اوپر فرض سمجھے کہ جہان تصفیہ جہان رہان راستہ لائق گذرنے کاڑی کے تیار کرے اور ماسواے فرائض مذکورہ بالا اور کوئی امر مثل نذرانہ وغیرہ اوسپہ عائد نہوگا۔

رعایاے پرگنہ پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اور اوسکے ورثا کو اپنا مالک حقیقی تصور کر کے فرمانبرداری اونکی کرتے رہین

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء مطابق ۲۲ رجب ۱۲۳۸ھ

نمبر ۱۰۰

ترجمہ سند بنام رانا جنگ سنگہ باگھل المرقوم ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے بکلی خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ جنگ سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی باگھل کی مع جمیع حقوق ادا کرنے نذرانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج حافظ ملک کے دی گئی اور اس شرط پر کہ وہ بیگاری اور سپاہ حسب تفصیل ذیل بوقت ضرورت سرکار کو دے رانا جنگ مذکور ترقی بہبودی رعایا کی اور زراعت و کاشتکاری کی کریگا اور حفاظت راستہ کریگا اور نذرانہ معمولی کی ادا ہونے کی ضرورت جو واسطے اخراجات فوج کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور حسب الطلب بیگاری اور

سپاہی معہ خود ذیل لنگر خود ہمراہ سرکار رہیگا اور فرمانبرداری احکام سرکار مین ہمہ تن مصروف رہیگا اور اپنے حدود علاقہ کے باہر دست انداز نہوگا اگر کسیوقت رانا جنگ سنگہ مذکور سے کوئی شرط مندرجہ بالا مین سے سر انجام نہوگی تو وہ خارج علاقہ سے کیا جائیگا اس سند کو جانشینونکے شرائط مندرجہ بالا کے مطابق کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا جنگ سنگہ کو اپنا مالک ذیحق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی اپنی مالگذاری اوسکو بروقت بمعاملہ ادا کرینگے۔

تفصیل

ایک سو نفر بیگاری مقام سپاٹو پاس کپتان راس صاحب کے حاضر رہیگا اور وقت جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج سرکاری رہیگا اور راستہ یعنی سڑک اپنے ٹھکرائی مین بارہ فٹ عرض مین طیار کریگا۔ [illegible]

نمبر ۱۰۱

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی جوبل کی رانا پورن چند جوبل والے کو بمہر و دستخط کپتان راس صاحب کے دی گئی۔ [illegible] ماہ نومبر ۱۸۱۵ء

چونکہ بروقت اخراج گورکھا تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم [illegible] گورنر جنرل بہادر لارڈ میرا صاحب جو معرفت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے جاری ہوا رانا پورن چند کو عطا ہوئی جسکی روسے ٹھکرائی اور علاقہ جوبل کا جو اوسکے قبضے مین واسطے ہمیشہ کے رہیگا اوسیطرح اوسکو دیا گیا اور اوسکے قبضے مین رہیگا جسطرح عہد گورکھا مین اوسکے پاس تھا رانا سے مذکور کوشش کرکے خدمتگزاری سرکار حسب تفصیل ذیل کریگا

شرط اول

یہ کہ وہ ستر نفر بیگاری ہمیشہ خدمت سرکار مین موجود رکھیگا۔

شرط دوم

یہ کہ کچھ نذرانہ اوس سے طلب نہوگا۔

شرط سوم

یہ کہ سپاہی جوبل کے وقت جنگ شامل فوج انگریزی کے رہا کرینگے اور کسی اور حاکم کی
متابعت نکرینگے —

جب واسطے طیاری سڑک وغیرہ کے بیگاری مطلوب ہونگے تو وہ بیگاری دیگا

المرقومہ ۱۴ ماہ اگھن سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۱۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۱۰۲

ترجمہ سند بنام رودرپال کھجی والہ — المرقومہ ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عیسوی

چونکہ گورکھا اس علاقہ سے کلیتہً خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم جناب ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند رودرپال کو دیگئی جسکی رو سے اوسکو
اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی جوبل کی مع تمام حقوق اوسکے اس شرط پر عطا
ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ بابت اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے رہیگی دیا کرے
اور اگر حکم ہوگا تو وہ خود مع بیگاری و سپاہ حسب مصرحہ ذیل حاضر رہیگا اور رودرپال مذکور بہبودی
رعایا کی ترقی کریگا اور کاشتکاری کی ترقی ملحوظ رکھیگا اور حفاظت رستہ مین کوشش کریگا
اور ضرورت اداے نذرانہ سالانہ کی جو واسطے اخراجات فوج انگریزی کے مقرر ہوا ہے قائم
کریگا اور جب حکم ہوگا فوراً مع بیگاری و سپاہ حسب تفصیل مصرحہ ذیل حاضر ہوگا اور بدل فرمانبرداری
احکام سرکار کریگا اور اپنے علاقے کی حدود سے باہر دست درازی نکریگا اور اگر کسیوقت رودرپال
مذکور سرانجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کریگا تو وہ خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے اسکی
شرائط کے موافق تعمیل کریگا اور رعایاے ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رودرپال مذکور کو
اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگذاری حسب معمول بروقت
ادا کرتے رہین —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری بمقام سیاتھو حاضر رہین اور وقت جنگ اوسکی فوج کے شامل رہین اور سڑک اپنی ٹھکرائی مین

دریت ہے رکھے نذرانہ معاف ـــ

نمبر ۱۰۳

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی بھجی کی رانا رن بہادر سنگہ کو بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۲ع دیگئی

چونکہ بتاریخ ۲۷ ماہ کاتک سمبت ۱۸۹۹ مطابق ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۴۲ع ٹھاکر رودرپال رئیس بھجی نے اپنی رضامندی اور خوشی سے انتظام علاقہ بھجی سپرد اپنے فرزند رانا رن بہادر سنگہ کو کردیا اور چونکہ ایک نقل درخواست ٹھاکر مذکور بذریعہ رپورٹ نمبر ۱۶ بخدمت مسٹر فینڈک صاحب سکریٹری اعظم استدعای حکم جناب آنریبل گورنر جنرل لارڈ السنبورو صاحب بہادر مرسل ہوئی تھی اور جواب اوسکا مرقومہ ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۴۲ع نمبری ۱۱۰۶ بدستخطی صاحب سکریٹری ممدوح بنظوری درخواست ٹھاکر رودرپال آیا لہذا یہ سند رانا رن بہادر سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی مذکور مع حقوق متعلقہ عطا ہوئی اس شرط پر کہ وہ سال بسال و فصل بفصل نذرانہ ایکہزار چارسو چالیس روپیہ بالعوض بیگاری کے ادا کریگا اور وہ خود مع بیگاری وسپاہی مصرحہ ذیل کے جب حکم ہوگا حاضر ہوگا اب اوسکو لازم ہے کہ بہبودی رعایا کی اور کاشتکاری کی ترقی کرے اور حفاظت راستون کی رکھے اور نذرانہ مقررہ حسب شرائط ادا کرے اور جب ضرورت ہو تو خود مع بیگاری اور سپاہی کے حاضر ہو اور فرمانبرداری احکام سرکار کی کرے اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکرے اور جب ضرورت ہو اور حکم اوسکے نام جاری ہو تو جسقدر بیگاری وسپاہی مطلوب ہون اوسقدر حاضر کرے اور بنا راستے کا اپنے تمام علاقے مین اپنے اوپر فرض سمجھے ـــ

رعیت پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا رن بہادر سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکے احکام کی تعمیل مین انحراف نکرین ـــ

تفصیل

ایک نذرانہ نقدادی ایک ہزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ کا باقساط ادا کرے ـــ

بوقت جنگ وہ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہوگا ـــ

اپنے علاقے میں چار گز عریض رستہ بناوے

المرقوم ۱ ماہ جولائی ۱۸۴۶ء مطابق ۳ ماہ رجب ۱۲۶۲ھ مطابق ۹ ماہ ساون ۱۹۰۲ سمت

نمبر ۱۰۴

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی کمارسین کی رانا کہر سنگہ کو بمہر و دستخط جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے دی گئی — المرقوم ۔ ماہ فروری ۱۸۱۶ع

چونکہ علاقجات کوہستان سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر بمہر و دستخط میرے رانائے مذکورہ بالا کو عطا ہوئی جسکی روسے واسطے دوام کے ٹھکرائی کمارسین کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج انگریزی کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے مقرر رہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری سپاہ اپنی کے حسب مرقومہ ذیل حاضر ہوگا رانائے مذکور کوشش بلیغ بیچ تزاید بہبودی رعیت و کاشتکاری اراضی کے کریگا اور حفاظت رستون کی مین سعی کریگا اور اطمینان ادای نذرانہ سالانہ واسطے اخراجات فوج کے جو حفاظت ملک کوہستان کیواسطے معین ہوگی کردیگا اور بموجب تحریر ذیل کے جو حکم ہوگا خود مع بیگاری و ہمراہیون کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی بلاتفاوت کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت وہ سرانجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کریگا تو سرکار اوس سے ناراض ہوگی اور وہ خارج اس علاقہ عطیہ سے ہوگا ان سند کو جائز تصور کرکے انتظام امور علاقہ مین موافق شرائط کے کاربند ہوگا —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانائے مذکور کو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اپنی مالگزاری بروقت ادا کرینگے اور اوسکی حکومت کی متابعت کرینگے اور جو حکم مناسب اوسکا ہوگا اوسکی تعمیل سے انحراف نکرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری واسطے کار سرکار کے تمام سال اپنے پاس رکھیگا (اور سند ۱۸۱۴ء میں درج ہے کہ بجاے بیگاری بوقت جنگ خود مع اپنی ہمراہی کے خدمت کار گذاری کریگا) بمبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ حسب اقساط ذیل دیا کریگا یعنی اپنے علاقہ میں چار گز عریض راستہ طیار کریگا۔ نذرانہ لیا جائیگا۔

بماہ اپریل ۔۔۔ ۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی

بماہ اگست ۔۔۔ ۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی

بماہ دسمبر ۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی

المرقوم ۷ ماہ فروری ۱۸۱۶ء

نمبر ۱۰۵

ترجمہ سند بنام رانا بھوپ سنگہ کوٹھار

المرقوم ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عیسوی

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہنورابل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا بھوپ سنگہ کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مقررہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت کے معین ہوگی ادا کریگا اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بگاری وہمراہی کے حسب ذیل حاضر ہوگا رانا بھوپ سنگہ مذکور افزایش وبہبودی اور رعیت اور کاشتکاری اصنی کرے گا اور راستون کی حفاظت کریگا اور اطمینان دوبارہ ادائے نذرانہ بنا بر صرف اخراجات فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بگاری اور ہمراہی کے حسب تصریح ذیل حاضر رہے گا اور فرمانبرداری بدل سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنے علاقے کے حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر کسیوقت رانا بھوپ سنگہ مذکور کسی شرط کی تعمیل مین پہلوتہی کرے گا جنکا ذکر مکرر یہان ہوتا ہے تو وہ خارج علاقے سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے رانا ے مذکور تعمیل شرائط کی کرے گا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا بھوپ سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری اوسکو بروقت

ادا کرتے رہین گے ۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری اور طیاری راستہ بیچ اپنی ٹھکرائی کے اور وقت جنگ خود مع جماعہ فوج کے شامل فوج انگریزی ہونا ۔

نذرانہ بالکل معاف

نمبر ۱۰۶

ترجمہ سندنامہ گوبردھن سنگہ دھامی والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند گوبردہن سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے وُرثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی دہامی کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مشروطہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو بنابر حفاظت معین ہوگی ادا کریے اور وہ مع بیگاری وہمراہی سپاہ اپنی کے حسب تصریح ذیل اگر حکم ہو حاضر ہو گوبردہن سنگہ مذکور از اپس بہبودی رعیت زراعت کرے گا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت ادای نذرانہ واسطے صرف فوج انگریزی کے کریگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور سپاہ کے حسب مندرجہ ذیل حاضر ہوگا اور سرکار انگریزی کی بدل فرمانبرداری کریگا اور اپنے علاقے کے حدود کے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت گوبردہن سنگہ مذکور کسی شرط مذکورہ بالا کے سرانجام مین پہلوتہی کریگا تو علاقے سے خارج کیا جائیگا اور اس سند کو جائز تصور کرکے جملہ شرائط کی تعمیل کریگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ گوبردہن سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرین اور اپنی مالگزاری بروقت ادا کرتے رہین ۔

تفصیل

بیس نفر بیگاری بمقام سپاٹو اور اپنے علاقے مین راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرنا نذرانہ معاف اور وقت جنگ خود مع فوج کے شریک ہونا—

نمبر ۱۰۷

ترجمہ سند بنام مہندر سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ بباعث اسکے کہ مہندر سنگہ جنگ گورکھا مین شامل سرکار نہین ہوا تھا تمام علاقہ بگہات ضبط سرکار انگریزی ہوگیا تھا اب سرکار جسکی عظم و شان ذاتی مشہور ہے خوش ہوکر براہ عنایت و پرورش چاہتی ہے کہ مہندر سنگہ کو دوبارہ پرگنجات کسولی اور لوہچ و بیولی و گولی تاحال چار پرگنہ بگہات کے عطا کرین لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند عطا ہوتی ہے جسکی رو سے چار پرگنہ مذکورہ بالا مہندر سنگہ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین پس اب یہ اوسکو ضرور ہے کہ بمقام دھرم پورہ سکونت پذیر ہوکر پرگنجات مذکورہ کا قبضہ کرے اور افزایش بہبودی رعایا اور دادرسی سب کی کرے—

واضح ہو کہ اوسکو یہ پہنچا ہیے کہ حدود قدیم ہر چار پرگنجات مذکور سے باہر دست اندازی کسی اور پرگنہ بگہات پر کرے اور ہرگز کسی اور پرگنہ کا دعوی پیش نکرے اور نہ دعوی رقم سائر بگہات کا جو مبلغ [illegible] ہے کرے کیونکہ یہ مہاراجہ کرم سنگہ کو دیا گیا ہے اوسکو چاہیے کہ اتفاق سرکار انگریزی کے ساتھ رکھے اور ہنگام جنگ جسقدر فوج اوس سے جمع ہوسکے سب کو ہمراہ لیکر شریک فوج انگریزی ہو اور سواے اسکے بیس بیگاری ہمیشہ ہمراہ حاکم مقام سپاٹو کے حاضر رکھے—

اگر کسیوقت وہ ان شرائط سے انحراف کریگا تو وہ فوراً اس علاقہ سے جو اوسکو ملا ہے خارج کیا جایگا [illegible] رعیت علاقہ مذکور پر فرض ہے کہ وہ مہندر سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کر کے مالگزاری بروقت اور بلاتفاوت ادا کرین اور اوسکی حکومت کا ادب کرین—

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۸

سند بنام ویپ سنگہ بگہات والہ

المرقومہ ۔۔ ماہ فروری سنہ ۔۔ ع

ہنگام وفات بیجا سنگہ رئیس سابق بگہات جولاولد مرگیا علاقہ ضبط سرکار انگریزی ہوا مگر یہ ارادہ سرکار شاہ انگریزی تھا کہ علاقہ واسطے دوام کے اوسکے ہمشیرہ زادہ سردار امید سنگہ کو اور اوسکی اولاد کو بچند شرائط دیا جائے مگر قبل وقوع مین آنے اس ارادہ کے امید سنگہ نے وفات پائی اور اب مین بذریعہ اس تحریر کے تمکو جو وارث و فرزند اصلی اوسکے ہو اور تمھاری اولاد اصلی کو واسطے دوام کے علاقہ بگہات بشرائط ذیل دیتا ہون۔

شرط اول

یہ کہ علاقہ بگہات پر مالگذاری مبلغ ۔۔ روپیہ سالانہ لیجاے گی۔

شرط دوم

یہ کہ اوسقدر علاقہ بگہات (مع اوس علاقے کے جو ازآن میجر جنرل راس صاحب ہے) جسکی نکاسی مبلغ ۔۔ روپیہ سالانہ ہے سرکار انگریزی واسطے دوام کے بالعوض اس خراج کے اپنے قبضہ مین رکھینگے۔

شرط سوم

یہ کہ باقی علاقہ ادائ مالگذاری سے محفوظ اور مرفوع رہیگا۔

اطمینان رکھو کہ جب تک تم اور تمھارے جانشین تاج شاہی کے نمک حلال رہینگے اور جو شرائط اور فرائض بنسبت سرکار انگریزی کے واجب اور مقرر ہین بایمانداری ادا ہوتے رہینگے اوسوقت تک علاقہ بگہات تمھارے خاندان مین بطور قبضہ دوامی رہیگا۔

نمبر ۱۰۹

ترجمہ سند بنام ٹھاکر جوگراج بلسن والہ

المرقوم ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۵۸ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر جوگراج کو دی جاتی ہے جسکی
رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بلسن کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر عطا ہوتی ہے کہ وہ ہر سال نذرانہ مشروط جو واسطے ادائے خرچ فوج محافظ
ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور اگر حکم ہو تو وہ مع بیگاری اور اپنی سپاہ حسب تفصیل ذیل
کے حاضر ہو ٹھاکر جوگراج مذکور افزائش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور رستون کی حفاظت
بھی کریگا اور اطمینان بابت ادائے زر نذرانہ مقررہ صرف فوج انگریزی کریگا اور جب حکم ہوگا
خود مع بیگاری و سپاہ کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی مدد سے
باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسی وقت ٹھاکر جوگراج مذکور کسی شرط کے سرانجام کرنے
سے انحراف کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکر
مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر جوگراج کو اپنا
مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری بروقت اوسکو دیا کرینگے

تفصیل

تیس نفر بیگاری بمقام سیاتھو ہنگام جنگ خود مع اپنے فوج کے حاضر رہے —
راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف —

نمبر ۱۱۰

ترجمہ سند بنام ٹھاکر سنسارو میلوک والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر سنسارو کو دی جاتی ہے جسکی
رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی میلوک کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط جو واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ

ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور جیسا ذیل مین درج ہے وہ مع بیگاری اور سپاہ کے
حاضر رہے اگر اوسکو حکم حاضری دیا جاے ٹھاکر سنسار وند کو افزائش بہبودی رعیت وزراعت
کریگا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت ادا ے نذرانہ فوج انگریزی کریگا اور
جب حکم ہوگا مع بیگاری اور اپنی فوج کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی
بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر سنسار وند کو کسی
شرط کے سرانجام کرنے سے پہلو تہی کریگا جسکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ سند ضبط کیا جائیگا
اسیطرح کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ
ٹھاکر سنسار وند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری بلا اتفاق
ادا کرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری — نذرانہ معاف — راستون کی طیاری — ہنگام جنگ خود مع فوج کے
شریک فوج انگریزی ہونا —

نمبر ۱۱۱

ترجمہ سند بنام بال چند بیجاہ والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر کے یہ سند بال چند کو عطا ہوتی ہے جسکی
رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بیجاہ کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر دی جاتی ہے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط بنابر اداے صرف فوج انگریزی محافظ
ملک ادا کرے اور حسب تصریح مندرجہ ذیل مع بیگاری وسپاہ کے جب حکم ہو حاضر رہے بال چند
مذکور افزائش بہبودی رعیت وزراعت کریگا اور حفاظت راستون کی کرے گا اور اطمینان بابت
اداے نذرانہ فوج انگریزی کردے گا اور آمادہ رہے گا جب حکم ہو خود مع بیگاری اور اپنی فوج

حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہوا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر بال چند مذکور کسیوقت کوئی شرط منجملہ شرائط مذکورہ بالا جاری نکریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ مال چند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگذاری بلاتفاوت ادا کرینگے —

تفصیل

پانچ نفر بیگاری — نذرانہ معاف — ہنگام جنگ معہ اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہو

نمبر ۱۱۲

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر چھوبہ ولد ٹھاکر لکھو چند کو بمہر و دستخط کپتان راس صاحب کے ملی — المرقوم ۱۳ ماہ جنوری ۱۸۱۹ء

چونکہ گورکھا ملک کوہستان سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ رانا ے مذکور اوسوقت موجود نہ تھا حسب حکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ ہیسٹنگز صاحب بہادر کا واسطے بندوبست علاقہ کوہستان کے صادر ہوا تھا اسواسطے عطاے سند ٹھکرائی تروج ملتوی رہی تھی اب شروع سال ۱۸۱۹ء مطابق ۱۲۳۴ ہجری و سمبت ۱۸۷۵ سے چونکہ رانا ے مذکور حاضر آیا یہ سند بمہر و دستخط میرے اوسکو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو واسطے دوام کے ٹھکرائی تروج کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشرحہ واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور حسب حکم ہو مع بیگاری اور ہمراہیون کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوا ور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے علاقہ کے انتظام مین کوشش کرے اور اپنے تئین مطیع الحکم سرکار تصور کرے اور کسی دوسرے کا تابع نسمجھے اور کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے افزائش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور حفاظت راستون کی کرتا رہے اگر کسیوقت مین وہ کوئی شرط سرانجام نکریگا تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط بالا کے انتظام علاقہ کا کرے

اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا ے مذکور اور اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق
تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بروقت اور بلا تفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

آٹھ نفر بیگاری ہر وقت حاضر رکھے گا —

نذرانہ اوس سے نہ لیا جاوے گا —

وہ اپنے علاقے مین راستہ تیار کریگا —

جب کبھی جنگ ہوگی تو وہ خود مع اپنے ہمراہیون اور بیگاریون کے افسران انگریزی کے
شریک رہیگا — المرقوم ۱۳ ماہ جنوری ۱۸۱۵ء مطابق یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۰ ہجری

نمبر ۱۱۴

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی تروچ کی ٹھاکر رنجیت سنگھ ولد ٹھاکر کرم سنگھ کو بمہر و دستخط
ہنوربل جان ارسکن صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ سرحد شمالی جنوبی ملی —

المرقوم ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۴۸ع

چونکہ بموجب مضمون چٹھی صاحب سکرٹری ہلمن نمبر ۴ مرقومہ ۶ ماہ جولائی سنہ ۱۸۴۷ع اور نیز
دفعات ۴۳ سے ۴۶ تک چٹھی ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹرز نمبر ۱۵ مرقومہ ۱۳ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۷ع
ٹھکرائی تروچ کی ٹھاکر مذکورہ بالا کو عطا ہوئی ہے لہذا یہ سند مہر و دستخط میرے سے دی جاتی ہے
جسکی رو سے ٹھکرائی مذکور واسطے دوام کے مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ دی گئی ہے اوسکو
لازم ہے کہ مطیع الحکم سرکار انگریزی اپنے تئین تصور کرے اور دوسرے کا مطیع اپنے تئین
نسمجھے اور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور راستون کی حفاظت مدنظر رکھے اور اپنے
علاقے مین راستہ تیار کرے اور جب حکم ہو خود مع بیگاری اور ہمراہیون کے جسقدر ممکن ہو
حاضر ہو اور مبلغ [illegible] سالانہ تین اقساط مین خزانہ سرکاری مین داخل کرے یہ روپیہ سابق بھی دیا
جاتا تھا اور سواے اسکے مبلغ [illegible] واسطے سیام سنگھ ٹھاکر سابق تروچ کے داخل کرے اور
ہرگز شرائط ہذا سے انحراف نکرے جو اس ذقہ مین بابت انتظام علاقہ و حفاظت رعایا

درج ہوکر رکھے گئے ہین —
رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بلاتفاوت اداکرین اور فرمانبرداری اوسکی کرین اور کسی حکم واجبی کی تعمیل مین اوس سے انحراف نکرین —

المرقوم ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ عیسوی —

نمبر ۱۱۴
ترجمہ سند بنام ٹھاکر منگرے دیو کوٹھار والہ

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر رای منگرے دیو کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دیے گئے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط واسطے خرچ فوج انگریزی محافظ ملک کے اداکرے اور حسب تصریح ذیل مع بیگاری وسپاہ کے حسب حکم ہو حاضر رہے ٹھاکر راے منگرے دیو افزایش بہبودی رعیت وزراعت وحفاظت راستہ کریگا اور اطمینان بابت اداے زر نذرانہ اخراجات فوج انگریزی کریگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور اپنی سپاہ کے حسب تفصیل ذیل حاضر رہے گا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر راے منگرے دیو کسی شرط کے سرانجام مین جسکی تفصیل یہان بھی درج ہے پہلوتہی کریگا تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر راے منگرے دیو کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت اوسکو اداکرینگے

تفصیل

پانچ بیگاری — راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف — اور مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہے —

نمبر ۱۱۵

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی منگل رانا بہادر سنگھ منگل والے کو مہر و دستخط کپتان برٹ راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سرہند و علاقجات کوہی کے ملی —

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ ہنگام اخراج گورکھا ملک کوہستان سے تمام علاقجات قبضہ سرکار انگریزی مین آگئے لہذا یہ سند رانا بہادر سنگھ کو موجب حکم رایٹ ہنوبل گورنر جنرل لارڈ موئیرا صاحب بہادر کے جو بذریعہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے وصول ہوا عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو ٹھکرائی منگل کی دی گئی وہ اس علاقے کو واسطے دوام کے اوسیطرح اپنے قبضے مین رکھے گا جسطرح عہد گورکھا مین رکھتا تھا اور مطابق شرائط ذیل کے کاربند ہوگا یعنی —

شرط اول

یہ کہ وہ بیگاری واسطے خدمت سرکار کے ہمیشہ دے گا —

شرط دوم

نذرانہ اور معاملہ اوس سے نلیا جاوے گا —

شرط سوم

ہنگام جنگ وہ مع اپنے ہمراہیوں کے شامل فوج انگریزی کے رہے گا —

شرط چہارم

حسب الطلب وہ بیگاری اپنے علاقے سے واسطے بنانے سڑک کے دیگا اور تعمیل احکام حکام انگریزی بدل و بزودی کریگا —

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ مطابق ۶ ماہ پوس سمت ۱۸۷۲

نمبر ۱۱۶

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی درکوتی کی رانا ستیس رام کو مہر و دستخط کپتان ابرٹ
راس صاحب کے ملی۔

المرقوم ۱۰ ماہ اگھن سمت ۱۸۷۴

چونکہ تمام رانایان علاقہ کوہستان و قرب وجوار کے زیر حکم سرکار انگریزی ہین اور نیز
ٹھاکر درکوتی مطیع اس سرکار کا ہے لہذا کپتان راس صاحب حکم دیتے ہین کہ رانا ستیس رام
درکوتی والہ ہمیشہ زیر حکم سرکار انگریزی رہے گا اور کسی دوسری حکومت کی اطاعت نکریگا
دیگر رانایان کچہ سروکار درکوتی سے نرکھین کے اور تنازعہ کسیطرح کا درباب حق رانا
ستیس رام کے پیدا نکرینگے۔

بہاولپور

ازروے اصل کاغذ دفتر فورین در پوسٹ پنجاب گورنمنٹ

حاکم بہاولپور اوسوقت سے سرخود حاکم ہوا جب سے تنزل قوت سلطنت درانی مین بعد اخراج شاہ شجاع کے کابل سے واقع ہوا تھا جب رنجیت سنگہ نے قوت پکڑی نواب بہاول خان نے چند مرتبہ درخواست سرکار انگریزی سے کی تھی کہ عہدنامہ حفاظت اوسکے ساتھ کیا جاوے اور گو ازروے عہدنامہ لاہور اوسکی حفاظت سرکار کے اختیار مین تھی کیونکہ عہدنامہ مذکور سے سرحد ملک رنجیت سنگہ کنارہ راست دریاے ستلج تک محدود ہوگئی تھی مگر سرکار انگریزی نے انکار کیا

اول عہدنامہ ساتھہ بہاولپور کے ۱۸۳۳ع مین نمبر ۱۱۷ اوسوقت قرار پایا جب عہدنامہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ درباب انتظام تجارت دریاے سندہ منعقد ہوا تھا اسکی روسے نواب کو اختیار کلی اپنے ملک مین حاصل ہوا تھا او تجارت دریاے سندہ اور ستلج مین باداے محصول مقررہ مقامات متصل کوٹ او مہری کے جاری ہوئی تھی ۱۸۳۵ع مین محصول کشتیون پر ازروے عہدنامہ نمبر ۱۱۸ بجاے محصول سابق مقرر ہوا ۱۸۳۸ع مین فہرست محصول کی ترمیم نمبر ۱۱۹ کی روسے ہوئی اور پھر ۱۸۴۰ع مین حسب منشا نمبر ۱۲۰ اسکے اور پیچ ۱۸۴۳ع کو بموجب عہدنامہ نمبر ۱۲۱ محصول نصف ہوا اور ایک تفصیل محصول کی اوپر اسباب تجارت کے جو علاقہ بہاولپور مین براہ خشکی گذر کرے قرار پائی ۱۸۴۷ع مین نواب نے بصلاح صاحب رزیڈنٹ بہادر لاہور تمام محصول کشتیان اپنے علاقے مین معاف کیا اور معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۵ع مین جب حاکمان ڈاک علاقہ سندہ نے تجویز مقرر کرنے ڈاک شتران علاقہ بہاولپور مین کی نواب نے محصول خشکی کم کیا اور عرصہ قلیل کے بعد محصول بحری دریاے ستلج جو سابق محصول پرمٹ تھا کم کرکے اوسقدر رکھا جسقدر مزدوری آمدورفت مسافران و اسباب دریاے پر ہوسکتا تھا۔

جب تدبیر دوبارہ قائم کرنے شاہ شجاع کی ۱۸۳۸ع مین قرار پائی تو عہدنامہ نمبر ۱۲۲ نواب سے قرار پایا جسکی روسے نواب نے اپنے تئین بزیر حکم و خدمتگذار سرکار انگریزی قرار دیا اور اونکی حفاظت کی حمایت مین رہکر خود سر حاکم اپنے ملک کا منظور سرکار ہوا بیچ مہم افغانستان کے نواب نے بیچ رسد رسانی و گذرنے فوج کے مدد دی جسکے جلدو مین اضلاع سبزلکوٹ و بھونگ بطور انعام

نواب کو عطا ہوئی۔

بہ تعمیل منشا ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۷ء کے جب حکام نے چاہا کہ لین پوسٹ انگریزی کی ستلج تک
قائم ہو تو اس امر کے واسطے نواب نے سنہ ۱۸۴۷ء میں جسقدر زمین درکار تھی بلا معاوضہ دی
خدمت ۱۸۴۸ء میں نواب بہاول خان نے خدمتگزاری مہم ملتان مین بدل کی جسکے عوض اوسکو
انعام مین لاکھ روپیہ سالانہ تاحین حیات مقرر ہوا اور یہ روپیہ جب سے حکومت پنجاب قبضہ سرکار مین
آئی اوسی وقت سے شروع ہوا۔

سنہ ۱۸۵۲ء مین نواب نے تجویز کی کہ بجائے فرزند اکبر کے ولد ثالث اوسکا اوسکی جگہ جانشین ہو
اس بارہ مین گورنر جنرل بہادر نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی ہند مجاز مداخلت امور جانشینی مین
نہین ہے جب بہاول خان نے وفات پائی تو اوسکا فرزند ثالث جانشین اوسکا ہوا مگر فرزند اکبر
بعد وفات والد [illegible] کے خود قابض ہوا جب نواب کو یہ دقت عائد ہوئی تو اونے
مدد بخلاف اپنے برادر کلان کے سرکار انگریزی سے چاہی گورنر جنرل نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار
انگریزی نے حسب عہدنامہ بہاولپور جو وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد نواب کی بمقابلہ دشمن بیرونی
کے کریگی مگر اونپر فرض نہین کہ تنازعات باہمی مین مداخلت کرین برادر کلان جو فتحیاب ہوکر
جانشین ریاست ہوا اونے وعدہ کیا کہ جو عہدنامجات فیمابین سرکار انگریزی اور علاقہ بہاولپور کے
منعقد ہین اونکو وہ منظور کرتا ہے لہذا اوسکی جانشینی منظور سرکار ہوئی اور نواب معزول کو
بسفارش سرکار انگریزی سولہ سو روپیہ ماہواری بہاولپور سے مقرر ہوا اس شرط پر کہ وہ
دعوی ریاست بہاولپور اپنے اور اپنے اولاد کے ترک کرے گا عہدنامہ نمبر ۱۲۳
تجویز ہوکر منظور سرکار انگریزی ہوا۔

مگر ایک سال کے عرصے مین نواب معزول نے عہدشکنی کی اونے ایک درخواست
بخدمت صاحب کمشنر بہادر پنجاب اس مراد سے گذرانی کہ اوسکے مقدمہ کی نظرثانی فرمائی جاے
اور بیان کیا کہ وہ ہرگز تاحین حیات دعوی ریاست نہین چھوڑے گا اور استطلاب اجازت واسطے
جانے اور دوبارہ چھین لینے سند بہاولپور کے کی بلحاظ عہدنامہ جو طرفین پر فرض ہے
گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ نواب معزول نظربند رہے وہ اب قلعہ لاہور مین نظربند ہے

اور صرف نصف تنخواہ اوسکی اوسکو ملتی ہے اور باقی نصف خزانہ لاہور مین اس غرض سے امانت ہے کہ آیندہ اگر وہ مستحق اوسکے پانے کا ہوگا تو اوسکو دیا جائیگا۔

نواب محمد فتح خان نے بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ء وفات پائی اور اوسکا پسر اکبر رحیم یار خان بخطاب بہاول خان مسند نشین ہوا۔

نمبر ۱۱۷

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بہاول خان رئیس بہاولپور مرقومہ ۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ء بفضل خدا واسطے یکجہتی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و رئیس بہاولپور جو ہنگام تشریف بری ہنوربل الفنسٹن صاحب مقام کابل ۱۸۰۹ء مین منعقد ہوا تھا اب تک بلا تفاوت قائم ہے اور اب کہ کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ لدھیانہ منجانب رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم بنٹنک جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند جو اسواسطے بمقام بہاولپور تشریف لائے کہ یہ واسطہ یکجہتی مستحکم ہو اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج جاری ہو تاکہ تجارت کی ترقی ہو جو امر موجب رضاے خدا اور باعث بہبود ملک کے بدرجہ اولی ہے شرائط ذیل بواسطہ صاحب موصوف فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور نواب رکن الدولہ حافظ الملک مخلص الدولہ محمد بہاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر رئیس داؤد پوترہ فریق ثانی بنا بر استحکام دوستی سرکارین اور اجراے تجارت بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے اور واسطہ ترتیب انتظام متعلقہ تجارت منعقد ہوئین جنکی تعمیل عمل مین آئے گی۔

شرط اول

دوستی اور اتحاد دوامی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب محمد بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشینون کی قائم رہیگی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز دست اندازی علاقہ موروثی یا رعیت سرکار بہاولپور مین نکرینگے۔

شرط سوم

در باب انتظام ملک و اختیارات و حقوق کلی جو نواب کے اوسکی رعایا کی نسبت اوسکے ہین اونمین نواب مختار ہے اسپکا محتاج نہین —

شرط چہارم

جو عہدہ دار منجانب سرکار انگریزی واسطے رہنے دربار نواب کے مقرر ہوگا وہ حسب منشاء شرط بالا انتظام نواب مین مداخلت کرنے سے محتاط رہیگا اور ہمیشہ لحاظ قیام دوستی سرکارین کا رکھیگا —

شرط پنجم

ہنربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو درخواست آمد و رفت دریای سندھ اور ستلج کی اور راستہ ہاے علاقہ بہاولپور واسطے تجاران ہند وغیرہ ممالک کے کی سرکار بہاولپور اقرار منظوری کا کرتے ہین کہ اوسکے علاقے مین تجاران مجاز آمد و رفت کرنے کے ہین بشرطیکہ روانہ اونکے پاس موجود ہو —

شرط ششم

سرکار بہاولپور اقرار کرتے ہین کہ باتفاق رائے سرکار انگریزی محصول مناسب واجبی اشیاے تجارت پر جو راستہ ہاے مذکورۂ بالا مین گذر کرین مقرر کرینگے اور اوسمین کمی و بیشی نہوگی مگر برضامندی دونون فریق کے —

شرط ہفتم

یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ فہرست محصول حسب بیان گذشتہ تجویز ہوگا واسطے اطلاع عام کے مشتہر کیا جاویگا اور اہلکاران پرمٹ و مستاجران مالگزاری علاقہ بہاولپور کو ہدایت قطعی ہوگی کہ تجاران گذران کو بعد لینے محصول مقررہ کے ہرگز کسی حیلے سے نروکین یعنی بہانہ حصول حکم جدید و کسی اور حیلے سے سدراہ اونکے نہون —

شرط ہشتم

جو محصول واسطے لین دریاے مذکورہ بالا کے مقرر ہوگا وہ صرف متعلق اوسی اشیا کے

تجارت سے ہوگا جو اوس راستے گذر کرینگے اوسکو کچھ مداخلت اوس محصول سے نہوگی جو واسطے گذر کرنے ایک کنارے سے دوسرے کنارہ دریا تک قائم ہے جو جو گھاٹ خشکی پر لیا جاتا ہے القصہ یہ دونون قسم کے محاصل مثل سابق قائم اور برقرار رہینگے۔

شرط نہم

جو تجاران گذر گاہین مذکور ہین کرین اونکو لازم ہے کہ جبتک علاقہ نواب مین رہین اوسوقت تک حکومت نواب کا بہت لحاظ رکھین اور کوئی امر خلاف انتظام ملک و مذہب ساکنان ملک کے ظہور مین نہ لائین۔

شرط دہم

جسقدر محصول کا استحقاق نواب کا ہوگا اوسقدر معرفت اوسکے اہلکاران کے مقامات مقررہ پر تحصیل ہوگا۔

شرط یازدہم

جو اہلکار واسطے تلاشی اشیاے اور تحصیل محصول کے منجانب سرکار بہاولپور مامور ہونگے وہ مقامات مقابل متھن کوٹ اور بہری کے قیام رکھینگے اور سواے مقامات مذکورہ کے اور کسی مقام پر کشتیان روکی نجاینگی اور نہ تلاشی اسباب کی ہوگی۔

شرط دوازدہم

جب اشخاص ہمراہی کشتیان اپنی خوشی سے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ کچھ اسباب اپنا وہان اوتارین یا اسباب جدید خرید کرکے بار کرین تو ایسے اسباب پر محصول سرکار بہاولپور قبل اسباب کے بار ہونے کے اور بعد اسباب کے اوتارے جانے کے حسب منشاء شرط ہشتم لیا جائیگا۔

شرط سیزدہم

جو سپرنٹنڈنٹ بمقام تقابل متھن کوٹ قیام پذیر ہوگا وہ اسباب کی تلاشی لیکر اور محصول تحصیل کرکے روانہ دیگا اوسمین تفصیل اسباب و سواری وغیرہ کی درج ہوگی جب یہ کشتی بمقام بہری کے پہونچیگی تو سپرنٹنڈنٹ مقام مذکورہ کا مقابلہ روانہ کا ساتھ اسباب کے

کریگا اور جو اسباب روونہ سے زیادہ برآمد ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا
محصول مقام متھن کوٹ لیا گیا ہے وہ بلا ادائے محصول روانہ کیا جائیگا ہوگا۔

شرط چہاردہم

یہی طریق نسبت اوس اسباب کے مرعی رہیگا جو مقام ہری سے بجانب متھن کوٹ جائیگا

شرط پانزدہم

در باب محافظت تجاران جو آمد و رفت اس راستہ پر کرین اہلکاران نواب اونکی حفاظت حتی المقدور
کرینگے اور تجار کسی مقام پر شب باش ہونگے تو اونکو لازم ہے کہ وہ روبرو تھانہ دار یا کسی اور
اہلکار ذی اختیار کو دکھا دین اور اوس سے طلب حفاظت کی کرین۔

شرط شانزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا کے من کل الوجوہ خواہ بنابر انتظام ملک نواب اور خواہ درباب تجارت
جو ہین سب کا لحاظ سرکارین کو رہیگا اور وہ سب واسطے استحکام اتحاد ابدی فیمابین سرکارین کے
ہونگے۔

المرقوم مقام بہاولپور تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

مہر کمپنی دستخط ڈبلیو سی بینٹنک

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

نمبر ۱۱۸

شرائط تتمہ عہدنامہ فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار بہاولپور

چونکہ شرط ششم عہدنامہ منعقدہ فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاولپور مرقومہ
تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ء یہ مشروط ہے کہ محصول مناسب وواجبی بصلاح سرکارین اوپر اشیاء
تجارت دریاے سندھ و ستلج کے قرار پاویگا اب سرکارین ممدوحین کی راے مین بباعث
ناتجربہ کاری باشندگان ممالک کے بیچ ایسے امور کے طریق تحصیل محصول جو اوس وقت مین

تجویز ہوا تھا (یعنی محصول اوپر قیمت اشیا کے) خالی از تکرار باہمی و نزاع کے نہین یہ مناسب
تصور ہوا کہ بنظر رفع تکرار باہمی محصول کشتیون پر بجاے قیمت اشیا کے مقرر کیا جاوے اور کچھ لحاظ
اسباب محمولہ کشتی کا نکیا جاوے لہذا شرائط ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق تجویز ہو کر منظور ہوئین
اور سرکارین یہ وعدہ کرتے ہین کہ مطابق اسکے محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول مین ہرگز کمی
بیشی نہوگی مگر برضامندی فریقین —

شرط اول

محصول تعدادی پانچ سو ستر کا بابت کشتی محمولہ اسباب تجارت جو آمدورفت دریاے سندھ و
ستلج مین کرین کنارہ سمندر سے تا مقام روپڑ بلا لحاظ مقدار کشتی و وزن و قیمت اسباب لیا جائیگا
اور زر محصول مذکورہ بالا درمیان ریاستون کے بقدر علاقہ جو ہر ایک کا کنارہ دریاہاے
مذکورہ پر واقع ہے تقسیم ہوگا —

شرط دوم

منجملہ زر محصول مذکورہ بالا جو ریاست بہاولپور کا حصہ مبلغ [illegible] کسرے کم ہے وہ
بمقام مقررہ مقابل مٹھن کوٹ کے اون کشتیون پر جو سمندر سے بجانب روپڑ جائین لیا جائیگا
اور جو کشتیان مقام روپڑ سے بجانب سمندر گذر کرینگی اونکا محصول حصہ بہاولپور بمقام ہری کے
لیا جائیگا اور کسی مقام پر سواے ان دونون کے تحصیل محصول نہوگی —

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول ریاستہاے متفرقہ اور نیز بخیال فوراً تصفیہ مناسب ہونے تکرار
و مقدمات کے جو در باب حفاظت تجارت و بہبودی تجاران مسافران ریاستہاے مذکورہ بالا
واقع ہون ایک افسر انگریزی بمقام مٹھن کوٹ اور ایک ہندوستانی اجنٹ بمقام ہری کے
منجانب سرکار انگریزی مقرر ہوگا یہ دونون افسر مطیع الحکم صاحب اجنٹ لدہیانہ کے رہینگے
اور جو اہلکاران منجانب دیگر ریاست کے مامور ہونگے وہ اپنے کار مفوضہ مین باتفاق راے
ان دونون افسرون کے کاربند رہینگے —

شرط چہارم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو صاحب متصل متھن کوٹ کے رہیگا وہ تجارت مین شریک کسی سے ہوگا اور حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ سابق مداخلت کسیطرح کی انتظام ملک سرکار بہاولپور مین نکریگا -

شرط پنجم

بنظر انسداد فریب کے جو تجاران گم شدہ کے مال کا جو اونکے پاس کبھی نہ تھا کرین تجاران کو لازم کہ جب وہ روانہ اپنے اسباب تجارت کا حاصل کرین اوسیوقت ایک فہرست اپنے اور اسباب کی داخل کرین اوسکی تصدیق ہوکر ایک نقل اوسکی ہمردیف روانہ کے لگادی جائیگی -

شرط ششم

اوسقدر مضمون شرائط ششم وہفتم ویازدہم وسیزدہم وچہاردہم عہدنامہ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ع جو متعلق قرارداد محصول اور مقدار جنس کے اور طریق تحصیل کے ہے اس تحریر سے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا عہدنامہ ہذا کے اونکے عوض قائم ہوے بموجب اونکے اور شرائط متعلقہ عہدنامہ کے محصول تحصیل ہوگا -

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط سی ڈبلیو ویڈ

پولٹیکل اجنٹ

مہر کمپنی دستخط ڈبلیو سی بنٹنک

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۳۵ع عیسوی

نمبر ۱۱۹

مفصل شرح محصول جو علاقۂ بہاولپور مین بابت کشتیون کے جو آمدورفت دریای سندھ وستلج مین کرین تحصیل ہوگا -

چونکہ ازروی عہدنامہ مرقومہ ۲۷ ماہ شعبان ۱۲۵۰ ہجری مطابق ۲۹ ماہ دسمبر ۱۸۳۴ع سرکار بھاولپور اپنے تمام علاقے کے واسطے بمقامات مقررہ مبلغ ۱۲ پائی محصول کشتی محمولہ اشیاء تجارت جو دریا سے بجانب سمندر یا سمندر سے بجانب مقام روپیر آمدورفت کرین مجاز لینے کے ہین یہ قائم اور برقرار رہیگا مگر چند کشتی ایسی ہونگی کہ وہ کل علاقہ بھاولپور سے گذر نکرینگی بلکہ مقامات اثناء راہ مین وہ اپنے مال کو فروخت کرین یا اور اسباب خرید کرینگی یا ایسے ہی مقامات سے اسباب اپنا لیکر روانہ ہون گی لہذا اقرار کیا جاتا ہے کہ ایسے کشتیون کا محصول مطابق فاصلہ مقامات مذکورہ کے اون مقامون سے جہان وہ اپنا اسباب چھوڑ کر آگے روانہ ہون یا جہان سے وہ اپنا اسباب فروخت کرکے واپس اپنے مقام کو جائین حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا ——

اول جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد شرقی علاقۂ بھاولپور کے پرے سے خیرپور شہر گیا تک یا خیرپور شہر گیا سے سرحد شرقی علاقۂ بھاولپور سے پرے تک جائین سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول جری بابت آمدورفت کے اسقدر ہین — پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے سرحد شرقی کے پرے تک — . . . . پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے مقام چکرام تک یا چکرام سے سرحد شرقی کے پرے تک — پائی

ایضاً ایضاً سرحد شمالی و مشرقی کے پرے سے سرحد جنوبی و مغربی تک یا سرحد جنوبی و مغربی سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرے تک — پائی

دوم اسیطرح جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے سے مقام چکرام تک یا مقام چکرام سے سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے تک جائین سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمدورفت کے اسقدر ہین — پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کی پرے سے مقام بھاولپور تک یا مقام بھاولپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک — پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے مقام خیرپور تک

یا مقام خیرپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک —

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے سرحد شمالی و مشرقی تک

یا سرحد شمالی و مشرقی سے سرحد جنوبی و مغربی تک —

سوم جو کشتی مع اسباب تجارت دریاہاے پنجاب سے ستلج یا سندھ مین بمقابل معبر باکری آئین اگر وہ معبر مذکور سے سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بہاولپور سے پرے تک جائین یا سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بہاولپور کے پرے سے معبر باکری تک جائین تو سرکار بہاولپور مجاز ہے لینے محصول بحری مطابق بعد مسافت جو اوسکے علاقے مین کشتی مذکور طے کرے اسقدر روپیہ کے ہین —

ایضاً ایضاً جو کشتی معبر باکری سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرے علاقہ غیر مین جائین یا علاقہ غیر واقع اوسپرے سرحد شمالی و مشرقی سے معبر باکری تک جائین —

چہارم جو خالی کشتی کار سرکار پر جائے اوسپر محصول نلیا جائیگا

پنجم جس مقام پر علاقہ بہاولپور مین تجار مقام کرکے اسباب اوتارین یا فروخت کرین تو حسب منشاء عہدنامہ سابق اونکو محصول مقررہ مقام مذکور بروقت خرید و فروخت اسباب دینا ہوگا —

دستخط ایف مکینسن

منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند نے بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۸۴۳ء

نمبر ۱۲۰

شرح مجوزہ محصول تجارت دریاے ستلج و سندھ جو کشتیہاے محمولہ اسباب تجارت (باستثناے تجاران و رعایاے نواب جنرل خان) بروقت سفر علاقہ بہاولپور لگے —

شرط اول

غلہ و ہیزم یعنی لکڑی و چونہ مثل علاقۂ لاہور بلا ادائے محصول آمد و رفت کرینگے۔

شرط دوم

باستثنائے تین جنس مذکورہ بالا کے اور سب اجناس تجارت پر محصول مطابق مقدار کشتی جو تین قسم کا قرار دیا گیا ہے لیا جاویگا۔

شرط سوم

جس کشتی میں ۱۰۰ من سے زیادہ اسباب نہین آسکتا اور جو روپڑ یا لدھیانہ وغیرہ تک جاتی ہین یا روپڑ یا لدھیانہ سے تا بمقام روحان یا متھن کوٹ جائین۔ ۔

جب کشتی مین ۱۰۰ من سے زیادہ ہوگا اور چار سو من سے زیادہ نہوگا۔ عہ

جس کشتی مین چار سو من سے زیادہ ہوگا۔ عہ

شرط چہارم

ہر کشتی پر نمبر ۱ و ۲ و ۳ جلی حروف مین لکھے جاوین تا کہ معلوم ہو کہ کس قسم کی کشتی ہے

المرقوم ۵ ماہ اگست ۱۸۴۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۲۵۶ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جارج کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل ہند با جلاس کونسل نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۴۰ء

نمبر ۱۲۱

اقرار نامہ درباب تحصیل محصول تجارت درمیان علاقۂ بھاولپور کے

(باستثنائے تجاران دکوٹھی تجاران خاص رعایائے علاقۂ بھاولپور) شرائط ذیل فیمابین سرکار انگریزی و سرکار بھاولپور قرار پائین۔

شرط اول

بابت تمام کشتیون جو براہ دریا علاقہ بہاولپور مین آمدورفت کرین نصف محصول مقررہ سے لیا جاوے گا۔

شرط دوم

بابت اون اجناس تجارت کے جو براہ خشکی آمدورفت کرے سوائے محصول سندھیہ کے اور محصول اوسپر نلیا جائیگا۔

گاڑی معمولہ اشیای تجارت ۔ عما

شتر ایضاً ایضاً ۔ عہ

قاطر یا یابو نرگاو یا خر ۔ ۸ر

شرط سوم

جس تجار کے پاس سند حسب نمونہ ملحق عہدنامہ ہذا ہوگا وہ بلامزاحمت و بغیر دینے تلاشی اہلکاران ماموریہ چوکیات راستہ کے گذر کرے گا۔

شرط چہارم

اگر کوئی سوداگر کسی مقام اثنای راہ پر خرید و فروخت کریگا اوسکو محصول مقررہ مقام مذکور ادا کرنا ہوگا۔

شرط پنجم

اگر بہاولپور سے مقام سرسا تک پختہ چاہات اور سرائے واسطے آرام مسافران کے جو ہونگے تو سرکار بہاولپور اپنے علاقے مین ہر منزل پر پختہ چاہات اور سرائے واسطے آرام مسافرون کے طیار کردینگے اور سڑک بھی بناکر اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ براہ دوستی جو فیمابین سرکارین جاری ہے اور نیز بنظر اسکے کہ تجاران باطمینان و اعتبار تمام تجارت مین مشغول ہون تحریر ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ شعبان ۱۲۵۹ھ ہجری مطابق ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۴۳ع

ترجمہ صحیح ہے

مہر نواب

دستخط آر این سی ہملٹن

کلکتہ گزٹ مین حسب الحکم گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل بتاریخ ۲۲ ماہ اکتوبر ۱۸۴۳ع مشتہر ہوا۔

نمبر ۱۲۲

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی و نواب بہاول خان بہادر نواب بہاولپور منعقدہ ولفٹننٹ میکلس صاحب منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ. ابٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل بہادر ہند ومنشی موہن لال .... منجانب نواب بہاول خان بہادر حسب اختیارات عطیہ نواب موصوف۔

شرط اول

دوستی و اتفاق و یکجہتی فیمابین ہنوربل کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے تصور کیے جائینگے۔

شرط دوم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دار الریاست اور ملک بہاولپور کی حفاظت کرینگے۔

شرط سوم

نواب بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشین مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور حکومت اعلی کو تسلیم کرینگے اور کسی اور رئیس یا حکومت سے اتفاق نہین کرینگے

شرط چہارم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی رئیس و حکومت غیر سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی دوستی و اتفاق نہین کرینگے مگر معمولی تحریرات دوستانہ اپنے دوست

اور نیکا نوان سے جاری رکھیں گے ۔

شرط پنجم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی پر زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے کوئی تکرار واقع ہوگی تو وہ سپرد ثالثی و بقبضہ سرکار انگریزی کی جائیگی ۔

شرط ششم

نواب بہاولپور حسب الطلب فوج سے حتی الامکان مدد سرکار انگریزی کی کریگا ۔

شرط ہفتم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور انتظام انگریزی اوس علاقے مین داخل نہوگا ۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا منعقد ہوکر اوسپر مہر و دستخط لفٹنٹ میکنس صاحب اور منشی چوہرجی کے ہوے اور تصدیق اور منظوری اوسکی رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر اور نواب بہاولخان بہادر کے آج کی تاریخ سے چالیس روز کے عرصے مین ہوکر فیمابین دی جائیگی ۔

المرقوم مقام احمدپور تاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ء مطابق ۱۴ ماہ رجب المرجب ۱۲۵۴ھ

مہر گورنر جنرل

دستخط آکلنڈ

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام شملہ بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۸ء

نمبر ۱۲۳

شرط اول

محمد صادق یا معروف محمد صادق خان اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے پشت در پشت اقرار کرتا ہے کہ وہ دعوی تخت بہاولپور کو ترک کرتا ہے ۔

شرط دوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے عین حیات اور بعد اسکے اوسکی اولاد آیندہ کبھی بغیر اجازت نواب فتح خان بہادر کے ملک بہاولپور مین قدم نرکھینگے۔

شرط سوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ بغیر اجازت حاکم بہاولپور کے خطوط یا پیغام کسی اہلکار یا مختار ریاست بہاولپور کے پاس نہ بھیجے گا اور نہ کسی سے ظاہر یا قصد ملاقات کریگا اور اگر برعکس اسکے وہ کرے تو اوسکو جوابدہی اسکی روبروے سرکار انگریزی کرنی ہوگی۔

شرط چہارم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ جب وہ علاقہ انگریزی مین آیگا بعد اوسکے وہ کبھی بغیر اجازت حاکم بہاولپور کے کسی وقت حال یا استقبال مین کسی ملازم یا ماتحت ریاست بہاولپور کو خواہ ملازم ہو خواہ برخاست شدہ اپنے پاس رہنے نہ دیگا۔

شرط پنجم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنا استحقاق ہمراہ لیجانے اپنے ملازمین یا متوسلین کا چھوڑ دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ سواے بیگمات اور خدمہ کے جو دس نفر سے زیادہ نہونگی کسیکو اپنے ہمراہ نہ لیجائیگا۔

شرط ششم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور منظور کرتا ہے کہ وہ کبھی حاکم بہاولپور کے اوپر دعوی حکومت بہاولپور کا کسی عدالت سرکار انگریزی ہندوستان و انگلستان کے دائر نہین کریگا اور وہ کبھی کوئی نالش اوپر حاکم بہاولپور کے نہین کریگا اور اوسکا دعوی اس اقرارنامے کی روسے نا جائز اور عدم سماعت کے قابل متصور ہوگا۔

شرط ہفتم

محمد صادق خان بخوشی منظور کرتا ہے کہ کسی جایداد علاقہ بہاولپور مین اوسکا دعوی

نہین ہے صرف اوسس روپیہ پر او سکو بالعوض اسباب و جواہرات وغیرہ کے ۔ ۔ ۔ پیکیا گیا
اور صرف مبلغ ا لسالانہ ماہواری تنخواہ ذاتی جسکا نصف مبلغ لا ۔ ہوتا ہے ۔

شرط ہشتم

سرکار بہاولپور اقرار کرتی ہے کہ وہ معرفت افسران انگریزی کے خزانہ ملتان مین ماہ بماہ تا حین حیات محمد صادق خان کے تنخواہ ماہواری اوسکی داخل کیا کرے گی اور سوا ے اسکے جو اخراجات نہایت ضروری ہون گے وہ بھی دیے جائینگے مگر سوا ے اسکے اور کچھ اوسکو نہین ملیگا اور بعد وفات محمد صادق خان کے اوسکے ورثا کو نصف تنخواہ ماہواری یعنی مبلغ لا ۔ دیا جائیگا ۔ ۔

شرط نہم

سرکار انگریزی تجویز کرکے وعدہ کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ بالا کی پابندی محمد صادق خان کریگا اور کسیطرح کا ارتکاب خلل اندازی نسبت فتح خان اور اوسکے ورثا کے نکرے گا اور نواب محمد فتح خان بہادر تخت بہاولپور پر برضامندی سرکار انگریزی تخت نشین ہے کا ۔ ۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ڈبلیو سین کار

کشمیر و دیگر ریاستہای آنروی ستلج

از روی رپورٹ گورنمنٹ پنجاب و اصل کواغذ دفتر فورین

کشمیر

بعد ختم ہونے مہم ستلج کے عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹- ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کی روسے تمام ملک کوہستان و سطح زمین یعنی میدان مابین دریاے بیاسہ و ستلج کے اور تمام کوہستان مابین دریاے بیاسہ و سندھ کے مع اضلاع کشمیر اور ہزارا کے قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اوسی عہدنامے مین سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ راجہ گلاب سنگہ کو بجلدوے خدمات جو اوسنے دربار لاہور کے دوبارہ دوبارہ قائم کرنے واسطے دوستی کے عمل مین لائین بطور انعام علاقہ کوہستان دیا جائیگا اور اوس علاقے مین وہ حاکم سرخود رہیگا اور وہ مجاز عہدنامہ علیحدہ کا ہوگا —

گلاب سنگہ اوائل مین ایک سوار رسالہ فوج زیر حکم مہاراجہ خوشحال سنگہ کا تھا یہ خوشحال سنگہ اوسوقت مین جمعدار ڈیوڑھی رنجیت سنگہ کا تھا بعد ازین ترقی ہوکر وہ خود سردار فوج ہوا اور بیچ گرفتاری اکبر خان رئیس راجوری کے اوسنے بڑا نام پیدا کیا اس خدمت کے جلدو مین علاقہ جموں واسطے بودوباش اوسکے خاندان کے اوسکو دیا گیا اب گلاب سنگہ نے سکونت جموں کی اختیار کی اور راجپوتان قرب وجوار پر اپنی حکومت درپردہ اور ظاہر مین براے نام حکومت دربار لاہور کی قائم کرنی شروع کی اور رفتہ رفتہ لداخ تک پہونچا بیچ اون تبدیلیون کے جو قبل وقوع مہم ستلج واقع ہوئین بتحقیق یہ بھی ایک رکن خالصہ قرار دیا گیا تھا اور اوسنے بڑی کوشش بیچ صلح کے جو بعد جنگ سراؤن وقوع مین آئی کی تھی —

ایک عہدنامہ علیحدہ نمبر ۱۲۴ اوسکے ساتھہ بمقام امرتسر تاریخ ۱۶- ماہ مارچ ۱۸۴۶ء منعقد ہوا اس عہدنامہ کی روسے تمام ملک کوہستان مع متعلقات درمیان دریاے سندھ و راوی کے مع علاقہ چمبا و باستثناے علاقہ لاہول بالعوض مبلغ ۷۵ لکہ روپیہ کے اوسکو ملا اور اوس نے اقرار کیا کہ تمام تنازعات جو علاقجات قرب وجوار کے ساتھہ واقع ہون اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کرے اور جب فوج انگریزی کوہستان مین کسی کے ساتھہ جنگ آراہو تو مع اپنی تمام

فوج کے مدد سرکار کرے اور تعین امور باہمی اوسکے نسبت سرکار انگریزی کیے گئے جملہ
پرگنہ چمبا جو بعد مہم سکھان سنہ ۱۸۴۶ع کے تھے وہ سب پرگنہ این روی راوی اور بعض پرگنہ
آنروے راوی واقع ہین بالعوض پرگنات چمبا واقع این روے راوی سرکار انگریزی نے
مہاراجہ گلاب سنگہ کو تعلقہ لکھیم پور واقع دامن کوہ آنروے راوی جسکی جمع [illegible] سالانہ ہے
دیا اسطرح دریاے راوی سرحد کوہستان سرکار انگریزی کا رہا۔
مالگزاری سالانہ جو راجہ چمبا سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ کو دینا تھا [illegible] کی
تھی اسکا نصف روپیہ حصہ سرکار انگریزی کا بابت پرگنجات این روے دریاے راوی
ہوتا ہے اور جو فوج کنتجنٹ رئیس جمو سابق لیتا تھا اب اوسکا نصف بھی سرکار انگریزی کو ملنا چاہیے
جب یہ معاملات صلح ہو تے تھے ایک سوال درباب اوس ملک کوہی کے جو بنام
بہدروا مشہور ہے پیدا ہوا راجہ چمبا نے دعوی کیا کہ وہ اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
سنہ ۱۸۲۱ع مین عطا کیا تھا اور مہاراجہ گلاب سنگہ کا دعوی چودہ یا پندرہ برس سے اونکے قبضہ بذریعہ فتح کے
تھا مگر سکھون نے بیچ عہد راجہ ہیرا سنگہ کے بہدروا کو راجہ چمبا سے لے لیا تھا اور
یہ اب جزو اوس علاقہ کا تھا جو حسب منشاء شرط دوسرا عہدنامہ لاہور مرقومہ نو ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع
سرکار انگریزی کو ملا تھا اور سرکار انگریزی نے ازروے عہدنامہ امرتسر گلاب سنگہ
کو دیا تھا۔
سنہ ۱۸۴۷ع مین ایک انتظام ایسا گلاب سنگہ کے ساتھہ قرار پایا کہ جس سے اوسنے
اپنا دعوی تمام علاقہ چمبا کا جو دونون جانب دریاے راوی کے واقع ہے چھوڑ دیا اس
غرض سے کہ بہدروا اوسکو ملے اور تعلقہ لکھیم پور اوسکے بانام ہوجاے اسطرح
ملک چمبا بحیثیت تمام وکمال زیر حکم سرکار انگریزی کے آگیا اس بارے مین کوئی عہدنامہ
خاص نہین ہوا۔
جبسے عہدنامہ امرتسر ختم ہوا معاملہ سرکار انگریزی کا ساتھہ کشمیر کے تمام قسم کا رہا
سنہ ۱۸۵۷ع مین مہاراجہ گلاب سنگہ نے وفات پائی اور اوسکا فرزند رنبیر سنگہ جانشین اوسکا ہوا
اختیار متبنی کرنے کا مہاراجہ کو ازروے سند نمبر ۱۲۵ عطا ہوا بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ع

مہاراجہ کو خطاب اور تمغہ موسٹ اکزالٹڈ آرڈر اوف دی سٹار اف انڈیا کا عنایت ہوا۔

کپورتھلہ

رئیس کپورتھلہ ایک وقت مین علاقجات این روے اور آن روے ستلج اور نیز دوابہ باری
اپنے قبضے مین رکھتا تھا جو متفرق مقامات دوابہ باری مین
اوسکے قبضے مین تھے وہ اوسنے بزور شمشیر حاصل کیے
تھے اور اوائل مین سردار جسا سنگہ نے جو بانی اس خاندان
کا تھا حاصل کیے تھے اونمین ایک علاقہ آلو بھی تھا جسکے نام سے
خاندان مشہور ہوا علاقجات آن روے ستلج بھی بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور اونمین کپورتھلہ تھا
جسکے نام سے خاندان کا خطاب ہوا اور علاقجات این روے ستلج مین سے چند بزور شمشیر
حاصل ہوے تھے اور چند مہاراجہ رنجیت سنگہ نے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۸ع کے دیے تھے
کل جمع علاقجات این روے ستلج کی تخمینا [illegible] لک ہے

جمع .... [illegible] لک
رقبہ میل مربع .... [illegible] میل
نفری شمار باشندگان .... [illegible]
خراج ادائی .... [illegible] لک

از روے عہدنامہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ع کے سردار کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ جو فوج انگریزی علاقجات این روے ستلج مین گذر کرے یا چھاونی بنا کر رہے اوسکی رسد رسانی وہ کریگا اور از روے دفعہ پنجم اشتہار مرقومہ ۶ ماہ مئی ۱۸۰۹ع اوسپر فرض اور واجب آیا کہ وہ مع فوج کے ہنگام جنگ شریک فوج انگریزی ہوگا۔

۱۸۲۶ع مین سردار فتح سنگہ زیادتی رنجیت سنگہ سے بھاگ کر زیر حمایت سرکار انگریزی علاقجات این روے ستلج مین چلا گیا اور حمایت اوسکی دی گئی اور یہ مشتہر ہوا کہ سردار آلو والہ زیر حفاظت سرکار انگریزی بباعث اوسکے علاقجات موروثی واقع مشرق ستلج کے ہے مگر جو علاقجات اوسکو سرکار لاہور سے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۸ع ملے ہین اونکی وجہ سے وہان وہ زیر حکم دربار لاہور کے ہی مگر حفاظت سرکار انگریزی دونون جانب مبسوط ہے۔

اول جنگ سکہ مین فوج کپورتھلہ مقابلہ فوج انگریزی بمقام آلیوال جنگ آور ہوے بباعث اس دشمنی کے اور نیز اسوجہ سے کہ سردار مذکور فوج سرکار کو علاقجات این روے ستلج مین

رسد پہونچانہ سکا اسواسطے اوسکے علاقجات واقع این روے ستلج ضبط سرکار ہوے جب جلندہر دواب ۱۸۴۶ء مین تسلط سرکار انگریزی مین آیا علاقجات آنروے ستلج سردار آلووالہ کے اس شرط پر قائم اور بحال رہے کہ سردار نقد روپیہ بالعوض اوس خدمت کے جو وہ دربار لاہور کی کرتا تھا سرکار انگریزی کو دے جمع علاقجات جلندہر کے تخمیناً مبلغ ... تھا شرائط جنکی روسے قیام علاقہ بنام سردار مذکور کے رہا مفید بحق سردار اور اوسکے ورثا اصلی کے تھا ان شرائط پر کہ وہ نیک روتیہ رہین اور انتظام اچھا کرین اور کسی قسم کا محصول نلیا کرین اور راستہ اور سڑک اپنے علاقے مین طیار کرے اور اونکی مرمت رکھے۔

معاوضہ خدمتگذاری دواب جلندہر ایک لاکھ اڑتیس ہزار روپیہ تعین ہوا مگر بعد ازین اسمین ... روپیہ کی تخفیف ہوئی اسوجہ سے کہ جب تشخیص مالگزاری سرکار راجہ نے کی تھی اوسوقت مین جاگیر نورمحل شامل علاقہ کپورتھلہ تھی اور بعد ازان اوس سے علحدہ کی گئی علاقجات باری دواب جنکی تشخیص جمع ... کی تھی مگر بعد ازان جمع اوسکی ... قرار پائی سردار نہال سنگہ کو تاحین حیات واگذار ہوے مگر حکومت انگریزی اونمین رہی۔

۱۸۴۹ء مین سردار نہال سنگہ کو خطاب راجگی عطا ہوا بماہ ستمبر ۱۸۵۲ء اوسنے وفات پائی اوسکے بعد رندہیر سنگہ راجہ حال جانشین ریاست ہوا بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء کے اور بعد ازان ۱۸۵۸ء مین بیچ ملک اودہ کے راجہ رندہیر سنگہ نے خدمت سرکار انگریزی کی بلحاظ خدمت گذاری جو اوسنے اوسوقت دواب جلندہر مین کی تھی سرکار نے جہان اور انعام بخشی ایک سال کی مالگزاری بھی معاف کی اور واسطے دوام کے پچیس ہزار روپیہ مالگزاری سے کم کردیے راجہ نے درخواست دی کہ جو جاگیر موروثی اوسکی واقع باری دواب جو ہنگام وفات راجہ نہال سنگہ کے ۱۸۵۲ء مین ضبط سرکار ہوگئی ہے گو فی الحال فائدہ بخش نہین مگر بالعوض اس معافی مالگزاری کے اوسکو عطا ہو یہ درخواست راجہ کی منظور ہوئی اور جاگیر مذکور بنام راجہ واسطے دوام کے واگذار ہوئی مگر حکومت سول اور پولیس اوس علاقے کی باختیار حکام انگریزی رہی اسوجہ سے مالگزاری راجہ کی بمقدار سابق ایک لاکھ اکتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

بجلدوے خدمتگزاری راجہ بملک اودہ راجہ کو علاقہ بونڈی اور بہولی واسطے دوام کے

نصف جمع پر حاصل ہوئے بموجب نمبر ۱۲۶
بموجب سند نمبر ۱۲۷ کے راجہ کو اختیار متبنی کرنے کا عطا ہوا۔

منڈی

یہ قدیم ریاست خاندان ہندو راجپوت کی قبضۂ سرکار انگریزی مین ازروے عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ [illegible] کے آئی کل حکومت بموجب نمبر ۱۲۸ کے راجہ بلبھیر سین اور اوسکے ورثا کو اور اوسکے اون بھائیونکو حسب قاعدہ بزرگی ملی بشرطیکہ سرکار انگریزی خاص کر اوسکو باعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علیحدہ نکرین راجہ حال بلبھیر سین کا ہے اور خرد سال ہے

رقبہ	[illegible] میل مربع
آبادی —	ایک لاکھ [illegible] نفر
جمع —	[illegible] لاکھ روپیہ
مالگزاری سرکار	ایک لاکھ روپیہ

ہنگام وفات راجہ بلبھیر سین کے [illegible] مین ایک کونسل جنٹی کی مقرر ہوئی کہ تا عرصہ صغرسنی راجہ حال جو اوسوقت مین صرف چار سال کی عمر کا تھا اجراے امور ریاست کرین —

اختیار متبنی کرنے کا ازروے سند نمبر ۱۸۰ کے راجہ کو عطا ہوا

چمپا

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت کے خاندان کی قبضہ سرکار انگریزی مین [illegible] مین آئی اور ایک جزو اوسکا مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیا گیا تھا —

ازروے عہدنامہ مہاراجہ کشمیر [illegible] کے چمپا پھر تمام وکمال زیر حکم سرکار انگریزی آیا اور سند نمبر ۱۲۹ راجہ سری سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے علاقہ چمپا اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو جنکا استحقاق ازروے شاستر کے ہو دیا گیا اور اگر کوئی وارث اصلی نہو تو ورثاے برادران حسب قاعدہ بزرگی عطا ہوا اگر کسی راجہ کے وقت مین بدنظمی علاقہ مین واقع ہو تو سرکار اوسکو خارج کرکے دوسرے شخص خاندان راجہ کو اوسکے جگہہ جانشین کر سکتے ہین —

رقبہ —	[illegible] میل مربع
آبادی —	[illegible] لاکھ [illegible] نفوس
جمع —	[illegible] لاکھ [illegible]
مالگزاری سرکار —	[illegible]

[illegible] مین چھاونی گدھی ڈلہوسی واقع علاقہ چمپا راجہ نے سرکار کو اس شرط پر دیا کہ دو ہزار

روپیہ اوسکی زرمالگزاری سالانہ سے تخفیف ہون جواب مبلغ عـــہ ہر ــ
سند نمبر ۱۵ راجہ کو ملی جسکی روسے اوسکو اختیار متبنی کرنیکا عطا ہوا

سوکیت

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت تھی قبضہ سرکار انگریزی مین ازروی عہدنامہ لاہور آئی بیچ ۱۸۴۶ع
کل حکومت بموجب سند نمبر ۱۳۰ اسکے راجہ اوگرسین راجہ حال اور اوسکے ورثا اور اون بھائیون کو
حسب قاعدہ بزرگی دیاگیا بشرطیکہ سرکار خاص کر بباعث نالیاقتی یا بدچلنی کے علحدہ نکردین ــ
اختیار متبنی کرنے کا راجہ کو ازروی سند نمبر ۱۵ اکی عطا ہوا

سند نمبر ۱۳۱ جسکی روسے اختیار متبنی کرنے کا حاصل ہوا سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ اور راجہ
تیج سنگہ کو بھی عطا ہوئی یہ جاگیردار عام قسم کے ہین اونکو اختیارات فوجداری اور مال کے اپنے علاقے
مین حاصل ہین مگر اختیار انتظام ملک کا نہین ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ تیج سنگہ نے وفات پائی ــ

نمبر ۱۲۴

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی ایک فریق اور مہاراجہ گلاب سنگہ جموواله فریق ثانی منعقدہ
منجانب سرکار انگریزی معرفت فردرک کری صاحب اور بریوٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب جو
کارروائی حسب الحکم رابٹ ہنوربل سرہنری ہارڈنج جی سی بی اون اوف ہر میجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ماموره ہنوربل کمپنی بنابر ہدایت و انضباط امور ہند کرتے ہین اور
مہاراجہ گلاب سنگہ بذات خود ــ

شرط اول

سرکار انگریزی واسطے دوام کے بلا مداخلت غیری مہاراجہ گلاب سنگہ اور اوسکے ورثا
ذکور اصلی کو تمام ملک کوہستان مع متعلقات واقع بجانب شرق دریای سندھ اور بجانب مغرب
دریای راوی مع علاقہ چمبا و باستثنا علاقہ لاہول جو جزو اوس علاقہ کا ہے جو دربار لاہور نے

سرکار انگریزی کو حسب منشاء دفعہ چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ - ماہ مارچ ۱۸۴۶ء اسپرد کیا دیتے ہین

شرط دوم

سرحد شرقی علاقہ جو بموجب شرط مذکورہ بالا مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیا گیا کمشنران مامورہ سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ قرار دینگے اور اوسکی تفصیل علیحدہ عہدنامہ مین بعد پیمایش تحریر ہوگی

شرط سوم

بالعوض اس انتقال علاقہ کے جو اوسکو اور اوسکے ورثا کو حسب منشاء شرط مذکورہ بالا دیا گیا مہاراجہ گلاب سنگہ سرکار انگریزی کو مبلغ [illegible] روپیہ نانک شاہی ادا کرینگے منجملہ اوسکے مبلغ [illegible] بروقت تصدیق ہونے عہدنامہ ہذا کے اور باقیماندہ [illegible] بتاریخ یکم اکتوبر سنہ حال یعنی ۱۸۴۶ء یا قبل اوسکے ادا ہوگا -

شرط چہارم

حدود علاقہ مہاراجہ گلاب سنگہ ہرگز بلا اتفاق رای سرکار انگریزی کی تبدیل نہوگی -

شرط پنجم

اگر کوئی تنازعہ فیما بین مہاراجہ گلاب سنگہ اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست قرب وجوار کے پیدا ہوگا تو مہاراجہ اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کریگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگی اوسکے مطابق تعمیل کریگا -

شرط ششم

مہاراجہ گلاب سنگہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مع اپنی تمام فوج کے شامل فوج انگریزی ہونگے جب فوج انگریزی کسی علاقہ کوہی یا علاقہ متصلہ علاقہ مہاراجہ مین جنگ آور ہوگی -

شرط ہفتم

مہاراجہ گلاب سنگہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو یا کسی اور رعایاے یورپ اور امریکا کو بلا استرضاء گورنمنٹ انگریزی ملازم نرکھینگے -

شرط ہشتم

مہاراجہ گلاب سنگھ وعدہ کرتے ہین کہ درباب علاقہ منتقلہ کے وہ منشا ہر دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ جداگانہ کا جو فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء ہوا ہے لحاظ رکھینگے۔

شرط نہم

سرکار انگریزی مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد بمقابلہ دشمن غیر کے بیچ حفاظت اوسکے ملک کے کرینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ گلاب سنگھ حکومت سرکار انگریزی کی قبول کرتے ہین اور باعتراف حکومت سرکار انگریزی کو ایک گھوڑا اور بارہ شاخ بزپشمی چھہ نر اور چھہ مادہ اور تین جوڑی شال پشمینہ کی دیا کرینگے

یہ عہدنامہ دس شرائط کا آج کی تاریخ فریدرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب نے حسب ہدایت رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے اصالتاً فراہم کیا اور عہدنامہ ہذا آج کی تاریخ بمہر رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل بہادر کے تصدیق ہوا۔

المرقوم بمقام امرتسر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ہجری

(مہر) دستخط ایچ ہارڈنج

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۲۵

بنام مہاراجہ رندھیر سنگھ بہادر نایٹ اوف دی موسٹ ایکزالٹڈ اور در اوف دی سٹار اوف انڈیا کشمیر

المرقوم ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

ملکۂ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان اور سرداران ہند کی جو اب اپنے ملک مین حکران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے آپ خواہش شاہی کو پورا کرنیکے سبب وہ اطمینان آپ کو دوبارہ دیتا ہون جو مین نے دربار سیالکوٹ مین ماہ مارچ ۱۸۶۱ء دیے تھے یعنی درصورت نہونے اصلی وارث کے متبنیٰ کرنا وارث کا اپنے خاندان سے موجب رسم و آئین کے سرکار انگریزی کو بخوشی منظور اور مقبول ہوگا۔

اطمینان کھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تم سے کیا جاتا ہے جب تک آپکا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شروط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۶

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بونڈی و تھبولی راجہ رندھیر سنگہ بہادر کپورتھلہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۹ء بمقام بیسوے

چونکہ از روے رپورٹ صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ ظاہر ہوا کہ درمیان بلوہ کے راجہ رندھیر سنگہ بہادر آلووالہ بباعث نمک حلالی سرکار انگریزی کی خودبسر کردگی اپنی فوج کے لکھنو مین آیا اور خدمات لائقہ کین مین بطور علامت خوشنودی مزاج راجہ رندھیر سنگہ بہادر کے زمینداری بونڈی و تھبولی کی نصف جمع پر استمرار اس شرط پر دیتا ہون کہ ہنگام وقت و اندیشہ کے راجہ خدمت جنگ و پولیٹکل کرینگے۔ واضح ہو کہ اس عطیہ سے راجہ کو صرف وہ استحقاق عطا ہوے ہین جو سابق مالک زمینداری مذکور کو حاصل تھے اور کوئی حق نہین دیا گیا ہے۔

خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ کو دیا جاے۔

نمبر ۱۲۷

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجہ اجگان راجہ رندہیر سنگہ بہادر کپورتھلہ

ملکۂ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان و سرداران ہند کی جو اب اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے اوس خواہش کو پورا کرنیکے سبب یہ اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی وارث اصلی نہوگا تو متبنی تمھارا یا تمھارے بعد کسی امیر راجہ ریاست کا جو موجب دہرم شاستر و رسم خاندان کے کیا ہوگا منظور اور مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک کہ تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۸

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ مندی راجہ بلبہیر سین مندی والہ کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء عیسوی

چونکہ از روے عہدنامۂ منعقدۂ فیمابین سرکار انگریزی اور مہارسنگہ بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ بلبہیر سین راجہ ذیشان مندی نے اتحاد و خیر خواہی سرکار انگریزی ظاہر کی لہذا علاقہ مندی اوسیقدر حدود مین جسقدر بروقت تسلط انگریزی وہ تھا مع اختیارات کا انتظام علاقہ مذکور اب سرکار انگریزی اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو پشت در پشت دیتے ہین در صورت موجود نہونے وارث اصلی کے جو کوئی قریب رشتہ دار راجہ سرکار انگریزی کے نزدیک ثابت ہوگا وہ علاقہ مع اختیارات کل حاصل کریگا۔

راجہ کو یہ بھی واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہے گا کہ جو کوئی نالائق ثابت ہوگا یا جس سے انتظام علاقہ بخوبی نہو سکے گا اوسکو وہ گدی مندی سے برخاست کرکے دوسرے

کسی رشتہ دار قریب راجہ کو جو کسی حق اور لئیق ہوگا اوسکی جگہ مقرر کرینگے اور راجہ یا جو کوئی بطریق مذکورہ بالا مقرر ہوگا اوسکو متابعت شرائط ذیل کی کرنی ہوگی۔

شرط اول

راجہ سال بسال خزانہ شملہ و سپاتو مین ایک لاکھ روپیہ نذرانہ دو قسط مین ایک تاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری تاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک داخل کریگا۔

شرط دوم

وہ کوئی محصول اشیاے درآمد و برآمد پر نہ لیگا بلکہ اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران فرض تصور کرے گا۔

شرط سوم

وہ سڑک اپنے علاقہ مین جو بارہ فٹ عرض سے کم نہو گی تیار کریگا اور اوسکی درستی رکھیگا

شرط چہارم

وہ قلعہ کملا گڑھ اور آنندپور وغیرہ کو مسمار کرکے برابر زمین کے کردیگا اور ہرگز ارادہ دوبارہ تعمیر کرنے کا نکرے گا۔

یہ شرط درباب قلعۂ کملا گڑھ کے بعد ازین ترمیم ہوئی اور راجہ کو اجازت دی گئی کہ وہ اون مکانات کو جو عبادتگاہ اور شوالے ہین محفوظ رکھے مگر دیگر تعمیر کو جو متصل شوالہ وغیرہ کے بنین ہون اور خاکم قبور وغیرہ کو مسمار کردے اور قلعہ مین بیس سپاہی اور چھ ضرب توپ خرد واسطے سلامی کے رکھے

شرط پنجم

ہنگام فساد وہ مع اپنی فوج اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی فوج انگریزی مین جاکر شامل ہوگا اور جو حکم حکام انگریزی اوسکے نام جاری کرینگے اوسکی تعمیل کریگا اور رسد حتی الامکان بہم پہونچائے گا۔

شرط ششم

جو کوئی تکرار اوسمین اور کسی اور رئیس مین واقع ہوگی اوسکو وہ سپرد عدالت انگریزی کریگا۔

شرط ہفتم

دربارہ محصول کان آہن و نمک کے جو علاقہ منڈی مین ہین قواعد بعد مشورہ صاحب سپرنٹنڈنٹ علاقجات کوہستان بعد ازین تجویز ہونگے اور اوس سے خلاف ورزی نہوگی۔

شرط ہشتم

راجہ کسی قدر زمین علاقہ مذکور کی بلامنظوری و بے رضا سرکار انگریزی فروخت نکریگا اور نہ بطور رہن علیحدہ کریگا۔

شرط نہم

وہ اسطرح انسداد بردہ فروشی و ستی و دختر کشی و ضایع کرنے مجذوم کا کریگا کہ کوئی اوسکا آیندہ ارتکاب ان امور قبیحہ کا نکرے راجہ کو لایق ہے کہ اپنے علاقہ کے حدود سے باہر کبھی دوسرے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق منشاء سند کے کاربند ہو اور وہ تدابیر بروے کار لائے جس سے بہبودی باشندگان و بہتری ملک و زمین متصور ہو اور وہ انتظام کرے کہ جس سے انصاف و عدل مظلومان کو پہونچے اور حقوق ادنے زمینداران و ملین اور رستون کی حفاظت رہے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نکریگا بلکہ اوسکو ہمیشہ خوش رکھیگا۔ رعایاے علاقہ منڈی راجہ اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقہ کا تصور کرینگے اور کبھی مالگزاری کے ادا کرنے مین انکار نکرینگے بلکہ ہمیشہ فرمانبردار اور مطیع الحکم اوسکے رہینگے۔

نمبر ۱۲۹

ترجمہ سند گورنر جنرل بہادر جسکی روسے علاقہ چمبا راجہ سری سنگھ کو عطا ہوا

المرقوم ۶ ماہ اپریل ۱۸۴۸ عیسوی

چونکہ تمام شمالی و مشرقی ملک کوہستان درمیان دریاے ستلج اور سندہ کے جو سابق شامل ملک پنجاب تھا از روے عہدنامہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ جو فیما بین ہنوربل کمپنی و دربار لاہور منعقد ہوا قبضہ سرکار انگریزی مین منتقل ہوگیا لہذا ملک چمبا جو ہنگام انعقاد عہدنامہ مذکور قبضہ راجہ چمبا مین تھا اب بذریعہ اس سند کے راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کو جو از روے

وہ ہم تمام استحقاق وراثت کا رکھتے ہونگے واسطے دوام کے دیا گیا درصورتیکہ راجہ کوئی اولاد ذکور نچھوڑے تو اوسکا بھائی جو باقیماندہ برادران مین کلان ہوگا اوسکا جانشین ہوگا اور راجگان چمبا کل اختیار انتظام ملک بموجب شرائط ذیل کے رکھینگے یعنی —

شرائط اول

راجہ ہر سال خزانہ کانگڑہ مین بارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو اقساط مین ادا کیا کریگا اول قسط ماہ جیٹھ مین اور دوسری ماہ ماگھ مین واجب ہوگی —

شرط دوم

راجہ یک لخت رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی و قطع اعضا کا اپنے علاقے مین انسداد کلی کرینگے —

شرط سوم

راجہ حفاظت تجاران اور مسافران کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور محصول تجارت مثل پرمٹ وغیرہ موقوف کرینگے —

شرط چہارم

راجہ اپنے علاقے مین رستہ بارہ فٹ عریض تیار کرینگے اور اوسکی مرمت رکھین گے —

شرط پنجم

بوقت جنگ راجہ شامل فوج انگریزی ہوگا اور رسد رسانی کریگا اور سپاہی پانچ روپیہ ماہواری اور بیگاری چار روپیہ ماہواری پر بہم پہونچائیگا اگر کوئی راجہ چمبا بدنظمی اپنے علاقے مین کرے گا تو سرکار انگریزی اوسکو برخاست کرکے کسی اور شخص کو اوسی خاندان سے اوسکی عوض جانشین راج کرینگے یہ غرض سرکار انگریزی کی نہین ہے کہ ملک چمبا اپنے قابو مین کرین صرف مطلب یہ ہے کہ خوش انتظامی اور دادرسی سے باشندگان امان مین اور خوش رہین —

شرط ششم

اگر کسیطرح کی تکرار یا نزاع فیمابین راجہ چمبا اور کسی اور رئیس سے پیدا ہو تو مقدمہ سپرد گورمنٹ انگریزی کے ہوگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگے اوسکی پابندی راجہ کریگا بغیر استرضا سرکار انگریزی کے

راجہ کسی دوسرے رئیس سے خط کتابت یا اتفاق نکریگا مگر اپنے ملک مین راضی رہے گا اور کوشش بلیغ افزائش رفاہ و خوشی باشندگان کریگا اور جہد کامل افزائش کاشتکاری و داد دہی عوام عمل مین لائیگا۔

نمبر ۱۳۰

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی روسے علاقہ سوکیت راجہ اوگرسین کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ ازروے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی و دربار سکھ بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء ملک کوہستان قبضہ آنریبل کمپنی مین آگیا اور چونکہ راجہ اوگرسین راجہ ذیشان و شوکت نے اپنی دوستی اور خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی لہذا علاقہ سوکیت اوسیقدر حدود مین جسقدر وقت تسلط سرکار تھا مع کل اختیارات کے اب سرکار انگریزی راجہ مذکور کو اور اوسکے ورثاے اصلی جو رانی سے پیدا ہوے ہون اونکو پشت در پشت عطا کرتے ہین درصورت نہونے ایسے وارث کے کوئی اور شخص جو نزدیک سرکار انگریزی کے راجہ کا قریب رشتہ دار ہوگا یہ علاقہ مع اختیارات کلی کے پائیگا۔

راجہ کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایسے شخص کو جو بدوضع یا نالائق انتظام امور علاقہ ثابت ہوگا اوسکو خارج از گدی کرکے دوسرے نزدیک رشتہ دار مستحق وراثت کو جو لئیق اور قابل انتظام علاقہ کے ہوگا اور استحقاق جانشینی کا رکھتا ہوگا بجاے اوسکے گدی نشین کرین راجہ یا جو کوئی بطور مذکورہ بالا گدی نشین ہوگا اوسکو تعمیل شرائط ذیل کی کرنی واجبات سے ہوگی۔

شرط اول

راجہ ہرسال خزانہ شملہ و سباتہو مین گیارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو قسط مین داخل کرے گا ایک قسط بتاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری بتاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک واجب ہوگی

شرط دوم

وہ محصول اجناس تجارت آمد و برآمد پر نلیگا اور اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران
سے اپنے علاقے مین فرض تصور کریگا۔

شرط سوم

وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے تیار کرائیگا اور
اونکی مرمت رکھیگا۔

شرط چہارم

ہنگام وقوع فساد کے وقت اپنی سپاہ اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی شامل فوج
انگریزی ہوگا اور جو حکم اوسکو حکام انگریزی دینگے اونکی تعمیل مین آمادہ رہیگا اور حتی الامکان
رسد رسانی کریگا۔

شرط پنجم

جو تکرار فیما بین اوسکی اور دوسرے رئیس سے پیدا ہوگی وہ سپرد عدالت انگریزی واسطے
تصفیہ کئے جاوے گی۔

شرط ششم

راجہ کوئی جزو علاقہ اپنا بغیر اطلاع اور استرضا گورنمنٹ انگریزی سے جدا نکریگا اور نہ
بطور رہن علحدہ کریگا۔

شرط ہفتم

وہ اسطرح انسداد رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی وجلانے اور غرق کرنے مجذوم کے
کریگا کہ کوئی اور ارتکاب اوسکا کرے۔

راجہ کو مناسب ہے کہ اپنے حدود علاقہ سے باہر کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی
نکرے مگر مطابق اس سند کے کاربند ہو اور ایسے تدابیر عمل مین لاوے جن سے رفاہ
باشندگان و بہبودی ملک و بہتری زمین متصور ہو اور داد دہی مظلومان یکسان ہو اور حقوق ذیحق کو بلین
اور حفاظت راستہ عمل مین آئے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نہین کریگا بلکہ اوسکو ہمیشہ
خوش رکھیگا اور رعایائے علاقہ سوکیت راجہ کو اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقے کا تصور کرکے

ادا ے مالگزاری سے انحراف نکرینگے بلکہ فرمانبردار اوسکے رہکر تعمیل اوسکے احکام واجبی کی کرینگے۔

نمبر ۱۳۱

نقل سند بنام سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ تمام راجگان و رئیسان ہندوستان جواب اپنے ملک مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہین اور شان وشوکت اونکے خاندان کی قائم رہے یہ سند اوس خواہش شاہی کے پورا کرنے کے سبب تمکو دی جاتی ہے تاکہ تمکو اطمینان ہو کہ درصورت موجود نہونے اصلی وارث کے سرکار انگریزی تمکو اجازت دے گی اور اوسکو منظور کرے گی جو تم یا بعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے علاقے کا کسی ایسے شخص کو اپنا متبنی کرے گا جو از روے شاستر و رسم خاندان کے واجب اور لائق متبنی کرنے کا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

اسی مضمون کی سند راجہ تیج سنگہ کو عطا ہوئی

سرحد پشاور

ازروی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت پشاور

مومند

مومند ایک بڑی قوم ساکن کوہستان بجانب شمال و مغرب سرحد پشاور کے متصل باجور اور کوتری کے بجانب شمال و ضلع ننگرہار بجانب مغرب کے ہے اور اوسکی حد جنوبی پر دریاے کابل واقع ہے وہ امیر کابل سے اتفاق رکھتے ہین اور امیر اونکے سردارون کو نقد روپیہ دیتا ہے اور آمدنی بعض اضلاع جانب جلال آباد تعدادی قریب ساٹھہ ہزار روپیہ کی اونکو دیجاتی ہے اس قوم کے سترہ ہزار آدمی ہین اور چھہ فرقون مین منقسم ہین بسبب اسکے کہ امیر کابل کی وفاداری کیے تھے بلکہ امیر کابل نے بعد فتح پنجاب کے ہماری سرحد پر بہت فساد اوسوقت ان مومند کے سبب کی تھی اور اونکا سردار سعادت خان بھی ہمسے اسوجہ سے دشمنی رکھتا تھا کہ جب ہم کابل مین ۱۸۴۲ء مین تھے تو اوسکے ہمشیرہ زادہ طرہ باز خان کو اوسکی جگہ رئیس مقرر کیا تھا مگر جب ہم وہان سے چلے آئے تو وہ اپنی سرداری قائم نرکھہ سکا یہ قوم بہت آسانی سے دق کر سکتی ہے کیونکہ جو دو راستے کابل کے ہین وہ اونکے علاقے مین سے جاتے ہین —

تین فرقے ان مومند کے ہماری سرحدی اضلاع سے ہم سوانہ ہین اونکا نام ترک زئی حلیم زئی اور بندیالی مومند ہے اور یہ تینون فرقے چند علاقجات ضلع پشاور مین لیا کہتے تھے جمع اونکی یکجائی قریب دس ہزار روپیہ سالانہ ہے اسوجہ سے اونکا اتفاق سرکار انگریزی سے بھی ہی اور امیر سے ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ء مین اونکے غارتگری و دزدی کثرت سے تھی گروہ اوسکے جوق جوق پہاڑ سے نیچے آکر ہمارے دیہات تباریکی شب غارت کرتے تھے اور باشندون کو قتل کرتے تھے اور گرفتار کرکے بھی لیجاتے تھے اور اونکو بعد لینے روپیہ کے جو اونکے لواحق اور دوست اونکی عوض جا کر دیتے تھے رہائی دیتے تھے ہمارے دیہات کی چراگاہ عین دامن مین مومند کے پہاڑون کے واقع ہے اور آخرکار یہ نوبت پہونچی تھی کہ کوئی روز نہین گذرتا تھا کہ چند مویشی اونکے بغارت نجاتے ہون —

ضلع اس سبب سے تباہ ہوتا تھا لہذا ۱۸۵۱ء کے ماہ اکتوبر مین سر کولن کیمبیل صاحب کے

نام جو بخطاب لارڈ کلائڈ مشہور ہین اور اوسوقت مین فوج پشاور کی کمانڈنگ تھے احکام گورنمنٹ پہونچے کہ مقابلہ اقوام مذکورین کے روانہ ہون حسب الحکم صاحب موصوف میدان جنگ مین مع فوج گران ایکصف آرا ہوے اور اقوام ترکزئی یعنی مچنی اور حلیم زئی پر حملہ آور ہوے تمام اقوام اونکے مقابلے پر بسرکردگی سعادت خان آئے اور جنگ تین مہینے تک جاری رہی اس عرصہ مین اونکے دیہات جو سرحد پر واقع تھے سب تباہ کر دیے گئے اور برج اوڑا دیے گئے اور اکثر صف جنگ مین اونکے آدمی مقتول ہوے اقوام کی شکستگی ہوئی اور جب قلعہ مچنی کا کلیتہ محاصرہ ہوگیا اور سرحد پر چوکیات پولس قائم ہوئین اور برج خبر رسانی کے قائم ہوے فوج واپس آئی یہ امور ختم ہوے تھے کہ ماہ اپریل ۱۸۵۲ء مین قوم مذکور نے دوبارہ باہم شریک ہوکر عزم جنگ کیا اس مرتبہ بھی سر کولن کیمبل صاحب نے حملہ کرکے اونکو شکست فاش دی اسکے بعد کبھی قوم مذکور گروہ باندھکر ہمارے مقابلہ پر نہین آئے اور تینون اقوام سرحدی کو لپنے واسطے آپ ہی کوشش کرنے دی یعنی پھر اونکے شریک اور قوم نہین ہوئی۔

قوم حلیم زئی نے مع اپنے رئیس احمد شیر نامے کی تابعداری اختیار کی اور عہدنامہ نمبر ۱۲۲ قبول اور منظور کیا اونکو اجازت ہوئی کہ دوبارہ جاکر اپنے دیہات مین آباد ہون اور دو سو روپیہ سالانہ بطور خراج ادا کیا کرین اور نمک حلال اور خدمتگذار رہین اس شرائط کی پابندی اونھون نے نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھی اور ۱۸۶۳ء مین وہ ایسے خدمتگزار رہے کہ اونکے سردار احمد شیر کو معافی سالانہ معاوضہ خدمتگزاری عطا ہوئی۔

مومند ترکزئی فوراً حاضر نہین ہوے بلکہ تعمیر قلعہ مین جو اونکے انسداد کے واسطے طیار ہوتا تھا بہت ہرج ڈالا مگر جب اونکو دریافت ہوا کہ کوئی اور قوم اونکی مدد کو نہین آتی اور جنگ مین بجاے ہمارے اونکا اتنا نقصان بہت ہوتا ہے اونھون نے بھی آخرکار تابعداری اختیار کی اور اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی دیہات مین جاکر آباد ہون اور مبلغ سار بطور خراج ادا کیا کرین اونکا سردار احمد نام نہایت تغی اور شریر تھا اوسکی ترغیب سے اونھون نے پھر امور ممنوع اختیار کیے اور اپنے دیہات واقع ضلع سرکاری سے فرار ہوکر کوہستان مین بخلاف سرکار ماہ اگست ۱۸۵۴ء مین چلے گئے فوج سرکاری بسرکردگی سر سڈنی کوٹن صاحب کے مقابلہ اونکے

روانہ ہوئی صاحب موصوف نے دوجانب سے براہ دریاے کابل اوپر حملہ کیا اور اونکے دیہات کلان شاہ مو ساخیل اور سدن کو تباہ کردیا اس مرتبہ اونکا نقصان بہت سخت ہوا اور نصیحت بھی اونکو اسمرتبہ کامل ہوئی وہ لوگ بلاشرط حاضر ہوے وہ لوگ جو منافق ہوگئے تھے اونکو اجازت ہوئی کہ اپنے دیہات مین آباد ہون اور اونکی زمین پر محصول لگایا گیا اس قسم کا محصول تین ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور جو لوگ نمک حلال رہے تھے وہ اپنی معافی با دای محصول مقررہ قائم رہے کوئی تحریری عہدنامہ اونکی ساتھ منعقد نہین ہوا مگر یہ بندوبست اونکے ساتھ ایسا مفید پڑا کہ یہ قوم بھی مثل دیگران تابعدار رہی —

قوم ہیدبالی مومند مدت تک خلاف رہے مگر آخر کار دس برس کے جنگ جدل سے تنگ آکر اونھون نے بھی معافی اور امن چاہی اور ماہ نومبر ۱۸۶۰ء اونکی سردار نواب خان نے تابعداری بلاشرط قبول کی اور سکے قصور معاف ہوے جب اوسنے معاوضہ نقصان ہماری رعایای کا جو اونکی دزدی وغیرہ سے ہوا تھا کیا اور جو اور کچھ نقصان اوسکی قوم نے کیا تھا اوسکا بھی عوض اوسنے دیا —

رانی زئی

فوج انگریزی ہنوز میدان جنگ سے بعد شکست مومند واپس نہین آئی تھی کہ اونکو خبر پہونچی کہ دوسری طرف ضلع مذکور کے ایک سخت واردات وقوع مین آئی —

دیہہ کلان تنری واقع برلب دریاے سوت مسکن ایک رئیس قوی رجون خان نامے کا تھا یہ شخص چالاک اور مغرور اور خودراے تھا جزو کلان اس موضع کا اوسکے پاس معافی تھا مگر وہ چاہتا تھا کہ کل موضع معاف ہوا ور وہ طلبی عدالت سے بری رہے اہلکاران مال وپولیس کی مداخلت اوسکے دیہہ مین نہو —

دریافت کرکے کہ یہ درخواست اوسکی قابل منظوری نہین اوسنے وہ طریق اختیار کیا جو عہد درانی اور سکھ مین عام تھا یعنی کوہستان کو چلا گیا اور وہان آدمی جمع کرکے اونکی سرداری مین دیہات سرکاری مین غارتگری شروع کی اس امید پر کہ گورنمنٹ ایسے اوسکی

حرکات سے تنگ آکر اوسکی درخواست منظور کرینگے اور سکونت اپنے دیہات اوتمان خیل مین جو بجانب شمال ضلع سرکاری سے واقع ہے اختیار کی اور سند خان سواتی نے اوسکو چند دیہات سرحد پر جاگیر مین دیے کیونکہ وہ عزم برخلافی سرکار رکھتا تھا لہذا ایسے مفرورین کو بخوشی اوسنے جگہ دی اور اپنی سرحد پر رکھا تاکہ اول وہی برسر مقابلہ آئین اکثر ہمارے علاقے کی شان ہسیطرح اوسکے پاس فرار ہوکر گئے اور وہان اونکی پرورش ہوئی جو دیہات اونکو دیے گئے وہ علاقہ انگریزی سے جدا تھے درمیان مین ضلع قوم رانی زئی تھا جو ایک سطح زمین بجانب گوشہ شمال و مشرق علاقہ یوسف زئی واقع ہے اور جسمین سے یہ برخلاف لوگ گذر کر دیہات انگریزی مین آکر غارتگری کرتے تھے ۔

عرصہ قلیل گذرا کہ ایک گروہ فوج گایڈ کو پر بمقام گوجر گرھی ان آدمیونکے ایک گروہ نے بسر کردگی نگرم خان مفرور کے حملہ کیا بشب تاریخ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۲ع ارجون خان مع دوسو سوار کے موضع چارسدا پر جو مقام تحصیل ہشت نگر تھا حملہ آور ہوا تحصیلدار جو سید تھا قتل ہوکر پارہ پارہ ہوا اور چند دیگر اہلکار اسی قسم سے قتل ہوے اور خزانہ تحصیل کو اوسنے لوٹ لیا تمام علاقہ ہشت نگر مین اندیشہ اور وسواس پیدا ہوا ان سب وارداتون مین اصل میدان سرکشون کا سید شاہ سورت تھا اور مددگار اور ترغیب دہندہ اقوام اوتمان خیل اور رانی زئی تھی ۔

واسطے قرار واقعی سزادہی ان اقوام کے پانچ ہزار آدمی جمعیت متصلہ مقام تنگی برلب دریا سوات جمع ہوے اور سر کونسن کیمبیل صاحب باہ مئی بمقابلہ اوتمان خیل جو تین ہزار بندوقچی تھے روانہ ہوے اوںھون نے اول خوب مقابلہ کیا مگر آخرکار بہ نقصان کثیر اپنے مقامات مضبوط سے فرار ہوے اور اونکے اصلی دیہات پرانگھر اور نورودم بالکل مسمار کیے گئے فوج یہان سے رانی زئی کو روانہ ہوئی اور اونکے سردارون کو گرفتار کیا ۔

کوئی عہدنامہ اوتمان خیل کے ساتھ اوسوقت مین نہین ہوا مگر اونکی شکست پرانگھر نے اونکو متیقن کیا کہ وہ ہماری برابری نہین کرسکتے اور بعد ازین اوںھون نے کوئی امر بخلاف ہمارے نہین کیا سرداران رانی زئی نے عرصہ قلیل کے بعد تابعداری اختیار کی اور چاہا کہ وہ رعایاے انگریزی ہوجائین یہ درخواست اونکی منظور نہین ہوئی مگر اونکو کرنل مکیسن صاحب نے

جو اوسوقت کمشنر پشاور کے تھے اجازت دی کہ دوبارہ اگر شرائط مندرجہ نمبر ۱۳۲ آباد ہوں اور ان شرائط کی پابندی اوہنون نے باستقلال و استحکام رکھی اس عرصہ مین ایک قلعہ مقام ریوری برلب دریاے سوات تعمیر ہوا تاکہ ان اقوام کا انسداد ہو نتیجہ اس عمل کا یہ نکلا کہ ضلع ہشت نگر مین انتظام اور امنیت دوبارہ قائم ہوا اور سرداران ذیلکاران کی ضروری موقوف ہوئی

حسن خیل و عاشو خیل

دو درہ کلان اثنائے راہ پشاور و کوہاٹ مین واقع ہین ایک درہ کوہاٹ اور دوسرا درہ جواکہ اس درہ جواکہ مین قوم آفریدی رہتے ہین تاکہ وہ جو پشاور کی جانب سے اس درہ تک آیا ہے اسپر دہات حسن خیل جانے والی کوئی نامی واقع ہین درمیان ان دونون درون کے جو پہاڑ ہین اونمین عاشو خیل رہتے ہین تمام جنکا ذکر اوپر ہوا ہے وہ قوم آدم خیل کے انقسام مین دیہہ بوری واقع جواکہ عہد سکہ مین مشہور مسکن راہگیرون کا تھا جو راستہ ایک پر غارتگری کرتے تھے بعد شمول ملک پنجاب اونکی شرارت اور زیادہ ہوئی اور چونکہ تمام اونکا درے سرحد پر بہت استحکام کے ساتھ واقع تھا مجرمان پشاور و راولپنڈی کا وہان مامن تھا اور وہان سے غارتگری کرتے اور مقامات مین جاتے تھے اسواسطے ضروری متصور ہوا کہ اوس مقام پر فوج کشی کیجاے سرجان لارنس جو اوسوقت چیف کمشنر تھے اس فوج کے ساتھ گئے اور فوج نے مقام درمیان دونون درون کے کیا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ حسن خیل اور عاشو خیل دو برادر قوم ہوا کہ چنداں قوت نہین رکھتے تھے مگر وہ جو دلی فوج انگریزی اونکو قابو علیحدہ ہونے کا ملا اور اونہون نے عہدنامہ اپنی طرف سے نمبر ۱۳ منظور کیا حسن خیل کے لوگ نوسو بندوقچی ہین اور عاشو خیل کے آٹھ سو بعد عہدنامہ کے اونہون نے مضبوطی اپنے عہد کو تمام رکھا۔

جواکہ بوری

فوج اب واسطے حملہ کرنے جواکہ کے اونکے مقامات مضبوط موضع بوری مین کی یہان جناب مشکل تھی اوسبب مقام قلب کے بھار نقصان بہت ہوا مگر موضع مذکور اور اوسکے تمام برج

مسمار کیے گئے اور تمام مقامات سے جواکہ نکالدیے گئے مسماری پوری کا نتیجہ حسب دلخواہ ہوا
اور بعد دو مہینے کے سرداروں نے تابعداری اختیار کی اور بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۸۷۷ء عہدنامہ
نمبر ۱۳۵ قرار دیا اسمین یہ امر مشروط ہوا کہ وہ لوگ آیندہ غارتگری نہین کرینگے اور دو مہینے کے
عرصے مین تمام غارتگران پناہ گزین کو نکالدینگے یہ دونون عہود اونھون نے بخوبی پورے کیے
جواکہ ایک ہزار بندوقچی ہین اس مہم کے بعد قلعہ میکیش درمیان دونون درون کے زمین
مسطح قریب ہوا اور پولس تھانہ جس سے درہ جواکہ پر حکومت قائم رہی ہے مع
راستہ پرموج الحاق۔

درہ کوہات آفریدی

اس درہ مین قوم کلدمن اقوام آدم خیل آفریدی سکونت رکھتے ہین باستثنا موضع الکھی
جو راستہ پشاور پر واقع ہے جو متعلق حسن خیل کے ہے یہ قوم بارہ سو بندوقچی کی ہے یہ گھاٹی
نزدیک حمل چبوترہ سے جو میدان پشاور مین واقع ہے بارہ میل تک ہے پھر راستہ کوہ پر پیچ
کھاکر جاتا ہے قلعہ کا سرحد کلد آفریدی او بنگش کی قوم کا ہے یہ قوم بنگش کوہات کی گھاٹی
مین رہتے ہین اس قلعہ کوہ سے کوہات تک فاصلہ قریب سات میل کا ہے اکثر یہ راستہ پہاڑ کے
نشیب مین جاتا ہے اور اس راستے مین آبادی کسی قوم کی نہین ہے۔
بعد شمول پنجاب ان آفریدیون نے فساد کرنا شروع کیا اور کابل کے دربار سے اون کو
ترغیب بذریعہ پیغام کے ہوئی کہ حرکات خلاف قانون عمل مین لائین اونکو اس سے بھی شک پیدا
ہوا جب راستہ کوہات سے گڈھیون تک بننے لگا اور بباعث قوانین نمک کے جو دریاب کا نہاے
نمک آخر دریاے سندھ جاری ہوے تھے وہ لوگ ناراض ہو گئے تھے۔
بتاریخ ۲ ماہ فروری ۱۸۵۰ء ایک گروہ سفرمینا راستہ مذکورہ بالا قریب تین میل کے فاصلے پر
کوہات سے بنا رہی تھی کہ آفریدیون نے اونپر حملہ کیا اور سب کو مقتول یا مجروح کیا سرچارلس نیپیر
سپہ سالار فوج اوسوقت مین بمقام پشاور تھے اونھون نے حکم جاری کیا کہ فوج درہ مین جاوے
دو سبب سے ایک تو یہ کہ کوہات کو زیادہ طاقت پیدا ہوگی اور دوسرے یہ کہ آفریدیون کی سزا دہی

ہوگی یہ امر تاریخ ۱۰ سے ۱۳ فروری تک سرانجام ہوا مگر ہمارا اسمین کچھ نقصان نہی ہوا دیہات درہ کچھ کچھ مسمار ہوئے اور دیگر رجمنٹ سواران اور دیگر پیادگان سے کے کوہات مین چھوڑ دی گئین
بماہ اپریل حرکات دشمنی کی پھر ہونے لگین اور ایک کمپنی پیادگان کوہات کو حکم ہوا کہ قلہ کوہ پر جا گزین رہے مگر دریافت ہوا کہ قابل قیام کرنے کے نہین اور کمپنی کو حکم واپسی ہوا بعد ازین ارادہ ہوا کہ راستہ فوج سے بند کرائے جائین اس سے آفریدی لوگ پشاور اور کوہات مین جانے سے بند ہوے اور نہ کاروبار اونکا اون دونون مقامون مین ہونے پایا۔

بماہ اپریل ۱۸۵۳ء آفریدیان درہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ آمدورفت جاری رکھینگے اگر اونکو پانچ ہزار سات سو روپیہ سالانہ ملا کرے اور اوسمین سے تین ہزار وہ ملکون کو دینگے اور دو ہزار سات مین وہ تینتالیس آدمی بعض مقامات درہ مین تعینات کرینگے مگر بوجہ حرکات ونقصان رسانی بعد ازین کی اون سے یہ اقرارنامہ باطل ہوگیا تھا اور بعد مسدودی راہ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور نے ایساہی عہدنامہ ملکان درہ ہوا کہ سے کیا اسپر تحقیق اور وقت مسدودی راہ دوبالا ہوئی تو کلہ آفریدیون نے چاہا کہ اونکے قدیم شرائط جو اونکے ساتھہ سابق ہو مین تھین دوبارہ قائم ہون اسکا انجام سپرد رحمت خان بئیس قوم اورک زئی ہوا اور اوسکو دو ہزار روپیہ سالانہ اس کام کے واسطے دینا کیا اور ہدایت ہوئی کہ وہ سو آدمی قلہ کوہ پر رکھے اونکو پانچ روپیہ ماہواری فی کس دیا جائیگا کل خرچ اس انتظام کا حسب تفصیل ذیل ہوا۔

تنخواہ ملکان درہ	[illegible]
محافظان	[illegible]
رحمت خان	[illegible]
سو سپاہی اورک زئی	[illegible]
میزان کل	[illegible]

یہ انتظام آخر ۱۸۵۵ء تک رہا جب بباعث بدوضعی مدامی آفریدی اسکا تبدیل کرنا ضروریات

متصور ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات نے تجویز کی کہ راستہ کوہات سے قلعہ کوہ تک سپرد بنگش کی متصرف ہو اور ملک آفریدی اپنی گھاٹی کی حفاظت کرین مگر آفریدیون نے اسکو نامنظور کیا اور دعوی کیا کہ قلعہ کوہ اونکا ہے بنگش واسطے قبضہ کرنے قلعہ کوہ کے گئے مگر ہٹا دیئے گئے اور واپس آکر اونھون نے بیان کیا کہ وہ برابری آفریدیون کی نہین کر سکتے اسوقت مین وہ فوج جسنے موضع بوری کو مسمار کیا تھا قریب تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ دونون طرف سے ایک مرتبہ درہ پر فوج کشی کی جاوے جب ملک آفریدیون نے یہ دیکھا تو وہ خائف ہوکر راضی ہوے اور دعوی قلعہ کوہ کا چھوڑ دیا اور سرکار کو اختیار دیا جسطرح چاہے بندوبست راستے کا کرے بمطابق اسکے بتاریخ یکم ماہ دسمبر [illegible] اونھون نے عہدنامہ نمبر [illegible] منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ بموجب شرائط سابق کے رستہ مل چوترہ سے جو جانب پشاور واقع ہے تا ہن کوہ تک قائم اور جاری رکھینگے اور اونھون نے تین سو روپیہ بھی جو واسطے اتی خیل کے اونکو ملتا تھا چھوڑ دیا یہ فوج کو متصل شروع درہ سکونت رکھتے ہین اس انتظام کا خرچہ جو اب تک قائم ہے حسب تفصیل ذیل ہے۔

تنخواہ ملکان درہ	ا ے لمار
محافظان	ا ے لمار
بستی خیل	سار
میزان کل	ے لمار

شیروتی و فیروز خیل

اب اسکا انتظام باقی رہا کہ حفاظت راستہ قلعہ کوہ سے کوہات تک کیا جاوے ازروے انتظام ماہ نومبر [illegible] یہ راستہ سپرد رحمت خان اوردا اورکزئی کے بابت [illegible] سالانہ کی کیا گیا تھا جب بنگش بمقابلہ آفریدی اپنا قیام قائم نکرسکے تو اونھون نے اقوام قرب وجوار کو اپنی مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی تنخواہ مین سے اونکو بھی حصہ دیکر خود اپنے واسطے مبلغ

رکھا ان اقوام مین فیروزخیل و جزوتی اقوام اورکزئی کلان سے ایک برج قلعہ کوہ پر اونکے سپرد ہوا اور مبلغ ا سے ادنکو دینا کیا عہدنامہ کا نمبر ١٣٧ ہے ان اقوام کے لوگ پندرہ سو بندوقچی ہین

جواکہ آفریدی

جواکہ آفریدی کو جو گیارہ سو نفری ہین مبلغ ا سے واسطے حفاظت دوسرے برج قلعہ کو کے دیا جاتا ہے اونکے ساتھ جو عہدنامہ ہوا اوسکا نمبر ١٣٨ ہے اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ١٣٩ قوم سپاہ اورکزئی کیساتھ جو تین سو نفری ہین کیا گیا اور ایک تیسرا برج اونکے سپرد ہوا اور پانچ سو روپیہ دینا کیا بہادر شیرخان سردار بنگش کے سپرد انتظام تمام درہ کا ہوا امداد سالانہ اوسکا مقرر ہوا —

پس دریافت ہوگا کہ کل خرچ درہ کا حسب تفصیل ذیل ہے

تنخواہ کلہ آفریدی —	صہ ۱۱۱۱ر
ببی خیل —	عار
جزوتی و فیروزخیل —	ا
جواکہ آفریدی —	ا
سپاہ —	عار
بنگش —	ے
بہادر شیرخان —	ا ۱۱۱ر
میزان کل	سو ۱۱۱۱ر

رابیاخیل

یہ قوم کوہستان شمالی ہنگو واقع ضلع کوہاٹ مین رہتے ہین اور قریب چھہ سو آدمی ہین یہ قوم طاقتدار قوم اورکزئی سے ہین بعد شامل ہونے گھاٹی میرنزئی کے تمام اورکزئی متفق ہوکر ہماری سرحد پر فساد برپا کرنے لگے اکثر حملہ اونھون نے کیے اور ١٨٥٥ع مین رابیاخیل نے

موضع شاہو خیل علاقہ انگریزی کو لوٹا فوج انگریزی بسر کردگی برگیڈیر جنرل جیمبرلین صاحب کے مقابلہ اوسکے روانہ ہوئی اور بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ء اونکے مقامات کوہ سمانا پر قبضہ کرلیا اور اونکا نقصان جانی و مالی کیا جب انہین وہ لوگ مطیع ہوے اور بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء اونھون نے اقرارنامہ بہ [illegible] واسطے نیک روئیگی آئندہ کے داخل کیا اور اوسکے مطابق بعدازان تعمیل کرتے رہے —

اکاخیل

یہ بڑی قوم آفریدیون کی ہے اور ایک ہزار پانچ سو آدمی ہین اور موسم گرما مین یہ لوگ کوہستان تیراہ مین رہتے ہین اور موسم سرما مین وہ لوگ کوہستان ملحقہ ضلع پشاور مین جو درمیان درہ کوہات اور دریاے بارہ کے واقع ہے آجاتی ہین یہان وہ غارہاے کوہ مین رہتے ہین اور اپنے مویشی میدان مین چراتے ہین وہ اکثر غارتگری مویشی متصل درہ کوہات کے کرتے تھے مگر یہ قوم اوسیقدر دشمن ہین جسقدر اور اقوام ہین بیچ موسم سرما ۱۸۵۰ء کے جب لفٹنٹ ہملٹن صاحب انجنیر ضلع بمقام بڈابیر خیمہ زن تھے اور رستہ پشاور و کوہات تیار کراتے تھے ایک گروہ اکاخیل کے لوگون کا قریب تین سو آدمی کے آیا اور بلا شور و غل گرد مقام بڈابیر کے محاصرہ کرکے پڑے رہے اور شب کو مشعل روشن کرکے حملہ آور ہوے قریب تمام آدمی جو سوتے تھے مقتول ہوے لفٹنٹ ہملٹن صاحب مجروح ہوے خیمہ گاہ کو اونھون نے لوٹا اور بعدازان خیمہ کو جلادیا جزوی فوج اوسیوقت بسر کردگی کرنیل کریگی صاحب روانہ ہوئی اور کوہ اکاخیل مین جاکر جسقدر ہوسکا قوم مذکور کا نقصان کیا اوسیوقت اونکا راہ آمدوشد بند کیا جسکی نسبت اونکا اور زیادہ تر نقصان ہوا کیونکہ موسم سرما وہ لوگ محتاج پشاور کے تھے اس سبب سے کہ وہ اس موسم مین لکڑی پشاور مین جاکر فروخت کرتے تھے اور وہان سے اشیاے خوردنی خرید کرکے بسر کرتے تھے فوج اونکے مقابلے پر رہی اونکے آدمی اور مویشی اونکے ہمارے ہاتھ لگے اور اکثر لڑائی مین مارے گئے مگر اس موسم مین اونھون نے تابعداری اختیار نہین کی اور مثل سابق شروع فصل بہار مین کوہستان تیراہ مین

جاکر آباد ہوے پھر موسم خزان ۱۸۵۳ء مین جو وہ پھر اپنے مقام سرمائی مین آتے تھے تو راہ مین
عمل مین آئین جنسے اونکی راہ آمد و رفت مسدود ہوئی جب وہ اسطرح مجبور ہوے تو اونھون
نے صلح چاہی اور آخرکار اقرار کیا کہ وہ مبلغ (۸۰۰) روپیہ بطور جرمانہ ادا کرینگے اور علاقہ انگریزی مین
آکر غارتگری نکیا کرینگے اور اول سرکار مین بدین غرض داخل کرینگے کہ وہ آیندہ نیک رویہ
رہینگے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا نمبر ۱۴۲ بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر ۱۸۵۳ء اونکے ساتھ تحریر ہوا

کوکی خیل

یہ ایک بڑی قوم اقوام خیبری سے ہے اسکے چھ ہزار آدمی ہین اور درہ خیبر مین ناکہ
مقام علی مسجد سکونت رکھتے ہین اور امیر دوست محمد خان سے اونکو کچھ نقدی ملتی ہے
اور یہ لوگ برائے نام مطیع امیر ممدوح ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے
یہ لوگ خود غارتگری نہین کرتے مگر مجرمان و مفرورین کو پناہ دیتے ہین اور چونکہ اونکی بسر اوقات
ہماری چھاونی مین ہیزم فروخت کرنے سے ہوتی ہے اسواسطے ہمکو اکثر موقع اونکی سزا دہی
کا حاصل رہتا ہے ایسی ایک واردات ماہ جنوری ۱۸۵۷ء مین ہوئی جب دوست محمد خان ممدوح پشاور مین
مقیم تھا اور جب اونکی ملاقات سر جان لارنس صاحب سے جنکا خیمہ چند میل کے فاصلے
پر پشاور سے قائم تھا چند صاحبان سوار ہوکر امیر کے خیمے سے نکلکر آتے تو درہ مین گذرتے
اونپر کوکی خیل والون نے بندوقین سر کین ایک صاحب لفٹنٹ ہمیلٹن نامے اسقدر مجروح
شدید ہوا کہ وہ شب کو مرگیا یہ جرم اس قوم پر ثابت ہوا اونکا راستہ آمد و شد بند کی گئی اور
اکثر اونمین کے ہمارے ہاتھ لگے اس زد و ضرب مین بلوہ بند ہوگیا مگر تمام اونکا راستہ
بند رکھا گیا اور قوم مذکور کو ایسی دقت ہوئی کہ اونھون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور
اقرارنامہ نمبر ۱۴۳ تحریر کیا۔

اتمان خیل

ضلع کوہاٹ کے چہار طرف اقوام سرحدی آباد ہین اور کچھ واسطے باشندگان علاقہ

انگریزی سے رکھتے ہین خاص واردات دشمنی کی چند اقوام مذکورہ کے ساتھہ درمیان مین آئین
جنکا ذکر اوپر بیان ہوچکا ہے مگر مصلحت یہ قرار پائی کہ کوئی تدبیر بابلنا اونکے ساتھہ عمل مین آئی
کیونکہ بہاری آمدورفت اونکے ساتھہ بوجوہ ظاہری نہین ہوسکتی تھی جسطرح پشاور مین ہوتی
ہے ایک اقرارنامہ مضمون معمولی اونکے ساتھہ ہوا جسمین جو اونسے بنسبت رعایای انگریزی کے
مطلوب تھا اوسقدر تحریر ہوا جن اقوام سے کے ساتھہ اس قسم کا اقرارنامہ ہوا تھا اونکی تفصیل
ذیل مین درج ہوتی ہے —

اول اوتمان خیل قوم ادرک زئی جنکے چارسو پچاس آدمی ہین —

دوم زمیشت جو کوہستان میران زئی مین سکونت پذیر ہین اور پانچ ہزار آدمی ہین —

سوم شیخان قوم ادرک زئی جنکے دو ہزار پانچ سو آدمی ہین —

چہارم علی شیر زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین —

پنجم اکاخیل جنکے پانچ ہزار آدمی ہین —

ششم علی خیل قوم ادرک زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین او بجانب شمال ہنگو سکونت رکھتے ہین

ہفتم مشتی جو بجانب شمال ابراہیم زئی رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

ہشتم مموزئی جو بجانب شمال ہنگو رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

یہ اقرارنامجات مختلف اوقات مین ہوے مگر مضمون سب کا ایک ہی ہے لہذا صرف
ایک اونمین کا جو اوتمان خیل کے ساتھہ ہوا تھا جسکا نمبر ۱۴۳ اور تاریخ ۲ - اگست ۱۸۵۵ع ہے
یہان تحریر ہوتا ہے —

اقوام کہوری

بجانب شمال دریاے بارہ کے سرحد پشاور پر ایک کوہستان بنام کہوری واقع ہے موسم
سرما مین ان پہاڑ پر گروہ اقوام سپاہ و کموری و ملک دین خیل و کمبر خیل آکر رہتے ہین یہ سکونت
مشترکہ نہایت تکلیف دہ تھی کیونکہ اوسکے سبب اکثر اقوام والے اونکے پہاڑ مین سے گذرکر
غارتگری وغیرہ کرنے جاتے تھے اور ذمہ داری جسکی ثابت نہین ہوتی تھی اس سبب سے
وہ اکثر عذر ذمہ داری کا کرتے تھے مگر شروع ۱۸۶۱ع مین ایک گروہ باشندگان دہات انگریزی

جو متصل اونکے مویشی چراتے تھے اور پھر دناخیل والے جو کچوری مین رہتے تھے آکر حملہ آور ہوئے اور ایک کو قتل اور تین کو مجروح کیا اور مویشی اونکے غارت کرکے لیگئے چند کچوری والے گرفتار ہوئے اونکو دھمکایا گیا کہ اگر وہ فوراً معاوضہ نقصانی غارتگری نکرینگے اور ایک عہدنامہ واسطے ذمہ داری آیندہ کے نکرینگے تو اونکے تدابیر بخلاف اونکے عمل مین آئیگی اقوام ملزمہ نے اپنے مختار پشاور روانہ کیے اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ لکھا جسکی رو سے تدابیر بخلاف دناخیل وغیرہ اقوام غارتگران باقی رہین اقرارنامہ ہر اقوام سپاہ اور کوہی کے ساتھ ہوا اوسکا ضمیمہ ہوا اور تاریخ ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۰ء سے اور ایک دین خیل اور کبیر خیل کے ساتھ چند روز بعد ہوا اگرادہی مضمون کا جیسا سپاہ اور کوہی کے ساتھ ہوا۔

زیدون

اس قوم کے آدمی ضلع ہزارہ مین بھی رہتے ہین اور وہان وہ رعایاے انگریزی متصور ہین مگر تھوڑے سے ہے اونمین سے کے قلعہ وجبال کوہ مہابن مین جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ واقع ہے رہتے ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ دوستانہ طریق پر رہتے ہین مگر اونکے قریب آبادی ستھانا کی ہے جہان کے باشندے ہمیشہ غارتگری اور چوری اور قتل علاقہ انگریزی مین آکر کرجاتے ہین اسمین زیدون والے بھی شریک کردانے گئے کیونکہ اونکے علاقے مین سے گذر کر یہ لوگ غارتگری کرنے جاتے تھے اور نیز اوتمان زئی پٹھان کیاوکبل دو دیہات واقع سطح میدان درمیان کوہستان زیدون دریاے سندھ واقع ہے شامل کردانے گئے۔

۱۸۵۸ء مین فوج بسرکردگی سرسڈنی کوٹن صاحب بمقابلہ ستھانا روانہ ہوئی اور جاکر اوسکو تباہ کیا اسوقت زیدون بجاے عذر رہے اور اوتمان زئی ہمارے ہمراہ رہے بعد ازین وہ لوگ پھر آکر متصل ستھانا آباد ہوے اور غارتگری شروع کی ۱۸۶۱ء مین قرار پایا کہ اونکے خلاف تدابیر صائبہ کرنی ضرور ہین اور زیدون اور اوتمان زئی سے جواب طلب ہوا کہ اونھون نے کیون اونکو دوبارہ آباد ہونے دیا اور وہ کیون اونکو اپنے علاقے سے واسطے غارتگری

گذر کرنے دیتے ہین اور غارتگری دیہات علاقہ انگریزی کر کے اوسکو بھی اپنے مقام پر کوہن
اپنے علاقے مین سے جانے دیتے ہین الغرض راہ آمدشد اونکا کیا گیا اور بعد ازین ان
اقوام نے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ وہ جو شرائط منظور سرکار ہین اوسپر آمادہ ہین عرصہ
قلیل کے بعد اقرارنامجات نمبر ۱۴۵ و نمبر ۱۴۶ قرار پایا اوسمین وعدہ ہوا کہ وہ ایک ہزار روپیہ
جرمانہ دینگے اور ستھانا والون کو اور غارتگرون کو اپنے علاقے مین نہ آنے دینگے اور
جو بعض بعض محصول غیر جائز وہ تجاران دریای سندھ سے جو اس دریا مین آمد و رفت کرتے
ہین لیتے ہین وہ موقوف کرینگے۔

نمبر ۱۳۲

اقرارنامہ قوم ہلیم زئی من اقوام مومند

میان احمد شیر و تورکل ملک و حیدر رحیم داد و دیگر ملکان قوم ہلیم زئی اقرار کرتے ہین کہ وہ
دو سو روپیہ خراج ہر سال ادا کیا کرینگے اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ مطیع اور خدمتگزار سرکار
رہینگے اور اگر کوئی قصور نسبت اونکے ثابت ہوگا تو وہ سزایاب ہو سکتے ہین وہ لوگ سرکار
کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھینگے اس غرض سے اونھون
نے یہ اقرارنامہ بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۸۵۸ء لکھدیا۔

نمبر ۱۳۳

چونکہ جوزین رانی زئی آجکی تاریخ میرے پاس آئی اور عفو قصورات سابقہ چاہی اور درخواست
کی کہ اونکو اجازت اپنے ملک کے آباد ہونے کی شرائط ذیل پر عطا ہو یعنی ــ

شرط اول

اگر سرکار اونسے خراج طلب کرے گی تو وہ ادا کرینگے۔

شرط دوم

اگر سرکار چاہین کہ قلعہ رانی زئی مین بنائین اوسکو اختیار ہے۔

شرط سوم

اگر اونکو اجازت از خود آباد ہونے کی ملے گی وہ مطابق اوسکے کرینگے۔

شرط چہارم

خوانین اقرار کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ آمادہ خدمتگزاری کا رہینگے اور وہ اپنے ملک مین کسی بدمعاش کو رہنے نہ دینگے اور نہ اپنی زمین سے اوسکے گذر کرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی فوج دشمن قوی تر اوپر آئے گی جسکا مقابلہ وہ خود نہین کر سکتے تو وہ ملاقات انگریزی مین مع اپنے خانمان کے چلے آوینگے۔

یہ شرائط سنکر اونکو اطلاع دی گئی سرکار انگریزی کی یہ مرضی نہین ہے کہ وہ اپنا ملک اور بڑھاوین اور نہ یہ منشا ہے کہ رانی زئی سے خراج لین مگر یہ سرکار انگریزی پر فرض ہے کہ وہ اپنی سرحد زیادتی رانی زئی و دیگر اقوام سے محفوظ رکھین اس نیت سے کہ اونکی رعایا بامنیت رہکر اپنے کاروبار مین مصروف رہین اگر ایسی کوئی واردات ہوگی تو اوسکی سزا ضرور دی جائیگی۔

خوانین رانی زئی کو بذریعہ اس تحریر کے اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بامنیت اپنے دیہات مین آکر آباد ہون کوئی اوسے مزاحم نہوگا اگر کسیطرح وہ اپنی شرائط کا انفساخ کرینگے تو اونکو مثل سابق اطلاع نہ دیجائیگی بلکہ فوراً فوج انگریزی اونکی گرفتاری اور سزادہی کیواسطے تعینات ہوگی۔

ملکان لوند خورسے بہ نمک حلالی پیش ہوکر امداد بیچ رانی زئی کے دوبارہ آباد ہونے مین کی اسواسطے امید یہ ہے کہ خوانین اپنی شرائط کو بسبب حفظ آبروے ملکان پورا کرینگے اور اونکی سفارش سے جرمانہ پانچ ہزار روپیہ کا معاف ہوا اور قیدیان رانی زئی رہا کیے جائینگے اوسکو لازم ہے کہ شکر گزار سرکار بابت اس عنایت اور معافی کے رہین۔

اسپر دستخط بتاریخ ۱۲ ماہ اگست ۱۸۵۲ء ہوے

نمبر ۱۳۴

اقرارنامہ جو روبرو صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب ملکان جانا خورا اور کوری اور کندرو

کیدہ واوجبل وگاد ہا وترہ ملی وموسی درہ نے کیا۔

چونکہ ہم لوگون نے جنکے دستخط نیچے ہین اجازت حاصل کی ہے کہ حسب مرضی اپنی آمد ورفت علاقہ سرکار انگریزی مین کیا کرین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم خود اور نہ کوئی ہمارے دیہات کا بعد ازین غارتگری دزدی یا جرم علاقہ انگریزی مین کرینگے مگر بلا مزاحمت وتردد تجارت ودیگر کاروبار علاقہ مذکور مین کیا کرینگے۔

شرط دوم

ہم بدوضع یا دزد یا بدمنطنہ شخص کو خواہ آفریدی ہو خواہ اور کوئی ہو جو ارادہ گذر کرنے کا ہمارے علاقہ مین اس نیت سے رکھتا ہو کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کوئی جرم کرے اپنے علاقہ مین سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ ہم اون دزدان وغیرہ کو گذر کرنے دینگے جو علاقہ انگریزی سے مال مسروقہ یا منہوبہ لیکر گذر کرین۔

شرط سوم

اگر کوئی مجرم یا قاتل علاقہ انگریزی سے آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو پناہ نہ دینگے بلکہ ایسے مجرمان وقاتلان کو اپنی آبادی سے خارج کردینگے۔

شرط چہارم

ہم کسی بدوضع یا بدمنطنہ شخص کو بذریعہ پروانہ جو ہمکو ملیگا علاقہ انگریزی مین آمد ورفت نکرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر شرائط بالا کا انفساخ ہمسے یا کسی باشندے ہماری آبادی سے سرزد ہوگا تو سرکار کو اختیار ہے جو چاہے ہماری نسبت کرے۔

دستخط اسپرہوی بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۸۵۳ع

نمبر ۱۳۵

ترجمہ اقرارنامہ جواکہ آفریدی سالیان پوری سے المرقوم ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۴ع

ہم گلرنگ موسی خان و اعظم شیر و فتح شیر و محمد امین و مجید خان و رسان ملکان پوری قوم جواکہ موالخیل اپنی طرف سے اصالتا اور تمام جرگہ سفید ریشان قوم کیطرف سے مختارۃً جنکا علاقہ ہم سرحد علاقہ سرکار انگریزی سے ہے بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اپنے روبرو کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کے بعد تامل و غور مراتب مفصلہ ذیل اقرار کرتے ہین –

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ فساد و غارتگری یا کوئی اور جرم جو ہمارے قوم کے لوگ علاقہ انگریزی مین سابق کرتے تھے تمام موقوف ہوگا –

شرط دوم

اگر کوئی مجرم سرکاری ہمارے پاس آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو نکالدینگے اور جو کچھ اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم واپس دینگے جب اوسکے نام اور تعداد کی کیفیت ہمارے پاس آئیگی –

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا یا باشندہ ہمارے علاقے کا سرکار انگریزی مین جاکر مرتکب کسی جرم کا ہوکر وہان گرفتار ہوگا ہم اوسکی رہائی کی کوئی تدبیر نہین کرینگے اور اگر ایسا مجرم وہان سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئیگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ اسباب وہ لایا ہوگا وہ ہم واپس کردینگے اور ہم اوس مجرم کو اپنے آفتابی قاعدے کے بموجب سزا بھی دینگے اور پھر اوس سے دوبارہ اس قسم کا جرم علاقہ انگریزی مین ہونے نہ دینگے –

شرط چہارم

اگر کوئی مفرور یا ہلاکی وغیرہ جسنے اس طرف دریاے سندھ سے آکر پناہ ہمارے پاس لی ہوگی اوسکو اجازت ہوگی کہ دو مہینے کے عرصے مین ہمارے حدود سے باہر چلا جاے –

شرط پنجم

ہم اقرار کرتے ہین کہ جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہاٹ کو ضرورت مدد اور شرکت اور اقوام جواکہ کی ہوگی ہم بھی اوسی قبیل سے سرکار کی خدمت مین حاضر رہینگے –

شرط ششم

اکثر خاندان قوم محمدی جو بنام مکھی مشہور ہین ہمیشہ ہمارے شریک رہے ہین اور ہمارے ساتھ بود و باش رکھتے ہین ہم ہر طرح اونکی حمایت منظور کرتے ہین اور امید سرکار سے یہ ہے کہ اونکے قصورات ماضیہ معاف کیے جائین اور ایسے لوگ اقوام آفریدی کے جو ہماری حدود مین رہتے ہین اونکی بھی حمایت ہم کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ ان سبکو بھی اجازت آمد و رفت علاقہ انگریزی کی مثل ہمارے ہو جاے —

شرط ہفتم

واسطے اطمینان تعمیل شرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے ضامن تمام ہوا کہ ملکان تیراہ و نیز سید میر مبارک شاہ نائب محمد سعید خان گومیت والہ و بہادر شیر خان کو دیتے ہین اگر نقض شرائط واقع ہو تو وہ ذمہ دار ہمارے واسطے ہونگے —

شرط ہشتم

بروقت تصدیق ہونے شرائط بالا کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو اس بارہ مین تحریر کرین تاکہ ہم لوگون کو اجازت وہان جانے کے واسطے امورِ قانونی کے حاصل ہو اور ہم یہ بھی چاہتے ہین کہ مضمون بالا کے پانچ پروانے ہمکو دیے جائین اور نیز ایک حکم اس مضمون کا ہمکو ملے جسکے سبب ہمکو کوئی آر وارے دریای سندھ ضلع راولپنڈی مین گرفتار نکرے —

شرط نہم

سات آدمی ہماری قوم کے پانچ کوہات مین اور دو پشاور مین قید ہین ہم چاہتے ہین کہ بروقت تصدیق ہونے اس عہدنامے کے صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات اونکی رہائی کی تجویز کرین

شرط دہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم احمدی کو جو سرکار کا دشمن ہے اپنے ساتھ علاقہ انگریزی مین نہ لیجائینگے اور نہ کسی اور ایسے بدآدمی کو لیجائینگے

یہان دستخط لکھے ہوے

نمبر ۱۳۶

ترجمہ اقرارنامہ جو کہ آفریدیون یا آفریدیاین کوہاٹ نے بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۵۳ء منظور کیا

ہم ملکان جنکے دستخط نیچے ہین یعنی خان محمد و امیر و پوری و میرو و تاج خان یوسف در و میران و میر شکار و ضابطہ خان و سید خان و جمعہ و جعفر خان ارغون خیل و پایندہ خان گل خان و میان شیر احمد خان و دوست محمد ملکان شرکی و ملا خان و اکرام و شیر زر و گلستان ملکان جبار خیبر جو سب کوتل کوہات پر جمع ہین بعد معافی کرنے و عذر کرنے احکام مجریہ کپتان کوک صاحب جو نسبت ہمارے ہوے ہین بخوشی خاطر اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی کے ساتھ کرتے ہین —

شرط اول

سرکار انگریزی نے دعوی کیا کہ کوتل کوہات سرحد بنگش مین ہے اور ہمنے عذر کیا تھا اب ہم اپنے عذر سے باز رہ کر کوتل مذکور بنگش رعایاے سرکار کو دیتے ہین سرکار کو اختیار ہے جو انتظام دونون جانب کوتل مذکور کے جو بنام پنیاد سویری مشہور ہے مناسب تصور کرین وہ عمل مین لاوین اور جہان کوتل مذکور پر مقامات رہنے کے لائق مناسب سمجھین وہان مقامات مقرر کرین —

شرط دوم

جو کچھ اسباب سرکار کا یا اوسکے ملازمین یا رعایا کا ہمارے ہاتھ آیا ہے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکو واپس دینگے اور جو ہمارے پاس نہوگا تو اوسکی نسبت قسم کرینگے —

شرط سوم

جو اسباب تجاران درہ فیمابین ارغون خیل و پوستی خیل وغیرہ سے بندی گیا ہوگا اور پوستی خیل دونون نے لیا ہوگا وہ واپس دیا جائیگا اور جو دزدی وغیرہ ارغون خیل والون نے کی ہوگی اوسکی نسبت بھی یہی امر جائز رہیگا مگر یہ ممکن نہوگا کہ میوجات وغیرہ جو تلف ہوگئے ہونگے واپس دیے جاوین لہذا ہم جانتے ہین کہ ایسے اشیا کی نسبت سرکار ہمکو معاف کریگی اگر ارغون خیل والون نے کوئی شے فروخت کردی تھی تو اوسکی قیمت واپس دیجائیگی اور قول و قسم درباب قیمت کے لیا جائیگا —

شرط چہارم

بعد ازین در حالیکہ کوئی دزدی شارع عام یا سرقہ درمیان حمل چھوترہ بجانب پشاور اور سویری کوتل کے وقوع مین آئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات احکام مع فہرست اسباب مسروقہ یا مغروقہ جاری کرین اور پندرہ روز کی مہلت دیجاے تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ بیچ عرصہ موعودہ کے اسباب مذکور واپس دینگے یا قیمت نقصانی کی پوری کر دینگے ــــ

شرط پنجم

ہم تمام وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا کسی پہرہ فوج سرکاری پیر یا مقام پولس پر یا اوسکے تمامات ملحقہ پیر جو ضلع پشاور یا کوہات مین ہو بندوق چلائے گا اور جرم بخوبی ثابت ہو تو جواول ہم دیتے ہین اونکو سرکار جہان مناسب تصور کرے جلاے وطن کر دے اور ہمسے جرمانہ لے کیونکہ یہ عہدنامہ کسی ہماری قوم کے آدمی کی ایسی حرکت سے فسخ ہو جاتا ہے ــــ

شرط ششم

بعد از تصدیق ہونے اس اقرارنامہ کے اگر کوئی قاتل یا دزد یا زانی وغیرہ علاقہ انگریزی سے مفرور ہو کر ہماری پناہ چاہے گا ہم اوسکو اپنی حدود سے باہر کر دینگے اور اگر کوئی قبل اسکے اگر ہمارے پاس رہتا ہو تو ہم اوسکو بھی حاضر کر دینگے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات کی مرضی ہو کہ وہ بھی حاضر ہو کر عہد و پیمان کرین اور جو ایسے لوگ اسپر بھی ہمارے پاس رہینگے اونسے پھر علاقہ سرکار انگریزی مین یا نسبت رعایاے سرکار کی ایسی حرکت ہم ہونے نہ دینگے ہم اونکے ضامن ہونگے ــــ

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین جا کر جرم قتل کرے ہم اوسکو فورًا اوسکے گانو سے نکال دینگے اور اوسکا گھر جلا کر خاک سیاہ کر دینگے اور اگر کوئی مجرم گرفتار سرکار ہو اوسکی سزا ہی مثل اور مجرمان کے حسب مرضی سرکار ہو گی ــــ

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے سرکار کچھ مال مسروقہ ہمارے علاقے مین لائیگا بشرط اطلاع یابی ہم مال مذکور واپس کرینگے اور مجرم کو نکالدینگے ــــ

شرط نہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ چوکیات وغیرہ جو سابق کرنیل جی لارنس صاحب و کپتان سے نے مقرر کی ہین جسقدر مقرر کی گئین تھین اور جسقدر سپاہی رکھے گئے تھے اوسیقدر ہم پھر واسطے حفاظت مسافران درہ کے حسب تفصیل ذیل مقرر کر دینگے۔

آخور وال مین چوکی پچیس سپاہیون کی یعنی پندرہ سپاہی تحت چھترہ ہزار اخانہ دورسک پر اور پانچ اوسکے دورسک پر۔

شرقی ارغوانی خیل اور چار جوہ المین چوکی بیس سپاہیون کی یعنی دس سپاہی ارجوتسنگی پر پانچ سند اسپناپرا اور درمیان شرقی اور کوتل کے پانچ۔

شرط دہم

سرکار ہی چوکی کا بندوبست کوتل کا بندوبست جس اور حوالہ بنگش سے کرلین اور اگر کوئی معاملہ دزدی درہ مذکورہ بالا سے ہمارے علاقے مین عائد نہ رہے اگر متعلق فرقہ بنگش کے ہوگا تو بنگش اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر متعلق کسی فرقہ درہ سے ہوگا تو ہم اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر بہم ہماری قوم کے لوگون سے وقوع مین آئے تو ہم ذمہ دار ہین۔

شرط یازدہم

ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی ہماری قوم کا دزدی یا کوئی اور جرم علاقہ انگریزی مین نہین کریگا اور اگر ایسا ہوگا اور مجرم گرفتار ہوگا تو قانون اوسکی نسبت جاری ہوگا اگر مجرم اور مال ہمارے علاقے مین پہونچیگا تو مال واپس ہوگا۔

شرط دوازدہم

ہماری درخواست یہ ہے کہ سرکار ازراہ مہربانی درباب رہائی ہماری قوم کے قیدیون کے جو پشاور یا کوہاٹ مین ہون یا روانہ انڈمن ہو گئے ہون ہدایت جاری کرین بشرطیکہ مجرمان مذکورین نے جرم قتل کیا ہو اور ہم چاہتے ہین کہ اسباب و مویشی مسروقہ بھی واگذاشت کیے جائین۔

شرط سیزدہم

بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر ایک حکم بنام جمیع اہلکاران سرکاری اس مضمون کا جاری فرمائین کہ ہماری قوم کے لوگ بلامزاحمت آمدورفت علاقہ انگریزی مین واسطے تجارت اور دیگر امور جائز کے مثل رعایاے انگریزی شرط نیک ادائی کے کرسکتے ہین

شرط چہاردہم

واسطے اطمینان تعمیل اقرارنامہ ہذا منجانب ہمارے ہم وعدہ کرتے ہین کہ آدمی بطور نوا اس تفصیل سے سرکار مین دینگے شرقی اور ارغون خیل سے ایک ایک نفر آخور سے دو نفر یہ لوگ ہمیشہ نزنگاہ سرکار علاقہ سرکاری مین رہا کرینگے اور کبھی کبھی اونکے عوض اور آدمی منظور شدہ جایا کرینگے اور وہ اپنے گھر آیا کرینگے —

شرط پانزدہم

سابق ہمکو مواجب [illegible] روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا صاحب چیف کمشنر بہادر نے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ دہنیل کے عوض کر دیا اسمین بھی ہم راضی ہین بعد تصدیق اس اقرارنامے کے تاریخ واگذار ہونے درہ کے سے ہم مبلغ [illegible] حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے —

ملکان کو — [illegible]

چوکیداران کو — [illegible]

میزان کل [illegible]

تحریر ہوا اوپر کوتل کوہات کے بتاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء
یہان دستخط سبکے ہوے

نمبر ۱۳۷

اقرارنامہ اقوام زردتی و نیروزخیل

بعد عنوان معمولی —

ہم اپنی رضامندی اور خوشی خاطر سے مضمون ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

سرکار ازراہ مہربانی ہمکو دو ہزار روپیہ سالانہ بالعوض ہماری خدمت گزاری اور چوکی درہ کے عنایت فرماتے ہین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط دوم

ہم ایک چوکی بارہ سپاہیون کی بیچ بیچ واقع فراز درہ جو ہمارے سپرد ہوا ہو قائم کرینگے

شرط سوم

اگر کوئی فساد درہ از درہ پر پیدا ہو گا تو ہم تن توپخانہ با کرنیلکشں والوان کی مدد کرینگے۔

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کوئی امر قبیحہ یا جرم علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور پھر ہمارے پاس آئے گا تو ہم اوسکو سزا حسب قاعدہ دینگے اور نگرانی اس امر کی کرینگے کہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نکرین۔

شرط پنجم

چونکہ قوم اوتمان خیل ہمارے شریک ہو کر قوم دولت ... کی مشہور ہوتے ہین مگر اونھون نے اب تک کوئی خدمت سرکار نہین کی ہے اور نہ حاضر ہوئے ہین مگر درصورتیکہ وہ آیندہ ایسا کرین تو ہم باہم تصفیہ حصص سالانہ مبلغان دو ہزار روپیہ کر لینگے اور جب ہم بندوبست اوتمان خیل کے ساتھ کر لینگے تو اوسکے بعد ہم ذمہ دار اونکے نیک روئیگی کے ہونگے۔

شرط ششم

چونکہ ہمارے علاقے ممالک سرکار سے ملحق ہے اگر کوئی مجرم ہمارے پاس آئیگا تو ہم مال سرکار جو اوسکے پاس ہوگا واپس سرکار مین کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کردینگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی نقصان قرارداد پر واقع ہوگا تو ہم باتفاق بنگش جسقدر ہمپر عائد ہو سکتا ہوگا ذمہ وار و جوابدہ رہینگے۔

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم ایک چوکی بارہ سپاہیان مسلح کی اپنی سرحد کوتل پر ایک برج بنا کر ہمیشہ موجود رکھینگے

شرط دوم

اب جو ہم واسطے امداد گورنمنٹ کے آئے اور شرط بالا منظور کی تو ہم اقرار کرتے ہین
اگر کوتل پر کچھ تنازعہ برپا ہوگا تو ہم کچھ اپنی فوج کے واسطے اونکی مدد کے آوینگے -

شرط سوم

جو باتن گورنمنٹ کے ذمہ دار اور سرکار کی حرکت بیجا یا نقصان کے ہونگے جو کوتل مین واقع ہوگا

شرط چہارم

اگرچہ ہم سابق اقرار کرچکے ہین کہ ہم کوئی جرم مثل قتل و دزدی شارع عام و دزدی وغیرہ
علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اب ہم پھر اوسی اقرار کا اعادہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم
کسی جرم کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم تمام قوم یکجائی ذمہ دار اور جواب دہ اوسکے ہونگے -

شرط پنجم

نظر اسکے کہ اطمینان تعمیل شرط بالا ہو ہم اپنا ضامن میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو کرتے ہین اگر کبھی
پہلو تہی ظہور مین آوے تو سرداران مذکورہ بالا جو علاقہ انگریزی مین سکونت پذیر ہین جوابدہی اوسکی اپنے ذمہ کرینگے

شرط ششم

بمنظوری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہم بعد ازین بلحاظ اقرارنامہ ہذا اپنا حصہ مواجب کا جو گورنمنٹ کو تہا سابق عنایت ہوا تھا مبلغ دو ہزار روپیہ لینگے

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہاٹ مین کرے گا ہم حسب شرط بالا ذمہ دار اوسکے
ہونگے اور بذریعہ اسکے یہ بندوبست ہوتا ہے کہ ہمارا حصہ مواجب کا تعدادی ۲۰۰۰ ہزار روپیہ
سالانہ بحال بلا تفاوت ملتا رہیگا جب تک کہ اقرارنامہ ساتھ آفریدیان درہ کے قائم رہیگا

سپاہیان دستخط سبکے ہوئے

نمبر ۱۳۹

اقرارنامہ سپاہ آفریدی متعلق انتظام درہ کوہاٹ بتاریخ ۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ عیسوی

جنہوں نے دستخط ثبت کیے ہوئے ہیں یعنی سمیان سکنہ احمد شاہ وضابطہ خان ومراد خان و
محمد علی شاہ ورستم علی و محسن وحیدر علی وشاہ علی ورستم خان وجواہر علی واحمد شیر وغلام وجمیع
مالکان قوم سپاہ سرحدی ضلع کوتل پر موجود ہوئے اور کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر سے گفتگو کی
اور بخوبی سمجھا کیا جو مطلب ہے لہذا اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی سے کرتے ہیں
اول قوم بنگش کی تکرار آفریدیان درہ کوہاٹ کے ساتھ درباب سرحد کے تھی اور تکرار مقام کوتل
منجملہ سرحدی اور ہم قوم سپاہ بباعث دوستی سابق جو بنگش کے ساتھ تھی حسب خواست اونکے
اونکی مدد کو گئے اور بعد انتظام فساد کوتل میں یہ اقرارنامہ بنگش کے ساتھ چار شرائط ذیل پر کیا

شرط اول

دو آدمی ہمارے قوم کے ہمیشہ بنگش کے برج سرحدی پر رہا کرینگے —

شرط دوم

بیچ تمام مقدمات کوتل میں اور اونکی حفاظت میں ہم ہمیشہ جانبداری بنگش کی کیا کرینگے
اور بوقت ضرورت اپنی کل فوج سے اونکی مدد کرینگے —

شرط سوم

درصورت واقع ہونے کسی نقصان یا فساد کے مقام کوتل میں بھی بنگش کے ساتھ
جوابدہ اوسکے اوسیقدر تک رہینگے جسقدر ہمارے آدمی وہان موجود ہونگے —

شرط چہارم

اگرچہ ہمنے سابق زبانی وعدہ کیا ہے کہ آیندہ کوئی ہماری قوم کا دزدی و رہزنی شارع عام
وقتل ودیگر جرائم متعلقہ علاقہ انگریزی میں نہیں کریگا مگر اب ہم اس تحریری اقرارنامے کو منظور
کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم مذکورہ بالا کا علاقہ انگریزی میں ہوگا ہم سب تمامی
جوابدہ اوسکے رہینگے اور ما ورای اسکے مال مسروقہ واپس کردینگے اور مجرم جرم قتل یا دزدی کو
حسب قاعدہ افغانان سزا دہی اوسکی گھر جلادینے سے اور خارج از وطن کرنے سے کرینگے
اگر مجرم علاقہ انگریزی میں گرفتار ہوگا تو اوسکی سزا جیسا سرکار مناسب متصور کرینگے ہوگی ہم
اوسکے بارہ میں کچھ دخل نہ دینگے یا گفتگو نکرینگے ہم کلیہ اور بخوشی خاطر ان چار شرطوں

ادا کرے گی وہ اسباب بھی ہم لیکر واپس کردینگے اگر دزد ہماری قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوسکو علاوہ بریں جرمانہ بھی دینگے اگر مال مسروقہ ہمارے پاس ثابت نہوگا مگر صرف شبہہ مجرم پر ہوگا ہم اوس شخص مشتبہ سے قسم لینگے اور اگر وہ قسم نہ کہائینگے تو معاوضہ مال کا لیا جائیگا۔

شرط سوم

ہم پانچ آدمی اپنی قوم کے بطور اول صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین حاضر رکھینگے اور اونکی تبدیلی وقتاً فوقتاً ہوا کرے گی۔

دستخط ہوے بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء

نمبر ۱۴۱

اقرارنامہ اکاخیل

چونکہ بباعث ہماری مفسدات سابقہ کے ہماری راہ آمدورفت سرکار نے بند کی ہم افسوس اپنے حرکات قبیحہ کا کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ہم دو ہزار چھ سو ستہتر روپیہ جرمانہ سرکار مین داخل کرینگے اور آیندہ ایسے حرکات کے ارتکاب سے اجتناب کرینگے اور اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کریگا ہم اوسکو سپرد سرکار کرینگے اور اگر وہ مفرور ہوجائیگا تو ہم اوسکی جایداد ضبط کرلینگے اور ہرگز اوسکو اپنے علاقے مین بغیر اجازت سرکار کے آنے نہین دینگے۔

شرط اول

اگر سرکار ہمسے خونبہا چاہے گی تو ہم دینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا رعایاے سرکار کو مجروح کرے گا ہم جرمانہ جسقدر سرکار تجویز کرے گی ادا کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی رعایاے سرکار کا مال چوری کرے گا اور گرفتار ہوگا

ہم اوسکے باب مین گفتگو کچھ نکرینگے اور اگر وہ ہمارے علاقے مین آئیگا اور جرم اوس پر ثابت ہوگا تو معاوضہ مال مسروقہ کا ہم کردینگے اور مجرم سے جرمانہ لینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی ہماری قوم کی عورت مفرور ہوکر علاقہ انگریزی مین چلی جاوے تو ہم ایک جرگہ سفید ریش اور مسن آدمیونکا واسطے تصفیہ مقدمہ کے بھیجینگے اور اگر وہ راضی ہوگی تو اوسکو واپس لائینگے اور سرکار مین ضمانت اوسکی حفاظت جان کے لکھدینگے —

شرط پنجم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرارت سے کسی دشمن سرکار کو علاقہ انگریزی مین لے آوے اگر وہ دشمن گرفتار ہو ہم پچاس روپیہ جرمانہ ادا کرینگے اور درباب دشمن مذکورہ کے کچھ گفتگو نکرینگے

شرط ششم

اگر کوئی مجرم ہمارے علاقے مین آوے گا جسقدر اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم لیکر واپس کردینگے اور اوسکو اپنی آبادی سے خارج کردینگے —

شرط ہفتم

ہم کسی مجرم کی مدد بیچ اوسکے فرار ہونے قبضہ گرفتار کنندہ سے جسنے اوسکو باہر ہمارے مقامات سے گرفتار کیا ہو نکرینگے —

شرط ہشتم

ہم ایک شخص ذی عزت ہر ایک خاندان کو بطور اول سرکار کے پاس رکھینگے —

شرط نہم

جب تک مبلغ دو ہزار چھہ سو بہتر روپیہ جرمانہ کا تمام و کمال داخل سرکار نہوگا اوسوقت تک ہم شہر پشاور مین نجائینگے اور اگر جائین تو گرفتار کیے جائین ہم روپیہ تھانہ خدا بیر مین داخل کرینگے

شرط دہم

اگر کوئی منجملہ ان شرائط کے فسخ ہو تو سرکار ہکو ایک مہینے کی مہلت دے کہ اس عرصے مین حسب خواہش سرکار کا بند ہونگے اور اگر اس عرصے مین یہ نہو تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ

کہ ہماری اول کو چاہین ہندوستان کو روانہ کرین یا جو چاہین اوسکا کرین —

شرط یازدہم

اگر ہم کچھ زیادتی درہ کوہات مین کرین تو ہماری تنخواہ سابق چھہ سو روپیہ کی موقوف ہو —

شرط دوازدہم

اگر شبہہ ہماری نسبت سرکار کو یا رعایاے سرکار کو پیدا ہو تو ہم جوابدہی اوسکی بروقت تحقیقات اوسیطرح کرینگے جسطرح رعایاے سرکار کرتی ہے —

شرط سیزدہم

اگر کسی ہمارے آدمی کو سزادہی تجویز ہوگی تو ہمہ ایک افسر انگریزی کو اجازت دینگے کہ وہ بروقت موجود رہین تاکہ سرکار کو اطمینان سزادہی ہو —

شرط چہاردہم

اگر ہمکو کوئی الزام یا دعوی نسبت رعایاے سرکار کے ہوگا ہم خود اوسکا معاوضہ نہ لینگے مگر کیفیت اوسکی افسران انگریزی کے پاس بھیجین گے تاکہ جسطرح دعوی رعایاے سرکار تحقیقات ہوتی ہے اوسیطرح اوسکی بھی تحقیقات ہو —

شرط پانزدہم

درباب اون عورات کے جو علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئین وہی بندوبست مرعی رہیگا جو ہمنے مقدمات عورات جو ہمارے علاقے سے ملک سرکار مین جائین منظور کیا ہے

شرط شانزدہم

قصورات ماضیہ معاف ہون اور ماوراے اون اولون کے جو مدام سرکار کے پاس رہینگے ہم اول تا اداے زرجرمانہ سرکار مین دینگے اور یہ لوگ بعد اداے جرمانہ رہا ہوکر واپس چلے آئینگے —

دستخط ہوا بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۶ع

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ سرداران آفریدیان کوکاخیل

چونکہ ہماری قوم باعث قتل ایک افسر انگریزی کے علاقہ انگریزی سے خارج ہوئی اور ہم قاتلان مفرورین کو پیدا نہین کر سکتے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تین ہزار روپیہ بابت اوس جرم کے داخل سرکار کرینگے اور سوائے ازین شرائط ذیل بخوشی منظور کرتے ہین ۔

شرط اول

ہم بعد ازین علاقہ انگریزی مین کوئی جرم نکرینگے ۔

شرط دوم

ہم کسی قوم کے آدمی کو جو دشمن سرکار ہوگا اپنے ہمراہ علاقہ انگریزی مین نہین لائینگے

شرط سوم

اگر کوئی چور یا مجرم جرم قتل ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا ہم اوسکی نسبت گفتگو نہین کرینگے ۔

شرط چہارم

اگر ایسا چور یا مجرم ہمارے پاس مفرور ہو کر آویگا اور جرم ثابت ہوگا ہم اوسکے گھر کو تباہ کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کردینگے اور قیمت مال مسروقہ کی ادا کردینگے اگر کوئی گواہی اوسکی خلاف ہوگی تو وہ اپنی صفائی پانچ گواہون کی گواہی قسمیہ سے کر سکتا ہے ۔

شرط پنجم

اگر کوئی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورت ہمارے علاقہ مین مفرور ہو کر آئے ہم اوسکو پناہ ندینگے مگر جو کچھ اسباب اوسکے پاس ثابت ہوگا کہ وہ لیکر آئی ہے وہ البتہ واپس کیا جائیگا اگر اوسکے دوست یا لواحق اگر بندوبست کرینگے تو ہم اوسکو اونکے سپرد کردینگے یا جرگہ سفید ریشیان کے سپرد کردینگے ۔

شرط ششم

اگر کوئی چور یا ملازم سرکار علاقہ انگریزی سے مفرور ہو کر ہمارے علاقے مین آئے

ہم اوسکو خارج علاقے سے کردینگے اور اگر اوسکے پاس مال مسروقہ ہوگا تو ہم اوسکو واپس کردینگے

شرط ہفتم

اگر ہمکو کوئی دعوی بروپیہ کا نسبت رعایائے سرکار انگریزی کے ہوگا تو ہم اوسپر حسب ضابطہ عدالت مین نالش کردینگے اور ہم جوابدہی بھی عدالت مین کرینگے اگر ہماری نسبت کوئی دعوی پیش ہوگا اور خارج غلط دعوی پیش کرینگے ہم اپنا طریق معاوضہ لینے کا علاقہ انگریزی مین جاری نہین کرینگے مگر اپنے علاقے مین ہمکو اختیار اسکا حاصل رہیگا اور کسی قوم دشمن کے ساتھ ہم بمقابلہ سرکار اتفاق نہین کرینگے۔

شرط ہشتم

جب ہمکو حکم ہوگا ہم ایک مختار اپنی طرف سے ہمراہ حاکم وقت انگریزی کے رکھینگے اور حاکم کو اختیار رہیگا کہ اگر کوئی غفلت سرزد ہو تو اوس سے جواب طلب کرین۔

شرط نہم

چونکہ اکثر آفریدی ملازم سرکار ہین اگر کسیکو ہمارے اوپر دعوی ہوگا تو اوسکا فیصلہ جرگہ سفید ریشیان کے روبرو ہوگا۔

شرط دہم

ہم اپنا ضامن ارباب محمد امیر خان اور ارباب عبد المجید خان کو بابت ادای زرجرمانہ وتعمیل شرائط ہذا کے دیتے ہین اور بالعوض اسکے سرکار ہمارا اسباب اور قیدی جو اونکے قبضے مین ہین رہا کردینگے۔

دستخط ہوا تاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۸۱ع

نمبر ۱۴۳

اقرارنامہ اوتمان خیل

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین اقرار کرتے ہین

شرط اول

ہم کسی ساکن علاقہ انگریزی کی نسبت کوئی جرم نہیں کرینگے

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکی نسبت کچہ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ ہمارے پاس آئے اور جرم اوسکی نسبت ثابت ہو ہم اوسکو خارج از وطن کرینگے اور اوسکی جایداد ضبط کرینگے اور بغیر اجازت سرکار اوسکو دوبارہ آباد ہونے کی اجازت نہین دینگے —

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم دزدی شارع عام و دزدی گرفتار ہوگا ہم اوسکے باب مین کچہہ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ مفرور ہوکر ہمارے دیہات مین آئیگا اور جرم اوسکی نسبت گواہی دو گواہان سے جو ہماری قوم کے دشمن ہونگے ثابت ہوگا تو یا تو ہم مال مسروقہ واپس کرینگے یا اوسکا معاوضہ مالک کو ادا کرینگے اور سواے ازین مجرم کا مکان خراب اور تباہ کردینگے اور اگر اوسکے خلاف کوئی وجہ ثبوت نہین ہے تو سرکار کی اطمینان دو شخص کی گواہی قسم سے کردینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی اور مجرم علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئیگا اور مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا تو ہم مال مسروقہ اوس سے لیکر واپس کرینگے اور اوسکو خارج اپنے حدود سے کردینگے

شرط پنجم

ہم کسی بدنظمہ آدمی کو اپنے ہمراہ ملک انگریزی مین نہین لائینگے اور اگر ہم ایسا کرین اور وہ گرفتار ہو تو ہم اوسکے باب مین کچہ گفتگو نہین کرینگے —

شرط ششم

اگر کوئی شخص عورت کو ہمارے علاقے مین بھگا کر لائے اور اسباب بھی اوسکے ساتھہ ہو تو ہم اسباب واپس کردینگے مگر درصورتیکہ وہ اسباب سے انکار کرے تو ہم عورت اور مرد دونوں کو

قسم دینگے مگر ہم عورت کو واپس نہیں کرینگے ہم ایسی تجویز کرینگے کہ جبر کرکے زر یعہ سرکار کے ہندوبست ہوجاوے اگر کوئی عورت ہمارے علاقے مین سے اپنے والدین یا ولی کو چھوڑکر آوے اگر جب سرگرہ سفید ریشیان کا اوسکے لینے کو آوے اور بندوبست کرے گا تو ہم اوسکو عورت واپس دینگے

شرط ہفتم

اگر کسی ساکن علاقہ انگریزی کو دعوی روپیہ کا نسبت کسی ہماری قوم کے ہوگا اور سرکار مین نالش دائر کریگا تو ایک حکم ہمارے نام جاری ہوگا ہم جبر کرکے جمع کرکے داد دہی اوسکی کرین یا مدعاعلیہ کو روانہ کرین کہ عدالت مین جوابدہی کرے۔

شرط ہشتم

اگر کسی ہماری قوم کے آدمی کو کوئی دعوی روپیہ کا نسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہوگا ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے مدعی نالش اپنی پیشگاہ حکام انگریزی دائر کرینگے۔

شرط نہم

ہم کسی اقوام کوہستانی کی مدد بیچ نافرمانی سرکار کے نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور یہ امر ظاہر ہوگا تو ہم اوسکا مکان خاک سیاہ کردینگے اور اوسکو اپنے علاقے سے خارج کرینگے اور دوبارہ آکر آباد ہونے کی اجازت اوسکو بغیر حکم سرکار کے نہین دینگے۔

شرط دہم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرکت کسی گروہ قزاقان غیر قوم کے ساتھہ کریگا کہ علاقہ سرکاری مین جاکر قزاقی کرین تو سرکار ہمکو ذمہ دار اوس شخص کا نہ گردانے بلکہ جوابدہی اسکی اوسکی قوم سے کرے جسکے گروہ کے ساتھہ اوسنے اتفاق کیا ہو۔

شرط یازدہم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی غیر قوم سے کوئی مویشی جو مسروقہ ملک انگریزی ہو خرید کرے یا امانتاً اپنے پاس رکھے ہم اوسکو واپس کردینگے۔

شرط دوازدہم

ہم تعمیل ہر ایک حکم تحریری سرکاری کی کرینگے جو ہمارے نام جاری ہوگا۔

شرط سیزدہم

اگر کوئی قرضدار ہمارے علاقے مین بھاگ آئے ہم کوشش کرکے اوسکا تصفیہ معرفت جرگہ کے کردینگے اگر ہمسے ایسا نہو سکے گا تو ہم فریقین کو روانہ عدالت کرینگے اس شرط پر کہ قرضدار قید نہو بلکہ بندوبست ادای قرضہ کا باتساط ہو جاوے۔

شرط چہاردہم

ہم اپنا ضامن ملکان بزوتی کو دیتے ہین اگر ہمسے کسی شرط کا سرانجام نہو تو سرکار اونسے جواب طلب کرین۔

شرط پانزدہم

سرکار نے ہمارے قصورات ماضیہ بشرط ادای مبلغ ایک سو چہتر روپیہ معاف کردیا ہین ہمسے اب بابت اونکی جواب طلب نہوگا۔ وہ ہمکو اجازت ہوگی کہ ہم اپنی خوشی سے جب چاہین آمدورفت علاقہ انگریزی مین رکھین۔

شرط شانزدہم

درباب برج درہ کے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکو اوسی شرط پر کہینگے جو بتاریخ دوم ماہ اگست ۱۸۵۵ء بزوتی وغیرہ خیل سے کے ساتھ ہوئی ہے اور علی شیرزئی کے ساتھ قرار پائی ہے

نمبر ۱۴۸

اقرارنامہ ملکان قوم سپاہ وکہوری

ہم اپنے طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے برضا ورغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

درمیان چہ مہینے موسم سرما کے جب ہم علاقہ کہوری مین رہتے ہین ہم جوابدہ رہین اگر کوئی واردات چوری یا کوئی اور جرم نسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہماری قوم کے آدمی سے یا ذخیل یا کسی اور قوم کے آدمی سے جو علاقہ کہوری مذکور مین سے گذر کرے گا سرزد ہوگا۔

شرط دوم

جب تک کہ دنابیل سیخرف سرکار سے رہینگے ہم اوس قوم کے کسی آدمی کو علاقہ مجوری مین رہنے نہین دینگے ۔

شرط سوم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہین کہ جب اقوام ملک دین خیل اور کمیر خیل اپنے مقامات کرائی سے مراجعت کرینگے اوسوقت وہ اپنے مختار حکام سرکار کے پاس روانہ کرینگے ۔

المرقوم ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء عیسوی

نمبر ۱۴۵

اقرارنامہ جو فروع پٹھانان اوتمان زئی کھیل وگناہ نامے نے وبتہ سالار آنروی سند ٹھیدو زئی سرکار انگریزی کے ساتھہ کیا ۔

شرط اول

ہم بذریعہ اس تحریر کے بالاشتراک وفرداً فرداً عہد کرتے ہین کہ ہم اجازت سیدان ستھانا کو جو سابق وہان رہتے تھے یا ہندوستانیان متعصب ودیگران کو جو اونکے شامل ہین اور جو اب ملکا واقع علاقہ اثاری مین یا دیگر مقامات مین رہتے ہین بلکہ سپاہیوں مین سے یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو یا کسی اور کو جسنے بخلاف سرکار کوئی امر زبون کیا ہو یا ارادہ کرنے کا رکھتا ہو یا کسی اور شخص کو باستثنائ اوتمان زئی پٹھانان کھیل وگناہ اور اونکے ذراعین کے اجازت نہ دینگے کہ ستھانا یا اوسکے متعلقان مین یا کسی مقام پر اندر حدود ہمارے علاقے کے آکر آباد ہون اور اگر وہ کوشش کر کے یہ امر کیا چاہین تو ہم سب شامل ہو کر اونکو اس سے باز رکھینگے یا خارج کر دینگے اور اگر کوئی فریق عہدنامہ ہذا بخلاف شرائط کاربند ہوگا تو وہی فریق ملزم قرار دیا جائیگا بشرطیکہ باقی فریق اوس حالت مین اوسکو ایک دشمن تصور کرین اور خود حتی المقدور شرائط اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین جہد بلیغ کرین ۔

شرط دوم

ہم دوست سرکار انگریزی کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن گردانینگے اور درحالیکہ منصوبہ آئندہ مستعدہ زید ومن جو فریق اس عہدنامے کا ہنین ہے سرکش رہے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرار نامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوسنے علیحدہ رہینگے اور ایسے امور مین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کریگی وہ بخلاف اونکے سرکار کو ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکی سزادہی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین رستہ دینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص ساکن ہمارے علاقے کا (یعنی مندی وستھانا وتعلقات اونکے) علاقہ سرکار انگریزی مین جاکر کوئی امر قبیح کریگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکے ذمہ دار ہونگے یا اوس شخص کو اپنے علاقے سے خارج کردینگے یا جو سرکار حکم دیگی وہ کرینگے اور بالبرابر اسکے ہم کسی شخص علاقہ غیر کو جو ہماری سرحد سے باہر رہتا ہوگا اور ارادہ رکھتا ہوگا کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کچھ نقصان رسانی کرے اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ اوسکو جو علاقہ انگریزی سے نقصان رسانی کرکے ادہر سے اپنے مقام مامن یا بود و باش مین جاتا ہوگا اور اگر ہم سے ایسا وقوع مین نہ آئے تو جو سرکار ہماری نسبت تجویز کرے اوسکی تعمیل ہم کرینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کے واسطے ہر ایک قوم بلزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے۔

شرط چہارم

ہم کسی کو اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے جو روپیہ یا اسلحہ یا سامان جنگ یا کسی قسم کی مدد واسطے ہندوستانیان متعصب مذکور کے لیجاتا ہوگا۔

شرط پنجم

ہم کسی مفرور یا مجرم قتل یا دزد یا چور کو جو علاقہ انگریزی سے یہ جرائم کرکے آیا ہوگا پناہ یا مدد نہ دینگے اور نہ ہم اوسکو اجازت دینگے کہ آکر ہمارے علاقے مین آباد ہوا اور اگر وہ ایسا ارادہ کریگا تو ہم اوسکو فوراً خارج کردینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کیواسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے اور جو اوسکے معاوضہ تجویز ہو وہ ادا کرے۔

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی رعایاے انگریزی ہمارے علاقے مین آکر کوئی امر نقصان رسانی کا کرے تو ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے بلکہ دعوی دادرسی عدالت انگریزی سے کرینگے

شرط ہفتم

ہم شرط کرتے ہین کہ ہم اتفاق اسستنا ہونے لتعمیل شرائط عہدنامہ ہذا سے بعذر نا اتفاقی باہمی نہین ہونگے اور نہ واسطے تمام مطالب وسکے ہم ذمہ دار حرکات تمام ساکنان ہمارے علاقے کے بالعلانیہ اقوام فریق عہدنامہ اقوام غیر کے رہینگے —

شرائط مندرجہ اوتمان زئی خیل و کباء کی ساتھ ہے

شرط ہشتم

ہم کسی شخص کو خواہ ساکن ہمارے علاقے کا ہو یا نہو تا نک تازہ آمدہ دریاے سندھ علاقہ انگریزی مین اپنے علاقے سے لیجانے نہ دینگے —

شرط نہم

چونکہ جسر کھیل دریاے سندھ پر قائم ہوا ہے اور سرکار انگریزی نے ایک کشتی ہمارے آرام کے واسطے وہان تعینات کی ہے ہم بذریعہ اسکے بیان کرتے ہین کہ ہم اوسکو دینگے اور اوس سے منتفع ہونگے اون شرائط پر جو سرکار انگریزی ہمارے واسطے تجویز کرے اور ماورا اسکے ہم کسی اپنے علاقے کے باشندے کو یا کسی اور کو عبور دریاے سندھ ہر وقت شب اور بہ گھر وائی کے نکرنے دینگے اور وہی لوگ صرف وقت روشن گھر وائی پر عبور کرینگے مجاز ہونگے جنکو اجازت بضامنی معتبر ملکان کے سرکار انگریزی سے حاصل ہوئی ہوگی —

شرط دہم

چونکہ ہمکو اجازت حاصل ہے کہ آمد و رفت علاقہ سرکار انگریزی مین بلا مزاحمت و بلا اداے محصول کیا کرین لہذا ہم بذریعہ اس تحریر کے تمام دعوی محصول اوپر مال تجارت تجاران علاقہ انگریزی جو ہمارے علاقے مین گذر کرین ترک کرتے ہین اور نیز محصول لکڑی کا جو لب تک تجاران سے بابت لٹھہ ہاے لکڑی کے جو دریاے سندھ سے وہ لوگ لیجاتے تھے لیا جاتا تھا ہم معاف

کرتے ہین اور بالعوض حمایت اور حفاظت کے جو ہم علاقہ انگریزی مین پاتے ہین ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم بھی حفاظت حتی المقدور تمام تجاران وغیرہ کی جو علاقہ انگریزی سے یہان آکر تجارت کرتے ہین یا اس راستے سے جاتے ہین کرینگے اور ہم حتی الامکان دزدان وغیرہ کا انسداد کرینگے کہ وہ زبردستی کسیطرح کا روپیہ ناجائز طور پر ہمارے علاقے مین اونسے لینے نپائین —

شرط یازدہم

ہم بطور مالک زمین ستھانا کو اپنے قبضہ مین رکھینگے اور ہم خود بندوبست انتظام اوسکی زراعت وغیرہ کا کرینگے اور ہم ہرگز [illegible] اوسکا یا کسی [illegible] اوسکا بعد زمانہ [illegible] کاشتکاری یا کسی اور وجہ سے سیدان سابق ستھانا یا ہندوستانیان یا [illegible] متعصب یا انکے ہمراہیون کو نہ دینگے —

مقام ایبٹ آباد سالار پتہ زیدون نے بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ ع تحریر کیا

مقام ایبٹ آباد کھیس وگیاہ فرع اوتمان زئی پہانان نے بتاریخ ۱۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ تحریر کیا

—

نمبر ۱۴۶

اقرارنامہ جو منصور پتہ آنزوی سند ہو زیدون نے ساتھ سرکار انگریزی کے کیا —

چونکہ کھیس وگیاہ فرع قوم اوتمان [illegible] اور سالار پتہ آنزوی سند ہو زیدون نے بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ و ۱۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ اپنی اپنی طرف سے اقرارنامہ ساتھ سرکار انگریزی کے کیا اور اوسکے شرائط آج کی تاریخ میجر ایڈم صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارا نے ہمارے روبرو پڑھے اور ہمکو بخوبی سمجھا دین پس بذریعہ اس تحریر کے منجانب تمام منصور پتہ کے اقرار کرتے ہین کہ ہم تمام ہماری قوم پابند شرائط عہدنامہ مذکور بالا بابت شرائط ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے اوسیطرح اور اوسیقدر رہیگی جسقدر سالار پتہ زیدون اور درباب شرط ۲ کے جسکا ذکر اوپر فروگذاشت ہوا ہے ہم دوست سرکار کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن تصور کرکے اقرار کرتے ہین کہ در صورتیکہ کوئی پتہ یا جزو پتہ کسی فریق معاہدہ کا انفساخ منشاء عہدنامہ کرے اور سرکش ہو جاوے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوس سے علیحدہ رہینگے اور اوسی امور مین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کریگی وہ مدد بخلاف اوس پتہ یا جزو پتہ کے سرکار انگریزی کو

ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکے سرکوبی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین رستہ دینگے۔ ماورا اسکے بابت سرانجام جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جوابدہ اور ذمہ دار بابت مواضع وبئی جو قبضہ اخون خیل مین ہے اور کوئی اور کوسبرئی کے جو قبضہ سدان مین ہین ہوتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ وہ ہمارے دست نگر ہین اور بغیر ہماری مدد اور رضامندی کے وہ کوئی امر جس سے یہ عہدنامہ متعلق ہے نہین کرسکتے۔

بمقام ایبٹ آباد بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۶۱ء عیسوی تحریر ہوا۔

سرحد ڈیرہ جات

از رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت ڈیرہ جات

اقوام سرحد ڈیرہ جات شمال سے جنوب تک حسب تفصیل ذیل ہیں

۱ احمدزئی	وزیری	اقوام پٹھان
۲ اوتمان زئی	وزیری	اقوام پٹھان
۳ محسود	وزیری	اقوام پٹھان
۴ بیٹنی	وزیری	اقوام پٹھان
۵ شیرانی		اقوام پٹھان
۶ استرانا معروف اوسترانی		اقوام پٹھان
۷ قیصرانی		بلوچ پٹھان
۸ کھیتران		بلوچ پٹھان
۹ بزدار		اقوام بلوچ
۱۰ لونڈ		اقوام بلوچ
۱۱ کھوسا		اقوام بلوچ
۱۲ لگھاری		اقوام بلوچ
۱۳ گورچانی		اقوام بلوچ
۱۴ مزاری		اقوام بلوچ

باستثنائے محسود وزیریوں کے اور کسی قوم سرحد ڈیرہ جات سے تحریری اقرارنامہ نہیں ہوا محسود وزیری کئی سال تک برخلاف سرکار انگریزی رہے اور گروہ ہائے ناجائز اقوام متمردہ وزیری سے جو ہماری سرحد کے برابر بستے تھے جمع کر کے قریب ہمارے دیہات علاقہ اندرونی میں غارتگری [illegible] کرتے تھے ملازمان حکومت کی نگاہ [illegible] کم معلوم ہوتی تھی کہ یہ غارتگری [illegible] سرحد ٹانک پر ہوتی تھی اور انتظام ٹانک کا متعلق سرکار کے نہ تھا وہاں نواب شاہنواز خان [illegible] تدابیر [illegible] تھا اور یہ تدابیر گو قابل

اطمینان نہین مگر اونکی موقوفی بھی قرین مصلحت متصور نہین ہوئی آخرکار صدمہ اونپر آیا یعنی جب
نواب اور جملہ حکام فوجی و ملکی موجود نہ تھے قوم محسود نے بسرکردگی اونکے مشہور ملک کا ارادہ
غارت کرنے شہر ٹانک کا کیا اونکو شکست فاش ایک گروہ سواران پنجابی اور چند سواران
پولس نے دی اسکے بعد ایک مہینے کے عرصے مین کوہستان وزیری پر فوج کشی ہوئی
اونکے مقام خاص مکین کو مین خراج لیا گیا اور باقی دوسرا مقام کلان غارت کیا گیا تمادی ایام سے
دریافت ہوا کہ اس مہم کا نتیجہ حسب دلخواہ پیدا ہوا تھا گو اول مین محسود وزیری متوجہ تابعداری کے
نہین ہوے فوج مذکور بماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء واپس آئی اور بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء بعد منقضی ہونے ایک
سال امن وامان کے سرداران قوم آکر خواستگار صلح ہوے شرائط اونسے کی گئین مگر اونھون نے
کہا کہ وہ ان شرائط کو منظور نہین کرسکتے لہذا واپس [illegible] کوہستان کو چلے گئے

بعد ازین اونھون نے جسقدر فساد اور تکلیف دہی ممکن تھی کی مگر بجاے نقصان [illegible] کے
کے نقصان اونکا ہوتا رہا بماہ جولائی سنہ ۱۸۶۸ء اونھون نے [illegible] درخواست شرائط صلح کی اور چونکہ
سابق اونکو ہدایت ہوئی تھی کہ [illegible] مجموعی صلح کرین اس [illegible] اونکو حکم ہوا علحدہ علحدہ اقرار
داخل کرین کیونکہ تین تفرقے اس قوم مین تھے [illegible] سے [illegible] ہوا اور عہدنامہ [illegible] اظہار
[illegible] وخوشنودی [illegible] قائم ہوا اسکی رو سے سرکار کو اختیار حاصل ہوا کہ اگر کوئی فریق [illegible]
[illegible] کرے تو سرکار اسکا معاوضہ بفروخت اشیاء تجارت فریق ملزم وصول کرے دو مہینے
بھی نہین گذرے تھے کہ یہ عہد اونھون نے ایک گروہ [illegible] بیوپاریونکو قتل کر کے فسخ کیا مشہور ہے
کہ یہ فعل [illegible] ایک ملک کے ظہور مین آیا تھا جو فریق اول شامل عہدنامہ تھا دو فریق اس
قتل مین شریک تھے لہذا تمام اونکی قوم کے آدمی اور اسباب گرفتار ہوا اور قوم مذکور کو عملداری
انگریزی سے خارج کردیا یہ اخراج اونکا وسط ماہ اکتوبر تک رہا جب سرداران قوم حاضر آئے
اور مبلغ چہار ہزار پانچ سو روپیہ جو ازروی عہدنامہ اون پر جرمانہ ہوا تھا ادا کیا اسطرح امن دوبارہ
قائم ہوا یہ قوم اب برملا بیان کرتی ہے کہ اونکی عین خواہش یہ ہے کہ امن رہے اور اونھون
نے وفاداری اپنی اب تک ظاہر کی ہے اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ اونھون نے
اب تک تمام اقوام کو اس امر پر قائم نہین کیا مگر اونکو امید ہے کہ وہ جلدی سب کو

راہ زنی و صلح پر لائینگے اور وہ وعدہ معاوضہ نقصان کا بھی کرتے ہیں۔
ایک فوج کنٹنجنٹ بلوچ کی دیرہ جات پر واسطے حفاظت کے تعینات کی گئی ہے
مگر اصل مطلب اوس سے یہ ہے کہ سرداران قوم جانبدار سرکار کے ہو جائین سوار بھی اکثر
مقامات سرحدی پر مامور ہوئے ہین اور ایسے سوار تعینات ہوئے ہین جنکا علاقہ قریب تر
مقام معینہ سے تھا اور تنخواہ اس کنٹنجنٹ کی شامل خرچ پولیس ضلع کی گئی ہے اور سرداران
بلوچ جو ہمارے علاقے مین رہتے ہین ذمہ دار درون کے ہین جو اونکے علاقے کے
متصل کوہ مین واقع ہے اور بالعوض اس خدمت کے اونکو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے یہ تنخواہ
سب قریب پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ کے ہے۔

نمبر ۱۴۷

ترجمہ اقرار جو فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری نے ساتھ کپتان منرو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے
بمقام [illegible] بروز چہارشنبہ تاریخ ۱۹ جون سنہ ۱۸۶۱ع مقرر کیا۔

ہم سب جنکے دستخط نیچے ہین ملکان فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری یعنی ببرگل خان و صاحب خان
و الہ داد خان و [illegible] خان و [illegible] الدین خان و سادی خان و سیدامین و عادل شاہ و عباس خان
و زین الدین خان و [illegible] خان و منصب خان و خواجہ میر خان و الہ یار خان و سید میر خان کے
از جانب اپنے اور [illegible] و منجانب شیر علیخان و پردل خان و خداداد و حسین و غیرہ ملکان خیل جو موجود
نہین ہین مختار ہوکر [illegible] خواہش ہے سرکار انگریزی کے ساتھ صلح ہو جاوے لہذا اقرارات ذیل
کرتے ہین۔

شرط اول

ہم آیندہ سرکار انگریزی کے ساتھ مراتب دوستی قائم رکھینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی قوم سالم خیل محسود کا مجرم کسی جرم کا حیلتہ و صریحاً بخلاف سرکار انگریزی ہوگا ہم اوسکے
ذمہ دار بباعث ہم قومی کے ہونگے اور سرکار اوس جرم کا معاوضہ ہمارے قبائلے کو گرفت کرے

کرکے یا جسطرح چاہے لے —

شرط سوم

اگر کوئی شخص دونانی فریق محسود یعنی شمی زئی و بہلول زئی کا مرتکب کسی امر قبیحہ کا علاقہ انگریزی میں ہوگا وہ ہمسے پناہ یا مدد نپاسکیگا اور نہ اوسکو اجازت دیجاسکیگی کہ مال مسروقہ لاکر ہمارے علاقے میں رکھے —

شرط چہارم

اسیطرح ہم اقرار کرتے ہیں کہ کوئی مجرم ضرور علاقہ انگریزی خواہ رعایا سرکار انگریزی ہو یا ہماری قوم ہو پناہ ہمسے نپائیگا خصوصاً میان خواجہ حافظ و محمد فرید دین دیگر کل جو قاتل [illegible] کپتان میچم صاحب مرحوم کے ہیں ہرگز اجازت رہنے کی یا پناہ لینے کی حدود علاقہ سالم خیل میں نہ دینگے

شرط پنجم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہوتے ہیں کہ حدود اندر علاقہ سرکاری کے یہ قوم بہیئت مجموعی [illegible] اور نہ صرف یکجا مسلح ہوکر حملہ آور ہونگے در باب دزدی کے ہم وعدہ نہیں کرسکتے کہ کوئی واقعہ نہ ہوگی مگر ہم کوشش بلیغ اوسکے انسداد میں کرینگے اور جب کبھی کوئی حرکت ہماری قوم کا آدمی علاقہ انگریزی میں کریگا یعنی اگر خون یا دزدی یا آتش زنی وغیرہ کریگا تو سرکار کو اختیار ہے کہ اوسکا معاوضہ حسب شرح ذیل ہمارے قافلہ تجاران سے لے —

بابت خون کے — سار

بابت مجروحی جس سے کسی عضو کا نقصان ہو یا ایذا اوسکی شدید ہو مار

بابت مجروحی خفیف کے حسب حیثیت جرم —

بابت آتش زنی یا کسی اور جرم کے حسب حیثیت جرم

شرط ششم

اور واسطے اطمینان ہماری ایمانداری کے ہم دو شخص بطور اول اپنی قوم کے ایک سال کے لئے سرکار کے پاس [illegible] بھیجینگے منجملہ اونکے ایک با عیال و اطفال رہیگا اور دوسرا تنہا یہ دونوں خواہ ٹانک میں رہینگے خواہ بنوں میں جہاں سرکار کی مرضی ہوگی رہینگے اگر اس عرصے

ایک سال مین کوئی جرم یا یدمعنی منجانب فرقہ سانم خیل محسود کے ملاقہ انگریزی مین سرزد ہوگا تو یہ دو نون اول بعد انقضاے اوس مدت کے قابل رہائی کے ہونگے اور اگر اس عرصے مین کوئی امر انفساخی عہد کا ظہور مین آئے یا کوئی جرم جسکے عوض معاوضہ حسب شرح بالا منظور ہوا ہی وقوع مین اوے تو اس حالت مین رکھنا یا رخصت کرنا دونون اول کا منحصر او پر راے سرکار کے رہیگا۔

جو ہمنے منجانب فرقہ سانم خیل قوم محسود وزیری کے مختارنامہ منظور کیا ہے کہ مطابق ان شرائط کے تعمیل ہوگی ہم فرداً فرداً وکلیتہ اس کاغذ اقرارنامہ پر اپنی نشانی کرتے ہین امید کہ سرکار اس اقرارنامے کو ہماری طرف سے منظور کریگی۔

یہان دستخط اور نشانی سب کی ہوئی

تتمہ یادداشت

یہ اقرارنامہ جسکا ترجمہ اوپر تحریر ہے بمقام ہونڈ بتاریخ ۱۹ ماہ جون ۱۸۶۱ء میرے روبرو دستخط اور صحیح ہوا نواب شاہنواز خان تانک والا اور سلطان محمود خان تحصیلدار بھی موجود تھے تمام محسود جاگون مین جمع ہوے اور آیات قرآنی قبل و بعد دستخط ہونے کے زبان پر لائے اس کاغذ کی تصدیق صاحب کمشنر بہادر قسمت دیرہ جات نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۶۱ء بمقام تانک کی —

ایسے مضمون کے اقرارنامجات اوسیوقت اور اوسی مقام پر ثانی دو فریق محسود نے یعنی علی زئی اور بہلول زئی نے بھی دستخط کیے علی زئی کیطرف سے ملک عمر خان و یار خان و منیر گل و مبین درازمحمد و علی خان و شجاع و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سوا خان و رای خان و ولی خان و کلان و عزبی کل و علی ہیبت و بیدل و کل شاہ بھی اور منجانب بہلول زئی ملک تاج محمد ملک لائق خان و ل شیر خان و یار محمد و مشک و گدھی و ہادی خان و حاتم و برخوردار و درانی خان و لشکر خان بھوچر و مہرات و خواجہ احمد و بدہا و قلندشاہ و نانازئی صاحب منجانب زبردست و سید خان و سہٹے بھٹی و اخلاص و شاہباز و فتح خان و دیگر بندگان غیر حاضر بہلول زئی مختارہ موجود تھے —

یہ بھی حکم ہوا تھا کہ جو جو شخص بطور اول یعنی دو دو ہر ایک فریق کی طرف سے ہونگے وہ

فرزند یا برادر یا برادرزادہ بلکان ہون اور منجملہ اونکے تین بنومین رہینگے اور تین ٹانک مین اور انکو خرچہ خوراک وغیرہ سرکار سے ملیگا —

دستخط ای ای منٹر ولفنٹ *
قائم مقام ڈپٹی کمشنر

کابل

شروع صدی حال مین سلطنت درانی ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک تھی اور یہ ممالک احمد شاہ ابدالی نے حاصل کی تھی اور اوسکے نبیرہ یعنی پوتہ زمان شاہ کے عہد تک یکجا رہے یعنی منقسم نہین ہوے اس زمان شاہ نے خاندان بارکزئی کو جو خاندان اعلی تھا خفہ اور ناراض کیا اسوجہ سے اوسکے بھائی محمود نے اوسکو بمدد فتح خان اور بارکزئی لوگون کے تخت سے اوتار کر نابینا کیا اور آخر کار یہ زمان شاہ بمقام لدھیانہ پنشن خوار سرکار انگریزی مین گیا سنہ ۱۸۰۳ مین شاہ محمود کو شجاع الملک برادر کوچک زمان شاہ نے خارج کرکے خود تخت نشین ہوا اور یہ شاہ شجاع سنہ ۱۸۰۸ تک جب الفنسٹن صاحب بسفارت گئے تھے احمد شاہ کے سلطنت کو یکجا سے اپنے پاس رکھتا تھا۔

یہ سفیر اس نیت سے بھیجا گیا تھا کہ شاہ شجاع کے ساتھہ اتفاق کرکے تدبیر حفاظت افغانستان و ہندوستان جسپر فوج ایران کا بسازش فرانس اندیشہ حملہ آور ہونیکا تھا عمل مین آوین اس سفیر کی نہایت خاطرداری ہوئی اور ایک عہدنامہ نمبر ۱۴۸ قرار پایا جسکو لارڈ منٹو صاحب نے بتاریخ ۱۷ ماہ جون سنہ ۱۸۰۹ منظور کیا اوسوقت یہ تصور ہوا تھا کہ منشاے شرط دوم یہ تھا کہ سرکار انگریزی صرف اوسوقت مدد شاہ شجاع کی کرینگے جب فرانس اور ایران دونون متفق ہوکر بارادہ افغانستان و ہندوستان حملہ آور ہونگے مگر اوس حالت مین نہین کرینگے جب صرف ایران افغانستان پر بغیر ارادہ مذکورہ بالا کے بباعث دشمنی سابق و تکرار حال حملہ آور ہون۔

الفنسٹن صاحب جب کابل سے روانہ ہوے اوسیوقت شاہ محمود نے باعانت فتح خان شاہ شجاع کو خارج کردیا شاہ شجاع چند سال تک آوارہ پھرتا رہا کبھی کشمیر مین گرفتار ہوا کبھی رنجیت سنگھ کے پاس لاہور مین مقید ہوا مگر آخر کار بماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۶ اوسکو پناہ علاقہ انگریزی مین بمقام لدھیانہ ملی

اب فتح خان بارکزئی جو اصل مدارشاہ محمود کا تھا مورد عتاب شاہی ہوا اور شاہ نے اوسے نابینا کرکے قتل کیا قتل فتح خان باعث غصہ و لینے انتقام خاندان بارکزئی کا ہوا۔

منجملہ عم لو بھائی فتح خان کے دوست محمد خان برادر کوچک واسطے لینے انتقام قتل کے

مستعد تر تھا شاہ محمود تمام علاقہ سے خارج کیا گیا مگر ہرات اوسکے پاس رہا تمام افغانستان برادران
بارکزئی مین منقسم ہوا اور بوقوع بے انتظامی کے بلخ کو بخارا والے نے دبا لیا اور دیرہ جات کو
رنجیت سنگہ نے اور علاقہ سندھ کو علحدہ سب علاقے سے تھا سرخود ہوگیا بیچ انقسام افغانستان
کے غزنی دوست محمد کے قبضے مین آیا مگر اوسنے بہت جلد اپنی حکومت کابل مین بھی قائم کی
اور اس وجہ سے سب سے بڑا سردار بارکزئی کا ہوا —

شاہ شجاع کو جسکے رفیق اب بھی کابل مین بہت تھے ہرگز ناامیدی دوبارہ لینے سلطنت سے
نہین ہوئی تھی اس ارادے سے اوسنے ۱۸۳۳ء مین عہدنامہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ کیا وہ
(اس عہدنامے کا حال پنجاب کے حال مین درج ہے) اور فوج لیکر سندھ کی راستے سے روانہ
ہوا اور امیران سندھ کو شکست دیکر قندھار کو روانہ ہوا اور برائے چندے قابض ہوا یہان اوسکو
شکست فاش دوست محمد خان نے دی لاچار ہوکر پھر اپنی جائے پناہ لدھیانے مین آیا اس فساد مین
جو ایسے امور جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے رنجیت سنگہ نے پشاور پر اپنے قبضے مین کرلیا اس زیادتی سکھوان
سے غصہ ہوکر دوست محمد خان نے چاہا کہ جنگ مذہبی سکھون کے ساتھہ کرے اوسنے اپنا
خطاب اس جنگ مین امیر المومنین رکھا اور تمام پیروان محمد سے درخواست کی کہ اگر شامل اوسکے ہون اور
فوج کثیر جمع کرکے بجانب پشاور روانہ ہوا مگر رنجیت سنگہ نے تخم دغا اونکے کمپو مین بویا اور تمام فوج
منتشر ہوگئی پس پشاور امیر کے ہاتھہ سے جاتا رہا —

یہ تجویز مدت سے سرکار انگریزی کی تھی کہ کوئی سدراہ ایران مین قرار دی جاتی تاکہ فرانس اور
روس بجانب مغرب ہندوستان پر حملہ نکرسکین اور یہ تدبیر عمل مین آئی تھی جس سے قدر انگلشیہ کی
دربار طہران مین زیادہ ہو روس نے بباعث عہدنامہ ترکمان چی کے جو ۱۸۲۸ء مین منعقد ہوا تھا
فتوحات شمالی کی قوت اور توقیر ایران مین حاصل کی تھی اور اوسنے بہت ترغیب دی کہ دعوی ایران کا
اوپر ہرات اور مغربی افغانستان کے واجب ہے — جب ۱۸۳۷ء مین فوج ایران بمقابلہ ہرات آئی
دوست محمد خان کی مرضی یہ ہوئی کہ اوس سے صلح کرے کیونکہ اوسکو امید تھی کہ وہ اوسکی مدد بمقابلہ
سکھان کرینگے اور پشاور دوبارہ دلوا دینگے —

اسی عرصے مین لارڈ اوکلنڈ نے کپتان برنس صاحب کو پیغام لیکر کابل روانہ کیا پیغام ظاہر

در باب عہدنامہ تجارت کے تھا مگر باطنا یہ تجویز تھی کہ ایران تک گئے نہ آسکین اور صلح دوست محمد خان
اور رنجیت سنگھ مین قائم ہو دوست محمد خان کو اس سفیر سے اطمینان کلی نہوئی کہ انگریز اوسکی مدد
بیچ دوبارہ حاصل کرنے پشاور کے کرینگے لہذا اوسنے میل بجانب روس کیا جنسے اوسکو توقع
زیادہ بہ نسبت دوستی انگریزی سے تھی۔

تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی واسطے قائم رکھنے آزادی افغانستان کے اسطرح معرض شکستگی
مین آئی یہ یقین کلی تھا کہ گروہ کثیر کابل مین جو لوگ ناراض حکومت بارکزئی سے ہین شاہ شجاع کا
آنا غنیمت سمجھینگے لہذا دوبارہ قائم کرنا شاہ معزول کا عزم قرار پایا اور اس نیت سے عہدنامہ
تین فریق کا ماہ جون ۱۸۳۸ء فیمابین سرکار انگریزی اور رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے قرار پایا
(اسکا حال بھی پنجاب کے حال مین درج ہے) بتاریخ ۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ء شاہ شجاع کو قندھار مین
تخت نشین کیا اور عرصہ قلیل کے بعد دوست محمد خان حاضر ہوا اوسکو ہندوستان مین لائے
مگر جو خیال تھا کہ شاہ شجاع کے جانے سے اکثر لوگ خوش ہونگے وہ نہوا اوسکی اعانت صرف
فوج انگریزی کرتی تھی سرکشی اکثر پیدا ہوئی جسکی سرداری مین محمد اکبر فرزند ثانی دوست محمد کیا
کرتا تھا انکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی کابل مین تباہ ہوئی اور شاہ شجاع قتل ہوا ان حرکات و تمام تباہی
کا عوض جنرل پالک صاحب اور جنرل نوٹ صاحب نے لیا یہ دونون صاحب مع فوج کابل مین
قلع قمع کرتے ہوے آئے ایک صاحب تو براہ خیبر اور دوسرا صاحب براہ قندھار و غزنین۔ اسطرح
حرمت انگریزی قائم رکھکر فوج نے افغانستان کو خالی کردیا دوست محمد خان کو رہا کرکے اجازت
ہوئی کہ کابل واپس جاوے اور افغانون کو اختیار رہا کہ جسکو چاہین اپنا حاکم مقرر کرین۔

درمیان جنگ ثانی پنجاب کے دوست محمد کابل سے پھر آیا اور پشاور پر قابض ہوا مگر
بعد شکست سکھان جنگ گجرات مین امیر خیبر سے آگے بھاگ گیا جب فوج انگریزی قریب آئی
بعد ازین چند سال تک کسیطرح کی رسم فیمابین سرکار انگریزی اور امیر کے جاری نہین ہوئی اور
ترغیب دہی اقوام سرحدی پشاور سے واسطے ہمیشہ تنگ کرنے سرکار انگریزی کی بازرہا
۱۸۵۰ء مین امیر نے بلخ کو شامل اپنے ملک کے کرلیا ۱۸۵۵ء مین جب اوسنے دریافت
کیا کہ بباعث نزاع اوسکے برادران قندھاری کے اوسکی قوت مین ضعف آیا اور ایرانیان نے

مداخلت کرنی شروع کی اوسنے اپنے فرزند غلام حیدرخان کو روانہ پشاور کیا جہان بماہ مارچ ۱۸۵۵ء عہدنامہ نمبر ۱۴۹ قرار پایا جسکی رو سے صلح فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے قرار پائی اس مضمون سے کہ ہر ایک فریق دوسرے کے ملک کا لحاظ رکھے گا اور دوست اور دشمن سرکار انگریزی کی دوست اور دشمن کابل کے متصور ہونگے —

بعد از صحیح ہونے اور دستخط ہونے عہدنامے کے غلام حیدرخان نے اطلاع دی کہ اوسکے والد کا ارادہ یہ ہے کہ فوج بھیجکر جبال درہ پر قابض ہوئے دیگر اراضی این روی دا آنروی دریای سندہ شاہ شجاع نے دربار سکھہ کو دی تھی اور بعد اشتمال پنجاب کے سرکار انگریزی کا حق اوس کوہ اور اراضی کا تھا مگر اس استحقاق کا اظہار نہین ہوا تھا اور گورنر جنرل نے اپنی استرضا دریاب امیر صاحب کے قبضہ کرلینے جبال مذکور کے ظاہر کی —

۱۸۵۶ء مین جب ایران کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی حالآنکہ ہرات نے امیر صاحب کے دلمین اندیشہ پیدا کیا اسیلیے اوسنے مشورہ سرکار انگریزی سے کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۱۵۰ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء منعقد ہوا جسکی رو سے استحکام عہدنامہ ۱۸۵۵ء کا ہوا اور یہ وعدہ ہوا کہ سرکار انگریزی فوج کمکی امیر صاحب کو دینگے تاکہ سرحد اوسکی مضبوط ہو اور جب تک جنگ ایران قائم رہے اوسوقت تک افسران انگریزی قندہار مین رہین اور نگران رہین کہ فوج کمکی کار مفوضہ اچھی طرح کرتی ہے یا نہین اور نیز یہ قرار پایا کہ ایک سفیر کابل مین منجانب سرکار انگریزی اور ایک سفیر پشاور مین منجانب دربار کابل رہا کرے —

عرصہ قلیل گذرا کہ ہرات والون نے جو علاقہ کابل پر حملہ کیا تھا اور اوسکا نتیجہ یہ تھا کہ امیر نے جاکر محاصرہ اوس شہر کا کیا تھا اس سے نہایت تفکر درباب آیندہ حال کابل کے پیدا ہوا اسمین کچھ شبہہ نہین کہ یکجا رہنا اس ملک کا صرف باعث ذاتی صفات امیر کے ہے اور وہ اب بہت مسن ہوگیا تفصیل ذیل غالب نفری سپاہ امیر صاحب ہے جو میجر لمسدن صاحب نے جو بعد ختم ہونے عہدنامہ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء قندہار کو روانہ کیے گئے تھے تحریر کی ہے فوج آئین اوسکے سولہ رجمنٹ پیادگان کے فی رجمنٹ برائے نام آٹھہ سو نال بندوق کی اور تین رجمنٹ سواران فی رجمنٹ تین سو سوارون کے اور توپخانے مین ایک عبارہ پانچ توپہائے کلان چھتر

ملکی اتو اپ اور چھ کوہی توپ ہین سوائے انکے قریب تین ہزار پانچ سو پیادگان خرچ پاتے ہیں نیک گروہ ملکیہ چھ ہزار پندرہ سو آدمی ایک مقام پر جمع ہو سکتے ہین سواران کشادہ قریب تخمیناً بیس ہزار کے ہین اور تخمیناً نفری باشندگان امیر کے ملک کی چوبیس لاکھ چھپن ہزار آٹھ ونفری ہے

نمبر ۱۴۸

ترجمہ عہدنامہ جو امیر کابل کے ساتھ ہوا اور جسکے تصدیق بتاریخ ۱۷ ماہ جون ۱۸۰۹ء ہوئی

چونکہ بباعث سازش کے جو ایران کے ساتھ فرانس والون نے اس غرض سے کی ہے کہ اول علاقہ شاہ درانیان و ثانیاً علاقہ ہندوستان پر حملہ آور ہون لہذا ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن روانہ دربار سے کابل بطور سفیر کل مختار منجانب رایٹ ہنوربل لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر جنکو اختیار کل امورات ملکی و مالی و فوجی ہندوستان مین جسقدر انگریزون کے قبضے مین ہے حاصل ہے اس غرض سے ہوئی ہے کہ ارکین سلطنت سے گفتگو کرکے تدبیر حفاظت دونون ملکون کی بمقابلہ حملہ فرانس و ایران کی جاوے اور چونکہ سفیر مذکور نے بہرہ یاب ملازمت شاہ ہوکر غرض اپنی سفارت کی جو مخصوص دوستانہ اور مفید حقی بیان کی اور شاہ نے آگاہ فوائد دوستی و اتفاق سرکارین سے جو اس موقع پر کاربرار تھا ہوکر اپنے ارکین کو حکم دیا کہ ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن سے گفتگو کرکر اور دونون ملکون کا فائدہ مدنظر رکھکر دوستانہ اتفاق قائم کرین لہذا چند شرائط عہدنامہ فیمابین ارکین شاہ و سفیر انگلشیہ منعقد ہوئے اور تصدیق اونکی دستخط شاہ سے ہوئی پس ایک نقل اس عہدنامے کی سفیر مذکور نے واسطے تصدیق گورنر جنرل کے روانہ کی اور گورنر جنرل بہادر نے بلاکم و کاست اون شرائط کو منظور کرکے ایک نقل اوسکی حسب تفصیل ذیل مزین بمہر و دستخط گورنر جنرل و دستخط ارکین گورنمنٹ انگریزی ہندوستان واپس ہوئی اور حسب منشا ان شرائط کے امور سرکارین کے قرار پائی اور آیندہ جاری رہینگے —

شرط اول

چونکہ فرانس اور ایران نے سازش بمقابلہ کابل کی ہے اگر وہ درمیان علاقہ پادشاہ گذر کرینگے تو ملازمان فلک بارگاہ اونکا گذر کرنے نہ دینگے اور کوشش تمامتر عمل مین لاکر جنگ آزما

ہونگے اور اونکو اپنے ملک سے خارج کر دینگے اور ہندوستان تک اونکو پہونچنے نہین دینگے

شرط دوم

اگر فرانس اور ایران متفق ہوکر شاہ کابل کے ملک مین بہ نیت فاسد آئینگے تو سرکار انگریزی بدل اونکے اخراج مین کوشش کرینگے اور جو خرچ اس کام مین ہوگا اوسکے متحمل وہ ہونگے اور جب تک سازش فرانس اور ایران کی جاری رہےگی یہ عہدنامہ بھی قائم رہیگا اور تعمیل اسکی فریقین کرتے رہینگے ــ

شرط سوم

ان دونون سلطنتون مین دوستی اور اتفاق واسطے دوام کے رہیگا اور پردہ جدائی درمیان سے اوٹھا لیا جائیگا اور ممالک باہمی مین ہرگز دست اندازی کوئی نہین کریگا اور شاہ کابل کسی فرانس والے کو اپنے ملک مین آنے ندیگا ــ

ملازمین وفادار سرکارین نے جو یہ عہدنامہ منظور کیا اور شرائط منظوری اور تصدیق سرانجام ہو چکین اور اس سند پر مہر اور دستخط رائٹ ہنوربل گورنر جنرل اور ہنوربل ممبر سوپریم گورنمنٹ ہند کے ہوے بتاریخ ۱۷ ماہ جون ۱۸۰۹ء مطابق سنہ ۱۲۲۴ھ

نمبر ۱۴۹

عہدنامہ مابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان والی کابل و دیگر مقامات افغانستان جو اب اوسکے قبضے مین ہین جسمین منجانب گورنمنٹ انگریزی جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس اینڈرو مارکوئس ڈلہوسی کی بی گورنر جنرل بہادر ہند اور منجانب دوست محمد خان امیر کابل سردار غلام حیدر خان باختیارات عطیۂ امیر صاحب کے ممکن تھے ــ

شرط اول

فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اور اوسکے ورثا کی صلح و دوستی جاوید رہےگی ــ

شرط دوم

ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ اون علاقجات افغانستان کا رکھین کے جو اب امیر صاحب کے قبضے مین ہین اور ہرگز اوسمین دست اندازی نہین کرینگے۔

شرط سوم

امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ ممالک سرکار کمپنی کا رکھینگے اور ہرگز اوسمین دست اندازی نہین کرینگے اور ہنوریبل کمپنی کے دوستون کا وہ دوست اور دشمنون کا وہ دشمن رہے گا۔

بمقام پشاور بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ ماہ رجب ۱۲۷۱ھ ہجری۔

دستخط جان لارنس (مہر)

چیف کمشنر پنجاب

(مہر غلام حیدر خان ولیعہد)

بطور مختار امیر دوست محمد خان اور اپنی طرف سے

بحیثیت ولیعہد۔

تصدیق کیا رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے بمقام اوٹکمند بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۵۵ء عیسوی

دستخط ڈلہوسی

(مہر)

حسب الحکم موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر

دستخط جی ایف ایڈمنسٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

شرائط عہدنامہ جو بمقام پشاور بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء مطابق ۲۹ ماہ جمادی الاول ۱۲۷۳ھ فیما بین امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان بذات خود منجانب اپنے اور سر جان لارنس کی سی بی چیف کمشنر پنجاب اور لفٹنٹ کرنل ایچ بی ایڈورڈس کمشنر قسمت پشاور

بل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات عطیہ آنریبل چارلس جان وائکونٹ کیننگ

بہادر باجلاس کونسل —

شرط اول

شاہ ایران نے بخلاف عہد جو اسنے سرکار انگریزی کے ساتھ کیا تھا قبضہ ہرات پر

اور ارادہ دست اندازی کرنے اوپر مقامات مقبوضہ حال امیر دوست محمد خان کیا تھا

بین سرکار انگریزی اور ایران کے جنگ واقع ہے لہذا آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی واسطے

امیر دوست محمد خان کے بنا بر حفاظت قبضہ مقامات بلخ و کابل و قندہار کے ازراہ دوستی

قبول کرتی ہین کہ جب تک جنگ ایران قائم رہے کی مبلغ ایک لاکھ روپیہ ماہواری بموجب

شرائط ذیل وہ امیر صاحب کو دینگے —

شرط دوم

امیر صاحب جسقدر اب سوار اور توپخانہ ہے اوسکو قائم رکھین اور اٹھارہ ہزار پیادہ کان

نوکر رکھین اور منجملہ انکے تیرہ ہزار آئین فوج ہوگا اور تیرہ رجمنٹ مین منقسم ہوگی —

شرط سوم

امیر صاحب روپیہ لینے کا بندوبست خزانہ انگریزی سے خود کرین اور اوسکے لیجانے کا

انتظام حدود سرکار سے علاقہ مین انتظام خود کرینگے —

شرط چہارم

افسران انگریزی مع عملہ وارد لی حسب مرضی گورنمنٹ انگریزی کابل یا قندہار یا بلخ کو تینون

مقامون کو یا جہان ایک فوج افغانی بمقابلہ ایرانیان جمع ہوکی بھیجے جاینگے ان افسرونکا کام یہ

ہوگا کہ وہ نگرانی رکھینگے کہ جو کمک دی گئی ہے وہ کارآمد بنقہ جنگ مین کام آتی ہے اور اپنی

سرکار کو وہان کے حالات سے اطلاع دیتے رہینگے وہ کچھ مطلب بتقسیم تنخواہ فوج سے نہین

رکھینگے یا یہ کہ دربار کابل کو کسی بارہ مین مشورہ دین اور وہ کسی حالت مین انتظام ملک مین مداخلت

نہین کرینگے اون افسرون کی حفاظت اور خاطرداشت جب تک وہ اونکے ملک مین ہین امیر صاحب

ذمہ دار ہونگے اور اسکا بھی امیر صاحب کا ذمہ ہوگا کہ وہ اونکو تمام حالات جنگ سے اطلاع دیتے رہین

شرط پنجم

امیر کابل ایک وکیل مقرر کرکے پشاور مین رکھین گے

شرط ششم

زرکمک ایک لاکھ روپیہ ماہواری کی بموجب تاریخ موقوف ہوگی جس تاریخ صلح ایران اور گورنمنٹ انگریزی سے ہوجاوے گی یا قبل اسکے جب مرضی گورنر جنرل بہادر ہند کی ہوگی

شرط ہفتم

جب یہ کمک موقوف ہوگی اوسیوقت افسران انگریزی بھی ملک امیر سے برخاست ہوکر چلے آوینگے مگر درصورتیکہ مرضی گورنمنٹ انگریزی کی ہوگی تو ایک وکیل مگر انگریز نہوگا منجانب گورنمنٹ انگریزی کابل مین رہے گا اور ایک وکیل پشاور مین منجانب والی کابل -

شرط ہشتم

امیر صاحب معقول گروہ سپاہ کا ہمراہ افسران انگریزی کی کرینگے جبسے وہ ملک انگریزی سے باہر اور ملک امیر صاحب مین داخل ہونگے اور نیز جب وہ واپس آوینگے تو ایسا ہی گروہ سپاہ معقول تا سرحد ملک انگریزی اونکے ہمراہ رکھنا ہوگا -

شرط نہم

زرکمک یکم ماہ جنوری ۱۸۵۷ء سے شروع ہوگا اور ایک مہینے بعد دوسرے مہینے کا روپیہ دیا جایا کریگا ایک مہینا ہمیشہ چڑھا رہے گا -

شرط دہم

جو پانچ لاکھ روپیہ قبل اسکے امیر صاحب کے پاس بھیجا ہے یعنی تین لاکھ قندھار مین اور دو لاکھ کابل مین وہ روپیہ اس عہدنامہ مین محسوب نہوگا اور یہ روپیہ علیحدہ ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا ہے مگر جو ایک لاکھ روپیہ اب مہاجنان کابل کے پاس موجود ہے اور وہ ایک اور مطلب کے واسطے روانہ ہوا تھا وہ البتہ اول ماہ کی قسط مین ادا ہوگا -

شرط یازدہم

یہ عہدنامہ کسیطرح ناسخ عہدنامہ پشاور منعقدہ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ ماہ رجب ۱۲۷۱ھ کا

ہر کابل وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوست دوستونکا اور دشمن
ہوگا اور امیر کابل بمنشار عہدنامہ مذکورکے وعدہ کرتے
ہینگے اگر وہ کوئی پیغام ایران یا دوستان ایران سے پا
رسے ہی لی یا اوسوقت تک جب تک فیمابین کابل اور سرکار انگریزی
کی —

شرط دوازدہم

دوستی کے جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے قائم ہے سرکار
وعدہ کرتے ہین کہ وہ چشم پوشی قصورات ماضیہ اقوام افغانستان سے کرینگے اور سیط
دینگے —

شرط سیزدہم

امیر صاحب چاہتے ہین کہ چار ہزار نال بندوق اور اونکو ویجاے سواے اون چار ہزار
لی اونکو دی گئی ہین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ چار ہزار نال بندوق سرکار انگریزی مقام تل
ملے وہان سے امیر صاحب کے آدمی باربرداری لاکر لیجاینگے —

(مہر) دستخط جان لارنس
(مہر) چیف کمشنر
(مہر) دستخط ہربرٹ بی
کمشنر قسمت پشاور

اجہ یا اوسکے جانشینون سے یا اوسکے کسی رفیق یا ر
ت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکرینگے ۔
ی اراضی معافی علاقہ کوٹ کپورا جو منتقل ہو کے ائی یا آیندہ
بابت معاوضہ سالیانہ سایہ موقوفی محصول پرمٹ جو راجہ نے

شرط سوم

اجہ نے بنظر معاوضہ جو سرکار انگریزی نے اونکو دیا ہے تمام مح
سے اور اپنے جانشینون کی طرف سے معاف کرتے
ٹ مین معاف ہوے ۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی کی خواہش یہ ہوئی کہ خاندان فریدکوٹ دوام
راجہ اور اوسکے جانشینون کو درصورتیکہ ورثاے ذکور اصلی و
کرنے کا موجب رواج خاندان عطا کیا ۔

شرط پنجم

رباب رعایاے انگریزی سے جنہنے کوئی جرم علاقہ راجہ مین کیا ہو
ور اوسکے جانشین اون اختیارات کو عملدرآمد کرینگے جو مراسلہ
ر بنام گورنمنٹ مدراس نمبر ۳ مرقوم یکم جون ۱۸۳۶ء مین درج ہے
راجہ اور اوسکے جانشین کوشش بلیغ بیچ انصاف دہی اور رفاہ ر
حسب شرائط عہدنامہ سابق کے ممانعت ستی اور بردہ فروشی و دختر کشی
لے اور جو کوئی مجرم اس جرم کا ثابت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے

شرط ششم

راجہ اور اوسکے جانشین ہرگز انحراف خیرخواہی اور ... سلالی شا

شرط ہفتم

اگر کبھی دشمن سرکار انگریزی اس نواح میں رونما ہوگی تو راجہ شریک سرکار انگریزی ہو کر مدد کرے اور رسد و باربرداری وغیرہ مطلوبہ افسران سرکار انگریزی حتی المقدور بہم پہونچاوے۔

شرط ہشتم

بمعرفت اپنے اہلکاران کے مصالح ضروری واسطے بنانے سڑک وپل وغیرہ کے کرینگے اور وہ بلا معاوضہ زمین مطلوبہ بنابر تعمیر راستہ ریل و سڑک عام وغیرہ کے دینگے۔

شرط نہم

راجہ اور اسکے جانشین ہمیشہ راہ وفاداری وخیرخواہی سرکار انگریزی پیش نہاد رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ قائم رکھنے آبرو ومرتبہ راجہ اور اوسکے خاندان کی رہیگی۔

فہرست علاقجات راجہ فریدکوٹ

علاقجات موروثی

پرگنہ فریدکوٹ پرگنہ ویب سنگھ والہ

علاقجات جدید

دیہات پرگنہ کوٹ کپورا جو راجہ کو بالعوض پرگنہ سلطان خان والہ کے عطا ہوے۔

دیہات کوٹ کپورا و بھگیا جو سرکار انگریزی نے باستثنا موضع سبیان جو شامل علاقہ انگریزی ہے حسب الحکم صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب مجریہ سہ ماہ مئی ۱۸۵۶ء نمبر ۳۴۵ ہوا ہے عطا کیے۔

رفیق اور خراج گزار

موضع ماموسا یا پرگنہ فریدکوٹ۔

تمت جلد دوم